میری وحشتوں کے سائے

از قلم فرواخالد

بونیر کے نوکدار سرسبز پہاڑوں کی چوٹیوں میں یوسفزئی حویلی کے وسیع و عریض احاطے میں اس وقت اندھا دھند فائرنگ کی جارہی تھی۔۔۔ آسمان پر کی جانے والی آتش بازی کی وجہ سے رات کی تاریکی دن کے اجالوں میں تبدیل ہو چکی تھی۔۔

یہ ان پشتون قبیلوں کا جشن منانے کا روایتی انداز تھا۔۔۔اور نگزیب یوسفزئی الیکشن جیت چکے تھے۔۔۔ پچھلے دو بار کی طرح اس بار بھی انہیں ایم این اے کی سیٹ سے کوئی نہیں ہٹا پایا تھا۔۔ان کا خوشی

منانے کا یہ انداز ان کے اپنے لوگوں کے ساتھ ساتھ دشمنوں تک بھی با آسانی پہنچتا تھا۔۔اور ان کے ہار کا سوگ مزید گہرا کر دیتا تھا۔۔۔

حویلی کے باہر ہی نہیں بلکہ اندر بھی جشن کا سماں تھا۔۔بڑے سے دالان میں ساری خواتین جمع تھیں۔۔جس کے ایک جانب تخت پر اس حویلی کی خاتونِ اول ورانہ خانم براجمان تھیں۔۔جن کے ارگرد ان کی بیٹیاں، بہوئیں اور خاندان کی باقی خواتین موجود تھیں۔۔۔

سب کے چہرے کھلے ہوئے تھے۔۔۔یہ بات تھی ہی بہت خوشی کی۔۔سردار اورنگزیب جو وہاں کے سات معزز قبائل کے

سرداروں کے بھی سردار تھے۔۔۔ان کو ملکی سیاست میں بھی ہرانے کی طاقت کوئی نہیں رکھتا تھا۔۔

خواتین بھی اپنے پشتون گانوں پر رقص کرتیں اپنے طریقے سے اپنی خوشی منارہی تھیں۔۔۔

"یااللہ۔۔یہ پاگل ہوگئے ہیں کیا۔۔؟؟"

زرغونہ نے خفگی سے اپنی بک بیڈ پر پٹختے کانوں پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

اس کا کل بہت اہم ٹیسٹ تھا۔۔۔وہ اس شور شرابے کو اگنور کرتی پڑھنے کی کوشش کررہی تھی مگر اتنے شور میں اس کے پلے کچھ نہیں پڑرہا تھا۔۔

"زر غونہ۔۔۔اوزر غونہ۔۔۔۔"

وہ جو دروازہ لاک کیے بیٹھی تھی۔۔۔دروازے پر دونوں ہاتھوں سے کی جانے والی زور دار دستک پر اس کے چہرے کے زاویے مزید بگڑ گئے تھے۔۔۔کیونکہ اپنے نام کی پکار کی جو آوازیں اس کے کانوں میں پڑ رہی تھیں۔وہ اسے تپا کر رکھ گئی تھیں۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھتی دروازہ کھول گئی تھی۔۔سامنے ہی بنفشہ اور خاجستہ کھڑی اسے کڑے تیوروں سے گھور رہی تھیں۔۔آج ایک طرح سے اس حویلی میں عید ہی منائی جا رہی تھی۔۔وہ دونوں بھی

نئے ملبوسات پہن کر تیار ہوئی تھیں۔۔ مگر زرغونہ ہمیشہ کی طرح آج بھی اپنے ملگجے سے حلیے میں کھڑی تھی۔

اسے بلاوجہ سجنے سنورنے کا کوئی خاص شوق نہیں تھا۔۔اور کچھ خاص ضرورت تھی بھی نہیں۔۔۔

وہ دودھیا سرخی گھلی رنگت اور پرکشش نقوش کی مالک اس سادہ سے حلیے میں بھی دیکھنے والوں کی نظریں جکڑنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔۔۔

"باہر کیوں نہیں آئی۔۔؟؟خان بی بی غصہ کر رہی ہیں۔۔۔انہوں نے کہا ہے کہ حویلی کی ساری خواتین محفل میں ہونی چاہیں۔۔"

اسے دروازہ کھول کر واپس پلٹتا دیکھ وہ دونوں بھی اس کے پیچھے اندر آگئی تھیں۔۔۔

"میرے پاس فالتو وقت بالکل بھی نہیں ہے۔۔بتا دو اپنی خان بی بی کو۔۔۔"

زرغونہ کا موڈ آج کچھ زیادہ ہی آف تھا۔۔۔بلکہ ایک ہفتے سے یہ موڈ بگڑتا ہی جا رہا تھا۔ جس کی پرواہ وہاں کسی کو نہیں تھی۔۔۔

"زرغونہ آج تو ایسا مت کرو۔۔اتنی خوشی کا موقع ہے۔۔آجاؤ چپ کر کے باہر۔۔۔'

خاجستہ نے اس کے سامنے سے بک لیتے ملتجی لہجے میں کہا تھا۔۔۔وہ دونوں بھی اس کی کلاس فیلو تھیں۔۔ مگر اس پر ان دونوں سے زیادہ پڑھائی کا بھوت سوار رہتا تھا۔۔۔جب بھی فارغ ہوتی تھی ان کتابوں میں ہی پائی جاتی تھی۔۔

"میرے لیے اس میں کسی قسم کی کوئی خوشی نہیں ہے۔۔بلکہ اگر سچ کہوں تو میرے اندر مزید ہول اٹھ رہے ہیں یہ سوچ کر کہ اب اورنگریب یوسفزئی کے ظلم و ستم کی حد مزید بڑھ جائے گی۔۔۔"

بکس بند کرتی وہ اٹھ کر کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔ جہاں سے اب باہر کی روشنیاں واضح دکھائی دے رہی تھیں۔۔اس

کی بات سنتے وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئی تھیں۔۔اس لڑکی کو کچھ بھی بولنے سے پہلے سوچنے کی عادت نہیں تھی۔۔اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی خوف تھا کہ وہ کس کے بارے میں کیا بات کر رہی تھی۔۔۔

"تو تم نیچے نہیں آرہی۔۔۔؟؟"

ان دونوں کو اب اس کا روم میں رہنا ہی ٹھیک لگ رہا تھا۔۔ان کی بات کا زرغونہ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔جس پر وہ خاموشی سے باہر نکل گئی تھیں۔۔

اس لڑکی کی ضد کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"زرغونہ نیچے نہیں آئی۔۔۔؟؟"

ملازمین کو کھانے کی ہدایت کرتی صباحت نے بیٹی سے پوچھا تھا۔۔۔

جو ماں کی مدد کرنے کے لیے آج صبح سے کچن میں لگی تھی۔۔

"نہیں مورے۔۔۔ چھوڑیں آجائے گی۔۔۔"

زرمینے نے دھیمی آواز میں جواب دیتے سوپ کے باؤل اکٹھے کیے

تھے۔۔ جبکہ صباحت گہرا سانس بھرتیں دوبارہ سے کام میں لگ گئی

تھیں۔۔ وہ لوگ بھی اس حویلی کی خواتین کی طرح ہی تھیں۔۔ مگر

ان کے ساتھ ہمیشہ سے ملازمین جیسا سلوک ہی کیا گیا تھا۔۔۔

باقی سب اس وقت سج سنور کر مہمانوں کے سامنے تخت پر بیٹھی تھیں۔۔۔ جبکہ وہ ماں بیٹیاں صبح سے ملازمین کی طرح کاموں میں لگی ہوئی تھیں۔۔ یہ کام ان کے زمے خان بی بی نے ہی لگائے تھے۔۔۔

یہ ناانصافی آج سے نہیں بہت سالوں سے چلتی آرہی تھی۔۔

جس کو وہ دونوں ماں بیٹیاں تو چپ کر کے برداشت کرتی آرہی تھیں مگر زرغونہ نے ہر بار آواز اٹھائی تھی۔۔۔ یہ الگ بات تھی کہ اس کی بات سنی ہی نہیں جاتی تھی۔۔۔

"صباحت تمہاری چھوٹی لور (بیٹی) نظر نہیں آرہی۔۔۔"

صباحت جیسے ہی باہر چائے دینے گئیں۔۔خانم نے اس کی جانب دیکھتے کڑے تیوروں سے گھورا تھا۔۔۔جس پر اتنی ساری خواتین کے سامنے وہ شرمندہ سی ہوتیں چہرا جھکا گئی تھیں۔۔

"اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی خانم۔۔۔میں بلاتی ہوں اسے۔۔۔ ابھی آجاتی ہے۔۔"

صباحت نے فوراً سے بہانہ بنایا تھا۔۔۔ورنہ خانم نے ابھی زرغونہ کے نہ آنے پر مہمانوں کا خیال کیے بغیر ان کی عزت دو کوڑی کی کر دینی تھی۔۔۔

"ہاں بلاؤ اسے۔۔۔مہارانی بن کر ہر وقت کمرے میں ہی پڑی رہتی ہے۔۔بتادو اسے۔۔۔اس حویلی کی خانم ہم ہیں۔۔وہ جو بولتی اور کرتی پھر رہی ہے وہ ہونے نہیں دیں گے۔۔۔"

خان بی بی کی حقارت آمیز نگاہیں صباحت کے جھکے سر پر تھیں۔۔باقی خواتین بھی انہیں کی جانب متوجہ ہو چکی تھیں۔۔۔خانم کا رعب و دبدہ ایسا تھا کہ کسی کی جرأت نہیں تھی ان کے سامنے بات کرنے کی۔۔یا کچھ بھی بولنے کی۔۔۔

سب خواتین خاموشی سے انہیں سن رہی تھیں۔۔

"کیا میرے پیٹھ پیچھے میرے بارے میں باتیں ہو رہی ہیں۔۔؟؟

ارے خان بی بی سنا آپ مجھے یاد کر رہی تھیں۔۔۔ "

ہاتھ میں سرخ رنگ کا سیب اٹھائے وہ سیڑھیاں اترتے نظر آئی تھی۔۔ دوپٹہ کندھے پر جھول رہا تھا۔۔ لانبے سیاہ بالوں کی چٹیا کمر پر پڑی تھی۔۔ جس میں سے نکلتی لٹیں اس کے چہرے کے گرد بکھری ہوئی تھیں۔۔

اس کا حلیہ بہت عام سا تھا۔۔ مگر اس کے باوجود وہ وہاں بیٹھی زیورات سے لدی سجی سنوری خواتین کے حسن کو مات دیتی ان

سب میں نمایاں تھی۔۔۔اس کا یہ قیامت خیز حسن حویلی کی عورتوں کو ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔۔

وہیں ایک جانب بیٹھی گل ورین نے اس کے حسین چہرے پر بکھری مسکراہٹ دیکھ نخوت سے پہلو بدلہ تھا۔۔۔

اس کو یہ لڑکی ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی۔۔دل چاہتا تھا اسے کہیں ایسی جگہ دفع کرے کہ وہ کبھی واپس نہ آسکے۔۔

"یہ کیا حلیہ بنا رکھا ہے تمہاری بیٹی نے بہو۔۔۔جا کر اس کا حلیہ اور زبان درست کرواؤ۔۔۔بدلحاظ گستاخ۔۔۔ بیٹیوں کی اچھی تربیت

تک نہیں کر سکی تن۔۔۔خدا نے اسی خاطر بیٹے جیسی نعمت سے محروم رکھا تمہیں۔۔"

خانم اس کے شاہانہ انداز پر تپ اٹھی تھیں۔۔۔وہ اس وقت اس منہ پھٹ اور بلحاظ لڑکی کے منہ لگ کر اپنا موڈ غارت نہیں کرنا چاہتی تھیں۔۔۔اسی لیے اسے جواب دینے کے بجائے صباحت کو مزید بے عزت کرتے اپنے الفاظ سے ان کا دل چھلنی کیا تھا۔۔

وہ اچھے سے جانتی تھیں کہ زرغونہ کو تکلیف کس طرح سے پہنچائی جا سکتی تھی۔۔

"خا۔۔۔۔"

زرغونہ ان کے ان توہین آمیز الفاظ پر اندر تک جھلس اٹھی تھی۔۔

اس کی وجہ سے یہ عورت اس کی ماں کو اس طرح سے بے عزت کر

دیتی تھی۔۔۔جواب اس کی برداشت سے باہر ہوا تھا۔۔۔اس سے

پہلے کہ وہ انہیں ان کی طرح ہی منہ توڑ جواب دیتی جب زرمینے نے

اس کے پاس آتے اس کا ہاتھ سختی سے تھام لیا تھا۔۔

"خدا کے لیے مورے کی حالت پر رحم کھاؤ اور چپ ہو جاؤ۔۔۔"

زرمینے اس کے آگے ہاتھ جوڑتے بولی تھی۔۔۔جو خون ٹپکتی

آنکھوں سے اپنی ماں کو جھکے سر کے ساتھ مجرموں کی طرح اپنی

دادی کے سامنے کھڑے دیکھ رہی تھی۔۔پورا دن وہ کنیز بن کر اس

حویلی والوں کی خدمتیں کر رہی تھیں۔۔اور اب سب مہمانوں کے سامنے ان کی عزت پل میں دو کوڑی کی کر دی گئی تھی۔۔۔

"خانم۔۔۔خان بابا اندر آرہے ہیں۔۔۔۔"

بانو کے آکر بتانے پر سب ہی ایک دم الرٹ ہوئی تھیں۔۔۔

خانم کی نظریں وہیں سیڑھیوں پر جمی کھڑی زرغونہ کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

"زرمینے لے کر جاؤ اس منحوس کو یہاں سے۔۔۔خان بابا کے سامنے تو یہ بالکل بھی نہیں آنی چاہیے۔۔۔"

خانم کی بات پر سب ہی الرٹ ہوئی تھیں۔۔۔جب اسی لمحے بڑے سے لکڑی کے دروازے سے خان بابا کے ساتھ ساتھ دراب یوسفزئی اور زمان یوسفزئی بھی اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔دراب کی نظریں زرمینے کے ساتھ جاتی زرغونہ پر پڑی تھیں۔۔۔جس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔

اس کی نگاہیں اب کی بار خانم پر گئی تھیں۔۔۔جن کی سرخ رنگ دیکھ کر لگ رہا تھا کہ ابھی کچھ دیر پہلے جھڑپ ہو چکی ہے۔۔۔

وہ لب بھینچتا خان بابا کے ساتھ اندر کی جانب بڑھ آیا تھا۔۔۔

زمان یوسفزئی نے سب کچھ دیکھ کر بھی اگنور کیا تھا۔۔۔نہ ہی ان کی نظریں اپنی بیوی کی جانب اٹھی تھیں اور نہ بیٹیوں کی جانب۔۔۔ آج تک وہ ان کی جانب سے ایسے ہی آنکھیں بند کیے رہے تھے۔۔۔

کیونکہ صباحت ان کی ونی میں آئی پہلی بیوی تھی۔۔۔جس سے انہوں نے نکاح کر کے اسے اپنا حق تو وصول کر لیا تھا۔۔مگر کبھی اس حویلی میں انہیں بیوی کی حیثیت نہیں دی تھی۔۔

صباحت کو پہلے دن سے اس گھر کی ملازمہ بنا دیا گیا تھا۔۔۔دو بیٹیاں ہو جانے کے بعد ان کی حیثیت مزید کم تر ہو گئی تھی۔۔کیونکہ ان کا

کوئی بیٹا نہیں تھا۔۔۔ جبکہ زمان یوسفزئی کی دوسری اور چہیتی بیوی شازمینہ سے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔۔۔

وہ زمان یوسفزئی کے چچا کی بیٹی تھی اسی وجہ سے ان کا مقام پہلے دن سے اس گھر میں بہت اوپر تھا۔۔۔ ان کا شمار خانم کی چہیتی بہوؤں میں ہوتا تھا۔۔ شازمینہ بیگم اور خانم نے ہمیشہ زمان یوسفزئی کو صباحت اور ان کی بیٹیوں سے بدگمان رکھا تھا۔۔۔۔

صباحت تو تھی ہی سادہ لوح اور بے زبان۔۔۔ ان کے گھر والوں نے بیٹے کو بچانے کے لیے اس کے کیے گئے گناہ کا بھگتان بھگتنے کے لیے انہیں ان بے حس لوگوں کے ہاتھ سونپ دیا تھا۔۔ جہاں ان کو کھل

کر سانس لینے کی اجازت بھی نہیں تھی۔۔۔ وہ اب تک سوتن کے نفرت اور باقی لوگوں کی حقارت بھری نظریں سہتیں زندگی گزارتی آئی تھیں۔۔۔

اب وہی سب ان کی بیٹیوں کے ساتھ بھی ہونے لگا تھا۔۔۔

جو ان کے لیے مزید اذیت کا باعث تھا۔۔وہ پہلے دن سے یہ جانتی تھیں کہ ان کی بیٹیوں کی اس گھر میں کیا حیثیت ہو گی۔۔یہی وجہ تھی کہ انہوں نے ان دونوں کی پرورش بھی اسی طرح کی کی تھی کہ وہ ہر حال میں صبر و شکر سے گزارہ کریں۔۔

زرمینے بالکل ان کے جیسی تھی۔۔اپنے حال پر صبر کرنے والی۔۔۔

مگر زرغونہ کو چاہ کر بھی وہ ایسا نہیں بنا پائی تھیں۔۔جو اپنے ساتھ ہونے والی زیادتیوں پر چپ نہیں رہ پاتی تھی۔۔۔جس کے بعد اس کے ساتھ ساتھ صباحت کو بھی شوہر اور ساس کے طعنے سننے پڑتے تھے۔۔۔جو ان کو اندر سے مزید کمزور کر دیتے تھے۔۔۔

خان بابا کا شاندار استقبال کیا گیا تھا۔۔۔پھولوں کی پتیاں ان پر نچھاور کی گئی تھیں۔۔۔

سب باری باری خان بابا کے قریب آتیں ان کے آگے سر جھکائے دعائیں لے رہیں تھیں۔۔۔خان بابا کے شفقت بھرے انداز میں سب کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

صباحت خاموشی سے پیچھے ہٹ گئی تھیں۔۔۔ایسا کرنے کو خانم نے ہی کہا تھا۔۔۔

خانم شوہر کی تعظیم میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔۔

ان کے قریب آنے پر انہوں نے خان بابا کا ہاتھ تھام کر اس کی پشت پر اپنے لب رکھتے اسے اپنی دونوں آنکھوں سے لگایا تھا۔۔یہ وہاں کا رواج تھا۔۔۔بیوی ایسے ہی اپنے شوہر کو عزت بخشتی تھی۔۔۔

سب کے چہرے خوشی سے جگمگا رہے تھے۔۔۔مگر دراب خان یوسفزئی کی نظریں بار بار اس جانب اٹھ رہی تھیں۔۔۔جہاں سے ابھی کچھ دیر پہلے اسے جاتے دیکھا تھا۔۔۔

نجانے کیوں وہ کسی کی نہیں سنتی تھی۔۔۔صبر سے کام کیوں نہیں لیتی تھی۔۔۔جیسے اس کے ماں اور بہن لیتی تھیں۔۔۔

اس کی آنکھوں میں ایک دم سے ناگواریت بھرے تاثرات آن ٹھہرے تھے۔۔

خان بابا کچھ دیر سب سے بات کرنے کے بعد مردان خانے کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔جہاں انہیں مبارک باد دینے کے لیے بہت سارے لوگ آرہے تھے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"یہ لوگ سمجھتے کیا ہیں خود کو۔۔۔کچھ بھی بکواس کریں گے اور ہم سنتے رہیں گے خاموشی سے۔۔۔مورے کیوں نہیں منہ توڑ تیں اس عورت کا۔۔۔وہ کیوں بے عزت کرتی ہے ہر بار ہمیں۔۔۔"

زرغونہ جب سے روم میں آئی تھی اس کے تن بدن میں آگ بھڑکی ہوئی تھی۔۔اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار وہ منظر گھوم رہا تھا۔۔۔جب قبیلے بھر کی خواتین کے آگے اس کی ماں کو بے عزت کیا گیا تھا۔۔

"تمہاری وجہ سے ہوتا ہے ایسا۔۔۔اگر تم اپنی زبان کا لگام دے دو تو یقین مانو وہ بھی ہمارے مورے کو ایسے بے عزت نہیں کریں گی۔۔"

زرمینے نے اپنے آنسو صاف کرتے چھوٹی بہن کو گھورا تھا۔۔جو نجانے اس بات کو سمجھتی کیوں نہیں تھی کہ ان کی قسمت میں یہی غلامی کی زندگی لکھی تھی اور انہیں یہی گزارنی تھی۔۔۔

اس نے جب سے ہوش سنبھالا تھا اس نے اپنی ماں کو ایسے ہی حویلی کے ہر چھوٹے بڑے کے آگے ذلیل ہوتے دیکھا تھا۔۔جس میں سرفہرست اس کا اپنا باپ تھا۔۔بچپن سے اس کے معصوم زہن میں

یہی بات رہتی تھی کہ اس کی ماں حویلی کی باقی عورتوں کی طرح سج سنور کر نئے کپڑے کیوں نہیں پہنتی تھیں۔۔ جیسے باقی سب بچوں کو ان کے باپ دادا دادی کی شفقت ملتی تھی۔۔۔ ایسا ان کے ساتھ کیوں نہیں ہوتا تھا۔۔

انہیں اس پیار سے محروم کیوں رکھا گیا تھا۔۔

تب اسے ونی کا مطلب پتا چلا تھا۔۔ اپنی سوتیلی ماں کی زبانی۔۔۔ اس دن اپنی ماں کی تکلیف جان کر ان کے سینے سے لگ کر وہ بہت زیادہ روئی تھی۔۔

وہ نہیں دیکھ سکتی تھی اپنی ماں کو ان لوگوں کی چاکری کرتے ہوئے۔۔۔

مگر وہ ہمیشہ اس کے بولنے پر اسے ڈپٹ کر خاموش کروادیتی تھیں۔۔

"آپ لوگ گزارو یہ غلامی کی زندگی مگر میں نہیں گزاروں گی۔۔"

وہ بھی ہٹ دھرمی سے بولی تھی۔۔

"اچھا کیا کرو گی پھر تم۔۔۔"

زرمینے نے خشمگیں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اسے نیچے بھی جانا تھا۔۔۔مورے بچاری اکیلے لگی ہوئی تھیں۔۔۔مگر وہ

اس لڑکی کو بھی اس طرح سے نہیں چھوڑ کر جا سکتی تھی۔۔جو خانم کی باتوں کے بعد آتش فشاں بنی ہوئی تھی۔۔

"یہ تو آنے والا وقت بتائے گا۔۔۔"

اس کے انداز میں کچھ ایسا تھا کہ زرمینے نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"خدا کے لیے کچھ رحم کر دو مورے پر۔۔۔ایسا کچھ مت کرنا جس سے ان کی زندگی مزید جہنم بنا دی جائے۔۔۔بابا جان کو تمہارے آج کے کارنامے کا پتا چلانا اگر تو انہوں نے بھی مورے کو ہی ذلیل کرنا ہے۔۔۔کچھ رحم کھاؤ ان پر۔۔۔"

زر مینے نے نم لہجے میں کہا تھا۔۔ جس پر زر غونہ اسے بس دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔اس کی جانب سے رخ موڑ کر کھڑکی کے پاس آن کھڑے ہوتے اس کی نظریں آسمان پر جمی ہوئی تھیں۔۔سیاہ رات میں چاند ستارے بادلوں کے پیچھے چھپے تاریکی کو مزید بڑھا گئے تھے۔۔

بالکل اس کے اندر چھائی تاریکی کے جیسے۔۔۔

زر مینے اسے خاموش ہوتا دیکھ وہاں سے نکل گئی تھی۔۔دروازہ بند ہونے کی آواز پر اس نے بوجھل سانس ہوا میں خارج کی تھی۔۔۔

آنکھوں کے کناروں پر نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔جسے اس نے ہاتھ بڑھا کر بہت ہی بے دردی سے رگڑ دیا تھا۔۔

وہ غصے میں کہہ تو بہت کچھ جاتی تھی مگر یہ تلخ اور کڑوی حقیقت تھی کہ وہ اس حویلی میں ایک کنیز سے زیادہ کی حیثیت نہیں رکھتی تھی۔۔

وہ کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔اس کے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔۔۔

اس کا باپ جب اس کا نہیں تھا تو وہ کسی اور سے کیا گلا کرتی۔۔۔

اس گھر میں کسی نے بھی ان پر ظلم ڈھانے کی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔پر کوئی ان کو ذلیل کرنے کے لیے بڑھ چڑھ کر اپنا حصہ ڈالتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"تھینک گاڈ ٹیسٹ اچھا ہو گیا۔۔۔۔"

وہ تینوں ایک ساتھ ہی کلاس سے باہر نکلی تھیں۔۔ساری محنت کر کے نوٹس بنانے والی زرغونہ ہی تھی۔۔۔مگر انہیں نوٹس کو کچھ گھنٹوں میں چھاپ کر وہ دونوں بھی اچھی تیاری کر چکی تھیں۔۔۔

"اب تو اپنا موڈ ٹھیک کر لو یار۔۔۔"

بنفشہ نے ابھی بھی اس کے بگڑے تیور دیکھ اس کا ہاتھ تھامے نرمی سے دبایا تھا۔۔۔

"کل سے مورے نے بات نہیں کی مجھ سے۔۔۔"

اس نے منہ بسورتے کہا تھا۔۔

"تو اپنی زبان کو تھوڑا سا اندر رکھ لیا کرو۔۔۔"

خاجستہ نے اسے سمجھاتے کہا تھا۔۔ جس پر زرغونہ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔ وہ اس وقت بحث کے موڈ میں نہیں تھی۔۔ جب اسی لمحے انہیں سامنے سے فریدون آتا دکھائی دیا تھا۔۔

خاجستہ کے چہرے کی رنگت ایک دم سے بدلی تھی۔۔۔پلکیں لرز گئی تھیں۔۔۔جبکہ فریدون کی نظریں توزر غونہ کے مہرون شال میں مقید حسین چہرے پر تھیں۔۔۔جس نے اپنے چہرے پر آئی لٹ اپنی مخروطی انگلیوں سے پیچھے کرتے اسے صاف اگنور کیا تھا۔۔۔

"السلام و علیکم۔۔۔"

اس نے قریب آتے بہت ہی مہذبانہ انداز میں سلام کیا تھا۔۔۔وہ ان کے بالکل سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔جس کی وجہ سے ان کے قدم بھی تھم سے گئے تھے۔۔۔

نیوی بلوٹی شرٹ اور جینز میں ملبوس وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔

خاجستہ کی نظریں اس کے ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔دل چاہ رہا تھا وہ ایسے ہی کھڑا رہے سامنے اور وہ اسے تکتی رہے۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔"

بنفشہ اور خاجستہ دونوں نے سلام کا جواب دیا تھا۔۔۔مگر وہ خاموش ہی رہی تھی۔۔۔

"کیسی ہیں آپ لوگ۔۔۔؟؟"

وہ بات ان تینوں سے کر رہا تھا مگر دیکھ وہ صرف زرغونہ کی جانب رہا تھا۔۔جس پر اس نے تلملا کر پہلو بدلہ تھا۔۔

فریدون ان کی یونیورسٹی کے سب سے وجیہہ لڑکوں میں شمار ہوتا تھا۔۔ جس پر آدھے سے زیادہ یونیورسٹی کی لڑکیاں مرتی تھیں۔۔۔ مگر اس کی نظریں صرف اس مغرور لڑکی پر ہی آکر اٹک جاتی تھیں۔۔۔ جو اس کی جانب دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرتی تھی۔۔

"تمہارا کیا لینا دینا اس بات سے۔۔۔ ہم جیسی بھی ہیں۔۔۔ اپنے کام سے کام رکھا کرو۔۔۔ خاندانی مردوں کو زیب نہیں دیتا اس طرح شریف لڑکیوں کو راستے میں کھڑا کر کے ان سے فری ہونا۔۔۔۔"

اس کو کڑے تیوروں سے گھورتی وہ فریدون کے ساتھ ساتھ ان دونوں کو بھی ہکا بکا چھوڑ گئی تھی۔۔

فریدون کی رنگت بے اختیار خفگی سے سرخ ہوئی تھی۔۔

اس کی آنکھیں سلگ اٹھی تھیں۔۔۔خاجستہ گھبرا گئی تھی۔۔۔

"زرغونے۔۔۔۔"

اس کی کلائی تھام کر اسے مزید کچھ بھی بولنے سے روکتی وہ فریدون کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔

"پی یہ کچھ بھی بول دیتی ہے۔۔میں معافی مانگتی ہوں اس کی طرف سے۔۔"

خاجستہ کے انداز پر ان دونوں نے ہی چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اگلے ہی لمحے زرغونہ اندر تک جل اٹھی تھی۔۔۔خاجستہ کی بے خودی اسے زہر لگی تھی۔۔

فریدون کی نظریں بھی خاجستہ کی جانب اٹھی تھیں۔۔سیاہ دوپٹے کے ہالے میں مقید اس کی موہنی صورت بہت پیاری تھی۔۔۔مگر پھر بھی وہ برابر میں کھڑی اس مغرور اور خود سر لڑکی کی قیامت خیزی کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

جس کے پاکیزہ حسن کو دیکھ کر ہی ایسا لگتا تھا جیسے وہ دیکھنے سے بھی کہیں میلہ نہ ہو جائے۔۔۔

"میں باہر جا رہی ہوں۔۔۔جب معافی مانگ لو تو آ جانا۔۔۔"

خاجستہ کو جلتی ہوئی آنکھوں سے دیکھتی وہ آگے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔دل و دماغ میں عجیب سا زہر گھلنے لگا تھا۔۔یہ فریدون یوسفزئی تھا۔۔۔اس کی پھوپھو کا بیٹا اور اس کی بہن زرمینے کا منگیتر۔۔

جو اسے ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔۔۔کیونکہ یہ منگنی اس کے دادا نے طے کی تھی۔۔۔اس کی بہن کی مرضی جانے بغیر۔۔۔ان کا تعلق ایک پشتون قبیلے سے تھا۔۔۔باقی قبیلوں کی نسبت ان کے خاندان

میں عورتوں کو تمام بنیادی حقوق دیئے جاتے تھے۔۔ مگر ایک تلوار جو کبھی بھی کسی کے سر پر بھی لٹک جاتی تھی۔۔

وہ تھی ان کے خان بابا کے مرضی سے طے کیے گئے رشتے۔۔۔ بچپن میں ہی ان سب کو ایک دوسرے کے ناموں سے منسوب کر دیا جاتا تھا۔۔۔ اسے خانم سے ہی پتا چلا تھا کہ وہ فریدون کے نام سے منسوب تھی۔۔ مگر اس کی پھوپھی ایسا بالکل بھی نہیں چاہتی تھیں۔۔

اس کی ماں کی کم حیثیتی کے باعث انہیں ہمیشہ صباحت کی بیٹیاں ہی کہا جاتا تھا۔۔ کبھی کسی نے زمان یوسفزئی کی بیٹیاں سمجھا ہی نہیں

تھا۔۔۔نہ ان کے اپنے باپ نے سمجھا تھا۔۔۔تو کسی اور رشتے سے بھلا محبت کیسے ملتی۔۔

اورنگزیب یوسفزئی اور ورانہ خانم کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔۔۔

ان کے بڑے بیٹے فیروز یوسفزئی کا ذکر اس گھر میں کوئی نہیں کرتا تھا۔۔۔دوسرے نمبر پر خلیل یوسفزئی تھے۔۔۔جن کی شادی ان کی ماموں زاد زرتاج گل سے ہوئی تھی۔۔۔

ان کا ایک بیٹا دراب یوسفزئی اور ایک بیٹی بنفشہ تھی۔۔۔

اس کے بعد شیریں بیگم کا نمبر تھا۔۔۔ جن کی شادی ان کے چچازاد زمرد خان یوسفزئی سے ہوئی تھی۔۔ ان کی ایک بیٹی خاجستہ اور دو بیٹے باتور اور اکمل تھے۔۔ زمرد خان اور نگزیب یوسفزئی کے بہت قریبی لوگوں میں سے تھے۔۔۔ وہ انہیں اپنے بیٹوں جتنی اہمیت ہی دیتے تھے۔۔

ان کا گھر یوسفزئی حویلی کے بالکل ساتھ ہی تھا۔۔۔ درمیانی راستہ ہونے کی وجہ سے خواتین کا آنا جانا لگا رہتا تھا۔۔

شیریں بیگم سے چھوٹی جبینہ خانم تھیں۔۔۔ جن کی ایک بیٹی گل ورین اور بیٹا فریدون تھے۔۔۔

سب سے آخری نمبر زمان یوسفزئی کا تھا۔۔۔جن کی پہلی شادی ونی میں آئی صباحت سے ہوئی تھی۔۔۔صباحت کا تعلق ان کے سب سے بڑے دشمن قبیلے سے تھا۔۔۔یہی وجہ تھی ان کو ہمیشہ دشمنوں کی طرح ہی ٹریٹ کیا گیا تھا۔۔۔کبھی کسی نے اس گھر کا فرد سمجھا ہی نہیں تھا۔۔۔

صباحت سے زمان یوسفزئی کی تین بیٹیاں تھیں۔۔۔ماہ گل،زرمینے اور زرغونہ۔۔۔

دشمن کی بیٹی ہونے کے ساتھ ساتھ صباحت کا دوسرا قصور ہی یہی تھا کہ وہ بیٹے کی ماں نہیں بن سکی تھیں۔صباحت کے اس حویلی بیاہ کر

آنے کے چند مہینے بعد ہی شازمینہ ان کی دوسری بیوی بن کر اس گھر میں آگئی تھیں۔۔۔جن کو زمان یوسفزئی بہت دھوم دھام سے لائے تھے۔۔

شادی کے ایک سال بعد صباحت خانم نے دو جڑواں بیٹوں زرمینے اور ماہ گل کو جنم دیا تھا۔۔اور دوسرے سال بعد ان کے ہاں زرغونہ کی پیدائش ہوئی تھی۔۔۔

شازمینہ بیگم ان سمیت ان کی بیٹیوں کو بھی برداشت نہیں کرتی تھیں۔۔انہیں اللہ نے شادی کے دو سال بعد دو جڑواں بیٹوں سے نوازا تھا۔۔اور ان سے ایک سال چھوٹی برخنہ تھی۔۔

جس کے بعد سے تو زمان یوسفزئی کو وہ مزید پیاری ہو گئی تھیں۔۔اور صباحت کی مزید سختی آگئی تھی۔۔زمان یوسفزئی نے شازمینہ کے کہنے پر ان کے پاس آنا ہی چھوڑ دیا تھا۔۔ کبھی کبھار مہینوں بعد انہیں بھولے بسرے سے یاد آجاتا تھا کہ ان کی ایک اور بیوی بھی ہے۔۔۔

انہوں نے آج تک نہ تو اپنی بیوی کے حق میں کوئی آواز اٹھائی تھی اور نہ بیٹیوں کے لیے۔۔۔

ان کے معاملے میں وہ بالکل اندھے بہرے گونگے ہو چکے تھے۔۔۔

اسے اپنی ماں پر غصہ آتا تھا جو اتنا سب ہونے کے باوجود اس کے باپ کو اپنے سر کا سائیں مانتی تھیں۔۔۔ان کے ایک حکم پر ان کے آگے جھک جاتی تھیں۔۔۔زرمینے بھی اپنی ماں کی خاطر زمان یوسفزئی کے بلانے پر ان کے حکم مان لیتی تھی۔۔۔مگر زرغونہ کم ہی کبھی اس شخص کے سامنے جاتی تھی۔۔

وہ انہیں سرے سے اپنا باپ ماننے سے ہی انکاری تھی۔

جو انسان انہیں ان کے بنیادی حقوق نہیں دلا پایا تھا وہ بھلا ان کا باپ کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔

زرغونہ بہت زیادہ پیاری تھی۔۔۔اپنے اس بے تحاشا حسن کے باعث اس کو گھر کی خواتین کی کچھ زیادہ ہی نفرت سہنی پڑتی تھی۔۔۔اور دوسری وجہ اس کا بے خوف اور خود سر انداز تھا۔۔۔وہ کسی سے نہیں دبتی تھی۔۔۔

جب اسے ایک بات سنائی جاتی تھی تو وہ آگے سے دو سنا کر آجاتی تھی۔۔

اسے گھر کی سبھی خواتین سخت ناپسند کرتی تھیں۔۔۔

صباحت اور زرمینے ہمیشہ اسے سمجھانے کی کوشش کرتی رہتی تھیں۔۔مگر وہ ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیتی تھی۔۔

اس کی یہ بغاوت خانم اور باقی خواتین کے ذریعے مرچ مصالحہ لگا کر گھر کے مردوں تک بھی پہنچائی جا رہی تھی۔۔۔ جس پر سب کے دل میں ہی اس کے لیے مزید ناپسندیدگی پیدا ہو چکی تھی۔۔

مگر ادھر پرواہ کسے تھی۔۔ اس کا تو بس ایک ہی خواب تھا۔۔۔ ڈاکٹر بن کر اپنی ماں اور بہن کو اس تکلیف دہ زندگی سے بہت دور لے جانا تھا۔۔

اس کو پڑھنے کی اجازت بھی بہت مشکل سے ملی تھی۔۔۔ جس کو چھڑوا دینے کے حوالے سے بھی اسے اکثر دھمکیاں ملتی رہتی

تھیں۔۔ مگر ابھی تک ایسا ہوا کچھ نہیں تھا۔۔ شازمینہ بیگم اپنی کوشش جاری رکھے ہوئے تھیں۔۔

انہیں اس لڑکی کی اکڑ ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آہ میری گردن۔۔۔"

وہ جب سے یونیورسٹی سے لوٹی تھی۔۔ اپنی ایک بہت امپورٹنٹ اسائمنٹ تیار کرنے میں لگی رہی تھی۔۔ بنفشہ اور خاجستہ بھی ابھی ایک دو گھنٹے پہلے اس کے پاس آئی تھیں۔۔

وہ ہمیشہ مل کر ہی سٹڈی کرتی تھیں۔۔ جس پر بھی اکثر خانم کو اعتراض رہتا تھا۔۔ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ ان کی لاڈلی پوتی اور نواسی اس جیسی بد تمیز اور منہ پھٹ لڑکی کی صحبت میں رہ کر خراب ہوں۔۔۔

لیکن ان دونوں کی دوستی اس کے ساتھ اتنی پکی تھی کہ انہوں نے کبھی کسی کی باتوں پر کان نہیں دھرے تھے۔۔

"تم لوگ اس ڈایاگرام کو مکمل کرو۔۔ میں چائے بنا کر لاتی ہوں۔۔"

وہ ان دونوں کو اگلے پوائنٹس سمجھاتی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

ان تینوں میں وہ سب سے زیادہ زہین تھی۔۔۔اپنے بیچ کی پوزیشن ہولڈر تھی۔۔مگر آج تک کبھی اس کی کامیابی پر اسے جھوٹے منہ بھی کسی نے مبارک باد نہیں دی تھی۔۔مگر وہیں بنفشہ اور خاجستہ کے پاس ہونے پر خوب سیلیبریٹ کیا جاتا تھا۔۔صرف اسے اور اس کی ماں کو نیچا دکھانے کے لیے۔۔

کریم کلر کے کرتا شلوار میں ملبوس سیاہ بالوں کو جوڑے میں مقید کیے وہ سیاہ گرم شال اپنے گرد لپیٹے کچن میں آگئی تھی۔۔۔

ٹھنڈ بہت زیادہ بڑھ گئی تھی۔۔کمرے میں تو پتا نہیں چلا تھا۔۔مگر اب ٹھنڈ ہڈیوں میں گھستی محسوس ہو رہی تھی۔۔

رات کے گیارہ بجے کا ٹائم تھا۔۔۔سب اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔۔کچن بھی بالکل خالی پڑا تھا۔۔۔

کیتلی چولہے پر چڑھاتے وہ وہیں کھڑی اپنی سوچوں میں گم تھی۔۔ جب اسے پورچ میں گاڑیاں رکنے کی آواز آئی تھی۔۔۔ساتھ ہی بھاری قدموں کی چاپ اسی جانب آتے سنائی دی تھی۔۔

وہ اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔اس وقت مردوں میں سے یہاں کون آرہا تھا۔۔اور باہر گاڑیوں پر کون آیا تھا۔۔

وہ حیران ہوتی وہیں کھڑی تھی جب دراب خان یوسفزئی اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

زرغونہ نے فوراً سے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا تھا۔۔۔

"ملازمین نہیں ہیں یہاں۔۔؟؟"

آگے بڑھتا وہ کچھ فاصلے پر آن رکا تھا۔۔۔ نظریں اس کے صبیحہ چہرے پر جم سی گئی تھیں۔۔ دراب یوسفزئی اس خاندان کو ہونے والا سردار تھا۔۔ اورنگزیب یوسفزئی کے بعد ان کے بڑے بیٹے کی سب سے پہلی اولادِ نرینہ نے ہی ان کی دستار سنبھالنی تھی۔۔۔

جو دراب خان کے حصے میں ہی آنی تھی۔۔ یہی وجہ تھی کہ اس کی تائی کے مزاج کچھ زیادہ ہی آسمانوں پر رہتے تھے۔۔ اور اس کی منگ

گل ورین بھی خود کو کوئی آسمانی مخلوق ہی سمجھتی تھی۔۔۔کیونکہ وہ اگلی بننے والی سردارنی تھی۔۔۔

خان بی بی کی جگہ پر اب اسی نے آنا تھا۔۔۔

زرغونہ کو گھر کے باقی سب افراد کی طرح یہ شخص بھی قطعاً پسند نہیں تھا۔۔

"نہیں ہیں تبھی تو نظر بھی نہیں آرہے۔۔۔"

زرغونہ اپنی عادت کے مطابق اس شخص کو اپنے مخصوص انداز میں جواب دیتی اپنی چائے کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔وہ بہت اچھی چائے بناتی تھی۔۔جو بنفشہ اور خاجستہ کو بہت پسند تھی۔۔۔

"تمہیں سیدھی طرح سے جواب دینا نہیں آتا۔۔"

دراب نے اس کے جواب پر خشمگیں نگاہوں سے اس کی پشت کو گھورا تھا۔۔

"ایسے ہی جواب دیتی ہوں میں۔۔اس لیے بات مت کیا کرو مجھ سے۔۔۔"

اپنی چائے کپوں میں انڈیلتے وہ اس کے رعب میں آئے بغیر بولی تھی۔۔

دراب کی نگاہیں اس بدلحاظی پر سرخ ہوئی تھیں۔۔۔اسے سمجھ نہیں آتا تھا۔۔اس لڑکی میں اتنا غرور تھا کس بات کا۔۔۔اس گھر میں اس کی حیثیت چیونٹی کے برابر بھی نہیں تھی۔۔۔

ہاں شاید اسے اپنے حسن کا مان تھا۔۔۔ تھی بھی تو بہت خوبصورت۔۔

دراب کی نظریں اسکے حسین بالوں سے الجھ کر رہ گئی تھیں۔۔

زرغونہ کو اس شخص کی نظریں بالکل بھی پسند نہیں تھیں۔۔جس کی وجہ سے اکثر اسے دراب کی منگ گل ورین سے باتیں سننی پڑتی

تھیں۔۔۔جو شاید خود بھی اپنے فیانسی کی نگاہوں کا تسلسل نوٹ کر چکی تھی۔۔۔

دراب کے سامنے تو بولنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔اسی خاطر وہ اکثر اس کے سر پر آن سوار ہوتی تھی۔۔اور جو منہ میں آتا تھا بک دیتی تھی۔۔یہی وجہ تھی کہ زرغونہ خود ہی دراب سے دور ہو گئی تھی۔۔۔

ورنہ بظاہر وہ اتنا برا بھی نہیں تھا۔۔۔باقی تمام مردوں میں سے تو تھوڑی بہت انسانیت رکھتا تھا۔۔۔

"تمیز نہیں ہے تمہیں بات کرنے کی۔۔۔اب سمجھ آرہی ہے خانم اور باقی سب تمہارے بارے میں جو بھی باتیں کرتی ہیں وہ بالکل سچ ہیں۔۔۔اپنی ماں کا ہی خیال کر لو کچھ۔۔۔تمہاری وجہ سے ان کی تربیت پر انگلی اٹھتی ہے ہر بار۔۔۔تم ایک انتہائی بد تمیز اور۔۔۔۔"

وہ کچھ سخت الفاظ ادا کرتے کرتے رک گیا تھا۔۔

دراب کو اس کا اتنی بد تمیزی سے بات کرنا غصہ دلا گیا تھا۔۔۔وہ ہونے والا سردار تھا۔۔۔گھر کے سبھی لوگ اس کی بہت عزت کرتے تھے۔۔سوائے اس لڑکی کے۔۔۔جو کسی کو خاطر میں نہیں لاتی تھی۔۔

اس کی بات پر وہ ٹرے اٹھاتے پلٹی تھی۔۔۔

اس کو اس شخص کا یہ انداز آگ لگا گیا تھا۔۔

"چچ۔۔۔چچ بچارے خان بابا۔۔۔انہیں خبر بھی نہیں ہے کیسے انسان کے ہاتھ میں اپنی سرداری سونپنے والے ہیں۔۔۔جو عورتوں کی بات سننے والا کانوں کا کچا اور کم ظرف مرد ہے۔۔۔جرگے کے فیصلے بھی اپنی خانم اور باقی عورتوں کی مشاورت سے کرنے والے ہیں کیا یہ مستقل کے سردار صاحب۔۔۔

بچارے قبیلے والے۔۔۔انہیں خبر بھی نہیں ہے کہ آنے والے وقت میں ان پر کیا عذاب ٹوٹنے والا ہے۔۔۔"

زرغونہ نے اس کا طنز لٹانے میں زیادہ دیر نہیں لگائی تھی۔۔۔

اس کے الفاظ دراب کو جھلسا کر رکھ گئے تھے۔۔۔وہ ایک دم سے اس کے راستے میں آیا تھا۔۔۔

"بہت بکواس کرنی نہیں آتی تمہیں۔۔۔ سمجھتی کیا ہو تم خود کو۔۔۔"

دراب نے غصے میں آتے اس کے ہاتھ میں پکڑی ٹرے کو پوری قوت سے ہاتھ مارتے چائے کے تینوں کپس نیچے گرا دیئے تھے۔۔ گرم چائے کے کچھ چھینٹے زرغونہ کے ہاتھ پر بھی پڑے تھے۔۔۔وہ اس کا یہ جارحانہ انداز دیکھ گھبرا گئی تھی۔۔۔جو تمام فاصلے ختم کرتا اس کے بہت قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

زرغونہ اس کا یہ انداز دیکھ خوفزدہ سی الٹے قدموں پیچھے ہوئی تھی۔۔

"آئندہ میرے سامنے اپنی زبان کھولنے سے پہلے ہزار بار۔۔۔"

وہ ابھی بول ہی رہا تھا جب دروازے پر ہوتی دستک پر ان دونوں نے ہی اس جانب دیکھا تھا۔۔۔ دراب اس کے بہت قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔ خوف کے عالم میں زرغونہ کو اس بات کا خیال نہیں آیا تھا۔۔۔ مگر دروازے میں کھڑے روخان کی جانب دیکھتے دراب خان ہوش میں آیا تھا۔۔

روخان کی نگاہیں ان دونوں کی نزدیکی پر جم سی گئی تھیں۔۔

جبکہ زرغونہ کی آنکھوں کی ناگواریت اور غصہ کہیں گنا زیادہ بڑھ گیا تھا۔۔۔یہ شخص تو اسے دراب سے بھی زیادہ برا لگتا تھا۔۔۔روخان کو وہاں دیکھ کر دراب خان شرمندہ ہو کر پیچھے ہٹا تھا۔۔زرغونہ اس کو ایک دم سے خاموش ہوتا دیکھتی روخان کو سرے سے نظر انداز کرتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

روخان کے قریب سے گزرتے اس نے اس شخص کی جانب نگاہ غلط ڈالنا بھی گوارہ نہیں کی تھی۔۔دوسری جانب روخان کا بھی کچھ یہی حال تھا۔۔وہ دراب خان کی جانب متوجہ تھا۔۔

"چائے بنانے کو کہا تھا۔۔اتنا ہنگامہ کھڑا کر دیا اس لڑکی نے۔۔۔میں بخت کو کہہ کر ملازمین کو بلواتا ہوں۔۔۔"

دراب خان اس کی خاموشی پر مختصر سے انداز میں وضاحت دیتا کچن سے نکل گیا تھا۔۔

روخان اور نگزیب یوسفزئی کا بہت قریبی اور خاص آدمی تھا۔۔

اور نگزیب یوسفزئی اور باقی سب نے اسے حویلی کے بیٹے کا ہی مقام دے رکھا تھا۔۔اسے حویلی کے باقی مردوں کی طرح اندر آنے کی اجازت بھی تھی۔۔۔

اگر یہ کہا جائے کہ اورنگ زیب یوسفزئی کو اپنے بیٹوں، پوتوں اور ہونے والے سردار سے بھی زیادہ روخان پر بھروسہ تھا تو یہ غلط نہیں ہو گا۔۔۔ان کا کیا گیا ہر فیصلہ روخان کی رائے سے ہی ہوتا تھا۔۔ آج تک روخان کے دیئے مشوروں سے انہیں بہت فایدہ ہوا تھا۔۔

گھر کے باقی مرد بھی اس کی دلیری اور بہادری کی وجہ سے اس کی بہت عزت کرتے تھے۔اسے بہت مانا جاتا تھا۔۔اورنگزیب یوسفزئی کو یہ الیکشن جتانے میں بھی بڑا ہاتھ اسی کا تھا۔۔اس کام میں وہ بہت سالوں سے تھا۔۔۔ بچپن سے ہی وہ ان کے ساتھ کام کر رہا تھا۔۔۔ اس کی بہت سارے لوگوں سے جان پہچان تھی۔۔۔

زرغونہ کو یہ شخص بہت برا لگتا تھا۔۔۔کیونکہ وہ اس کے دادا اور باپ کی پرچھائی تھا۔۔۔ان کے تمام ظالمانہ اور سفاک فیصلوں کا حصے دار۔۔۔

"کیا ہوا چائے کہاں ہے۔۔؟"

اس کے اڑے ہوئے حواس دیکھ ان دنوں نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔۔

"وہ دو آفتیں نازل ہو گئی تھیں۔۔۔گر گئی چائے۔۔۔"

زرغونہ کا موڈ بہت زیادہ خراب ہو چکا تھا۔۔۔دراب سے بھی زیادہ روخان کو وہاں دیکھ کر۔۔۔ایک ہفتے سے وہ یہاں نہیں تھا۔۔

اور نگزیب یوسفزئی نے اسے بہت خاص کام سے بھیجا ہوا تھا۔۔ان کی سوات والی زمینوں کا مسئلہ چل رہا تھا۔۔جہاں دشمن طاقتور تھا۔۔جس سے نبٹ کر آنا بہت مشکل تھا۔۔وہ لوگ زمینوں کو اس قدر اہمیت دیتے تھے کہ مرنے مارنے پر بھی آجاتے تھے۔۔۔سوات کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی تھا۔۔۔

مگر یہ شخص وہ بھی سلجھا کر آگیا تھا۔۔جس کے بعد اب روخان کو خان بابا نے مزید سر پر بیٹھا لینا تھا۔۔۔اس کی ہر کامیابی پر وہ اسے پہلے سے بھی زیادہ اہمیت اور عزت بخشتے تھے۔۔

ان کے بیٹوں اور پوتوں نے بھی انہیں کبھی اتنا فخر محسوس نہیں کروایا تھا جتنا انہیں روخان کے کارنامے اور اس کے انداز بیاں سے ہوتا تھا۔۔۔

"کون۔۔۔؟؟"

اس کے جلے کٹے انداز پر ان دونوں نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں زرغونہ کے منہ سے ساری بات سن کر وہ افسوس میں سر ہلا کر رہ گئی تھیں۔۔۔ کچھ نہیں ہو سکتا تھا اس لڑکی کا۔۔۔

"تم کیوں بلاوجہ الجھتی ہو۔۔۔ اور روخان لالہ واپس آ گئے ہیں۔۔۔"

اسے گھر کنے کے بعد دونوں نے روخان کی آمد پر ایکسائٹمنٹ دکھائی تھی۔۔

بنفشہ کے چہرے پر خوبصورت رنگ بکھر گئے تھے۔۔۔

جو اس وقت غصے میں زرغونہ نہیں دیکھ پائی تھی۔۔ مگر ان کی ایکسائٹمنٹ ضرور زیر لگی تھی اسے۔۔۔

اپنی بکس سمیٹتی وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔ جہاں زرمینے سوئی ہوئی تھی۔۔۔ ان دونوں بہنوں کا چھوٹا سا مشترکہ کمرہ تھا۔۔ جس میں حویلی کے باقی کمروں جیسی آسائشیں تو نہیں تھیں۔۔۔ مگر بہت حد تک قابلے قبول تھا۔۔

کچھ دیر بستر پر کروٹیں بدلتے رہنے کے بعد وہ بے چینی کے عالم میں اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔اسے کمرے میں گھٹن سی محسوس ہو رہی تھی۔۔تو وہ اٹھ کر ٹیرس پر کھڑکی کے پاس آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔جہاں سے اسے پورچ کا منظر واضح دکھائی دیتا تھا۔۔۔

دراب اور روخان کے مہمان رخصت ہو رہے تھے۔۔۔وہ تین گاڑیوں میں آئے ان کے شاہد دوست تھے۔۔دراب خان زیادہ وقت باہر پڑھائی میں گزار کر آیا تھا۔۔۔اس لیے وہ زیادہ لوگوں کو جانتا نہیں تھا۔۔۔مگر روخان تمام قبیلے کے لوگوں میں رچا بسا ہوا تھا۔۔۔

اسے بچوں سے لے کر بزرگ تک سب جانتے تھے۔۔

زرغونہ وہیں کھڑی ان دونوں کو جلتی آنکھوں سے تکتی رہی تھی۔۔۔جو ان لوگوں کے رخصت ہو جانے کے بعد اب بھی وہاں ہی کھڑے تھے۔۔روخان کو اورنگزیب یوسفزئی نے حویلی کے اندر بہت شاندار کمرہ دے رکھا تھا۔۔۔وہ اس پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ کرتے تھے۔۔۔

مگر روخان حویلی کے اندر رہنے سے زیادہ حویلی کے ساتھ ہی بنی انیکسی میں رہنا پسند کرتا تھا۔۔پوری انیکسی پر اسی کا قبضہ تھا۔۔۔اس

وقت بھی دراب سے ہاتھ ملاتا وہ لبوں میں سیگریٹ دبائے انیکسی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

جو زرغونہ کے کمرے سے واضح دکھائی دیتی تھی۔۔زرغونہ نے آنکھوں میں زہر بھرے اس کی چوری پشت کو گھورتے کھڑکی کے پردے برابر کر دیئے تھے۔۔۔اس حویلی میں اس کے دادا اور باپ کے بعد سفاکیت میں اگلا نمبر اسی انسان کا تھا۔۔

یا شاید ان کا ہم پلہ ہی تھا۔۔۔اور اپنے میسنے پن کی وجہ سے بچ جاتا تھا۔۔۔

زرغونہ خاموشی سے آکر بیڈ پر لیٹ گئی تھی۔۔۔مگر نیند اب بھی اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ معمول کے مطابق تیار ہوتی کمرے سے نکل آئی تھی۔۔دو دن پہلے اس کے بہت بار معافی مانگنے پر کہیں جا کر صباحت نے اسے معاف کیا تھا۔۔اس وعدے کے ساتھ کہ وہ دوبارہ ایسا کچھ نہیں کرے گی۔۔۔اس وعدے کی مدت کتنی تھی اس بات کا اندازہ بھی ان کو اچھے سے تھا۔۔۔

بنفشہ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اور خاجستہ کے گھر اس کی پھوپو آئی ہوئی تھیں۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ دونوں ہی آج چھٹی پر تھیں۔۔۔ مگر زرغونہ آج کا لیکچر بالکل بھی مس نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔اس لیے وہ جانے کو تیار ہو چکی تھی۔۔۔

مگر جیسے ہی وہ نیچے آئی سامنے ہی اسے خان بی بی اور تائی جان بیٹھی نظر آئی تھیں۔۔۔

ان دونوں کی نظریں اس کی جانب اٹھتیں ناگواریت میں تبدیل ہو چکی تھیں۔۔

"السلام و علیکم۔۔"

اس نے سلام کیا تھا۔۔۔ جس کا حسب معمول کوئی جواب نہیں دیا گیا تھا۔۔ وہ گہری سانس خارج کرتے باہر کی جانب بڑھ رہی تھی جب خان بی بی کی آواز نے اس کے قدم روک لیے تھے۔۔

"آج پنچائیت کا بہت اہم فیصلہ ہے۔۔۔ تم کہیں نہیں جا رہی۔۔۔ تمہارے لیے گھر کی گاڑیاں الگ سے نہیں جائیں گی۔۔ گھر بیٹھو آج کام زیادہ ہو گا ماں اور بہن کی مدد کرو۔۔۔"

خان بی بی کے حقارت بھرے لہجے پر اس نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔ اسے اس حویلی میں ہر قدم پر ایسی ہی ذلت سہنی پڑتی تھی۔۔۔ وہ نہیں تھی اپنی ماں جیسی کے صبر کر جائے۔۔

بہت مشکل سے خود پر ضبط کرتی وہ بنا کچھ بولے دہلیز پار کر گئی تھی۔۔۔۔

"کتنی بدلحاظ لڑکی ہے یہ۔۔۔ہر بار آپ کی حکم عدولی کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔۔۔اس صباحت سے بیٹی کی تربیت تک نہ ٹھیک سب ہو سکی۔"

شازمینہ بھی وہاں آکر خان بی بی کے پاس بیٹھتے نخوت سے بولی تھی۔۔جو اس کے اس طرح سے نکل جانے پر اندر تک جل بھن اٹھی تھیں۔۔۔

"شامل خان گاڑی نکالو۔۔۔۔"

باہر ساری گاڑیوں کو پورچ میں ایک ترتیب سے کھڑے دیکھ اس نے اپنے ڈرائیور کو مخاطب کیا تھا۔۔۔ جس کی ڈیوٹی تھی روز انہیں یونیورسٹی چھوڑنے اور لانے کی۔۔۔

اس کی آواز سنتا وہ ہاتھ باندھے اس کے پاس آیا تھا۔۔۔

"بی بی جی خاناں نے منع کیا ہے کہ آج کوئی گاڑی باہر نہیں جائے گی۔۔"

شامل خان کے بتانے پر وہ سلگتی مٹھیاں بھینچ گئی تھی۔۔

"ایک تو اس ملازم کو بھی خان بابا نے ہمارے سروں پر بیٹھا کر رکھ دیا ہے۔۔۔ سمجھتا کیا ہے یہ شخص خود کو۔۔۔'

وہ غصے سے بولتی پلٹی ہی تھی جب سامنے سے روخان آتا دکھائی دیا تھا۔۔۔اس کی آواز اتنی اونچی تو ضرور تھی کہ اس شخص کی زیرک سماعتوں تک با آسانی پہنچ گئی تھی۔۔۔

شامل خان نے گھبرا کر روخان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس نے اسے اشارے سے وہاں سے جانے کا کہا تھا۔۔

زرغونہ اسے فوراسے نازل ہوتا دیکھ سٹپٹا گئی تھی۔۔پر ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔۔

مگر اس شخص کے چہرے پر پھیلتی ناگواری اور سخت تاثرات سے صاف ظاہر تھا کہ وہ سن چکا ہے۔۔۔

زرغونہ کو پرواہ نہیں تھی وہ جو بھی سنے اور سوچے۔۔۔بلکہ اسے اچھا لگتا تھا یہ شخص اپنی اوقات یاد رکھے۔۔۔

"بی بی آپ اندر جائیں۔۔۔ابھی مہمانوں نے آنا ہے۔۔۔آپ کا یہاں کھڑا رہنا مناسب نہیں لگ رہا۔۔۔"

اس کی جانب ایک نگاہ ڈالنے کے بعد روخان نے سرد تاثرات سے سجی سیاہ نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔اس پوری حویلی میں ایک یہی لڑکی تھی جس کی بدلحاظی اور بدتمیزی سے ملازمین بھی واقف تھے۔۔۔

روخان کو اور نگزیب یوسفزئی اپنا منہ بولا بیٹا مانتے تھے۔۔۔سب کا کہنا تھا کہ ان کی وصیت میں روخان کا نام بھی تھا وراثت کے لیے۔۔۔

ایک زرغونہ ہی تھی جسے یہ شخص زہر سے زیادہ برا لگتا تھا۔۔اگر یہ اس کے دادا کے ساتھ ان کے ہر غلط کام میں نہ کھڑا ہوتا تو ان کی سفاکیت اتنے بڑے پیمانے پر نہ پہنچتی۔۔۔

"مجھے یونیورسٹی جانا ہے۔۔۔ڈرائیور سے کہو مجھے لے کر جائے۔۔۔"

اپنے اندر اٹھتے غصے پر قابو پاتے وہ بہت مشکل سے بولی تھی۔۔۔

سیاہ لباس میں اپنے چوڑے کسرتی وجود کے ساتھ وہ اس کے آگے دیوار بنا کھڑا تھا۔۔۔

"آج ممکن نہیں ہے۔۔ آپ ہیں بھی اکیلی۔۔۔اس لیے آج نہیں جا سکتیں آپ۔۔۔"

روخان نے اپنی بات دوہرائی تھی۔۔وہ اسے وہاں سے بھیج کر ہی ہٹنے والا تھا۔۔

"کیوں بنفشہ اور خاجستہ بھی تو اکیلے جاتی رہتی ہیں میں کیوں نہیں جا سکتی۔۔۔یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔ تم ہوتے کون ہو مجھے اس طرح

سے روکنے والے۔۔ مت بھیجو ڈرائیور کو میں خود ہی چلی جاؤں گی ٹیکسی پر۔۔۔"

وہ اس انسان سے مزید بحث نہیں کر سکتی تھی۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔؟؟"

ابھی اس نے پہلا قدم اٹھایا ہی تھا جب اس کی سماعتوں میں زمان یوسفزئی کی آواز گونجی تھی۔۔

اس نے پلٹ کر اس شخص کی جانب دیکھا تھا۔۔ جو کہنے کو اس کا باپ تھا۔۔ مگر اس پر حقارت بھری نظر ڈالنے کے بعد وہ معاملہ جاننے کے لیے روخان کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔

زرغونہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔اس شخص کو اتنی ہی اہمیت دی جاتی تھی۔۔۔اس کی اپنی تو ویسے بھی کوئی حیثیت نہیں تھی۔۔

"یہ اکیلی جانا چاہتی ہیں۔۔انہیں منع کیا کہ آج جرگے کے بڑے فیصلے کی وجہ سے حالات ٹھیک نہیں۔۔یہ آج نہیں جا سکتیں۔۔مگر ان کی ضد ہے کہ یہ جائیں گی چاہے ٹیکسی پر ہی کیوں نہ جانا پڑے۔۔۔"

روخان نے بنا لگی لپٹی کے صاف الفاظ میں معاملہ زمان یوسفزئی کے سامنے رکھا تھا۔۔جو سن کر ان کے چہرے کی کرختگی بیٹی کے لیے مزید بڑھ گئی تھی۔۔

زرغونہ نے سرخ آنکھوں سے روخان کی جانب دیکھا تھا۔۔یہ شخص اس بات کو مثبت طریقے سے بھی بتا سکتا تھا۔۔روخان نے بھی اس لمحے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔دونوں کی آنکھوں میں ایک جیسے تاثرات ہی تھے۔۔

"تمہاری بدلحاظی آئے دن بڑھتی جارہی ہے لڑکی۔۔۔میں خاموشی سے سب دیکھ رہا ہوں۔۔آج بات کرتا ہوں تمہاری ماں سے۔۔۔پوری زندگی صرف رو دھو کر ہی گزاری ہے اس نے۔۔۔گل وار عورت تربیت تک نہ ٹھیک سے کر سکی اپنی اولاد کی۔۔۔دفع ہو جاؤ

اندر۔۔۔کوئی ضرورت نہیں ہے یہاں سے باہر نکلنے کی۔۔۔ورنہ ٹانگیں توڑ دوں گا میں تمہاری۔۔۔"

زمان یوسفزئی نے ارد گرد کھڑے ملازمین کا لحاظ کیے بغیر اس کو نے عزت کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔وہ اتنی اونچی آواز میں دھاڑے تھے کہ اندر بیٹھی خواتین بھی دہلیز میں آن کھڑی ہوئی تھیں۔۔سامنے کا منظر ان کی آنکھوں میں ٹھنڈک اتار گیا تھا۔۔۔

"میں نے ایسی کونسی ناجائز فرمائش کر دی جو آپ ایسے بول رہے ہیں۔۔یونیورسٹی جانے کی بات ہی تو کی ہے۔۔۔بنفشہ اور خاجستہ بھی

تو اکیلے جاتی ہیں۔۔میں کیوں نہیں جا سکتی۔۔اس میں اتنی بڑی بات کیا ہے۔۔"

زرغونہ کی آنکھیں بالکل سرخ ہو چکی تھیں۔۔۔وہ بہت ضبط سے کھڑی اپنے آنسو باہر نکلنے سے روکے ہوئے تھی۔۔۔اس کے باپ نے آج تک انہیں عزت اور تحفظ نہیں بخشا تھا۔۔۔مگر موقع ملنے پر سب کے سامنے ذلیل کرنے ضرور آجاتے تھے۔۔۔

زرغونہ کی نظریں باپ کے ساتھ ہی کھڑے روخان پر پڑی تھیں۔۔۔جو تاسف بھری نگاہوں کے ساتھ اسے ویسے ہی ڈھیٹ بن کر وہاں کھڑا دیکھ رہا تھا۔۔

"اکیلے بھیج دوں تمہیں۔۔۔تاکہ جو کارنامہ تمہاری بہن نے کیا ہے وہی تم بھی کرو۔۔۔تم بھی باپ کے سر پر خاک ڈال کر کسی کے ساتھ منہ کالا کر کے بھاگ جاؤ۔۔۔"

زمان یوسفزئی کا دیا جانے والا جواب زرغونہ کو جلتے انگاروں پر گھسیٹ گیا تھا۔۔

"میری بہن بھاگی نہیں تھی زمان یوسفزئی۔۔۔جن بیٹیوں کے باپ آپ جیسے ہوں۔۔۔ان پر اسی طرح کے ہی الزامات لگتے ہیں۔۔۔"

زرغونہ غصے میں بپھری مزید بھی بول رہی تھی جب زمان یوسفزئی کا بھاری ہاتھ کا تھپڑ اس کے منہ پر نشان چھوڑتا وہاں سناٹا کر گیا تھا۔۔۔

صباحت بھاگتی ہوئی آگے بڑھتیں زرغونہ کو اپنے حصار میں لے گئی تھیں۔۔۔

جبکہ زرغونہ شاکی نگاہوں سے باپ کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

دراب خان نے بھی اسی لمحے وہاں قدم رکھا تھا۔۔۔سامنے کا منظر دیکھ وہ بھی مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔یہ لڑکی کسی دن اپنی اسی زبان درازی کی وجہ سے اپنا بہت بڑا نقصان کرنے والی تھی۔۔۔

"یہ۔۔۔۔"

زرغونہ نے بپھر کر مزید کچھ بولنا چاہا تھا۔۔۔جب صباحت اس کے منہ پر ہاتھ رکھتیں اسے مزید کچھ بھی بولنے سے روک گئی تھیں۔۔۔

"خدا کے لیے تمہیں میری ممتا کا واسطہ ابھی کچھ مت بولنا۔۔۔"

صباحت نے اس کے آگے ہاتھ جوڑتے اسے خاموش کرواتے زرمینے کے ساتھ اسے وہاں سے بہت مشکل سے لے گئی تھیں۔۔۔

جبکہ دراب خان نے تاسف بھری نگاہوں سے اپنے چچا کو دیکھا تھا۔۔۔ دراب کی ایک اٹھتی نظر پر ملازمین وہاں سے رفو چکر ہو چکے تھے۔۔۔

زمان یوسفزئی لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔

"خان تمہیں اسے جانے دینا چاہیے تھا۔۔ اتنا تماشا تو نہ بنتا۔۔۔ جانتے تو ہو کتنی خود سر ہے۔۔۔"

دراب کی فکر مند نگاہیں داخلی دروازے کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔۔جہاں سے ابھی کچھ دیر پہلے وہ اندر گئی تھی۔۔۔اس کی بے تاب نگاہوں کو دیکھتا روخان اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل گیا تھا۔۔۔

"خان بابا کا حکم تھا کوئی باہر نہ جائے آج۔۔۔آپ جانتے تو ہیں آج کا کیس کتنا حساس ہے۔۔اور دشمن کے ارادے کتنے خطرناک ہیں۔۔۔خان بابا کی عزت پر میں زرا سی آنچ آتے نہیں دیکھ سکتا۔۔ "

روخان کے چہرے پر ابھی کچھ دیر پہلے ہوئے ہنگامے کی رمق تک نہیں تھی۔۔وہ ایسا ہی تھا بے تاثر اور بے حس۔۔۔۔

اس کے چہرے کو دیکھ کر کبھی بھی اس کی اندرونی کیفیت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا تھا۔۔

خان بابا کے لیے اس کی محبت اور وفاداری کی کوئی انتہا نہیں تھی۔۔

وہ ان کی خاطر اپنی جان تک دے سکتا تھا۔۔

اس کا جواب سنتے دراب خان ٹھنڈا سانس بھر تا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔ جبکہ روخان ضروری کال آجانے پر فون کان سے لگاتا مردان خانے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"زرغونہ مڑاں چپ کر جاؤ۔۔۔"

زرمینے اسے اپنے ساتھ لگائے کافی دیر سے چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔جو گھٹنوں میں سر دیئے مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔ آج اتنے سارے لوگوں کے سامنے اس کے باپ نے اس کے منہ پر تھپڑ مارا تھا۔۔اس کی بہن کا ذکر چھیڑ کر ان کے زخم ادھیڑ دیئے تھے۔۔

چار سال پہلے اس کی بڑی بہن پر جو ظلم ڈھایا گیا تھا۔۔۔وہ آج تک بھولی نہیں تھی۔۔ جس کو گالی بنا کر ہر بار ان کے اوپر وار کیا جاتا تھا۔۔۔

"معاف نہیں کروں گی میں۔۔۔کسی کو بھی معاف نہیں کروں گی۔۔"

وہ روتے ہوئے بار بار یہی بول رہی تھی۔۔

اس کی اذیت اور تکلیف دیکھ اس کے پاس بیٹھی بنفشہ اور خاجستہ کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے تھے۔۔ان کا جب بھی دل چاہتا تھا وہ ڈرائیور اور گارڈز کے ساتھ اکیلے چلی جاتی تھیں۔۔صرف اس کے ساتھ ہی یہ ہوتا تھا۔۔۔

سب سے زیادہ توہین تو اسے اس روخان کی وجہ سے محسوس ہو رہی تھی۔۔۔اس شخص نے جان بوجھ کر اس کے ساتھ یہ سب کروایا تھا۔۔۔کیونکہ وہ اسے خود کو نوکر کہا جانا سن چکا تھا۔۔۔

وہ جانتی تھی روخان کی اس حویلی میں اس سے کئی گنا زیادہ حیثیت اور مقام تھا۔۔۔جس بات کا احساس وہ شخص بنا اسے کچھ بھی کہے کروا گیا تھا۔۔۔

"روخان لالہ تو بہت اچھے ہیں زرغوں۔۔۔تم ان سے آرام سے بات کر لیتی تو نوبت یہاں تک نہ آتی۔۔۔"

خاجستہ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ وہ اگر جذباتی نہ ہو تو معاملے کو سنبھالا جا سکتا ہے۔۔۔

"کہنا بہت آسان ہے تمہارے لیے کیونکہ تم لوگ ہمارے جیسی زندگی نہیں گزار رہی۔۔۔تم لوگوں کو خان بابا سے لے کر گھر کے ملازمین تک کی حقارت بھری نظریں نہیں سہنی پڑتیں۔۔۔ہر روز اپنی باکرداری کا ثبوت نہیں دینا پڑتا۔۔۔اپنے حق کی خاطر بولنے پر سب کے سامنے تھپڑ نہیں کھانے پڑتے۔۔۔تمہارا باپ صرف الزام تراشی اور ذلیل کرنے کی خاطر تمہارا باپ نہیں بنتا۔۔۔

تمہاری بہن کو زرا سی غلطی پر گھر دشمنوں کے ہاتھوں سونپ کر ہمیشہ کے لیے اس حویلی پر حرام نہیں کیا گیا۔۔ مورے تڑپتی ہیں اپنی بیٹی کو ملنے کی خاطر۔۔۔ مگر کبھی آپا کی ایک خبر تک نہیں دی گئی ہمیں۔۔۔ وہ زندہ بھی ہیں یا مر گئیں نہیں پتا ہمیں۔۔۔

میری مورے نے کیسی زندگی گزاری ہے اگر ایک دن بھی تم اپنی ماں کو ویسی زندگی گزارتے دیکھو تو پوچھوں گی میں تم سے کہ کتنا اذیت ناک ہے یہ سب۔۔۔ اتنا زہر کیوں بھرا کے میرے اندر۔۔۔ وہ تمہارا روخان لالہ۔۔۔ اسے بھی یہی لگتا کہ میں گھر سے

بھاگ جاؤں گی۔۔۔مرتا ہے ناوہ اپنے خان بابا کی عزت وناموس

پر۔۔

تم نہیں جانتی مگر میں نے یونیورسٹی میں ہر وقت اپنے اردگرد اس

کے بھیجے گارڈز کو اپنی نگرانی کرتے دیکھا ہے۔۔۔پل پل مر رہی

ہوں میں اس حویلی کے اندر۔۔۔اور اسی طرح ایک دن گھٹ گھٹ

کر مر جاؤں گی۔۔پھر تم سب کو سکون مل جائے گا۔۔اور آپ۔۔

آپ بھی اس دن اسی خاموشی سے مجھے دفنا دیجئے گا۔۔جیسے اب تک

خاموشی سے اپنی بیٹیوں کی ذات کا تماشا دیکھتی آئی ہیں۔۔۔"

وہ اس وقت اندر سے اس قدر بھری پڑی تھی کہ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس پوری حویلی کو آگ لگا دے۔۔۔

زمان یوسفزئی کے خود پر ہاتھ اٹھانے پر اس نے روخان کی آنکھوں میں اس اترتا سکون دیکھا تھا۔۔تب سے اسے آگ لگی ہوئی تھی۔۔

خاجستہ کے اس کا نام لینے پر وہ پھٹ پڑی تھی۔۔۔وہ سب وہاں بیٹھی شاک کی کیفیت میں اسے بولتا دیکھ رہی تھیں۔۔۔

وہ ان کے بیچ سے اٹھتی کمرے سے نکلتی اوپر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔اس حویلی کے چھت کا ایک تنہا گوشہ تھا۔۔۔جہاں وہ اس

وقت آکر بیٹھتی تھی جب اس کا کسی سے بھی بات کرنے کو دل نہیں کرتا تھا۔۔اس وقت بھی اس کی حالت کچھ ایسی ہی تھی۔۔۔

رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں سوج چکی تھیں۔۔۔اوپر بہت زیادہ ٹھنڈ تھی۔۔۔بادل اتنے نیچے ہو آئے تھے کہ ارد گرد بنے پہاڑوں کی چوٹیاں بھی ان میں چھپ چکی تھیں۔۔۔وہ ایک شال کو اپنے گرد لپیٹے سکڑی سمٹی وہاں بیٹھی تھی۔۔۔

اسے وہاں بیٹھے نجانے کتنی دیر گزر چکی تھی۔۔۔جب اس کے کانوں میں کسی لڑکی کی دردناک چیخیں گونجی تھیں۔۔۔وہ اپنی جگہ پتھر کی ہوئی تھی۔۔۔یہ آوازیں دل دہلا دینے والی تھیں۔۔

اپنی جگہ سے اٹھتے اس نے منڈیر سے نیچے جھانکا تھا۔۔۔جہاں نیچے سے اسے دولوگ ایک لڑکی کو گھسیٹ کر اندر لے جاتے دکھائی دیئے تھے۔۔۔۔

اس لڑکی کی حالت دیکھ زرغونہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

"بی بی آپ کو صباحت بی بی نیچے بلا رہی ہیں۔۔۔"

وہ وہاں منڈیر پر آگے کو جھکی کھڑی تھی۔۔جب نازو کی آواز پر اس نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس پوری حویلی میں سارے ملازمین خانم اور خان بی بی کے جاسوس تھے۔۔سوائے نازو کے۔۔۔

جس کی ماں بھی پہلے حویلی کی ملازمہ تھی۔۔۔اس کے بیمار ہونے کے بعد سے نازو نے اپنی ماں کی جگہ سنبھال لی تھی۔۔۔وہ لوگ صباحت کے ساتھ ہوئے ظلم سے واقف تھیں۔۔۔یہی وجہ تھی کہ ان کا سافٹ کارنر ہمیشہ سے صباحت اور اس کی بیٹیوں کے لیے رہا تھا۔۔۔

"یہ جرگے میں کیا فیصلہ ہونا ہے آج۔۔۔کونسی لڑکی تھی یہ جسے ایسے لے جایا جا رہا تھا۔۔۔"

زرغونہ اس لڑکی کی حالت دیکھ اس وقت اپنی اذیت فراموش کر چکی تھی۔۔۔اس لڑکی کی بے بسی اور تکلیف زرغونہ کو بے چین کر گئی تھی۔۔۔

"اس لڑکی کے باپ نے اپنے اوپر پڑے بھاری قرضے کو چکانے کے لیے اپنی اس اٹھارہ سالہ بیٹی کو اسی قرضے کے عوض باقر خان کے آگے بیچ دیا تھا۔۔۔جس کے بعد اس کا سارا قرضہ معاف ہو جانا تھا۔۔۔یہ فیصلہ اسی جرگے میں خان بابا نے ہی کیا تھا۔۔۔ورنہ باقر خان اس لڑکی کے باپ کو مارنے پر تلا ہوا تھا۔۔باقر خان عمر میں اس لڑکی سے ڈبل تھا۔۔۔اس کی پہلے بھی دو بیویاں ہیں۔۔آپ تو جانتی

ہیں کہ یہاں ایک سے زیادہ شادیاں کرنا لوگ اپنی شان سمجھتے ہیں۔۔۔اس لڑکی کا جرم یہ ہے کہ اس نے اپنے حق کے لیے بغاوت کی۔۔

نکاح سے ایک رات پہلے یہ اپنے ماموں زاد کے ساتھ گھر سے بھاگ گئی۔۔۔جس کی وہ بچپن سے منگ تھی۔۔۔

جب یہ خبر خان بابا تک پہنچی تو ان کے جلال اور غصے سے واقف تو ہیں آپ۔۔۔بات ان کی عزت پر آگئی تھی۔۔۔جس پر انہوں نے خاناں کو کہہ کر ایک دن کے اندر اندر ان دونوں کو پکڑوا کر یہاں لایا

اور آج اس لڑکے کو کاری کر دیا گیا ہے اور لڑکی کا ابھی جرگے میں ہی نکاح باقر خان سے کروایا جائے گا۔۔

اپنے محبوب کی موت کا سن کر یہ لڑکی رو رہی ہے۔۔۔وہ لڑکا اور کزئی قبیلے کے علاقے کا تھا۔۔۔یہ قبیلہ خان بابا کے سب سے بڑے دشمنوں میں سے ایک ہے۔۔۔ان کا کہنا ہے کہ خان بابا نے ان کے علاقے کے لڑکے کو مروا کر اچھا نہیں کیا۔۔۔وہ اب بدلہ لیں گے۔۔خان بابا نے انہیں جرگے میں بات کرنے بلایا ہے۔۔۔ اب پتا نہیں کیا ہو گا۔۔۔"

نازو نے اسے ساری بات تفصیل سے بتائی تھی۔۔۔جب اسی لمحے زرغونہ کی نظریں گیٹ سے اندر داخل ہوتی گاڑیوں پر پڑی تھیں۔۔۔

"بی بی جی وہ اور کزئی قبیلے کے لوگ آ گئے ہیں۔۔۔آپ سائیڈ پر ہو جائیں۔۔"

نازو نے گاڑیوں کی آواز پر گھبرا کر کہا تھا۔۔۔

زرغونہ کی نظریں گاڑیوں سے نکلتے افراد پر تھیں۔۔۔گورے چٹے پٹھان وہ سب بھی پگڑیاں پہنے چہروں پر رعونیت سجائے اسے اپنی حویلی کے مردوں جیسے ہی لگے تھے۔۔۔اسے جو امید پیدا ہوئی تھی

کہ اس لڑکی کو انصاف ملے گا وہ وہیں دم توڑ گئی تھی۔۔۔وہ کافی پیچھے ہو کر اپنے ہی دھیان میں کھڑی تھی۔۔۔۔

جب ان میں سے ایک شخص کی نظر زرغونہ کی جانب اٹھی تھی۔۔۔ وجاہت اور کزئی کی اٹھتی نگاہیں پلڑں ما بھول چکی تھیں۔۔۔کا سنی آنچل میں مقید اس کی موہنی صورت کو تکتا وہ اپنی جگہ پتھر ہوا تھا۔۔۔

اتنے دور سے بھی وہ اس پری پیکر کی رعنائیاں دیکھ سکتا تھا۔۔۔ زرغونہ ایک دم سے گھبرا کر پیچھے ہٹی تھی۔۔۔خوف کے مارے اس

کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔ جبکہ دل ہی دل میں اس شخص کو خوب گالیوں سے نواز دیا تھا۔۔

اس ناداں کو خبر بھی نہیں تھی کہ اس کی یہ چھوٹی سی لاپرواہی آنے والے وقتوں میں کیسے اس کی قسمت کے کھیل کو بالکل الٹنے والی تھی۔۔۔

"اس لڑکی اور جس کے ساتھ یہ بھاگ کر گئی۔۔۔ان کو اور کزئی قبیلے سے پکڑ کر لانے والا روخان ہے کیا۔۔؟؟"

زرغونہ کو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ کوئی انسان اس حد تک برا اور سفاک کیسے ہو سکتا تھا۔۔

روخان کا اس پوری دنیا میں کوئی نہیں تھا۔۔۔وہ شروع سے ہی خان بابا کے ساتھ رہا تھا۔۔۔پڑھائی کے دوران بھی وہ روز لمبی مسافت طے کر کے یونیورسٹی سے گھر آجاتا تھا۔۔۔مگر کبھی ہاسٹل نہیں رہا تھا۔۔

وہ خان بابا کو اکیلے نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔۔وہ خان بابا پر جان دیتا تھا اور خان بابا اس پر۔۔۔

اس حویلی کے بہت سارے اختیارات ایسے تھے جو خان بابا نے صرف روخان کو سونپ رکھے تھے۔۔جن میں مداخلت کرنے کی اجازت حویلی کے مردوں کو بھی نہیں تھی۔۔۔اور نہ ہی کوئی

مداخلت کرنا چاہتا تھا۔۔۔کیونکہ سب کی اس کی بہت عزت کرتے تھے۔۔۔خانم بھی اسے اپنے سگے پوتے کی طرح محبت دیتی تھیں۔۔۔

نازو کے اثبات میں سر ہلانے پر زرغونہ کے اندر اس شخص کے لیے مزید زہر گھل گیا تھا۔۔۔

"کب تک مظلوموں پر ظلم ڈھائیں گے۔۔۔خدا کی لاٹھی بے آواز ہے کسی دن تو ان کے حساب کا وقت بھی آئے گا۔۔اور میں وہ وقت اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔"

زرغونہ نفرت سے بولتی نیچے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔جبکہ نازو نے گھبرا کر دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔یہ لڑکی کچھ بھی بول جاتی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مجھے اندازہ نہیں تھا یہ معاملہ اتنے آرام سے نبٹ جائے گا۔۔۔یہ اور کزئی قبیلے والے تو بڑی صلح جو طبیعت کے نکلے۔۔کتنے آرام سے ہماری بات سن اور سمجھ لی۔۔یہاں خواہ مخواہ اتنی پائپ کری ایٹ کی گئی تھی۔۔۔"

جرگہ ختم ہونے کے بعد وہ سب مرد حضرات اس وقت مردان خانے میں بیٹھے تھے جب دراب خان نے سب کو مخاطب کرتے کہا

تھا۔۔۔اس کی بات پر وہاں بیٹھے اور نگزیب نے نگاہیں اٹھا کر نہایت ہی ناپسندیدگی بھرے انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ایسا نہیں ہے دراب سائیں۔۔۔یہ لوگ اتنے پر امن کبھی نہیں تھے۔۔۔یہ صلح جوئی ان کے کسی ناپاک ارادے کی وجہ نظر آتی ہے۔۔۔ہم سب کو ہر طرح سے ہوشیار رہنا ہو گا۔۔۔خان بابا دراب سائیں اور حویلی کے باقی مردوں کی سیکیورٹی بڑھانی ہو گی۔۔۔۔"

روخان جو کب سے خاموش بیٹھا تھا۔۔۔دراب خان کی بات کے جواب میں پر سوچ انداز میں بولتا اور نگزیب صاحب کے دل کی بات کر گیا تھا۔۔۔۔

انہوں نے فخریہ انداز میں روخان کی جانب دیکھا تھا۔۔جو بالکل ان کے جیسا ہی سوچتا تھا۔۔

"میں کب کیا سوچ رہا ہوتا ہوں خاناں تم پہلے سے جان جاتے ہو۔۔۔حویلی کے مردوں سے زیادہ تمہیں سیکورٹی کی ضرورت ہے۔۔۔دشمنوں کی نظروں میں پہلے نشانے پر تم ہو۔۔۔وہ جانتے

ہیں ہمیں کمزور کرنے کے لیے تمہیں راستے سے ہٹانا پڑے گا انہیں۔۔۔"

خان بابا کی بات پر باقی سب نے بھی اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔روخان نے کی وجہ سے وہ سب ہی دشمنوں سے بچے ہوئے تھے۔۔۔اس کی ہر طرف نظر رہتی تھی۔۔۔کتنی بار وہ خطرے سے پہلے انہیں آگاہی دے دیتا تھا۔۔

اسی وجہ سے اب تک اتنے دشمن ہونے کے باوجود ان کے خاندان کے کسی بھی فرد کا کوئی بال بھی بیکار نہیں کر پایا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد محفل برخاست کر دی گئی تھی۔۔۔وہ سب اٹھ کر اپنے اپنے کمروں کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔

روخان کا کمرہ بھی حویلی کے اندر موجود تھا۔۔۔اسے بھی خان بابا نے اپنے گھر کے مردوں جیسی حیثیت دے رکھی تھی۔ مگر وہ حویلی کے اندر رہنے سے زیادہ انیکسی میں رہنا پسند کرتا تھا۔۔

"خان۔۔۔۔۔"

وہ انیکسی کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔جب ایک نسوانی آواز نے اس کے قدم وہیں جکڑ لیے تھے۔۔۔

اس نے مڑ کر دیکھا تھا جب درخت کی اوٹ میں ایک جانب اسے برخنہ کھڑی نظر آئی تھی۔۔

"آپ یہاں اس وقت۔۔۔؟؟"

روخان حیرت زدہ سا ہو کر پلٹا تھا۔۔۔

اسے دیکھ وہ آنکھوں میں مسکان لیے آگے بڑھی تھی۔۔۔

"آپ اتنے وقت بعد لوٹے ہیں۔۔۔میں دیکھنا چاہتی تھی آپ کو۔۔۔۔"

برخنہ نے اپنے چہرے سے چادر ہٹادی تھی۔۔۔جبکہ روخان اس لڑکی کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔یہ اپنے ساتھ ساتھ اسے بھی پھنسانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

"آپ پلیز اندر جائیں۔۔اگر کسی نے اس وقت آپ کو یہاں دیکھ لیا تو مسئلہ بن جائے گا۔۔"

اس نے نہایت ہی نرمی سے بات کرتے کہا تھا۔۔۔اس ایک لڑکی کی سوا وہ ہر ایک سے ہی بہت اچھے سے بات کرتا تھا۔۔۔ہاں مگر اس کا لہجہ بہت ہی رعب دار ہوتا تھا۔۔۔اگلے انسان کو خود ہی لحاظ رکھنا پڑتا تھا۔۔

ایک زرغونہ زمان یوسفزئی ہی تھی جسے کوئی لحاظ نہیں تھا۔۔

"آپ نے خان بابا سے ہمارے بارے میں بات کیوں نہیں کی اب تک۔۔۔میں بتا چکی ہوں خاناں میں آپ کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گی۔۔محبت کرتی ہوں میں آپ سے۔۔۔۔آپ کی ہر بات مانتے ہیں خان بابا۔۔۔یہ بھی مان جائیں گے۔۔۔آپ ایک بار بات تو کر کے دیکھیں نا۔۔۔"

برخہ اس کے مقابل آن کھڑی ہوئی تھی۔۔مگر روخان نے پھر بھی اس کے چہرے کی جانب نہیں دیکھا تھا۔اسے اپنے آپ پر اور اپنی نگاہوں پر بہت زیادہ کنٹرول تھا۔۔۔

"آپ باتو رخان کی منگ ہے بی بی۔۔۔ آپ کو اس طرح سے بار بار یہاں آنا زیب نہیں دیتا۔۔۔"

رو خان نے اپنے مخصوص سرد لہجے میں کہا تھا۔۔۔ اس کے لیے اس کے خان بابا کی عزت سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔۔۔

اس کی بات پر برخہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ کیسے انسان سے دل لگایا تھا اس نے۔۔۔۔

جو اس کی جانب دیکھنے کو بھی تیار نہیں تھا۔۔۔ جسے اس کی محبت کی قدر نہیں تھی۔۔۔ اگر وہ چاہتا تو بہت آرام سے اس کی محبت کو قبول کر سکتا تھا۔۔ مگر اسے تو صرف اپنے خان بابا سے محبت تھی۔۔۔

"آپ اچھا نہیں کر رہے میرے ساتھ۔۔۔"

برخہ وہاں سے جانے کو تیار نہیں تھی۔۔۔اس کی نگاہیں روخان کے خوبرو نقوش سے سجے چہرے پر تھیں۔۔۔

"اف خدایا کتنی ٹھنڈ ہے۔۔۔"

وہ جو صبح سے بہت زیادہ خراب موڈ میں تھی۔۔۔شام تک اس کے خود کو یہ بات سمجھادی تھی کہ یہ تو روز کا معمول تھا۔۔۔پہلی بار تو اسے بے عزت نہیں کیا گیا تھا۔۔۔اس کی زندگی میں اب تک ایسا ہی تو ہوتا آیا تھا۔۔۔روز وہ اپنے جائز ضروریات کی خاطر بھی کسی نہ کسی کے ہاتھوں ذلیل ہوتی تھی۔۔۔

پھر شام تک ایسے ہی ڈھیٹ بن جاتی تھی۔۔۔کیونکہ وہ اپنی ماں کے آنسوؤں کے آگے بے بس ہو جاتی تھی۔۔۔ان کی زندگی پہلے ہی بہت مشکل تھی۔۔۔اسے روتے دیکھ وہ مزید تکلیف میں آجاتی تھیں۔۔۔

وہ اپنی ماں کے لیے بظاہر تو ٹھیک ہو جاتی تھی۔۔۔لیکن اس کے اندر کتنی تکلیف اور اذیت بھری تھی اس بات سے کوئی واقف نہیں تھا۔۔۔

وہ کمرے سے نکل کر ٹیرس پر آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اس کا اندر دم گھٹ رہا تھا۔۔۔باہر آتے ہی اسے ٹھنڈی ہواؤں نے اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔۔۔۔

اس نے خود کو گرم شال سے کور کر رکھا تھا۔۔۔جب اس کی غیر ارادی نگاہ انیکسی کی جانب اٹھی تھی۔۔۔اور اگلے ہی پل اس کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔انیکسی کے دروازے کے باہر روخان کے پاس کھڑی برخہ کو دیکھ وہ شاک میں ہی تو آچکی تھی۔۔۔

"اچھا تو یہ چل رہا ہے خان بابا کے ناک کے نیچے۔۔۔۔تو تم اتنے بھی دودھ کے دھلے نہیں ہو روخان۔۔۔۔ جتنا بننے کی کوشش کر رہے ہو۔۔۔ یہ کونسا چہرا ہے تمہارا روخان۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے چنگاریاں نکل رہی تھیں۔۔۔برخہ جس طرح سے اس کے قریب ہو رہی تھی۔۔۔اس سے وہاں کا معاملہ صاف پتا چل رہا تھا۔۔۔اس کا دل چاہا تھا ابھی چیخ چیخ کر پورے گھر کو جمع کر دے۔۔۔

اور بتائے سب کو کی جس انسان جو انہوں نے سر کا تاج بنا رکھا تھا۔۔۔ جسے نوکر سے اس حویلی کا حاکم بنا دیا گیا تھا۔۔۔۔ اس کی اصلیت کیا تھی۔۔۔

لیکن وہ اگر ایسا کر بھی لیتی تب بھی کسی نے اس پر یقین نہیں کرنا تھا۔۔ اس روخان کو پھر بھی اہمیت ملنی تھی۔۔۔

اس کی نگاہوں کی تپش تھی یا کچھ اور احساس کی روخان نے نگاہیں اٹھا کر اس جانب دیکھا تھا۔۔۔ برخہ کی نگاہوں نے بھی اس کا تعاقب کیا تھا۔۔۔ اسے وہاں کھڑا دیکھ برخہ گھبرا گئی تھی۔۔۔

مگر روخان کے چہرے پر گھبراہٹ یا خوف کی زرا سی جھلک بھی نمایاں نہیں ہوئی تھی۔۔۔

جو وہ دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔وہ نہیں ہو پایا تھا۔۔۔وہ شخص اپنی سیاہ آنکھوں کے ساتھ اس گھور رہا تھا۔۔۔زرغونہ اپنے گرد شال لپیٹے سینے پر بازو باندھے کھڑے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

برخہ تیزی سے وہاں سے پلٹ گئی تھی۔۔۔روخان کچھ دیر اس کی جانب دیکھتا رہا تھا۔۔۔

زرغونہ کی آنکھوں میں اس شخص کے لیے بے پناہ نفرت تھی۔۔۔۔

کچھ دیر اس سر پھری لڑکی کو دیکھتے رہنے کے بعد وہ انیکسی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

"گھٹیا انسان۔۔۔میرے خلاف ہر وقت خان بابا کے کان بھرتے رہتے ہو نا۔۔۔اب دیکھتی ہوں کیسے تم ان سب لوگوں کے سامنے معزز بنے رہتے ہو۔۔۔"

وہ نخوت سے بولتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔ٹھنڈ سے پورا جسم اکڑ چکا تھا۔۔۔اس انسان سے اتنی نفرت تھی کہ اس بات کا احساس بھی نہیں ہوا تھا کہ وہ شدید ٹھنڈ میں کھڑی ہے۔۔۔۔

صبح تک وہ بخار میں تپ رہی تھی۔۔۔جس کا الزام بھی اس نے روخان پر ہی لگایا تھا۔۔۔۔

یونی کے لیے تیار ہونے کے بعد وہ خاجستہ اور بنفشہ کے ساتھ باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

لاونج میں اسے خان بابا بیٹھے نظر آئے تھے۔۔۔ساتھ ہی زمان یوسفزئی اور گھر کی باقی خواتین بھی براجمان تھیں۔۔۔۔بنفشہ اور خاجستہ انہیں سلام کرنے کی خاطر آگے بڑھی تھیں۔۔۔

جبکہ وہ بنا ان کی جانب دیکھے سائیڈ سے ہوتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔سب نے ہی اس کی یہ گستاخی دیکھی تھی۔۔۔۔زمان

یوسفزئی نے اٹھ کر اس کے پیچھے جانا چاہا تھا۔۔۔ مگر خان بابا نے روک دیا تھا۔۔۔

"یہ کام ماؤں کے ہوتے ہیں زمان۔۔۔ تمہاری بیوی نالائق نکلی۔۔ جس سے لڑکیوں کی تربیت نہ ہو سکی۔۔۔ اس لڑکی کا اب کوئی انتظام کرنا پڑے گا۔۔۔ جو حالات چل رہے ہیں اس کے۔۔۔ یہ کوئی بڑا کارنامہ کرے گی۔۔۔"

خان بابا کے لہجہ میں حقارت اور نفرت بھری ہوئی تھی۔۔۔ جو لاؤنج سے باہر جاتی

زرغونہ بھی سن چکی تھی۔۔۔اس کے چہرے کا رنگ ایک دم سے سرخ ہوا تھا۔۔

آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلتے وہ تیزی سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔

اس کی آنکھیں بار بار دھندلائی جا رہی تھیں۔۔۔وہ سامنے کا منظر نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

اور سامنے سے آتے روخان سے بہت بری طرح سے ٹکرا گئی تھی۔۔۔روخان نے اس کے گرد اپنا حصار قائم کرتے اسے گرنے سے بچایا تھا۔۔۔۔

زرغونہ نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔اور اگلے ہی پل اس کا ہاتھ اتنی حقارت سے اپنے گرد سے جھٹکا تھا جیسے وہ کوئی ناپاک شے ہو۔۔۔۔

روخان اس کے سامنے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کی اس حرکت پر اس شخص کے چہرے پر بھی ناگواری پھیل گئی تھی۔۔۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے چھونے کی۔۔۔گھر کی ایک لڑکی کو راتوں کو اپنے پاس بلا کر سکون نہیں ملا جو اب دوسری بھی چاہیے تمہیں۔۔۔"

زرغونہ کو خان بابا پر شدید غصہ تھا۔۔۔جو وہ اس پر نکال گئی تھی۔۔۔

"میرا انتخاب ایسا تو کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔بے فکر رہیں آپ۔۔۔"

وہ شخص کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔۔۔اس نے بھی دل جلانے میں زیادہ دیر نہیں کی تھی۔۔۔

"تم جو بہت بڑے بنے پھرتے ہو۔۔۔۔ابھی اگر جا کر تمہاری اصلیت بتا دی خان بابا کو تو وہ تمہاری گردن اتار کر اسی انیکسی کے سامنے لٹکا دیں گے۔۔۔۔جہاں محبت کی پینگیں بڑھائی جا رہی ہیں۔۔۔"

زرغونہ اس کے طنزیہ انداز پر تپ کر بولی تھی۔۔۔یہ شخص اسے ہمیشہ ایسے ہی حقیر سمجھ کر بات کرتا تھا۔۔۔جیسے حقارت اس کے باپ اور دادا کے لہجے میں ہوتی تھی اس کے لیے۔۔۔۔

ان کو تو کچھ نہیں کہہ سکتی تھی۔۔۔مگر اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ اس شخص کا منہ ضرور نوچ لے۔۔۔

اس کی بات پر روخان کے چہرے پر دل جلاتی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

"جتنی نفرت آپ مجھ سے کرتی ہیں۔۔۔ابھی تک آپ کو بتا دینا چاہیے تھا گھر میں سب کو۔۔۔مجھے تو حیرت ہو رہی آپ اب تک

خاموش کیوں ہیں۔۔۔اس وجہ سے ہی نا کہ اس گھر میں کوئی آپ پر بھروسہ نہیں کرے گا۔۔۔"

وہ طنزیہ لہجے میں کہتا اپنے مونچھوں کو تاؤ دیتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ زرغونہ آج اس شخص کا یہ بدلہ انداز دیکھ حیرت زدہ سی وہاں کھڑی تھی۔۔۔آج تک اس شخص نے کبھی اس سے کوئی غیر ضروری بات نہیں کی تھی۔۔۔

مگر آج وہ اس کی ہر بات کا جواب دے رہا تھا۔۔۔

وہ جلتی بھنتی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"زرغونہ گھر میں ہی تمہاری کوئی ویلیو نہیں ہے۔۔۔ورنہ باہر تو تمہیں ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا ہے۔۔۔۔"

وہ لوگ کلاس لے کر نکلی تھیں۔۔۔ آج اس کی پریزینٹیشن تھی۔۔۔ جو بہت زیادہ شاندار رہی تھی۔۔۔جن پروفیسر نے کبھی کسی کی تعریف نہیں کی تھی۔۔۔وہ آج اس کی تعریف کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔۔

اس کا چہرا بچوں کی طرح کھلا ہوا تھا۔۔۔ گداز تراشیدہ لبوں پر سجی مسکان دیکھنے لائق تھی۔۔۔

مگر خجستہ کی جانب سے کی گئی بات نے اس کے لبوں کی مسکان غائب کر دی تھی۔۔۔

آنکھوں میں اداسی آن ٹھہری تھی۔۔۔

"یہ کہنا ضروری تھا۔۔۔"

اس کی خوشی پل بھر میں غارت ہو چکی تھی۔۔۔

"تم بھی تو حد کرتی ہو نا۔۔۔ آج خان بابا کو سلام کر دیتی تو کیا ہوتا۔۔۔"

بنفشہ اور خاجستہ ہمیشہ اسے ہی جھک جانے کا درس دیتی رہتی تھیں۔۔۔کیونکہ وہ کبھی اس اذیت کا احساس ہی نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔جس سے اس کی ماں، بہنیں اور وہ گزر رہی تھیں۔۔۔

"میں منافقت نہیں دکھا سکتی۔۔۔جو انسان میری ماں، بہنوں اور میری خوشیوں کا قاتل ہے۔۔۔ہماری ہر محرومی کا باعث ہے۔۔۔ میں چاہ کر بھی اس سے اچھے سے بات نہیں کر سکتی۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں اپنی بڑی بہن کو یاد کرتے آنسو آن ٹھہرے تھے۔۔۔اتنا وقت گزر گیا تھا۔۔۔اسے دیکھا تک نہ تھا۔۔۔

نجانے وہ زندہ بھی تھی یا مار دی گئی تھی۔۔۔

اس کا دل جب بھی اس بارے میں سوچتا تھا اس کا دل بوجھل ہو جاتا تھا۔۔۔

وہ ان لوگوں کو اپنی تکلیف بتا بھی نہیں سکتی تھی اور نہ ہی وہ سمجھ سکتی تھیں۔۔۔جب تک انسان پر خود نہ بیتے وہ دوسرے کی تکلیف نہیں سمجھ سکتا تھا۔۔۔

"اچھا سوری۔۔۔اپنا موڈ ٹھیک کرو اور چلو کچھ کھانے کو چلتے ہیں۔۔۔صبح ناشتہ بھی نہیں کیا۔۔بہت بھوک لگی ہے۔۔۔"

خاجستہ نے اس کا ہاتھ پکڑتے کہا تھا۔۔۔

"ایکسکیوزمی میم۔۔۔"

وہ دونوں اس جانب بڑھ رہی تھیں۔۔۔جب کسی نے انہیں پکارا تھا۔۔۔انجانی آواز پر وہ تینوں ہی واپس پلٹی تھیں۔۔۔

وہاں ایک نوعمر لڑکا ہاتھ میں پنک گلابوں کا بہت ہی خوبصورت بکے لیے کھڑا تھا۔۔۔

"میم یہ آپ کے لیے۔۔۔"

زرغونہ کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر وہ لڑکا اس کے ہاتھ میں پھول تھماتا واپس پلٹ گیا تھا۔۔۔

"ایک منٹ بات سنو۔۔۔کس نے بھیجے ہیں یہ۔۔۔"

زرغونہ نے اسے پکارا تھا۔۔۔ مگر وہ اس کی بات ان سنی کر تا دور جا چکا تھا۔۔۔

خاجستہ اور بنفشہ دونوں نے ہی مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔؟؟ ہر وقت تم دونوں کے ساتھ ہی تو ہوتی ہوں۔۔۔ مجھے کیا پتا یہ کس جگہ بھیجے ہیں۔۔۔"

ان کے اس طرح سے دیکھنے پر زرغونہ کے گھور کر کہا تھا۔۔۔ اسے پھول بہت زیادہ پسند تھے۔۔۔ اور یہ پھول اتنے پیارے تھے کہ وہ انہیں پھینکنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ مگر یہ کس نے بھیجے تھے۔۔۔

یہ بات ان تینوں کو تشویش میں مبتلا کر گئی تھی۔۔

یہ کوئی عام بات نہیں تھی۔۔۔۔ان کے گھر کے مرد اتنے کنزرویٹو تھے کہ اگر کسی کو اس حوالے سے بھنک بھی پڑ جاتی تو اس کی گردن اڑا دی جانی تھی۔۔۔

"اس کو ٹھیک سے دیکھو کیا پتا اس میں کوئی کارڈ ہو۔۔۔"

بنفشہ کے کہنے پر زرغونہ نے پھولوں میں ہاتھ مارا تھا۔۔۔جہاں سے ایک چھوٹا سا گلابی رنگ کا کارڈ نکل کر اس کے پیروں میں جا گرا تھا۔۔۔

خاجستہ نے جلدی سے وہ کارڈ اٹھایا تھا۔۔۔ جسے کھولنے پر اس کی آنکھیں بے یقینی کی حد تک کھل گئی تھیں۔۔۔

"گلاب کی طرح مہکتی یہ پیاری لڑکی اگر یہ مہکتے گلاب قبول کرے گی تو ہمیں خوشی ہو گی۔۔۔"

بہت ہی خوبصورت ہینڈ رائٹنگ میں یہ الفاظ لکھے گئے تھے۔۔۔۔

زرغونہ کتنی ہی دیر پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کارڈ کو تکے گئی تھی۔۔ اس نے گھبرا کر ارد گرد دیکھا تھا۔۔۔ جہاں خان بابا کے اس جاسوس نے اپنے جاسوس چھوڑ رکھے تھے۔۔ لیکن آج وہ اسے کہیں دکھائی نہیں دیئے تھے۔۔۔

اس کا خوف کچھ کم ہوا تھا۔۔۔ آگے بڑھ کر اس نے وہ پھول ڈسٹ بن میں ڈال دیئے تھے۔۔۔ اور کارڈ کے بہت سارے ٹکڑے کر کے اسے بھی ڈسٹ بن میں پھینک دیا تھا۔۔ وہ دونوں خاموش کھڑیں اس کی یہ کاروائی دیکھ رہی تھیں۔۔۔

"مجھے تو بہت ڈر لگ رہا ہے زرغونہ کس نے بھیجے ہونگے یہ پھول۔۔۔ اگر گھر میں کسی کو پتا چل گیا تو ہمارے یونی آنے پر پابندی لگ جانی ہے۔۔ ہمارے سپنے ادھورے رہ جائیں گے۔۔۔"

خاجستہ سب سے زیادہ ڈرپوک تھی۔۔۔

رنگ تو اس وقت زرغونہ کے بھی اڑے ہوئے تھے۔۔۔گزشتہ رات اس کے نمبر پر کسی انجان نمبر سے کالز بھی آئی ہوئی تھیں۔۔۔ صبح اٹھ کر کال بیک کرنے پر اسے وہ نمبر بند ملا تھا۔۔۔

اسے ایک دم سے اور کزئی قبیلے کا وہ شخص یاد آیا تھا۔۔۔جس کی نظر اس پر پڑی تھی۔۔۔اور اس نے رک کر بہت غور سے اسے دیکھا بھی تھا۔۔۔زرغونہ اسی لمحے اس کی نگاہوں سے گھبرا گئی تھی۔۔۔اور اس وقت اس کا دل خوف سے لرز رہا تھا۔۔اگر ایسی کوئی بات نکل آتی تو اس کی خیر نہیں ہونی تھی۔۔۔

اسے یاد تھا ماہ گل کے ٹائم پر اس کی ماں کو کس بری طرح سے پوری برادری کے سامنے اس کے باپ نے تھپڑ مارا تھا۔۔۔انہیں ذلیل کیا تھا۔۔۔وہ سوچ کر ہی اس کی روح فنا ہونے لگتی تھی۔۔اس کی ماں کی حالت کتنی خراب تھی۔۔۔اپنی بے عزتی سے بھی زیادہ وہ اپنی بیٹی کے لیے تڑپ رہی تھیں۔۔۔

جس کو ان کے دشمنوں کے ہاتھ سونپ دیا گیا تھا۔۔کیونکہ ماہ گل کو حویلی میں ہونے والی ایک شادی پر دوسرے گاؤں کے ایک لڑکے کے ساتھ کھڑا دیکھا گیا تھا۔۔۔وہ وہاں کیوں کھڑی تھی۔۔

کیا بتا کر رہی تھی۔۔۔کسی نے ان دونوں کو وضاحت دینے کا موقع بھی نہیں دیا تھا۔۔۔اس شخص کو فوری طور پر گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا تھا۔۔۔اور ماہ گل کو خان بابا نے دوسرے قبیلے میں زمینوں کے عوض دان کر دیا تھا۔۔

وہ روتی تڑپتی رہی تھی۔۔۔مگر اسے نہ تو اپنی ماں سے ملنے دیا گیا تھا۔۔۔نہ بہنوں سے۔۔۔۔وہ اپنی بے گناہی کا یقین دلاتی رہی تھی۔۔۔مگر اس کو بدکردار کہہ کر اس کا ذکر اس حویلی میں رہنے والوں پر ہمیشہ کے لیے حرام قرار دے دیا گیا تھا۔۔

اس کا ذکر کرنا بھی گناہ سمجھا جاتا تھا۔۔۔اس بچاری کو ایک بار بھی اپنی گناہی ثابت کرنے کا موقع نہیں دیا گیا تھا۔۔۔ایسا ہی ایک قصہ گل ورین کا بھی گزرا تھا۔۔۔ جس کے ماں باپ نے اپنی بیٹی پر زرا سی آنچ بھی نہیں آنے دی تھی۔اس قصے کو ایسے دبا دیا گیا تھا۔۔۔ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔ جبکہ گل ورین غلطی پر بھی تھی۔۔۔

مگر اس کے سر پر اس کے باپ کا سایہ موجود تھا۔۔۔جو اسے محفوظ کر گیا تھا۔۔۔

مگر وہ تینوں تو باپ کے ہوتے ہوئے بھی یتیم ہی تھیں۔۔۔

"یہ کس نے بھیجیں ہیں پتا نہیں۔۔۔؟؟"

زرغونہ کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔۔۔ان تینوں کی ہی بھوک مر چکی تھی۔۔۔

انہوں نے اس لڑکے کو ہر جگہ تلاش کیا تھا۔۔۔مگر وہ دوبارہ انہیں کہیں دکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔

"بی بی جی باہر روخان سائیں آئے ہیں آپ کو لینے کے لیے۔۔۔وہ انتظار کر رہے ہیں۔۔۔"

وہ ابھی اسی بارے میں سوچ رہی تھیں۔۔۔جب اس شخص کی آمد کا سنتے زرغونہ کے تاثرات مزید بگڑ گئے تھے۔۔۔

"یہ کیوں لینے آیا ہے۔۔؟؟اب اس کو کیا تکلیف ہے۔۔۔؟؟"

وہ نخوت سے بولتی ان دونوں کے ساتھ باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"اتنے اچھے تو ہیں روخان لالہ۔۔۔ تم ہر وقت ان سے چڑھی کیوں رہتی ہو۔۔۔۔؟؟"

خاجستہ نے اس کی بڑبڑاہٹ پر اسے گھورتے کہا تھا۔۔۔۔

"یہ نوکر ہے اسے نوکروں کہ جگہ پر کیوں نہیں رکھا جاتا۔۔۔اس کے بارے میں ملازمین بھی ایسے بتا کرتے ہیں جیسے یہ خان بابا سے بھی اونچی ہستی کا مالک ہو۔۔۔۔"

زرغونہ کے نفرت سے کہنے پر وہ دونوں اس کی جانب دیکھتی افسوس سے سر ہلا گئی تھیں۔۔۔

یہ لڑکی اتنی نفرت خان بابا اور اپنے باپ سے بھی نہیں کرتی تھی۔۔۔ جتنی نفرت اسے روخان سے تھی۔۔۔۔

"اچھا اب پلیز کچھ مت بولنا۔۔۔ تم چپ کر کے بیٹھنا۔۔۔ انہوں نے اگر تمہاری اس بدلحاظی پر کسی دن خان بابا کو تمہاری شکایت کر دی تو تمہاری خیر نہیں ہونی۔۔۔"

بنفشہ نے بھی اسے خفگی سے گھورا تھا۔۔۔

وہ لوگ گیٹ سے باہر آچکی تھیں۔۔۔۔وہ اسے سامنے ہی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا نظر آیا تھا۔۔۔

سیاہ رنگ کے لباس میں سیاہ ہی گرم شال اپنے کندھوں کے گرد لپیٹے وہ اپنی مضبوط سفید ہتھیلی میں سیگریٹ دبائے کھڑا دھواں بکھیرتا زرغونہ کو زہر سے بھی زیادہ برا لگا تھا۔۔۔اس شخص کے چہرے کا غرور اسے ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔۔۔

تیکھے دلفریب نقوش کا مالک وہ شخص وجاہت کا شاہکار تھا۔۔۔جس پر اس نے حویلی اور قبیلے کی باقی بھی بہت ساری عورتوں کو مرتے دیکھا تھا۔۔۔اس پورے قبیلے میں ایک وہی تھی جو اسے ملازم کہتی

تھی۔۔۔ورنہ باقی لوگوں کے لیے تو وہ دراب یوسفزئی سے بھی زیادہ کا درجہ رکھتا تھا۔۔۔

کیونکہ خان بابا پوری طرح سے اس کے ہاتھ میں تھے۔۔

ان سے اگر کوئی انسان کسی بھی طرح کی بات منوا سکتا تھا تو وہ روخان ہی تھا۔۔۔اور وہ سب کے مطابق بہت اچھی شخصیت کا مالک تھا۔۔۔ سوائے زرغونہ کے۔۔۔۔جسے وہ بہت برا لگتا تھا۔۔۔۔

کیونکہ وہ خان بابا کے ہر ظلم میں اسے برابر کا شریک مانتی تھی۔۔۔ اگر وہ چاہتا تو سب رکوا سکتا تھا۔۔۔مگر وہ تو خان بابا سے بھی دس ہاتھ آگے تھا۔۔۔

اس نے ایک نگاہ غلط کے بعد دوبارہ اس کی جانب دیکھنا گوارہ نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ تینوں پچھلی نشست پر براجمان تھی۔۔۔ڈرائیونگ سیٹ پر روخان کا خاص ڈرائیور شوکت بیٹھا تھا۔۔۔اور اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر وہ خود براجمان تھا۔۔۔

زرغونہ روخان کی پچھلی والی سیٹ پر براجمان ہوئی تھی۔۔۔تاکہ اس شخص کی صورت پورے راستے نہ دیکھ سکے۔۔۔

"شوکت لالہ گاڑی برکت مارکیٹ کے پاس روکیے گا مجھے کچھ بکس لینی ہیں۔۔۔۔"

خجستہ اور بنفشہ بیچ بیچ میں روخان کو مخاطب کر کے اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔ جن کا وہ اچھے سے جواب بھی دیتا تھا۔۔۔ وہ ان دونوں کو اپنی چھوٹی بہنوں کی طرح پیار کرتا تھا۔۔ جبکہ بنفشہ کے دل میں اس شخص کے لیے کیا تھا۔۔۔ غور سے دیکھنے پر اس لڑکی کی آنکھیں سب بیان کر دیتی تھیں۔۔۔

جس پر ابھی تک کسی نے کچھ خاص غور نہیں کیا تھا۔۔۔

زرغونہ نے روخان کو مخاطب کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کے اس کی اجازت کے بغیر شوکت گاڑی نہیں روک سکتا تھا۔۔۔۔

"خاناں۔۔۔۔؟؟؟"

اس نے سوالیہ نگاہوں سے روخان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس نے پلکوں کی جنبشِ سے گاڑی روکنے کا کہہ دیا تھا۔۔۔زرغونہ نے نخوت سے نگاہوں کا زاویہ بدلا تھا۔۔۔اسے بالکل بھی برداشت نہیں ہوتا تھا جب اسے اس شخص کے حکم کے مطابق چلنا پڑتا تھا۔۔۔

گاڑی رکتے ہی وہ نکلی تھی۔۔۔اس کا موڈ اس وقت اتنا خراب تھا کہ اس کے بنفشہ اور خجستہ کو بھی ساتھ آنے کا نہیں کہا تھا۔۔۔نہ ہی دروازہ کھول کر باہر آتے روخان کا انتظار کیا تھا۔۔۔

وہ تیزی سے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔وہ بہت بڑی مارکیٹ تھی۔۔۔جس کے اوپر والے پورشن پر بہت بڑا ایک سٹور تھا۔۔۔ زرغونہ اپنے دھیان میں آگے کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔روخان بھی اس کے ساتھ ہی تھا۔۔۔

"تم کیوں آرہے ہو میرے پیچھے۔۔۔؟؟"

اسے اپنا پہرادار بنا دیکھ وہ خفگی بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے بولی تھی۔۔۔

"آپ کو اکیلے کہیں بھی بھیجنے کی اجازت نہیں ہے بی بی۔۔۔"

اس نے بنا زر غونہ کی جانب دیکھتے جواب دیا تھا۔۔۔جو اس کے بالکل سامنے سینے پر بازو باندھے اسے گھور رہی تھی۔۔۔اس نے اپنے آپ کو سیاہ رنگ کی بہت ہی خوبصورت شال سے کور کر رکھا تھا۔۔اس کی موہنی دلکش نقوش سے سجی صورت اس پل سیاہ چادر میں جگمگا رہی تھی۔۔۔

اس کی گھورتی ہیزل گرین نگاہوں کا مرکز سامنے کھڑا شخص تھا۔۔۔ جسے دیکھ کر ہی اسے غصہ آجاتا تھا۔۔۔

"میرے سامنے ہی شرافت کا ڈھونگ کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔۔۔دیکھ چکی ہوں تمہاری راتوں کی رنگینیاں۔۔۔۔"

اس کے نگاہیں موڑنے پر گہرا طنز کرتے بولتی وہ اس پل روخان کی نگاہوں کو اپنی جانب مبذول کرواگئی تھی۔۔۔اس کے لگائے جانے والے الزام پر روخان کی سیاہ گھمبیر نگاہوں میں غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔۔

"آپ یہاں جس کام کے لیے آئی ہیں وہ کریں۔۔۔ہمیں واپس بھی جانا ہے۔۔۔ ہمارا یہاں زیادہ دیر رکنا سیف نہیں ہے۔۔۔"

روخان سرد و سپاٹ لہجے میں بولتا اسے بکس لینے کا اشارہ کر گیا تھا۔۔۔

"مظلوموں پر ظلم ڈھانے سے پہلے زرا تھوڑا سا خوفِ خدا کر لیا کرو۔۔۔تو اپنی موت کا اتنا ڈر نہ رہے۔۔۔'

اس پر طنز کرتی وہ بک شیلف کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس کی بات کی جواب میں روخان گہری سانس بھرتا اس کے پیچھے چل دیا تھا۔۔۔اس لڑکی کا مقابلہ کرنا بہت دل گردے کا کام تھا۔۔۔

اور اس وقت اس کے پاس اتنا ٹائم نہیں تھا۔۔۔

زرغونہ جان بوجھ کر ایک ایک بک نکال کر دیکھتی ٹائم ویسٹ کر رہی تھی۔۔روخان کے ضبط کا امتحان لیتے اس کے لبوں پر محظوظ کن مسکان بکھری ہوئی تھی۔۔۔

"آپ کو کونسی بک لینی ہے۔۔۔یہ آپ کو نکال دیتے ہیں۔۔۔"

روخان کے اشارے پر سیلز مین قریب آیا تھا۔۔۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہی کے ان میں سے کونسی لینی چاہیے۔۔۔یہ ساری ہی ایک جیسے کانٹینٹ والی ہیں۔۔۔وہ آگے والی بھی چیک کر لوں میں۔۔۔"

زرغونہ جان بوجھ کر ٹائم ویسٹ کر رہی تھی۔۔۔وہ اس شخص کو زچ کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"یہ ساری چاہیے آپ کو۔۔۔۔"

روخان نے اس کتابوں کی پوری لائن کی جانب اشارہ کرتے پوچھا تھا۔۔۔زرغونہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔اس کا ارادہ یہیں کھڑے رہ کر یہ ساری بکس چیک کرنے کا تھا۔۔

"آپ ان سب کو پیک کر دیں۔۔۔"

روخان نے وہ ساری بکس پیک کروانے کا کہتے زرغونہ کو ساتھ چلنے کا کہا تھا۔۔۔اس کی بات پر زرغونہ نے تپ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔وہ دانت پیستی اس کے ساتھ چل دی تھی۔۔

روخان آگے آگے چل رہا تھا۔۔۔۔زرغونہ اس کی چوڑی پشت کو گھورتی اس کے پیچھے سست روئی سے چل رہی تھی۔۔

جب اچانک کوئی شخص روخان کے سامنے آن کھڑا ہوتا اس کا راستہ روک گیا تھا۔۔

"اسلام و علیکم خان کیسے ہو۔۔؟؟"

وجاہت اور کزئی نے روخان کو دیکھ بہت دوستانہ انداز میں مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی نگاہیں روخان کے ساتھ آن کھڑی ہوتی زرغونہ کے حسین چہرے پر آن ٹھہری تھیں۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔"

روخان نے اس کا بڑھا ہاتھ نظر انداز کرتے اس کی نگاہیں کا تسلسل نوٹ کرتے زرغونہ کو اپنے چوڑے وجود کے پیچھے چھپا لیا تھا۔۔۔

زرغونہ نے بھی چہرا چادر سے ڈھانپتے جھکا گئی تھی۔۔۔وہ اس شخص کو پہچان چکی تھی۔۔۔۔اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات واضح ہوئے تھے۔۔۔

"اندھا اعتماد کرتے ہیں بابا خان تم پر خان۔۔۔۔اپنی گھر کی عورتوں کے معاملے میں۔۔۔۔"

زرغونہ کو دیکھنے کی کوشش میں ناکام ہوتا وہ معنی خیز مسکان کے ساتھ روخان سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔

"بہت جلد ملاقات ہو گی تم سے۔۔۔۔خدا حافظ۔۔۔۔"

روخان اگر اکیلا ہوتا تو اس شخص سے اچھے سے نبٹتا مگر اس وقت اس کے ساتھ زرغونہ تھی۔۔۔اس کی پہلی ترجیح اس لڑکی کو باحفاظت حویلی تک پہنچانا تھا۔۔۔کیونکہ یہ اس کی خان بابا کی عزت تھی۔۔۔۔

زرغونہ کو اپنے تحفظ میں لیے وہ وجاہت کی نگاہوں سے بچاتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

"کیا یہ شخص پہلے کبھی آپ کے سامنے آچکا ہے۔۔۔؟؟"

باہر کی جانب آتے اس نے پرسوچ انداز میں زرغونہ سے پوچھا تھا۔۔۔

یہ جانتے ہوئے بھی کی اسے مناسب جواب نہیں ملنے والا تھا۔۔۔ مگر وہ عجیب سے شش و پنج میں پڑ چکا تھا۔۔ کیونکہ وجاہت اور کزئی کی اتنی جرأت نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ اس طرح سے یوسفزئی خاندان کی کسی عورت کی جانب نگاہیں اٹھا کر دیکھتا۔۔۔۔

"کہنا کیا چاہتے ہو تم۔۔۔؟؟ الزام لگانا چاہ رہے ہو مجھ پر۔۔؟؟ جیسے میری بہن پر لگوایا تھا۔۔۔ کیا بگاڑا ہے ہم نے تمہارا۔۔۔؟؟"

زرغونہ کو اس کا سوال تپا کر رکھ گیا تھا۔۔۔ اس کے بھڑک اٹھنے پر روخان اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔

"گاڑی میں بیٹھیں۔۔۔"

اس نے گاڑی کے قریب آتے اس کے لیے دروازہ کھولا تھا۔۔اس کی رنگت ضبط سے سرخ ہو رہی تھی۔۔

زرغونہ بھی اس کی جانب ناگواریت سے دیکھتے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

جب وہ اس کی سائیڈ کا دروازہ انتہائی زور سے بند کرتا خود بھی فرنٹ سیٹ پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟تم نے پھر سے لڑائی کی ہے۔۔۔؟؟"

بنفشہ اس کے قریب ہوتے ان دونوں کے خوفناک تاثرات دیکھ تشویش کے عالم میں بولی تھی۔۔

مگر زرغونہ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔وہ کھڑکی سے باہر کی جانب ہی دیکھتی رہی تھی۔۔۔غصے کے ساتھ ساتھ دل میں ایک انجانی خوف بھی آن سمایا تھا۔۔۔وہ شخص کیوں اسے ایسے دیکھ رہا تھا۔۔

کہیں پھول بھی اسی نے تو نہیں بھجوائے تھے۔۔۔۔اس کا مطلب تھا وہ اس کا پیچھا کر رہا تھا۔۔۔

زرغونہ کی رنگت خوف سے زرد پڑ چکی تھی۔۔۔اگر ایسی کوئی بات نکل آتی تو اس کے باپ اور دادا نے اسے کسی قیمت پر نہیں چھوڑنا

تھا۔۔۔اس کے سارے خواب دھرے کے دھرے رہ جانے تھے۔۔۔اپنی بہن کی طرح وہ بھی بے قصور ماری جانی تھی۔۔۔

روخان کا شکی انداز اسے مزید ہولائے دے رہا تھا۔۔۔

یقیناً وہ ہر بات کی طرح یہ بات بھی خان بابا کو بتانے والا تھا۔۔۔پورا راستہ اس کا اسی بے چینی میں گزرا تھا۔۔۔

گاڑی سے نکل کر بھی اس کی نگاہیں روخان پر تھیں۔۔۔جو تیز تیز قدموں سے چلتا خان بابا کے ہجرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"گھٹیا کمینہ۔۔۔۔اسے بس موقع چاہیے میرے خلاف کوئی بات پتا لگنے گا۔۔۔کوئی بات نہیں ں بٹ لوں گی میں اس سے بھی اور اس کے خان بابا سے بھی۔۔۔"

وہ تپ کر بولتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔جہاں سامنے ہی ایک نئی پنچائت لگی ہوئی تھی۔۔۔

"خان بی بی۔۔۔آج تک آپ کے اور خان بابا کا ہر فیصلہ مانا ہے۔۔۔ مگر اس بار میں اپنے بیٹے کی خوشیوں کی بعلی نہیں چڑھا سکتی۔۔۔۔ فریدون زرمینے سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔آپ خان بابا سے بات کرے یا پھر روخان کو بولیں وہ بات کرے گا۔۔۔صباحت کی

بیٹیوں کو میں کسی بھی قیمت پر اپنی بہو بنا کر اپنے نسل خراب نہیں کرنا چاہتی۔۔۔"

جبینہ پھوپھو خان بی بی کے پاس بیٹھی روتے ہوئے بول رہی تھیں۔۔۔ان کے ساتھ گل ورین اور حویلی کی باقی خواتین بھی بیٹھی تھیں۔۔۔۔اس کی ماں ان کو چائے دے کر پلٹ رہی تھی۔۔۔

ان کا چہرا ضبط سے سرخ تھا۔۔۔۔وہ لوگ ایسے بول رہی تھیں جیسے صباحت وہاں موجود ہی نہ ہوں۔۔۔

بنفشہ اور خاجستہ نے گھبرا کر زرغونہ کے سرخ پڑتے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اچھا میری بہن تو جیسے مری جا رہی ہے آپ کے اس منافق اور آوارہ بیٹے سے شادی کرنے کی خاطر۔۔۔اس پر بھی یہ رشتہ مسلط کیا گیا ہے۔۔۔خوشی سے اس نے بھی قبول نہیں کیا۔۔۔"

زرغونہ آگے بڑھتی خود کو بولنے سے نہیں روک پائی تھی۔۔

"خاموش رہو لڑکی۔۔۔بڑوں کے درمیان بات ہو رہی ہے۔۔۔تم اپنی زبان بند رکھو۔۔۔"

خان بی بی نے ناگواریت اور حقارت آمیز لہجے میں اسے بولنے سے روکا تھا۔۔

"خان بی بی کسے خاموش رہنے کو کہہ رہی ہیں۔۔۔جسے اس کی ماں نے بات کرنے کی تمیز بھی نہیں سیکھائی۔۔۔جیسی ماں جاہل وہیسی ہی بیٹیاں جاہل ہیں۔۔۔اسی خاطر میں یہ رشتہ نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ایسی آوار بدزبان اور بدچلن لڑکیوں کو اپنے گھر کی بہو بنا کر میں نے اپنی نسل خراب نہیں کرنی۔۔۔"

وہ انتہائی نفرت سے بولی تھیں۔۔۔وہ جانتی تھیں کہ زرغونہ کو اپنی ماں کے بارے میں کچھ بھی برداشت نہیں تھا۔۔۔

اسی خاطر وہ اسے مزید غصہ دلانے کی خاطر ایسا بولتی تھیں۔۔۔

"زرغونہ اندر چلو۔۔"

صباحت اس کے پاس آتے اسے بازو سے پکڑ کر روم میں لے جانے لگی تھیں۔۔۔

"کیوں مورے۔۔۔یہ کچھ بھی بکواس کرتیں ہیں اور آپ سن لیتی ہیں خاموشی سے۔۔۔ہمیں بھی کوئی شوق نہیں ہے تم جیسی عورت کے گھر جانے کا۔۔"

اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تھا اور وہاں ایک جانب کھڑی زرمینے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔جو اپنی اس تذلیل پر خاموش کھڑی آنسو بہا رہی تھی۔۔

اس نے کسی کو بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر زرمینے کے ہاتھ میں پہنی منگنی کی انگوٹھی اتار کر لی تھی۔۔

"زرغونہ یہ کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟"

زرمینے نے اسے روکنا چاہا تھا۔۔۔

"وہی جو بہت پہلے کر دینا چاہیے تھا۔۔۔"

زرغونہ نے انگوٹھی لی تھی اور جا کر جبینہ پھوپھو کے سامنے ٹیبل پر رکھ دی تھی۔۔۔

"یہ لیں اور جان بخش دیں اب ہماری۔۔۔۔"

زرغونہ کی اس حرکت پر سب ہی ہق دق سی اسے دیکھ رہی تھیں۔۔

کسی کو اس بات کی امید نہیں تھی۔۔۔وہ ایسا بھی کر جائے گی۔۔

"یہ کیا حرکت کی ہے گستاخ لڑکی۔۔۔۔خان بابا نہیں چھوڑے گا تمہیں۔۔۔"

خان بی بی غصے سے سرخ ہوتے اس پر چلائی تھیں۔۔

"پہلے جیسے بہت اچھے سے رکھا ہوا ہے نا ہمیں۔۔۔زندگی اور تنگ کر دی جائے گی ہماری۔۔کوئی پرواہ نہیں ہے۔۔۔میری بہن کی جان تو چھوٹے گی اس دلدل میں جانے سے۔۔۔۔"

وہ بناخوف کھائے زرمینے کا ہاتھ تھامے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

جبکہ صباحت اپنی بیٹی کی اس حرکت پر سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ وہاں سے ہٹ گئی تھیں۔۔۔

"زرغونہ یہ کیا کیا تم نے۔۔۔؟؟ خان بابا اور ابا چھوڑیں گے نہیں اب تمہیں۔۔۔ کیوں کرتی ہو ایسا۔۔۔"

زرمینے اندر آتے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکالتی نم خوفزدہ لہجے میں بولی تھی۔۔

"تمہیں اتنا رونا کیوں آرہا ہے۔۔۔ کہیں وہ ماں کے پلو کے پیچھے چھپ کر انکور بھجوانے والا فریدون پسند تو نہیں تھا تمہیں۔۔۔"

زرغونہ نے بہن کو گھورتے تپ کر کہا تھا۔۔۔ جس کی جواب میں زرمینے اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"اللہ ہی مدد کرے تمہاری۔۔۔۔ آگ سے کھیلنے کا شوق ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔۔"

زرمینے افسردہ سی ایک جانب بیٹھ گئی تھی۔۔۔

جب کچھ دیر بعد دروازہ ناک ہوا تھا۔۔۔

"زرغونہ بی بی آپ کو خان بابا بلا رہے ہیں۔۔۔۔"

نازو نے اندر آکر اسے بتایا تھا۔۔۔

"خان بی بی نے بتا دیا انہیں سب۔۔۔؟؟"

زرمینے نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔۔

جس کے جواب میں نازو اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔۔

"کون کون ہے اس وقت وہاں۔۔۔؟؟"

زرغونہ نے پرسوچ نگاہوں سے دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔وہ جاننا چاہتی تھی کہ روخان بھی اپنا کام دکھا چکا تھا یا نہیں۔۔۔

"خان بابا، زمان سائیں اور روخان سائیں۔۔۔۔"

یہ تین نام سنتے اس کا حلق تک کڑوا ہوا تھا۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

جانا تو تھا اب۔۔۔اس شخص کے سامنے ایک بار پھر سے ذلیل ہونے کے لیے۔۔۔مگر یہ کوئی نئی بات نہیں تھی۔۔۔اسے عادت ہو چکی تھی۔۔۔

وہ اپنی چادر درست کرتی نازو کے ساتھ باہر نکل گئی تھی۔۔۔زرمینے نے افسردگی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

بوجھل دل اور بہتی آنکھوں کے ساتھ وہ وہیں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

نجانے کب تک ان کی زندگی ایسے ہی رہنی تھی کٹھن اور دشواریوں سے بھری ہوئی۔۔

اس نے کمرے کے اندر قسم رکھا تھا۔۔۔جہاں سامنے ہی خان بابا کے ساتھ ہی روخان براجمان تھا۔۔۔

ان کے ساتھ سنگل صوفے پر زمان یوسفزئی نفرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے غصے کی انتہا پر تھے۔۔۔زرغونہ نے ایک کے بعد دوسری نگاہ نہیں ڈالی تھی ان پر۔۔۔۔

"لگتا ہے ہماری دی گئی آزادی تمہارے سر پر چڑھ چکی ہے۔۔۔ ہمارے فیصلے کے خلاف جانے کی ہمت تمہارے باپ کی بھی نہیں ہوئی آج تک۔۔۔تم کون ہوتی ہو ہمارا جوڑا گیا رشتہ توڑنے کی۔۔۔۔"

اسے دیکھتے کی خان بابا اتنے زور سے دھاڑے تھے کہ در و دیوار ان کی آواز سے ہلتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔۔۔۔

زرغونہ سرخ چہرا لیے ضبط سے کھڑی چہرا جھکائے ہوئے تھی۔۔۔

روخان نے خان بابا کے کندھے پر ہاتھ رکھتے انہیں ریلیکس کرنا چاہا تھا۔۔۔

"جبینہ پھوپھو خود سے رشتہ توڑنے کی بات کر رہی تھیں۔۔۔میری بہن کو برا بھلا کہہ رہی تھیں۔۔۔ان کا بیٹا میری بہن سے منگنی نہیں رکھنا چاہتا۔۔۔"

ان کے غصے کی پرواہ کیے بغیر زرغونہ بولنے سے باز اب بھی نہیں آئی تھی۔۔۔

روخان اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔ نجانے کس مٹی سے بنی تھی یہ لڑکی۔۔۔

"بابا آپ مجھے ایک بار اجازت دیں میں اس لڑکی کی یہ لمبی زبان کاٹ دوں گا۔۔جو آپ کے سامنے اس طرح سے کھل رہی ہے۔۔۔۔"

زمان یوسفزئی کتنی مشکل سے اپنا غصہ ضبط کر کے بیٹھے تھے۔یہ بات ان کے سرخ چہرے سے صاف ظاہر ہو رہی تھی۔۔

دراب خان بھی وہاں آ چکا تھا۔۔۔سامنے کا منظر دیکھ وہ گہری سانس بھرتا آگے بڑھا تھا۔۔۔

"آپ کو اس کے علاوہ کرنا ہی کیا آتا ہے۔۔۔آپ کی بیٹیوں کو گندی نسل کا کہا جا رہا ہے۔۔۔آپ کو وہاں تو غیرت محسوس نہیں ہوتی۔۔۔میرے بولنے پر بہت غصہ آتا ہے آپ کو۔۔۔۔"

زرغونہ نے بہت ہی دھیمے لہجے میں باپ کی بات کا انہیں کے انداز میں جواب دیا تھا۔۔

"روخان کل سے اس کا حویلی سے باہر قدم رکھنا بند ہے۔۔کوئی ضرورت نہیں ہے پڑھنے کی۔۔۔جہاں ایسی گستاخیاں سیکھائی جاتی

ہیں۔۔۔گھر کی کوئی عورت ہمارے سامنے بولنے کی جرأت نہیں کرتی اور اس لڑکی کی زبان بند نہیں ہوتی۔۔۔بہت جلد ان دونوں بہنوں کا بندوست کرتا ہوں میں۔۔۔جاؤ دفع ہو جاؤ ہماری نگاہوں سے۔۔۔

زمان بات کرو صادق سے۔۔۔۔اس کے بیٹے سے نکاح ہو گا اس لڑکی کا۔۔۔"

خان بابا نے جس شخص کا نام لیا تھا وہ ان کے لالہ کا پوتا تھا۔۔۔جو انتہائی اوباش اور آوارہ مزاج تھا۔۔۔ہر طرح کے برے کاموں میں

ملوث تھا وہ۔۔۔ گاؤں کی نجانے کتنی عورتوں کو وہ اپنی ہوس کا نشانہ بنا چکا تھا۔۔۔

ان کی بات پر زرغونہ نے جھٹکے سے سر اٹھا کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جب اس کی نظر خان بابا کے ساتھ بیٹھے روخان پر پڑی تھی۔۔۔ جس کی آنکھوں میں اس کے لیے بے پناہ غصہ تھا۔۔۔ زرغونہ بنا مزید کسی کی جانب دیکھے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔ اسنے لب بھینچے بہت مشکل سے اپنے آنسوؤں کو روک رکھا تھا۔

"زرغونہ۔۔۔"

وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی جب دراب نے اسے پکارا تھا۔۔۔بہت مشکل سے اس نے اپنے قدم روکے تھے۔۔۔

"کیا ہوا تم رہ گئے تھے باتیں سنانے کے لیے۔۔۔تم بھی ذلیل کر کے اپنا شوق پورا کر لو۔۔۔"

زرغونہ نے رک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"نہیں ایسا نہیں ہے۔۔۔مجھے اندازہ ہے تمہارے ساتھ بہت غلط ہو رہا ہے۔۔۔تم زرمینے اور چچی اس سب کی حقدار نہیں ہو۔۔۔"

دراب کی بات پر اس زرغونہ نے حیرت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔دراب خان باقی مردوں میں تھوڑا بہتر تھا۔۔۔

مگر اتنا نرم رویہ تو اس نے بھی کبھی زرغونہ کے ساتھ نہیں رکھا تھا۔۔۔

"اچھا۔۔۔واقعی۔۔۔۔؟؟"

زرغونہ طنزیہ انداز میں ہنسی تھی۔۔

"تم اگر اپنا رویہ تھوڑا سا نارمل کر لو تو شاید سب ٹھیک ہو جائے۔۔۔۔"

دراب کی بات پر اس کے گلابی لبوں کی تراش میں زخمی مسکان آن ٹھہری تھی۔۔۔جو اس کے چہرے کو مزید حسین بنا گئی تھی۔۔

دراب اسے دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔کتنی حسین تھی یہ لڑکی مگر اس کی

زبان اتنی ہی تلخ تھی۔۔۔۔کیونکہ اسے لوگوں کے رویوں نے ایسا بنا دیا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے اور اپنی ماں بہن کو بنیادی حقوق دلانا چاہتی تھی۔۔۔بس اسی بات کو اس کا جرم بنا دیا جاتا تھا۔۔۔

"مورے کا رویہ تو ہمیشہ سے سب کے ساتھ اچھا رہا ہے۔۔۔مگر ان کی سزا میں تو آج تک کبھی کمی نہیں آئی۔۔ماہ گل وہ بچاری۔۔۔اس نے تو کبھی کسی بڑے کے آگے زبان تک نہیں کھولی تھی۔۔اس کے ساتھ کیا کیا گیا۔۔۔ زرمینے بھی تو ہر زیادتی خاموشی سے سہہ رہی ہے۔۔۔اس کی حیثیت ملازمین سے بھی بدتر ہے۔۔۔"

زرغونہ کی بات پر دراب لاجواب ہوا تھا۔۔۔وہ بالکل ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی۔۔

اس سے پہلے کہ دراب کچھ بولتا زرغونہ کو اپنے پیچھے بھاری قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔روخان بابا کے کمرے سے نکل کر اسی جانب آرہا تھا۔۔۔

"آپ کو خان بابا بلا رہے ہیں۔۔۔۔"

روخان کی گھمبیر آواز زرغونہ کو اپنی پشت پر سنائی دی تھی۔۔

جس کی جواب میں دراب خان اثبات میں سر ہلاتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔زرغونہ کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

دراب خان ایسی باتیں صرف تنہائی میں کہنے کی ہمت ہی رکھتا تھا۔۔

سب کے سامنے وہ نہیں بول سکتا تھا۔۔۔

یہاں تک کے روخان کے سامنے بھی اس کی بولتی بند ہو جاتی تھی۔۔

دراب کے جانے کے بعد بھی وہ وہیں کھڑی تھی۔۔۔روخان اس

کے پاس سے گزرتا آگے بڑھا تھا۔۔۔۔

"یقیناً میر ایونیورسٹی جانا بند کروانے کا کارنامہ بھی تمہارا ہی

ہے۔۔۔۔"

زرغونہ کی نفرت میں ڈوبی آواز نے اس کے قدم وہیں روک دیئے

تھے۔۔۔اس نے پلٹ کر زرغونہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس کے سر سے چادر ڈھلکی ہوئی تھی۔۔۔سیاہ بالوں کی لٹیں چہرے کے گرد بکھری ہوئی تھیں۔۔۔ آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔جیسے ابھی رو دے گی۔۔۔روخان نے پہلی بار اسے اس طرح سے دیکھا تھا۔۔

"میرا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔۔۔ آپ کی زبان ہی کافی ہے یہ سب کروانے کے لیے۔۔۔۔"

روخان نے اس کی جانب دیکھتے بہت عام سے لہجے میں جواب دیا تھا۔۔ مگر زرغونہ کو غصہ دلانے کے لیے یہ عام سا لہجہ ہی کافی تھا۔۔۔

"کب تک ایسے ہی چاپلوس بن کر خان بابا کے پیر چاٹو گے۔۔۔ ہو تو نوکر ہی۔۔۔ مجھے شدت سے اس دن کا انتظار رہے گا۔۔۔ جس دن تم عبرت ناک انجام کو پہنچو گے۔۔۔ میری اللہ سے ہمیشہ یہی دعا رہتی ہے کہ مجھے وہ اس دن تک تو ضرور زندہ رکھے۔۔۔"

زرغونہ اس کے مقابل آن کھڑے ہوتے اس کے تیکھے خوبرو نقوش کو نفرت آمیز نگاہوں سے دیکھتے بولی تھی۔۔۔ اس کی بات کے جواب میں روخان ایسے ہنسا تھا جیسے کسی بچے کی بچکانہ خواہش جان کر مذاق اڑایا گیا ہو۔۔۔

"فکر مت کریں آپ جیسے لوگ اتنی جلدی نہیں مرتے۔۔۔۔بہت سوں کو قبر میں اتارنے کے بعد تم جیسوں کی باری آتی ہے۔۔۔۔"

روخان نے بھی ایک ہی لمحے میں حساب برابر کیا تھا۔۔۔زرغونہ کی نفرت میں کئی گنا اضافہ ہوا تھا۔۔۔

روخان اس کے سامنے کھڑا اس کے جگمگاتے چہرے کو گھور رہا تھا۔۔۔دونوں کی آنکھوں میں ایک دوسرے کے لیے کوئی رعایت نہیں تھی۔۔۔اگر زرغونہ کو یہ شخص سخت برے لگتا تھا۔۔۔

تو روخان کو بھی اس لڑکی کی بداخلاقی اور بدتمیزی انتہائی ناگوار گزرتی تھی۔۔۔جو ہمیشہ اس سے گستاخی کرنے کو تیار رہتی تھی۔۔۔

اپنے سے بھی زیادہ اسے اپنے خان بابا کی شان میں گستاخی زرا برداشت نہیں تھی۔۔۔

ابھی بھی اس لڑکی کی زبان درازی کی وجہ سے ان کا بی پی شوٹ کر چکا تھا۔۔۔

"تم جو کرتے پھر رہے ہو نا۔۔۔۔ نجانے کتنے لوگوں کی زندگیوں کے ساتھ ساتھ ان کے دل کی بربادی کی وجہ بھی ہو۔۔۔ میرا رب سب دیکھ رہا ہے۔۔۔۔ بہت جلد تم بھی اسی طرح برباد ہو گے۔۔۔۔ جب تمہاری برخہ زمان یوسفزئی تم سے چھینی جائے گی۔۔۔ انشاء اللہ بہت جلد ایسا ہو گا۔۔۔"

زرغونہ کی بات پر روخان نے ایک قہر آلود نگاہ اس کے حسین چہرے پر ڈالی تھی اور وہاں سے پلٹ گیا تھا۔۔۔

جبکہ زرغونہ سب پر اپنی نفرت انڈیلنے کے بعد اب اپنے کمرے میں آکر بستر میں گھستی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔۔وہ جانتی تھی آج نہیں تو کل اس سے اس کی پڑھائی بھی چھین لی جانی تھی۔۔۔۔ نجانے ابھی تک بھی کیسے اسے پڑھنے کی اجازت دی گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اسے ایک ہفتہ ہو چکا تھا وہ یونیورسٹی نہیں جا پا رہی تھی۔۔۔اس کا دل اذیت سے بھرا ہوا تھا۔۔۔وہ ٹھیک سے کچھ کھا پی بھی نہیں رہی

تھی۔۔۔یہ بات سب جانتے تھے کہ اس کے لیے پڑھائی مکمل کرنا اس کی زندگی کا سب سے بڑا خواب تھا۔۔۔وہ ڈاکٹر بننا چاہتی تھی۔۔۔اس کا ایم بی بی ایس کا فائنل ائیر چل رہا تھا۔۔

اس نے اتنی محنت کی تھی۔۔جواب ساری ضائع کر دی گئی تھی۔۔۔

صباحت اپنی بیٹی کی زرد رنگت دیکھ اندر ہی اندر گھل رہی تھیں۔۔۔

مگر وہ اپنی اولاد کے لیے آواز اٹھانے کی بھی حیثیت نہیں رکھتی تھیں۔۔۔

یہ بات ان کی تکلیف میں مزید اضافہ کر دیتی تھی۔۔۔

"زرغونہ کچھ کھالو بچے۔۔اس طرح تو بیمار پڑ جاؤ گی۔۔۔"

صباحت نے اس کے قریب کھانے کی ٹرے رکھتے کہا تھا۔۔۔

"بھوک نہیں ہے مورے۔۔"

اس نے بے دلی سے کہا تھا اور خاموشی سے اٹھ گئی تھی۔۔۔ پچھلے ایک ہفتے سے اس نے خود کو کمرے میں بند کر رکھا تھا۔۔۔ ابھی اسے گھٹن محسوس ہونے لگی تھی تو وہ اٹھ کر باہر آگئی تھی۔۔۔

ٹھنڈ کی شدت بہت زیادہ بڑھ چکی تھی۔۔۔ ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہو چکی تھی۔۔۔

وہ لان کی جانب آگئی تھی۔۔۔ جب اسے لمحے مین گیٹ کھلا تھا اور روخان کی گاڑی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ اس کے پیچھے گارڈز کی

گاڑی بھی تھی۔۔۔روخان کی گاڑی کی پچھلی سیٹ سے بنفشہ اور خاجستہ مسکراتی ہوئی نکلی تھیں۔۔۔جب دوسری جانب سے اسے برخہ بھی نظر آئی تھی۔۔۔

گاڑی سے نکلتے روخان کے ساتھ ساتھ باقی سب نے بھی نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔زرغونہ کو ان کی مسکراتی نگاہیں اپنا مذاق اڑاتی معلوم ہوئی تھیں۔۔۔خاص کر روخان کی۔۔۔

اس نے نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔۔

"زرغونہ یہاں اتنی ٹھنڈ میں کیوں بیٹھی ہو۔۔۔بیمار پڑ جاؤ گی۔۔۔"

برخہ روخان کے ساتھ اندر جا چکی تھی۔۔ جبکہ بنفشہ اور خاجستہ اس کے پاس آ گئی تھیں۔۔۔

"مجھے کچھ ہونے سے اس حویلی میں سب کو خوشی ہو گی۔۔۔ہاں مگر تم دونوں اس طرح مت کھڑی ہو۔۔۔ تم بیمار پڑی تو اس کا الزام بھی مجھ پر ہی آئے گا۔۔۔"

زرغونہ نے یاسیت بھرے انداز میں کہا تھا۔۔ جس پر وہ دونوں افسردگی سے اسے دیکھ کر رہ گئی تھیں۔۔۔

"خان بابا سے معافی مانگ لو۔۔۔پہلے بھی تو تمہیں اجازت دے رکھی تھی۔۔۔اب بھی دے دیں گے۔۔۔"

خاجستہ نے اس کا ہاتھ تھام کر نرمی سے کہا تھا۔۔۔

"یا پھر روخان سے بات کر لو۔۔۔وہ۔۔۔"

بنفشہ نے بھی اسے مفید مشورے سے نوازنا چاہا تھا۔۔ مگر زرغونہ اس کی پوری بات ہی نہیں سن پائی تھی۔۔۔

اس نے خاجستہ کے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے ہاتھ نکالا تھا۔۔۔اور وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

روخان کے نام سے ہی اسے اپنے وجود میں زہر گھلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ تیز قدموں سے اندر کی جانب بڑھ رہی تھی جب سامنے سے آتے روخان کے فولادی سینے سے بری طرح سے ٹکرا گئی تھی۔۔۔ مگر پچھلی بار کی طرح اس بار اس شخص نے اسے تھام کر گرنے سے بچانے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔شاید اسے زرعونہ کے پچھلے الفاظ اچھے سے یاد تھے۔۔

اس زرغونہ نے خود کو گرنے سے بچانے کی خاطر جلدی سے اس کی شرٹ کو سینے سے اپنی مٹھیوں میں جکڑ لیا تھا۔۔۔

بہت مشکل سے اس کے خود کو سنبھالا تھا۔۔۔ مگر مقابل کی اکڑ اتنی تھی کہ اس نے ہاتھ تک رکھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔۔

زرغونہ کے سر سے چادر ڈھلک گئی تھی۔۔۔سیاہ بالوں کی لٹیں چہرے پر آن ٹھہری تھیں۔۔۔

بہت مشکل سے خود کو سنبھالتی وہ سیدھی کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

روخان اسے خوشمگیں نگاہوں سے گھور رہا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا یہ لڑکی اس ٹکراؤ کا الزام بھی اسے ہی دے گی مگر ایسا نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ ایک نگاہ اس پر ڈالتی آج حیرت انگیز طور پر بنا اسے کچھ کہتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔

روخان نے بھی پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اتنی خاموشی۔۔۔اسے ہضم نہیں ہوئی تھی۔۔۔

مگر اگلے ہی پل وہ سر جھٹکتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔اس لڑکی کا خاموش رہنا ہی اس کے لیے بہتر تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"زرغونہ۔۔۔۔اٹھو جلد کرو۔۔۔۔"

اس کو رات سے بہت تیز بخار تھا۔۔۔کچھ گھنٹے پہلے ہی اس کی آنکھ لگی تھی۔۔۔

"کیا مصیبت ہے۔۔۔؟؟"

اس نے کمبل سے منہ نکالتے کمزور سی آواز میں پوچھا تھا۔۔۔

"چلو اٹھو تیار ہو جاؤ۔۔۔۔ یونیورسٹی نہیں جانا۔۔۔"

خاجستہ نے مسکراتے لہجے میں کہا تھا۔۔

"پلیز تنگ مت کرو۔۔۔"

زرغونہ نے دوبارہ سے کمبل اپنے چہرے پر کیا تھا۔۔۔

"تنگ نہیں کر رہے۔۔۔سچ کہہ رہے ہیں۔۔۔خان بابا نے اجازت دے دی ہے تمہیں یونیورسٹی جانے کی۔۔۔چلو اٹھو تیار ہو۔۔۔آج سر مدثر کی بہت امپورٹنٹ کلاس ہے۔۔۔اور تم ان کی فیورٹ سٹوڈنٹ ہو۔۔۔ویسے ہی سب ٹیچرز تمہیں مس کر رہے ہیں۔۔۔"

بنفشہ کی بات پر اس نے چہرے سے کمبل ہٹاتے حیرت بھرے انداز میں ان دونوں کی جانب دیکھا تھا۔۔اس کے بستر کے قریب ہی صباحت بھی چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔

وہ کمبل ہٹاتی اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

اسے ابھی تک یہی لگ رہا تھا کہ وہ سب اس سے مذاق کر رہی ہیں۔۔۔کیونکہ خان بابا کی جانب سے دی گئی سزا کو آج تک کبھی کوئی نہیں بدل پایا تھا۔۔

پھر یہ کیسے ممکن ہو پایا تھا۔۔۔

"میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے یہ فضول مذاق مت کرو۔۔۔

مورے پلیز انہیں باہر نکالیں۔۔۔۔"

وہ واپس لیٹنے لگی تھی۔۔۔جب ان دونوں نے اس کا کمبل کھینچ لیا

تھا۔۔۔

"چچی آپ ہی بتائیں اسے۔۔۔"

ان دونوں نے صباحت کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جن کو مسکراتا دیکھ

وہ ٹھٹھک گئی تھی۔۔۔

"کیا سچ میں۔۔۔؟؟"

اس کی حیرت کم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

"ہاں دراب لالہ نے بات کی ہے خان بابا سے۔۔وہ مان گئے ہیں۔۔۔"

خاجستہ کے بتانے پر اتنے دنوں بعد اس کے چہرے پر مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔دراب اس کے لیے اتنا کر جائے گا اسے یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ بخار میں ہونے کی پرواہ کیے بغیر کپڑے تبدیل کر کے اپنی چیزیں اٹھاتی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔اس کے اداس چہرے پر مسکراہٹ کھلی ہوئی تھی۔۔۔لاؤنج میں بیٹھی خان بی بی اور

زرتاج تائی نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔انہیں اس لڑکی کے چہرے کی مسکراہٹ زہر لگی تھی۔۔

انہیں خود غصہ آرہا تھا کہ خان بابا نے اسے یونیورسٹی جانے کی اجازت کیوں دے دی تھی۔۔۔۔ وہ گھر میں قید کیے جانے کے قابل ہی تھی۔۔۔وہ جیسے ہی باہر آئی سامنے ہی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے روخان کھڑا نظر آیا تھا اسے۔۔۔

اس نے نگاہیں اٹھا کر نخوت بھرے انداز میں اس شخص کو دیکھتے لبوں پر دل جلاتی مسکراہٹ سجائی تھی۔۔یقیناً اس کی یونیورسٹی چھوٹنے پر سب سے زیادہ خوش ہونے والا یہی شخص تھا۔۔۔مگر

بچارے کی خوشی کی مدد بہت کم وقت کے لیے تھی۔۔زرغونہ کے گھورنے پر اس نے بھی نگاہیں اٹھا کر زرغونہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ اس لڑکی کی نگاہوں کا مفہوم سمجھتا سر جھٹک گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ اسی لمحے ہجرے سے اسے دراب خان آتا دکھائی دیا تھا۔۔۔۔

زرغونہ کی نگاہیں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔جو خود بھی مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتا قریب آرہا تھا۔۔۔

"کیسی ہو۔۔۔؟؟شکر ہے یہ جنگلی بلی کے چہرے پر مسکان تو آئی۔۔۔"

دراب نے قریب آتے اس کی موہنی صورت دیکھتے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

"تھینکیو سو مچ۔۔۔۔'

زرغونہ نے آج اپنا لہجہ مہذب ہی رکھا تھا۔۔۔کیونکہ اس شخص نے واقعی خان بابا کو منا کر اس پر احسان کیا تھا۔۔۔

"وہ کس لیے۔۔۔؟"

دراب نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تم نے خان بابا سے میری سزا جو ختم کروائی۔۔۔ تمہارے بات کرنے پر ہی تو انہوں نے مجھے یونیورسٹی جانے کی اجازت دی ہے۔۔۔"

زرغونہ کی بات پر دراب نے نگاہیں اٹھا کر کچھ فاصلے پر گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے سیگریٹ نوش فرماتے روخان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس کی نگاہوں میں کچھ ایسا تھا کہ دراب خان زرغونہ کی بات کی تردید نہیں کر سکا تھا۔۔۔

"ہاں بس تم بہت پریشان تھی تو اس لیے۔۔۔ تمہارا خواب ہے نا ڈاکٹر بننا۔۔۔"

دراب کی بات پر اس نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا اور پلٹ آئی تھی۔۔۔

بلاشبہ اس لڑکی کی مسکراہٹ بے پناہ حسین تھی۔۔۔ وہ بہت کم مسکراتی تھی۔۔ مگر جب بھی مسکراتی تھی دیکھنے والوں کو ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے بہاریں اتر آئی ہوں۔۔۔۔

اس نے بیک سیٹ پر بیٹھنا چاہا تھا مگر وہاں اب بنفشہ اور خاجستہ کے ساتھ ساتھ برخہ بھی براجمان تھی۔۔۔

"جگہ نہیں ہے۔۔۔تم پچھلی گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔۔۔"

برخہ نے اسے کے ہاتھ سے دروازہ کھینچ کر بند کرتے اپنی عادت کے مطابق انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔زرغونہ اب کسی کالحاظ نہیں کرتی تھی۔۔۔

سب کی تلخ رویوں نے اسے نفرت کا جواب نفرت سے دینا سیکھا دیا تھا۔۔۔

مگر اس وقت اس کا موڈ بہر خوشگوار تھا۔۔۔وہ ان سے الجھ کر خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔اس نے خاموشی سے اپنے قدم پچھلی گاڑی

کی جانب بڑھا دیئے تھے۔۔۔۔ جس میں گارڈز تھے۔۔۔وہ جھجھک بھی رہی تھی۔۔۔ مگر یونی تو جانا تھا۔۔۔

"رکیں۔۔۔۔"

اس سرد پکارنے اس کے قدم روک دیئے تھے۔۔۔۔اس نے پلٹ کر آہنگ پیچھے کھڑے روخان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"یہاں بیٹھیں۔۔۔"

اس نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول دیا تھا زرغونہ کے لیے۔۔۔۔

یہاں۔۔۔۔"

زرغونہ نے حیرت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

خان بی بی کے علاوہ کبھی کوئی عورت فرنٹ سیٹ پر نہیں بیٹھی تھی۔۔۔

"ہمیں دیر ہو رہی ہے بی بی۔۔۔۔"

اس نے نہایت ہی بے لچک اور دوٹوک انداز میں اسے ٹوکا تھا۔۔۔

زرغونہ مزید بنا کچھ بولے فرنٹ سیٹ پر براجمان ہوئی تھی۔۔۔جو دیکھ پیچھے بیٹھی برخہ اندر تک جل اٹھی تھی۔۔۔اسے اگر پتا ہوتا کہ ہیں بیٹھنے کا آپشن بھی تھا تو وہ کبھی بھی پیچھے نہ بیٹھتی۔۔۔اس نے سوچ لیا تھا کہ اب واپسی پر تو وہ ہی اس جگہ پر بیٹھے گی۔۔۔۔

بنفشہ اور خاجستہ نے زرغونہ کے سرخ چہرے کو دیکھتے مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی تھی۔۔۔ان دونوں کو اچھے سے اندازہ تھا کہ زرغونہ کو روخان کا ساتھ انتہائی زہر لگتا تھا۔۔۔

مگر اب اسی کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ کر اسے اتنا لمبا سفر طے کرنا تھا۔۔۔۔

زرغونہ نے اس کی جانب سے رخ پوری طرح سے موڑ لیا تھا۔۔۔۔ وہ کھڑکی سے پار گزرتے مناظر کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔پچھلی دونوں کھڑکیاں کھلی ہوئی تھیں۔۔۔جن سے آتی تیز ہوا کی وجہ سے

زرغونہ کی چادر بار بار اڑ کر کبھی روخان کے اسٹیرنگ پر سجے ہاتھوں سے ٹکراتی تھی تو کبھی اس کے کندھوں سے۔۔۔۔

پیچھے سے وہ تینوں لڑکیاں زرغونہ کی یہ لاپرواہی اور روخان کا ضبط سے سرخ پڑتا چہرا دیکھ رہی تھیں۔۔۔

برخہ تو اندر سے جل اٹھی تھی۔۔بنفشہ کو بھی یہ منظر کچھ خاص پسند نہیں آرہا تھا۔۔۔جبکہ خاجستہ بہت مزے لے لے کر یہ منظر اپنے موبائل میں کیپچر کر رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد جب روخان نے ہاتھ بڑھا کر پچھلی سیٹ کے مرر اوپر کیے تو کہیں جا کر اسے بھی اور پیچھے بیٹھی تینوں لڑکیوں کو بھی سکون ملا تھا۔۔۔ جبکہ زرغونہ کی لاپرواہی سب بھی ہنوز تھی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد یونیورسٹی کے سامنے گاڑی رک چکی تھی۔۔۔ وہ تینوں باہر نکل گئی تھیں۔۔۔ جبکہ زرغونہ سے اس کی سائیڈ کا دروازہ ہی نہیں کھل رہا تھا۔۔۔۔

"یہ جگہ کچھ زیادہ ہی پسند آگئی ہے۔۔۔ باہر نکلنے کا ارادہ نہیں ہے کیا۔۔۔۔"

برخہ نفرت بھری نگاہوں سے اسے گھورتی اس کی سائیڈ کا شیشہ بجاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"یہ کھل کیوں نہیں رہا۔۔۔۔'

زرغونہ نے نگاہیں موڑ کر موبائل پر مصروف روخان کو مخاطب کرتے روہانسے لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔جواب سیگریٹ سلگھائے بند گاڑی میں سیگریٹ کا دھواں بھر رہا تھا۔۔

"آرام سے کھولیں کھل جائے گا۔۔۔"

موبائل کو گھورتے نہایت ہی لاپرواہی سے جواب دیا گیا تھا۔۔۔

"نہیں کھل رہا اسی لیے ہی تو کہہ رہی ہوں۔۔۔"

اس کی خفگی اور گھبراہٹ بڑھنے لگی تھی۔۔۔ سیگریٹ کا دھواں اسے اپنے سر پر چڑھتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ وہ تینوں باہر کھڑیں اس کی منتظر تھیں۔۔۔

"باتیں تو بہت بڑی بڑی کرنی آتی ہیں آپ کو۔۔۔ ایک گاڑی کا دروازہ تک تو کھلتا نہیں آپ سے۔۔۔"

اس کی جانب خفگی بھری نگاہوں سے دیکھتا وہ آگے ہوا تھا۔۔۔ زرغونہ بالکل سیٹ کے ساتھ چپک گئی تھی۔۔

اس شخص کے وجود سے اٹھتی سحر انگیز مہک اس لمحے زرغونہ کو اپنے بے پناہ قریب محسوس ہوئی تھی۔۔۔ اس کا چہرا ابھی چند انچ کی دوری

پر تھا۔۔۔زرغونہ کی رنگت مارے گھبراہٹ اور دھویں کی وجہ سے رکتی سانسوں کے باعث سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

روخان کے زرا سے لاک کو چھوتے ہی دروازہ کھل گیا تھا۔۔۔ زرغونہ کی شرمندگی بڑھ گئی تھی۔۔۔اس کے پیچھے ہٹتے کی وہ بھاگ کر گاڑی سے نکلی تھی۔۔۔ورنہ یقیناً اگر دو منٹ مزید ایسی سچویشن میں بیٹھی رہتی تو اس کی سانسیں رک جانی تھیں۔۔۔

اس کا چہرا اس وقت بالکل سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

"ہاہاہاہا عجیب بات ہے نا۔۔۔تم جتنا روخان لالہ کو ناپسند کرتی ہو۔۔۔ ان سے دور جانا چاہتی ہو۔۔۔اتنا ہی تمہیں ان کے ساتھ ہونا پڑتا ہے۔۔۔"

خاجستہ نے اس کی ناگواریت سے سرخ پڑتی رنگت کو دیکھ اس کا مذاق اڑاتے کہا تھا۔۔۔وہ چاروں اب مین انٹرنس سے اندر کی جانب بڑھ رہی تھیں۔۔۔

"کیا پتا تمہیں ایسا لگتا ہو۔۔۔؟؟ایسا ہو نہیں۔۔۔یہ خود بھی روخان کے پیچھے جانا چاہتی ہو۔۔۔"

برخہ ابھی خاصی تپی ہوئی تھی۔۔۔وہ زیادہ وقت خاموش نہیں رہ پائی تھی۔۔

"اللہ کا بہت شکر ہے کہ میرے دل میں ایسا کوئی چور نہیں ہے۔۔۔ نہ ہی مجھے وہ شخص ایک آنکھ بھاتا ہے۔۔۔ تمہیں ہی مبارک ہو تمہارا روخان۔۔۔جو اندر سے تم لوگوں کی طرح ہی کالا بھی ہے۔۔۔"

زرغونہ جو کافی دیر سے خاموش تھی۔۔۔اس وقت برخہ کی بکواس کا منہ توڑ جواب دیتی اپنے ڈیپارٹمنٹ کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔اس کی رنگت غصے سے سرخ ہو رہی تھی۔۔۔یہ سچ تھا کہ وہ جتنی کوشش

کرتی تھی اس شخص سے دور رہنے کی۔۔۔وہ اتنا ہی اس کے سر پر سوار رہتا تھا۔۔

وہ اتنا تو اندازہ لگا چکی تھی کہ اب واپسی پر برخہ نے اسے فرنٹ پر کہیں بیٹھنے دینا تھا۔۔۔اسی خاطر وہ پُر سکون ہوتی۔۔اپنے دماغ سے ساری نیگیٹو سوچوں کو جھٹک گئی تھی۔۔۔اسے آج پوری طرح سے اپنی پڑھائی اور لیکچرز پر فوکس کرنا تھا۔۔۔

کیونکہ اس کی پڑھائی کا بہت حرج ہو چکا تھا۔۔۔۔

"آج تو تم دیوانوں کی طرح پڑھ رہی ہو۔۔۔تھوڑا ریلیکس کرو۔۔۔ہم نے بھی پچھلے ایک ہفتے کچھ نہیں پڑھا۔۔۔"

اسے پوری طرح سے بکس پر جھکا دیکھ ان دونوں نے ٹوکا تھا۔۔۔

"تمہارا اتنا خواب نہیں ہے جتنا میرا ہے۔۔۔مجھے کسی بھی قیمت پر ڈاکٹر بننا ہے۔۔۔"

زرغونہ بکس اٹھاتی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ان کی کلاسز تقریباً ساری ہو چکی تھیں۔۔۔اس نے کلاس کے کچے سٹوڈنٹس سے نوٹس اکٹھے کیے تھے۔۔۔اور کچھ بکس بھی لینی تھی لائبریری سے۔۔۔

جب اسی لمحے خاجستہ کا موبائل بجا تھا۔۔۔

"جی جی لالہ۔۔۔اوکے ہم آرہے ہیں۔۔"

خاجستہ کی بات پر ان دونوں نے بھی اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"روخان لالہ ہمیں لینے آرہے ہیں۔۔۔وہ کہہ رہے ہیں وہاں کوئی ایمرجنسی ہوگئی ہے۔۔۔"

خاجستہ کا لہجہ بھی پریشان سا تھا۔۔۔

"ابھی تو بہت وقت رہتا ہے۔۔وہ اتنی جلدی کیوں آرہا ہے۔۔۔ مجھے لائیبریری سے بکس لینے جانا ہے۔۔۔آگے ویک اینڈ ہے۔۔۔ مجھے نوٹس تیار کرنے ہیں۔۔۔ تم لوگ جاؤ میں بس جلدی سے آئی لائیبریری سے بکس ایشو کروا کر۔۔۔"

ان کے بہت کہنے پر بھی ان کی بات ان سنی کرتی وہ لائبریری کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔جس پر وہ دونوں اسے گھورتیں مین گیٹ پر آگئی تھیں۔۔۔جہاں برخہ پہلے سے موجود تھی۔۔۔

"کیا ہوا سچ خیریت ہے۔۔؟؟لالہ نے اس طرح سے اچانک کیوں بلا لیا۔۔۔"

خاجستہ نے اس کی ہوائیاں اڑاتی صورت دیکھ پوچھا تھا۔۔۔

"فریدون لالہ نے کسی بہت بڑے قبیلے کے شخص کا قتل کر دیا ہے۔۔۔۔گاؤں کے حالات بہت زیادہ خراب ہو چکے ہیں۔۔۔

روخان اسی خاطر ہمیں لینے آرہے ہیں۔۔وہ زرغونہ کہاں ہے۔۔۔؟؟؟"

برخہ کی بات سنتے ان دونوں کے چہرے کی رنگت بھی بدلی تھی۔۔۔ بنفشہ نے جلدی سے زرغونہ کا نمبر ملایا تھا۔۔۔ مگر وہ کال ہی پک نہیں کر رہی تھی۔۔۔اسی لمحے روخان نے باہر آنے کو کہا تھا۔۔۔

"وہ زرغونہ نہیں آئی ابھی تک۔۔لائبریری میں ہی ہے۔۔۔"

روخان کے تاثرات انہیں بہت ہی زیادہ سنجیدہ اور تشویشناک سے لگے تھے۔۔۔ان کی بات سنتے اس کی بھنویں مزید تن گئی تھیں۔۔

"بنفشہ کال کریں انہیں کہ فوراً گیٹ پر آئیں۔۔۔"

اس نے بہت ضبط سے کہا تھا۔۔۔بنفشہ نے اس کے کہنے پر فوراکال ملائی تھی۔۔۔

"پندرہ منٹ تک آرہی ہوں۔۔۔۔"

زرغونہ نے بنامزید کوئی بات کیے کال کاٹ دی تھی۔۔۔اور ساتھ ہی فون بھی سوئچ آف کر دیا تھا۔۔۔جو دیکھ روخان تپ اٹھا تھا۔۔یہ لڑکی کسی دن اپنے آپ کو بہت بڑی مصیبت میں پھنسا کے دم لینے والی تھی۔۔۔

"گارڈز کی بھاری نفری اس روڈ پر کھڑی ہے۔۔۔ آپ لوگ شوکت کے ساتھ نکلیں میں بھی انہیں لے کر پیچھے آرہا ہوں۔۔۔ اس طرح یہاں رکنا سیف نہیں ہو گا۔۔۔"

روخان انہیں بات کرنے کا موقع دیئے بغیر گاڑی سے نکل آیا تھا۔۔۔ شوکت کو فرنٹ سیٹ پر بیٹھتا دیئے برخہ بے دلی سے پچھلی سیٹ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔ دل ہی دل میں اس نے زرغونہ کو ڈھیروں گالیوں سے نوازا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے اس کا روخان کے ساتھ بیٹھنے کا سپنا ادھورا رہ گیا تھا۔۔

ان کی گاڑیاں وہاں سے نکل گئی تھیں۔۔۔ جبکہ روخان اندر آ گیا تھا۔۔۔

اس کا رخ لائبریری کی جانب ہی تھا۔۔۔ جہاں اندر وہ محترمہ بہت کی انہماک کے ساتھ ٹیبل پر کتابیں پھیلائے بیٹھیں پوری طرح سے مگن تھیں۔۔ اس بات کا بھی دھیان دیئے بغیر کے کچھ فاصلے پر بیٹھے لڑکے مسلسل اسے گھور رہے تھے۔۔۔ زرغونہ کے بالوں کی سیاہی لٹ اس کی چادر سے جھانک رہی تھی۔۔۔

چادر سے ڈھکے ہونے کے باوجود اس لڑکی کی دلکشی دعوتِ نظارہ دے رہی تھی۔۔۔۔ اس کے تراشیدہ نوخیز لب آدھ کھلے ہوئے

تھے۔۔۔جن سے عین اوپر جگمگاتا تل ان کی دلکشی کو مزید چار چاند لگا گیا تھا۔۔۔۔۔

روخان مٹھیاں بھینچ کر اپنے غصے پر قابو پاتا اس کے قریب آتے دھیرے سے ٹیبل بجا گیا تھا۔۔۔زرغونہ نے حیرت سے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تم۔۔۔؟؟"

اسے اپنے سامنے کھڑا دیکھ زرغونہ کو یقین نہیں آیا تھا۔۔۔وہ پہلے کبھی اس طرح سے یونیورسٹی کے اندر نہیں آیا تھا۔۔۔

وہ اس کی جانب جھکا کھڑا تھا۔۔۔

"ابھی اور اسی وقت اٹھیں اور میرے ساتھ حویلی چلیں۔۔۔"

اس کی سرد و سپاٹ نگاہیں زرغونہ پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

"مم میں کام کر رہی تھی۔۔۔ابھی ٹائم لگے گا۔۔۔۔"

اس کے انداز پر زرغونہ گڑبڑا گئی تھی۔۔۔۔

"میں نے کہا ابھی اور اسی وقت اٹھیں۔۔۔اور میرے ساتھ چلیں۔۔۔ہر وقت بے جا ضد اور ہنگامہ کرنے کا نہیں ہوتا۔۔۔"

اس نے زرغونہ کے سامنے رکھی بکس بند کر دی تھیں۔۔۔جس پر زرغونہ لب بھینچتی اس کے اتنے سنجیدہ انداز اور دوٹوک لہجے پر مزید کچھ نہیں بول پائی تھی۔۔

اپنی بکس اٹھاتی وہ اس کے پیچھے لائبریری سے نکلی ہی تھی جب سامنے سے ایک بار پھر سے وجاہت اور کرزئی آتا دکھائی دیا تھا۔۔ اس کی نگاہوں کا منظر اب بھی زرغونہ ہی تھی۔۔۔

"تم دونوں ہر وقت ایک ساتھ پائے جاتے ہو۔۔۔یا یہ اتفاق ہے کوئی۔۔۔"

اس نے آج بنا کوئی لحاظ رکھے زرغونہ کو گھورا تھا۔۔

"تمہیں جو ابدہ نہیں ہوں میں۔۔۔اپنے کام سے کام رکھو اور دوبارہ اس راہ میں مت آنا ورنہ تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔"

روخان اس دن کی طرح آج بھی اس کے آگے دیوار بن کر کھڑا ہوتا اسے وجاہت کی بے پردہ نگاہوں سے محفوظ کر گیا تھا۔۔زرغونہ نے نگاہیں اٹھا کر اس کی چوڑی مضبوط پشت کی جانب دیکھا تھا اور پھر نگاہیں جھکا گئی تھی۔۔۔

"ارے ایسا مت بولو یار۔۔۔تم دھمکیاں دو گے اور ہم کر گزریں گے۔۔۔"

وجاہت کی نگاہیں بار بار زرغونہ کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔۔مگر وہ اسے دیکھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔کیونکہ وہ روخان کے چوڑے وجود کے پیچھے پوری طرح سے چھپ گئی تھی۔۔۔

"یہ زرغونہ یوسفزئی ہیں نا۔۔۔زمان یوسفزئی کی صاجزادی۔۔۔۔"

وجاہت کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ روخان کی جانب سب پڑنے والا پنچ اسکو لڑکھڑانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔وجاہت کے لبوں سے کراہ نکلی تھی۔۔۔ایسں لگا تھا اس کا جبڑا ٹوٹ گیا ہو۔۔۔۔

روخان اس سے دوگنی مضبوط جسامت کا مالک تھا۔۔۔وہ اس کے ورزشی وجود کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔یونیورسٹی کے اندر وہ اپنے گارڈز نہیں لا سکتا تھا۔۔۔یہی وجہ تھی کہ اس نے اکیلے ہونے کی وجہ سے جوابی کارروائی نہیں کی تھی۔۔۔

"آج کے بعد اگر یوسفزئی خاندان کی کسی بھی عورت کا نام تمہاری زبان پر آیا تو دوبارہ بولنے کے قابل نہیں بچو گے۔۔۔"

اس کو وارن کرتی نگاہوں سے دیکھتا وہ زرغونہ کو لیے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ جبکہ وجاہت نے اپنے ہونٹ سے نکلتے خون کو انگھوٹے سے صاف کرتے اس کو زہر خند نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔

"ہاتھ اٹھا کر اچھا نہیں کیا تم نے۔۔۔پہلے صرف دل لگی کر رہا تھا۔۔ مگر اب تمہارے خون بابا کی یہ پوتی میری ضد بن چکی ہے۔۔۔اسے تو حاصل کر کے رہوں گا۔۔۔"

وجاہت کی نگاہیں روخان کے ساتھ چلتی زرغونہ کے نازک وجود پر جم چکی تھی۔۔۔روخان نے اس پر ہاتھ اٹھا کر اپنے خان بابا کے سر پر کتنا بھاری قرض چڑھا دیا تھا اسے بہت جلد اس بات کی خبر ہو جانی تھی۔۔۔

وہ وہاں سے ہٹنے لگا تھا جب اسے گھاس پر کوئی چمکتی ہوئی شے نظر آئی تھی۔۔نیچے جھک کر اس نے اس خوبصورت سی پائل کو اٹھالیا تھا۔۔۔یہ پائل وہ پچھلی ملاقات میں زرغونہ کے پیر میں دیکھ چکا تھا۔۔

اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک آن ٹھہری تھی۔۔۔

"حسین تو تم بہت ہو لڑکی۔۔۔ تمہیں میری دسترس میں آنا ہی ہو گا۔۔۔"

اس کی آنکھیں عجیب سے انداز میں مسکرائی تھیں۔۔۔

"تمہیں اس پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔۔۔نام ہی تو لے رہا تھا وہ۔۔۔اب نیا زمانہ ہے۔۔۔خدا کا واسطہ ہے تم اور تمہارے خان بابا ان دقیانوسی خیالات سے باہر نکل آؤ۔۔"

زرغونہ گاڑی میں آن بیٹھتے خفگی سے بولی تھی۔۔۔وہاں آس پاس اس کی کلاس فیلوز بھی کھڑی تھیں۔۔۔سب نے ہی یہ منظر دیکھا تھا۔۔اسے بہت زیادہ شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

روخان بہت ریش ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔زرغونہ پچھلی سیٹ پر براجمان تھی۔۔۔اس کی بات پر روخان نے بیک ویو مرر سے اسے گھورا تھا۔۔۔

مگر بولا کچھ نہیں تھا۔۔۔کیونکہ وہ اس وقت گاؤں کے بگڑتے حالات پر فکر مند تھا۔۔۔فریدون نے کسی عام انسان کا قتل نہیں کیا تھا کہ اسے دبا دیا جاتا۔۔۔اس نے مخالف قبیلے کے سردار کے پوتے کا قتل کیا تھا۔۔۔آج شام کو ہی بیٹھک میں اس قتل کا فیصلہ ہونا تھا۔۔۔

خون کے بدلے خون دینے کا فیصلہ ہونا ناممکن سی بات تھی۔۔۔خان بابا اس کے لیے کبھی راضی نہ ہوتے۔۔۔۔دوسرا فیصلہ ونی کا ہونا تھا۔۔۔فریدون کی ایک ہی بہن تھی گل ورین۔۔۔۔جو دراب کی منگ تھی۔۔۔اسے بھی خون بہا میں نہیں دیا جا سکتا تھا۔۔۔جس کے بعد فریدون کی منگ بچتی تھی زرمینے۔۔۔

یقیناً اسی مظلوم مخلوق نے بعلی چڑھنا تھا۔۔۔جس بات سے انجان بیٹھی یہ لڑکی کچھ ہی دیر تک پھٹنے والی تھی۔۔

اس کی اس قدر خاموشی پر زرغونہ نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس کے خوبرو تنے نقوش اسے بھی عجیب سے

احساسات سے دوچار کر گئے تھے۔۔۔ مگر گھر پہنچ کر اس کا بچا کچا سکون بھی غارت ہو گیا تھا۔۔۔ جب اسے پتا چلا تھا کہ ایک بار پھر سے کسی اور کے کیے کی سزا اس کی بہن کو ملنے والی تھی۔۔۔۔

جس پر اسکا باپ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی خاموش تماشائی بن کر سب دیکھنے والا تھا۔۔

"اب کیا ہو گا مورے۔۔۔ فریدون نے کیوں کیا قتل۔۔۔؟؟ خان بابا کو چاہیے اسے ہی سزا دیں جس کی غلطی ہے۔۔۔۔"

زرغونہ نے ماں کی جانب دیکھا تھا۔۔ جو ایک جانب زرمینے کو سینے سے لگائے سہمی بیٹھی تھیں۔۔۔ وہ ابھی تک ماہ گل کی جدائی

برداشت نہیں کر پائی تھیں کہ ان کے دل پر ایک اور زخم لگنے جا رہا تھا۔۔۔

"مورے مجھے نہیں جانا کہیں بھی۔۔۔ مورے بچا لیں مجھے۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ لوگ میرے ساتھ ویسا ہی سلوک کریں گے جیسا یہاں آپ کے ساتھ ہو رہا۔۔۔ خدا کے لیے مجھے بچا لیں مورے۔۔۔ مجھے نہیں جانا۔۔۔ زرغونہ۔۔۔ زرغونہ تت تم کچھ کرو نا۔۔۔ مم مجھے نہیں جانا۔۔۔"

زرمینے کا رو رو کر برا حال تھا۔۔ وہ جانتی تھی اس حویلی میں سب سے زیادہ بے وقعت اور کم حیثیت وہ دونوں بہنیں ہی تھیں۔۔۔ انہیں

ظالموں کے آگے پیش کرتے ان لوگوں کو زرا سی تکلیف بھی نہیں ہونی تھی۔۔۔گل ورین صبح سے بہت سکون سے پھر رہی تھی۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی اس کا باپ اور لالہ اس پر آنچ بھی نہیں آنے دیں گے۔۔۔۔

بعلی کا بکرا اب بھی صباحت کی بیٹیوں نے ہی بننا تھا۔۔۔

"آپ آج بھی خاموش رہیں گی مورے۔۔۔؟؟"

زرغونہ نے بیتی آنکھوں سے ماں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ بہن کی تکلیف دیکھ اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ پائی تھی اس وقت۔۔۔

جب اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔دروازہ کھلتے ہی خان بی بی کو زرتاج تائی کے ساتھ اندر آتا دیکھ زرمینے اور صباحت کے چہرے پر موت کا سا سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔

"اپنی بیٹی کو تیار کرو بہو۔۔۔ابھی کچھ دیر بعد اس کا نکاح ہے۔۔۔ یہ خون بہا میں مروت قبیلے میں جائے گی۔۔۔یہ فیصلہ خان بابا کا ہے۔۔۔جسے جھٹلانے کی حماقت کسی قیمت پر مت کرنا۔۔۔وہ اپنی بہن کی جگہ پر تم ہو۔۔۔"

صباحت کو حکم دینے کے ساتھ انہوں نے آخری بات زرغونہ کو دیکھ کر کہی تھی۔۔ان کے پیچھے گھر کی باقی خواتین بھی موجود تھیں۔۔۔ ان تینوں مان بیٹیوں کا تماشا دیکھنے کی خاطر۔۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔ایسا نہیں ہو گا۔۔۔اس قتل میں میری بہن کا کیا قصور ہے۔۔۔ فریدون سے اس کی منگنی ختم ہو چکی تھی۔۔ گل ورین کو جانا چاہیے خون بہا میں۔۔۔میری بہن کو نہیں۔۔۔اتنا ظلم مت کرو خدا کا واسطہ ہے۔۔۔کیوں تم لوگ موت کو بھلا بیٹھے ہو۔۔۔کیا بگاڑا ہے ہم لوگوں نے تمہارا۔۔۔پہلے ماہ گل۔۔۔اب زرمینے۔۔۔۔"

زرغونہ نے روتے ہوئے خان بی بی کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔۔۔

"اتنی تکلیف ہو رہی ہے تو تم چلی جاؤ بہن کی جگہ۔۔۔میری بہو کا نام دوبارہ اپنی زبان پر لائی تو زبان کھینچ لوں گی تمہاری۔۔۔۔گل ورین اس قبیلے کے اگلے ولی عہد کی منگ ہے۔۔۔اس کا خون بہا میں جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔۔۔"

زرتاج تائی کو ہمیشہ سے اپنے بیٹے کا اگلا ولی عہد ہونے کا بہت گھمنڈ تھا۔۔۔اس وقت بھی ان کی جانب حقارت سے دیکھتے انہوں نے زرغونہ کے زخموں کو مزید ادھیڑا تھا۔۔۔

"زمان سائیں کا کہنا ہے جلدی سے اپنی بیٹی کو بھیجو۔۔۔زیادہ ٹائم نہیں ہے۔۔۔جلدی سے یہ میل ملاپ کرو۔۔۔"

اسی لمحے شازمینہ بیگم اندر داخل ہوتیں اپنے شوہر کا پیغام دے گئی تھیں۔۔۔

جو سنتے زرغونہ کے دل میں اپنے ان سب خاندان والوں اور خاص کر اپنے باپ کے لیے نفرت مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔اگر ان کو اور ان کی ماں کو یہی حیثیت دینی تھی تو انہیں پیدا ہی کیوں کیا تھا۔۔

وہ سب ان پر تحقیر بھری نگاہ ڈالتیں وہاں سے نکل گئی تھیں۔۔

"نہیں زرمینے کو نہیں بھیجیں گی آپ۔۔۔۔ نہیں جائے گی یہ۔۔۔۔"

صباحت کو اپنی جگہ سے اٹھتا دیکھ زرغونہ نے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا۔۔۔ جبکہ زرمینے ماں کے کندھے پر سر رکھتی سسک پڑی تھی۔۔۔ اس کی زندگی میں بھی اس کی ماں کی طرح مزید دردناک باب کھلنے والا تھا۔۔۔۔

"زرغونہ۔۔۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ خان بابا اگر فیصلہ کر چکے ہیں تو اسے کوئی نہیں بدل سکتا۔۔۔ تم کچھ بھی کر کے اپنے لیے

مصیبت کھڑی کر لو گی۔۔۔ یہ بہت ظالم ہیں۔۔۔ تمہیں بھی نہیں بخشیں گے۔۔۔"

صباحت کا لہجہ ٹوٹا بکھرا سا تھا۔۔۔ وہ آج بالکل ہار گئی تھیں۔۔۔ وہ نہ اپنی ماہ گل کو بچا پائی تھیں اور نہ ہی زرمینے کو بچانے کے لیے آواز اٹھا پا رہی تھیں۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھیں ایسا کرنے سے ان کی سزائیں مزید بڑھ جانی تھیں۔۔۔ یہاں انصاف کرنے والا اور ان کی سننے والا کوئی نہیں تھا۔۔

زرغونہ کچھ دیر بہن کی جانب دیکھتی رہی تھی۔۔۔ اور اگلے ہی پل نفی میں سر ہلاتے باہر نکل گئی تھی۔۔۔

"زرغونہ کہاں جارہی ہو۔۔۔؟؟رک جاؤ۔۔۔"

اسے مردان خانے کی جانب بڑھتا دیکھ بنفشہ اور خاجستہ اس کے پیچھے بھاگی تھیں۔۔۔جو کمرے کی باہر خود بھی مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑی تھیں۔۔

انہیں آج زرغونہ کا سب گھر والوں سے نفرت جتانا اور انہیں برا بھلا کہنا بالکل ٹھیک لگا تھا۔۔۔

"اپنے اس روخان کو کہو ابھی اور اسی وقت خان بابا اور زمان یوسفزئی کو یہاں بھیجے بات کرنی ہے مجھے ان سے۔۔۔"

زرغونہ کی آنکھیں بے تحاش سرخ تھیں۔۔اس کی چادر بھی سر سے ڈھلک کر کندھوں پر آن پھسلی تھی۔۔سیاہ سلکی بال چٹیا سے نکل آئے تھے۔۔گداز لبوں کو دانتوں سے کچل کر زخمی کر دیا تھا۔۔۔

جن سے اب خون رسنے لگا تھا۔۔۔

"وہ بیٹھک میں خان بابا کے ساتھ ہیں۔۔۔ابھی ادھر کیسے آسکتے ہیں۔۔۔"

بنفشہ نے اس کا بازو پکڑتے نرمی سے کہا تھا۔۔۔ان دونوں کی آنکھوں سے بھی آنسو نکل رہے تھے۔۔۔زرمینے کی تکلیف کا احساس انہیں بھی ہو رہا تھا۔۔۔

"کیوں۔۔۔خان بابا کو ہر گھٹیا مشورہ دے سکتا ہے۔۔۔یہاں نہیں آسکتا۔۔تم کہتی ہو نا بہت اچھا ہے وہ۔۔۔خان بابا کا فیصلہ بدل سکتا ہے۔۔۔اگر اتنا اچھا ہے تو یہ ناانصافی کیوں ہونے دے رہا ہے۔۔۔۔ کیونکہ روکا اپنے اس ظالم اور بے حس خان بابا کو۔۔۔ جس کے اندر سے خوف خدا بالکل ختم ہو چکا ہے۔۔۔۔"

زرغونہ ہزیانی انداز میں چیختے ہوئے بولی تھی۔۔بہن کی تکلیف سے اس کا دل بند ہو رہا تھا۔۔۔

"یہ معاملہ قبیلے کے تمام سرداروں نے مل کر کیا ہے زرغونہ۔۔۔۔ اس میں ان کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔تم پلیز اندر آؤ۔۔۔کسی نے

تمہاری آواز سن لی تو مزید مصیبت بن جائے گی۔۔۔کیوں اپنی دشمن ہو رہی ہو۔۔۔۔"

وہ دونوں اسے روکنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔مگر زرغونہ ان کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑواتی مردان خانے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

جہاں اس وقت سب لوگ موجود تھے۔۔وہ خود خان بابا سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اسے پرواہ نہیں تھی کہ آگے کیا ہوتا۔۔۔اسے اپنی بہن کی خاطر ہر کوشش کرنی تھی۔۔وہ اسے اس ظلم سے بچانے کی خاطر خود کو بھی قربان کرنے سے پیچھے نہیں ہٹ رہی تھی۔۔۔

بنفشہ نے جلدی سے روخان کو فون کر دیا تھا۔۔۔

زرغونہ مردان خانے کے دروازے میں کھڑے گارڈز کے سامنے آنے پر انہیں دور دھکیلتی دروازے سے اندر داخل ہونے ہی والی تھی۔۔جب اسی لمحے روخان باہر آتا اس کی کلائی اپنی گرفت میں دبوچتا اسے کھینچتا ہوا وہاں سے لے آیا تھا۔۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے آپ کا۔۔۔۔کہاں جا رہی تھیں آپ۔۔۔؟؟"

اس کی کلائی پر روخان کی گرفت اتنی سخت تھی کہ زرغونہ کی جلد میں گڑھ سی گئی تھی۔۔۔۔۔مگر اس وقت زرغونہ کو اس بات کی پرواہ

نہیں تھی۔۔۔اسے صرف اپنی بہن کو ان لوگوں کے ظالمانہ فیصلوں سے بچانا تھا۔۔۔۔

"چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔کیا تکلیف ہے تمہیں۔۔۔مجھے خان بابا سے بات کرنے دو۔۔۔وہ میری بہن کے ساتھ اتنا غلط نہیں کر سکتے۔۔۔"

زرغونہ اس سے اپنی کلائی چھڑوانے کی کوشش کرتی چیخ رہی تھی۔۔ مگر وہ اس کو گھسیٹتا ہوا اپنے ساتھ لے آیا تھا۔۔۔

مردان خانے کی راہداری سے آگے آتے روخان نے اسے کوریڈور کی جانب دھکیلا تھا۔۔۔زرغونہ منہ کے بل زمین پر گرتے گرتے

بچی تھی۔۔۔بنفشہ اور خاجستہ نے بروقت وہاں پہنچتے اسے گرنے سے بچالیا تھا۔۔۔

روخان کو اتنے غصے میں انہوں نے پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں غصے کی شدت سے لال ہو چکی تھیں۔۔

اگر بنفشہ اسے بروقت اطلاع نہ کرتی اور یہ لڑکی وہاں آکر واویلا کرتی تو خان بابا کی عزت مٹی میں مل جانی تھی۔۔جو وہ کسی بھی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔اسے اس وقت زرغونہ پر اتنا غصہ آرہا تھا کہ اس کا بس چلتا تو اس لڑکی کی گردن دبا دیتا۔۔۔

جسے ہر فیصلے میں اس کے خان بابا کے سامنے کھڑے ہونے کی عادت ہو چکی تھی۔۔۔۔

"انہیں اندر لے جا کر کمرے میں قید کر دیں۔۔۔یہ اسی قابل ہیں۔۔۔اگر دوبارہ اس طرف آنے کی کوشش کی تو آپ پر چلنے والے پہلی گولی میری بندوق سے ہی نکلے گی۔۔۔"

ان دونوں کو زرغونہ کو وہاں سے لے جانے کا اشارہ کرتا وہ غضبناکی سے دھاڑا تھا۔۔۔اس کا انداز دیکھ وہ دونوں سہم گئی تھیں۔۔۔جو زرغونہ کو سنبھالنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھیں۔۔۔مگر وہ ان کی گرفت سے اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"گولی مار دو۔۔۔جو کرنا ہے کرو۔۔۔۔مگر خدا کے لیے میری بہن پر یہ ظلم مت ہونے دو۔۔۔۔کیسے پتھر دل کے مالک ہو تم۔۔۔خدا کے لیے تھوڑا سا رحم کرو۔۔۔وہ بچاری بے قصور ہے۔۔۔اسے ساری زندگی کے لیے اس دلدل میں مت دھکیلو۔۔۔خدا کے لیے ایسا مت کرو۔۔۔۔

اللہ کے قہر سے ڈرو۔۔"

زرغونہ ان دونوں کی گرفت سے اپنا آپ چھڑواتی آگے بڑھی تھی اور روخان کے پیروں میں آن بیٹھی تھی۔۔اس کی چادر وہیں پیچھے گر چکی تھی۔۔۔اس کی لانبی حسین چٹیا اس کی نازک کمر پر جھول

رہی تھی۔۔۔مہرون رنگ کے پیروں تک آتے فراک میں ملبوس وہ سادگی میں بھی آپکی نازک اندام حسین وجود کے ساتھ قیامت ڈھا رہی تھی۔۔

اپنے سراپے کی قیامت خیزی سے انجان وہ اس کے قدموں میں گری سسک اٹھی تھی۔۔۔وہ بہت زیادہ رو رہی تھی۔۔

اس کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔۔۔۔

"خان بابا تمہارے کہے پر اپنا فیصلہ بدل دیتے ہیں۔۔۔خدا کے لیے بچالو نا میری بہن کو۔۔۔میں ساری زندگی تمہاری احسان مند رہوں گی۔۔۔میری بہن کو اس ناکردہ گناہ کی سزا سہنے سے بچالو۔۔۔۔ "

زرغونہ اس کے قدموں پر گری سسک رہی تھی۔۔۔

روخان ایک پل کے لیے بالکل منجمد ہو چکا تھا۔۔۔اس کی مٹھیاں سختی سے بھینچ گئی تھیں۔۔۔الٹے قدموں پیچھے ہٹتے اس نے اپنا رخ اس کی جانب سے موڑ لیا تھا۔۔۔اس کا اشارہ سمجھتے بنفشہ نے آگے بڑھ کر نیچے گری چادر اٹھا کر زرغونہ کے اوپر ڈال دی تھی۔۔۔

"انہیں اندر لے جائیں۔۔۔دوبارہ یہ اس طرف نہیں آنی چاہیے۔۔۔میں خان بابا کی عزت پر انگلی اٹھتے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔"

زرغونہ ویسے ہی زمین پر گری سسک رہی تھی۔۔اس کے آگے کی جگہ بھی اس کے آنسوؤں سے گیلی ہو چکی تھی۔۔۔مگر اس شخص

کے دل میں رحم پیدا نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ ہمیشہ سے پتھر دل تھا۔۔۔

اور اب بھی وہی کیا تھا۔۔۔

"تم جیسے بے غیرت لوگوں کی بھی کوئی عزت ہوتی ہے۔۔۔جو مرد کے کیے کی سزا کے بدلے اپنے گھر کی عورتوں کو دشمنوں کے آگے پیش کر دیتے ہو۔۔۔اس وقت کہاں مر جاتی ہے یہ عزت اور غیرت۔۔۔اگر اتنے کی عزت مند اور غیرت والے ہو تو فریدون کے کیے کی سزا اسے ہی دلواؤنا۔۔۔"

زرغونہ اپنی جگہ سے اٹھتی اپنے آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑ گئی تھی۔۔

اس کا پورا وجود ہچکیوں کی زد میں تھا۔۔۔روخان کے دور جاتے قدم رک گئے تھے۔۔۔ مگر اس نے پلٹ کر اس قاتل حسینہ کی جانب دیکھنے کی گستاخی نہیں کی تھی۔۔جو اس وقت واقعی اس کے قتل کرنے کے در پر تھی۔۔۔

"میری بد دعا ہی تمہیں تم بھی پوری زندگی سکون نہیں پاؤ گے۔۔ ہمیشہ تڑپتے رہو گے۔۔ تمہارے دل کی کوئی امید بر نہیں آئے گی۔۔ تم خان بابا سے بھی زیادہ ظالم اور جابر درندے ہو۔ انشاء اللہ بہت جلد تمہیں تمہارے ان ظلموں کا حساب چکانا پڑے گا۔۔۔"

زرغونہ چیخ رہی تھی۔۔وہ خان بابا سے ملنا چاہتی تھی۔۔ مگر روخان نے مزید ملازمین کو بلوا کر ایسا نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔اس کے بددعاوں پر سر جھٹکتا وہ آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔ جیسے اسے ان سب کی بھی پرواہ نہ ہو۔۔

زرغونہ سسکتی ہوئی ان کی بانہوں میں ڈھے گئی تھی۔۔۔اسے خان بابا تک پہنچنے نہیں دیا تھا اس شخص نے۔۔۔۔

اس کی آنکھیں رو رو کر سوج چکی تھیں۔۔وہ اپنی بہن کو اس ظلم سے نہیں بچا پائی تھی۔۔جو روتی بلکتی اپنی ماں اور بہن کے گلے لگتی دشمنوں کے ساتھ رخصت ہو گئی تھی۔۔۔زرغونہ تو ان لوگوں کے

نام بھی پہلی بار سن رہی تھی۔۔۔جس گھر اس کی بہن کا نکاح ہوا تھا۔۔۔

اس نے اپنی طرف سے ہاتھ پیر مارنے کی پوری کوشش کی تھی۔۔ مگر وہ اسے نہیں بچا پائی تھی۔۔

زرمینے کی رخصتی کے وقت وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔پانچ گھنٹے گزر چکے تھے اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔۔۔صباحت بھی بے سدھ سے اپنی چارپائی پر پڑی تھیں۔۔۔ان کے آنسو تو اب رو رو کر خشک ہو چکے تھے۔۔

بنفشہ اور خاجستہ زرغونہ کی حالت دیکھ پریشان تھیں۔۔ جسے ہوش ہی نہیں آرہا تھا۔۔

خان بی بی کا کہنا تھا پڑی رہے ایسے ہی۔۔ زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا مر جائے گئی۔۔۔ انہوں نے مردوں تک زرغونہ کی حالت کی خبر پہنچانے سے منع کیا تھا۔۔۔

مگر وہ دونوں زرغونہ کی حالت دیکھ تشویش کا شکار تھیں۔۔۔

"اسے ہوش نہیں آرہا۔۔۔ اس کی طبیعت زیادہ نہ خراب ہو جائے۔۔۔ ہمیں کسی کو بتانا ہو گا۔۔۔ خان بی بی اپنی نفرت میں ایسا بول رہی ہیں۔۔۔ مگر ہم ایسا نہیں کر سکتے۔۔"

خاجستہ کی بات پر بنفشہ نے بھی اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔

"کسے بتائیں اس بارے میں۔۔۔؟؟روخان لالہ کے ساتھ اس نے جو آج کیا مجھے نہیں لگتا وہ آنے والے ہیں۔۔۔دراب لالہ کو کہہ دوں۔۔۔"

خاجستہ نے سوالیہ نگاہوں سے بنفشہ کی جانب دیکھا تھا۔۔

"ہاں دراب لالہ کو کال کرو۔۔۔روخان توزر غونہ پر بہت غصے میں ہونگے۔۔۔بس دعا کرو انہوں نے خان بابا کو کچھ نہ بتایا ہو۔۔۔اگر خان بابا کو اس حوالے سے زرا سی بھنک بھی پڑ گئی انہوں نے زر غونہ

کو چھوڑنا نہیں ہے۔۔۔جانتی تو ہو وہ روخان کے حوالے سے کسی کی بھی گستاخی برداشت نہیں کرتے۔۔۔۔"

بنفشہ فکرمندی سے بولی تھی۔۔۔ان دونوں کو زرغونہ کی بہت فکر ہو رہی تھی۔۔۔صباحت کا خیال نازورکھ رہی تھی۔۔۔

"دراب لالہ آپ کہاں پر ہیں اس وقت۔۔۔؟؟"

خاجستہ نے کافی دیر کی سوچ بچار کے بعد دراب کا نمبر ملایا تھا۔۔

"ہجرے میں ہوں۔۔۔کیوں کیا ہوا۔۔۔؟؟"

ان کے ہاں مردوں کے اکھٹ کے لیے حویلی کے ساتھ ہی بہت بڑا ہجرا بنایا گیا تھا۔۔۔جہاں بڑے بڑے بہت سارے رہائشی کمروں

کے ساتھ ساتھ۔۔ہال نما ایسے کمرے بھی تھے۔۔جہاں بڑی بڑی قالینوں اور گھاؤں تکیے لگا کر سب کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔۔۔

سب لوگ ان قالینوں پر ہی بیٹھتے تھے۔۔

جبکہ خان بابا کے لیے وہیں پر الگ سے ایک تخت نما جگہ بنائی گئی تھی۔۔۔وہ وہیں پر بیٹھ کر سب قبیلے والوں کے مسائل سنتے اور ان کا حل نکالتے تھے۔۔

دراب اس وقت وہیں پر موجود تھا۔۔اس کے ساتھ روخان بھی تھا۔۔جبکہ باقی سب ابھی کچھ دیر پہلے ہی وہاں سے اٹھ کر گئے

تھے۔۔زرمینے کو مروت قبیلے کے ہاتھ ونی میں سونپ تو دیا گیا تھا۔۔۔اور اس کا کسی کو افسوس بھی نہیں تھا۔۔

مگر انہیں اس بات پر اندر ہی اندر غصہ تھا کہ وہ فریدون کی ایک غلطی کی وجہ سے اپنے دشمنوں کے آگے ایک طرح سے جھک گئے تھے اور اپنے قبیلے کی لڑکی کو اس گھر بھیجنا پڑا تھا۔۔

فریدون ابھی بھی ڈر کر اپنے کسی دوست کے پاس چھپا ہوا تھا۔۔۔

"کیا ہوا تم پریشان لگ رہی ہو۔۔۔؟؟وہاں سب خیریت ہے۔۔۔؟"

خاجستہ کی نم آلود آواز سنتے اس نے پوچھا تھا۔۔۔روخان نے بھی اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس اس کی بات سنتے خاجستہ کے لبوں سے سسکاری نکلی تھی۔۔۔

"خاجستہ پریشان کر رہی ہو تم اب۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟"

دراب سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔۔جبکہ روخان نے سیگریٹ سلگھایا تھا۔۔۔اس کے چہرے کے تاثرات بگڑے ہوئے تھے۔۔۔شام سے ہی ایسے ہی خطرناک تاثرات تھے اس کے۔۔

"وہ زرغونہ۔۔۔اسے ہوش نہیں آرہا۔۔۔"

بنفشہ نے اس کے ہاتھ سے موبائل لیتے دراب کو بتایا تھا۔۔۔خاجستہ تو اس کی زرد پڑتی رنگت دیکھ روئے جا رہی تھی۔۔۔اس کے وجود میں کسی قسم کی حرکت نہیں تھی۔۔۔اس کی نبض بھی بہت سست روی سے چل رہی تھی۔۔

"کیا ہوا زرغونہ کو۔۔۔۔"

اس کی بات سنتے دراب تشویشناک لہجے میں بولتا اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔

جبکہ برابر میں بیٹھے شخص کے تاثرات میں کوئی خاص فرق نہیں آیا تھا۔۔۔

"زر مینے کے نکاح کے بعد سے وہ بے ہوش ہے۔۔۔اس کی حالت بہت خراب ہے۔۔کوئی بھی اسے ہاسپٹل نہیں لے کر جا رہا۔۔۔ خان بی بی نے سختی سے منع کیا ہے۔۔۔کسی کو کچھ بھی بتانے سے۔۔۔آپ بھی اگر یہاں آئے تو وہ زر غونہ کو ہاسپٹل نہیں لے جانے دیں گی۔۔۔آپ جانتے تو ہیں کتنی نفرت کرتی ہیں وہ زر غونہ سے۔۔۔"

یہ سب کہتے بنفشہ کی آنکھوں سے آں سو بہہ نکلے تھے۔۔۔جبکہ دراب نے بوجھل سانس ہوا میں خارج کیا تھا۔۔دل لگا بھی تھا تو

کہاں جا کر۔۔۔ جس کی خاطر پورے خاندان سے لڑنا پڑتا تھا۔۔ اسی مقام پر وہ ڈھیلا پڑ جاتا تھا۔۔

وہ لڑکی بھی تو کسی کی نہیں سنتی تھی۔۔ اپنی زندگی کو مزید عذاب بنانے میں اس کا اپنا ہاتھ تھا۔۔۔ اس نے اپنے باغی رویے کی وجہ سے سب کو ہی اپنا مزید دشمن بنا لیا تھا۔۔۔

"آپ پلیز کچھ کریں لالہ۔۔۔"

وہ لوگ اس سے مدد مانگتی بانو کے اندر آجانے کی وجہ سے کال کاٹ چکی تھیں۔۔۔ جو خان بی بی کی خاص جاسوس تھی۔۔۔ یہاں کے حالات ہی دیکھنے آئی تھی۔۔

دراب نے کال کاٹتے پیشانی مسلی تھی۔۔۔

"کہاں جا رہے ہو۔۔۔؟؟ "

روخان کو اٹھتے دیکھ اس نے پوچھا تھا۔۔۔

"حویلی جا رہا ہوں۔۔۔کیوں کیا ہوا۔۔؟؟"

دراب کا پریشان حال چہرا دیکھ اس نے پوچھا تھا۔۔۔

"زرغونہ کی حالت خراب ہے۔۔۔اور ابھی جو حالات ہیں۔۔۔اس رات کے اس پہر ہاسپٹل لے جانے کی اجازت بھی نہیں ملے گی۔۔۔کچھ سمجھ نہیں آ رہا کیا کروں۔۔"

دراب نے اپنی پریشانی اس سے شیئر کی تھی۔۔۔

"خیر خواہ بھی بننا چاہتے ہیں اور اپنے اوپر کوئی بات بھی نہیں آنے دینا چاہتے۔۔۔ آپ نے آنے والے وقت میں سات قبیلوں اور ان کے سرداروں کو بھی سنبھالنا ہے۔۔۔ آپ کو اپنی شخصیت کو مضبوط بنانا ہو گا۔۔۔"

روخان کو اس کا یہ شش و پنج میں مبتلا انداز بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔

اسے جو بات بری لگتی تھی وہ ایسے ہی فوری اظہار کرتا تھا۔۔ چاہے آگے کوئی بھی ہو۔۔۔

دراب اس کی بات پر اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔پھر میں جارہاہوں حویلی۔۔۔اسے ہاسپٹل لے جانے۔۔۔جو ہو گا دیکھا جائے گا۔۔۔۔"

دراب مضبوط لہجے میں کہتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔روخان وہیں کھڑا اس کی پشت کو گھورتا پیروں تلے سیگریٹ کو مسلتا اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"دراب خان۔۔۔۔۔"

وہ جیسے ہی اوپر کے پورشن کی جانب بڑھنے لگا تھا۔۔۔اسے اپنے پیچھے شازمینہ بیگم کی آواز سنائی دی تھی۔۔وہ اپنی جگہ رک گیا تھا۔۔

انتہائی ناگواری کے عالم میں پلٹ کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"جی چچی جان۔۔۔۔"

وہ جانتا تھا اسے کیوں روکا گیا تھا۔۔

"خان بی بی بلا رہی ہیں آپ کو۔۔۔۔"

نہایت ہی خوشگوار لہجے میں اسے مخاطب کیا گیا تھا۔۔۔انہیں دیکھ کر ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔

"زرغونہ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔اسے ہاسپٹل لے کر جانا ہے۔۔۔"

دراب نے ان کی بات نظر انداز کرتے اوپر جانا چاہا تھا۔۔۔

"وہ ٹھیک ہے اب۔۔۔۔جان بوجھ کر توجہ حاصل کرنے اور خان بابا کی ہمدردی پانے کے لیے ایسا کر رہی ہے۔۔"

شازمینہ بیگم کے لہجے میں اس کے لیے حقارت اور نفرت کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔

"چچی جان اب ہمدردی لے کر کیا کرے گی وہ۔۔۔جو ظلم ہونا تھا ان پر وہ تو ہو گیا۔۔۔۔"

دراب کو آج پہلی بار اپنی چچی بہت بری لگی تھی۔۔۔

"وہ پہلی لڑکی نہیں ہے جو ونی ہوئی ہے۔۔ آج تک قبیلے کی ہزاروں عورتیں اپنے مردوں کی خاطر قربانیاں دیتی آئی ہیں۔۔۔ آپ بھی

جب سردار بنیں گے تو آپ کو بھی ایسے ہی فیصلے کرنے ہونگے۔۔

لیکن اگر آپ اسی طرح نرم دل رہے تو خان بابا کے پاس وارثوں کی کمی نہیں ہے۔۔ آپ اس ڈرامے باز لڑکی کے لیے ہمدردی دکھا کر اپنا بہت بڑا نقصان کر رہے ہیں۔۔۔"

شازمینہ بیگم نے اس کا ہمدرد بننا چاہا تھا۔۔ مگر اس وقت دراب کو ان کی کوئی بھی بات اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

اس نے انہیں نظر انداز کر کے وہاں سے جانا چاہا تھا۔۔ جب اسی لمحے برخہ بھاگتی ہوئی وہاں آئی تھی۔۔

"دراب لالہ تائی جان کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔۔۔

ان کا بی پی بہت لو ہے۔۔۔پلیز جلدی سے آجائیں۔۔۔۔"

برخہ نے روتے ہوئے دراب کو بتایا تھا۔۔۔جب اس کی بات سنتے

اب کی بار وہ بھی پریشانی کے عالم میں ماں کے کمرے کی جانب گیا

تھا۔۔۔ماں سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا اسے۔۔۔

وہ جیسے ہی روم میں آیا خان بی بی بھی وہیں زرتاج تائی کے پاس بیڈ کی

دوسری جانب بیٹھی نظر آئی تھیں۔۔۔زرتاج بیگم تکیے پر سر رکھے

آنکھیں موندیں لیٹی تھیں۔

اپنی تائی کی اس اداکاری کو دیکھتے برخہ نے چادر سے چہرا چھپاتے بہت مشکل سے اپنی مسکراہٹ روکی تھی۔۔

"مورے کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔۔؟؟"

دراب ان کا ہاتھ تھام کر ان کے پاس بیٹھتا ان کا چہرا تھپتھپا گیا تھا۔۔۔

جو دیکھنے سے بالکل ٹھیک لگ رہی تھیں۔۔۔ کہیں نہ کہیں وہ بھی ساری بات سمجھ چکا تھا۔۔۔وہ جان گیا تھا کہ یہ خواتین اسے زرغونہ تک نہیں جانے دیں گی۔۔اس قبیلے کا ہونے والا سردار تھا وہ۔۔۔

اس کے باوجود ایسی بے بسی پر وہ اندر ہی اندر کھول کر رہ گیا تھا۔

"فریدون کا کچھ پتا چلا بیٹا۔۔۔وہ نجانے کیسے لوگوں کے ساتھ ہے۔۔۔کہیں وہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچا دیں۔۔۔"

جبینہ پھوپھو کو اپنے بیٹے کی فکر لاحق تھی۔۔۔ان کو دیکھ کر کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ انہیں زرمینے کا زرا سا بھی افسوس ہو۔۔۔

"ٹھیک ہی ہو گا پھوپو جان۔۔میری بات نہیں ہوئی اس سے۔۔۔روخان ہی رابطے میں ہے اس سے۔۔۔"

دراب نے اپنے ناگواری اور خفگی پر بہت مشکل سے قابو پایا تھا۔۔۔جبکہ گل ورین تو آج سب سے زیادہ خوش نظر آ رہی تھی۔۔۔بلکہ

زرغونہ کی حالت دیکھ وہ ساری خواتین ہی خوش تھیں۔۔۔جس کی اکڑ ٹوٹی تھی آج۔۔۔۔

اس کا چیخنا چلانا اس کی بہن کے کام نہیں آسکا تھا۔۔

فریدون کی جان بھی اس زرمینے سے چھوٹ گئی تھی اور وہ خان بابا کے سامنے برا بھی نہیں بنا تھا۔۔۔

جبینہ بیگم کو اس بات کی بہت زیادہ خوشی تھی کہ ان کا بیٹا زرمینے سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔وہ بھی انہیں نفرت کے قابل ہی سمجھتا تھا۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ان کا بیٹا زرغونہ کا دیوانہ تھا۔۔۔ جسے وہ سب سے زیادہ قابلِ نفرت سمجھتی تھیں۔۔

"اللہ لمبی عمر دے اس بچے کو۔۔۔۔ خان بابا کا بہت سارا بوجھ سنبھال رکھا ہے اس نے۔۔۔ ہر شے پر نظر ہے بچے کی۔۔۔۔ نجانے کتنی آفتوں کے شر سے اس حویلی کو بچا رکھا ہے۔۔۔"

خان بی بی کے لہجے میں روخان کے لیے بے پناہ محبت تھی۔۔۔ ان کی بات سنتے باقی خواتین کے ساتھ ساتھ برخہ کے چہرے پر بڑی خاص مسکان آن ٹھہری تھی۔۔۔

اس شخص کا تو گھر کا ہر فرد گیت گاتا تھا۔۔

دراب کے دماغ میں بھی اس وقت اسی کا خیال آیا تھا۔۔۔اس نے خاجستہ کو میسج کیا تھا کہ وہ روخان کو بلا لے۔۔۔وہ ہی زرغونہ کو کسی کی نظر میں آئے بغیر لے جا سکتا تھا۔۔۔

ساتھ ہی اس نے ایک ایسا ہی میسج روخان کو بھی کیا تھا۔۔۔کیونکہ اس کی ماں اور دادی کے تیور ہی نہیں لگ رہے تھے کہ وہ اسے اٹھنے دیں گے۔۔۔اور اگر اٹھ بھی جاتا تو اس پر نظر رکھی جانی تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ اس نے یہ رسک نہیں لیا تھا۔۔۔جب تک وہ سردار نہ بن جاتا اس کو ایسا کوئی داغ اپنی ذات پر نہیں لگوانا تھا۔۔۔

سرداری کے بعد اسے اس لڑکی کو اس کے نام لگوانے سے کوئی نہیں روک سکتا تھا۔۔۔

وہ اپنے اندر اس بات کا عہد کر چکا تھا۔۔۔

"مجھے ایک ضروری کال کرنی ہے۔۔۔میں بس ابھی آرہا ہوں۔۔۔"

اس نے ماں کے مضبوط ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالتے کہا تھا۔۔۔

"جلدی آنا بچے۔۔۔ تمہیں دیکھ کر دل کو سکون مل رہا ہے۔۔۔ایسے ہی پاس رہو میرے۔۔۔"

اس کے ہاتھ پر بوسہ دیتے انہوں نے نقاہت بھری آواز میں کہا تھا۔۔۔ جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتا اٹھ گیا تھا۔۔

"روخان میں نے میسج کیا تمہیں۔۔۔تم نے دیکھا نہیں شاید۔۔۔"

دراب کو آج اس شخص کی بے حسی پر سخت غصہ آرہا تھا۔۔۔اسے آج زرغونہ کی بات بالکل ٹھیک لگی تھی۔۔۔روخان بابا کا ہی عکس تھا۔۔۔سفاکی اور بے حسی میں۔۔۔۔

"آپ کو بتایا تھا کہ میں انیکسی میں ہوں۔۔۔"

روخان نے عام سے لہجے میں جواب دیا تھا۔۔۔

"زرغونہ کو ہاسپٹل لے جاؤ اس کی حالت سیریس ہے۔۔۔"

دراب نے منت بھرے انداز میں کہا تھا۔۔۔جس پر دوسری جانب خاموشی چھا گئی تھی۔۔

"روخان پلیز۔۔۔"

دراب جانتا تھا وہ کتنا اصول پرست تھا۔۔۔کسی بھی قیمت پر خان بابا کے خلاف یا ان کے علم میں لائے بغیر کچھ نہیں کرتا تھا۔۔۔

"آپ کہہ رہے ہیں میں حویلی سے بی بی کو لے کر رات کے اس پہر ہاسپٹل جاؤں اور وہ بھی کسی کو بتائے بغیر۔۔۔۔مجھ سے کوئی دشمنی نکالنا چاہتے ہیں کیا۔۔۔"

روخان کا لہجہ طنز میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔

"وہ ٹھیک نہیں ہے روخان۔۔۔ پچھلے چھ گھنٹوں سے بے ہوش ہے۔۔۔ تم بھی باقی سب کی طرح ظالم مت بنو۔۔۔ اتنی رعایت تو ہم دشمنوں کو بھی دے دیتے ہیں۔۔۔"

دراب کی بات پر روخان نے بنا کچھ بولے کال کاٹ دی تھی۔۔۔ اسے خاجستہ کی کال آرہی تھی۔۔۔۔

"روخان لالہ پلیز جلدی سے آجائیں زرغونہ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ ہم یہاں کسی کو پتا نہیں لگنے دیں گے۔۔۔ آپ اسے ہاسپٹل لے جائیں۔۔۔"

خاجستہ کی روتی ہوئی آواز سن کر اس نے گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں کی رنگت اس وقت بے پناہ سرخ ہو رہی تھی۔۔۔اس لڑکی کی دی گئی بد دعائیں ابھی بھی اس کے کانوں میں گونج رہی تھیں۔۔۔وہ اپنی شال اوڑھتا کمرے سے نکل آیا تھا۔۔۔اندر آتے اس کا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا۔۔۔

جہاں نازو کو بلا کر اس کے پچھلے گیٹ کی جانب سے رستہ خالی کرنے کو کہا تھا۔۔

شوکت پچھلے گیٹ کے پاس گاڑی لیے کھڑا تھا۔۔۔

اس نے زرغونہ کے کمرے کے باہر کھڑے ہوتے اندر ناک کیا تھا۔۔۔بانو اسی وقت وہاں آئی تھی۔۔۔۔

"روخان سائیں آپ۔۔۔۔"

بانو نے کچھ بولنا چاہا تھا جب روخان نے اس کی جانب سرد نگاہوں سے دیکھتے ہاتھ کے اشارے سے خاموشی کے ساتھ وہاں سے جانے اور منہ بند رکھنے کو کہا تھا۔۔۔اس کا ملازمین پر رعب بالکل خان بابا جیسا ہی تھا۔۔۔بانو کے اندر اب اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اس بارے میں کوئی جاسوسی کر پاتی۔۔۔

وہ سر جھکائے وہاں سے واپس پلٹ گئی تھی۔۔۔بنفشہ کے دروازہ کھولنے پر وہ اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

آج پہلی بار وہ اس طرح خان بی بی کے علاوہ حویلی کی کسی خاتون کے کمرے میں آرہا تھا۔۔۔کمرے کی حالت دیکھ ایک پل کے لیے وہ ٹھٹھک گیا تھا۔۔۔ہر طرح کی آسائش سے عاری وہ بہت ہی چھوٹا سا کمرہ تھا۔۔۔روخان کا اپنا کمرہ اس کمرے سے ہزار درجے بہتر تھا۔۔

ارد گرد سے نگاہیں ہٹاتے اس کی نگاہیں بیڈ کی جانب اٹھی تھیں۔۔

کمبل میں لپیٹی وہ۔۔۔کوئی اور ہی تھی۔۔۔زرد کملائے چہرے اور بے جان وجود کے ساتھ اسے دیکھ کر اس وقت خوف ہی محسوس ہوا

تھا۔۔اس حویلی کے لوگوں کے برے رویوں کے باوجود یہ لڑکی

اپنے چہرے پر زبردستی جو تازگی اور لاپرواہی بھرے تاثرات

سجائے رکھتی تھی۔۔وہ اس وقت ناپید تھے۔۔۔

اس کے چہرے کے گرد اس کی بال بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔

"تھینک گاڈ آپ آگئے۔۔۔دیکھیں نازر غونہ کو کیا ہو گیا ہے۔۔

اپنے ساری کوششیں کرلی ہیں یہ آنکھیں ہی نہیں کھول رہی

ہے۔۔۔ہمیں بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔اسے کچھ ہو تو نہیں گیا۔۔۔"

خاجستہ نے اسے دیکھ روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی بات سنتے روخان آگے بڑھا تھا۔۔۔

"ان کے گرد چادر لپیٹیں۔۔۔۔"

اس کے سرد ترین انداز پر ان دونوں نے فوراً اس کا حکم بجالایا تھا۔۔۔ اگلے ہی پل وہ فاصلے پر ہوئی تھیں۔۔۔ جب وہ آگے بڑھا تھا۔۔۔ اور اس پھول جیسے نازک وجود کو اپنی بانہوں میں اٹھا گیا تھا۔۔۔ زرغونہ کا سر نیچے ڈھلک گیا تھا۔۔۔ جب خاجستہ نے آگے بڑھ کر اسے ہاتھ سے روخان کے کندھے پر رکھ دیا تھا۔۔۔۔

روخان اسے اٹھائے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ جبکہ بنفشہ تو یہ منظر دیکھ اپنی جگہ تھم سی گئی تھی۔۔۔

"آج پہلی بار دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی ہے کہ کاش زرغونہ کی جگہ میں ہوتی اس وقت۔۔۔"

اس کی بڑبڑاہٹ اتنی اونچی ضرور تھی کہ خاجستہ نے پلٹ کر حیرت بھرے انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"کیا کہا تم نے۔۔۔؟؟ کیا تم۔۔۔؟؟"

خاجستہ نے سوالیہ نگاہوں سے اسے گھورتے قریب آتے پوچھا تھا۔۔۔

"آج سے نہیں بہت عرصے سے۔۔۔یہ شخص اپنی اس مغرور اور سنجیدہ شخصیت کے ساتھ میرے دل میں بس گیا ہے۔۔"

بنفشہ اس کا ہاتھ تھامے اپنے دل کی بات بتا رہی تھی۔۔ جبکہ خاجستہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ اس کے دل میں بھی تو ایک ایسا ہی راز دفن تھا۔۔ وہ بھی تو فریدون کو پسند کرتی تھی۔۔۔ مگر اس کی غلطی کی وجہ سے زرمینے کو جو کچھ سہنا پڑا تھا۔۔۔

اس بات نے خاجستہ کا دل برا کر دیا تھا۔۔۔ زرغونہ کے ساتھ رہ رہ کر وہ بھی اس نہج پر سوچنے لگی تھی کہ ہر بار قربانی عورت کو ہی کیوں دیکھ پڑتی تھی۔۔۔ کبھی مرد عورت کے لیے قربان کیوں نہیں ہوتا تھا۔۔۔

فریدون کا یہ بزدل انداز اسے بدگمان کر گیا تھا۔۔۔جبکہ وہ یہ بات بھی جانتی تھی کہ فریدون کی نگاہیں ہر پل زرغونہ کو ڈھونڈتی تھی۔۔ جسے پہلے بھی وہ پسند نہیں تھا۔۔۔اور اب تو وہ اس کے نام سے بھی نفرت کرتی تھی۔۔۔۔

دل پر کبھی کسی کا زور نہیں چلا تھا۔۔اس بات کی سمجھ اسے اب آ رہی تھی۔۔جب اپنے دل پر زور نہیں چل رہا تھا۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ فریدون زرغونہ کو پسند کرتا تھا وہ اسے چاہتی آ رہی تھی۔۔۔

ان کی حویلی میں مرد تک اپنی محبت حاصل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔۔۔انہیں بھی مجبور کر دیا جاتا تھا۔۔۔وہ تو پھر عورتیں تھیں۔۔۔جنہیں چاہے بہت عزت اور محبت دی جاتی تھی۔۔۔

لیکن ایسی بات پر ان کے گلے گھونٹنے میں بھی دیر نہیں کی جاتی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اس نازک وجود کو اچھی طرح سے ڈھانپ کر اپنی بانہوں میں اٹھائے وہ باہر نکل آیا تھا۔۔۔نازو پہلے ہی گاڑی میں موجود تھی۔۔روخان نے زرغونہ کو پچھلی سیٹ پر لٹایا تھا۔۔۔نازو نے آگے بڑھ کر اس کا

سر اپنے گود میں رکھ لیا تھا۔۔۔اسے اپنی اس بی بی سے بہت محبت تھی۔۔۔

جو اس وقت اس کے تشویشناک انداز سے پتا بھی چل رہا تھا۔۔۔

ہاسپٹل پہنچتے ہی روخان نے پھر سے اسے اپنی مضبوط بانہوں میں اٹھا لیا تھا۔۔۔وہ اگر اس وقت ہوش میں ہوتی تو اپنے آپ کو اس کی بانہوں میں دیکھ اس لڑکی نے اس کا قتل کر دینا تھا۔۔

اسے وہاں دیکھ ہاسپٹل کا عملہ فورا الرٹ ہوا تھا۔۔۔اس کی بانہوں میں کسی لڑکی کو دیکھنا ان کے لیے حیرت کی بات ہی تھی۔۔۔مگر ان میں سے کوئی کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔

روخان نے اس بات کو راز ہی رکھا تھا تو ان میں سے بھی کسی کی جرأت نہیں تھی منہ کھولنے کی۔۔۔

"بہت زیادہ سٹیریس لینے کی وجہ سے یہ اس کنڈیشن کو پہنچی ہیں۔۔۔ شکر ہے آپ ان کو یہاں لے آئے۔۔۔اگر یہ مزید کچھ گھنٹے ایسے ہی بے ہوش رہتیں تو ان کی جان کو خطرہ ہو سکتا تھا۔۔۔"

ڈاکٹر خنساء نے بتایا تھا جبکہ ان کی بات سنتے روخان کی نگاہیں بیڈ پر لیٹی زرعونہ کی جانب اٹھی تھیں۔۔

"ہمیں مزید کتنی دیر یہاں رکنا پڑے گا۔۔۔ صبح ہونے سے پہلے انہیں واپس حویلی پہنچانا ہے۔۔۔"

روخان کی بات پر ڈاکٹر نے بغور اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ پہلے بھی کئی بار اس شخص سے مل چکی تھی۔۔۔جس کے تاثرات سے کبھی کسی بات کا اندازہ نہیں ہو پاتا تھا۔۔۔مگر آج وہ اسے پہلے سے بھی کہیں زیادہ سنجیدہ اور سرد ترین تاثرات کا شکار لگا تھا۔۔۔اس کی سیاہ آنکھوں کی وحشت ناکی بڑھی ہوئی تھی۔۔۔۔

"جی سائیں کچھ گھنٹے یہ انڈر آبزرویشن رہیں گی۔۔پھر آپ ان کو حویلی لے جایئے گا۔۔۔مگر وہاں کوشش کریں ان کو سٹریس نہ ملے اور انکی ڈائیٹ کا بھی ٹھیک سے خیال رکھا جائے۔۔۔"

ڈاکٹر جو جو باتیں بول رہی تھیں اس کے حوالے سے۔۔۔وہ حویلی ہو پانا تو نا ممکن تھا۔۔

اس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

"نازو میں باہر ہی ہوں۔۔۔خیال رکھنا۔۔۔"

ایک نظر اس کے دلکش نقوش سے سجے حسین چہرے پر ڈالتا وہ نازو کو ہدایت کرتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔اسے اس وقت سیگریٹ کی شدید طلب محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

ٹھنڈی رات میں سنگی بینچ پر بیٹھتے وہ سیگریٹ کی ایک پوری ڈبی ختم کر چکا تھا۔۔۔

مگر دل و دماغ کو ابھی تک سکون نہیں ملا تھا۔۔۔

کافی دیر بعد جا کر دروازہ کھلا تھا اور نازو باہر آئی تھی۔۔

"وہ سائیں بی بی کو ہوش آگیا ہے۔۔۔وہ بہت زیادہ رو رہی

ہیں۔۔۔۔سنبھالی بھی نہیں جا رہیں۔۔۔"

وہ حواس باختہ سی بول رہی تھی۔۔۔اس کی بات سنتے ہی روخان

گہری سانس بھرتا اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔

نازو بھی اس کے پیچھے ہی آگئی تھی۔۔۔۔

"تم۔۔۔تو تم لائے ہو مجھے یہاں۔۔۔۔"

اسے دیکھ زرغونہ نفرت سے پھنکاری تھی۔۔۔۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔"

اس نے نہایت ہی تحمل کے ساتھ جواب دیا تھا۔۔۔

وہ تکیوں کے سہارے اٹھ کر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی نقاہت بھری آواز سے لگ رہا تھا کہ وہ بہت مشکل سے بول پا رہی ہے۔۔۔ لیکن اس لڑکی نے لڑنا اب بھی تھا۔۔۔

"تو کیا ہوتا۔۔۔۔ مر جاتی۔۔۔ تمہیں کیا تکلیف تھی۔۔۔ یہ احسان کر کے بہت مہان بننا چاہتے ہو۔۔۔ تم ایک انتہائی گھٹیا اور سفاک درندے ہو۔۔۔۔ جو اب تک جتنی ناانصافیوں اور ناحق خون بہا چکے ہو۔۔۔ اس کا حساب بہت جلد چکانا پڑے گا تمہیں۔۔۔"

زرغونہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس کا یہ پر سکون چہرا نوچ لے۔۔

دوسروں کو اذیت دے کر بھلا کیسے وہ اتنے سکون سے رہ سکتا

تھا۔۔۔۔

"وہ دن دیکھنے کے لیے آپ کو زندہ رہنا پڑے گا۔۔۔ مگر ابھی جو

آپ کی حالت ہے۔۔۔ دیکھ کر لگ نہیں رہا کہ آپ مزید ایک ہفتہ

بھی زندہ رہ سکیں گی۔۔۔ اس لیے پہلے اپنا خیال رکھیں پھر میرے

انجام کی فکر کیجئے گا۔۔۔"

روخان کا انداز اسے اپنا مذاق اڑاتا ہوا لگا تھا۔۔۔ اس کی نفرت کا

احساس مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

"میں اتنی کمزور نہیں ہوں۔۔۔"

وہ بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اس کا سر بہت بری طرح سے چکرا گیا تھا۔۔۔ روخان نے اسے سنبھالنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔ اس نے خود ہی بیڈ کا سہارا لیتے خود کو گرنے سے بچایا تھا۔۔۔

"وہ تو نظر آرہا ہے۔۔۔"

وہ طنز کرتا وہیں ایک جانب صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

"مجھے واپس حویلی جانا ہے۔۔۔"

اس نے ارد گرد نازو کو ڈھونڈنا چاہا تھا جو کمرے میں نہیں تھی

اب۔۔۔۔

"ڈاکٹر کو بلوایا ہے۔۔۔۔ڈرپ لگوالیں۔۔۔۔اس کے بعد جائیں

گے۔۔۔"

وہ صوفے پر بیٹھا پھر سیگریٹ سلگھا گیا تھا۔۔۔

"میں تمہارے خان بابا کو بتاؤں گی کہ تم مجھے اس طرح سے حویلی

سے باہر لے کر آئے ہو۔۔۔"

زرغونہ کسی صورت وہاں رکنے کو تیار نہیں تھی۔۔۔جبکہ وہ جس

طرح سے بیٹھا تھا اسے دیکھ کر نہیں لگ رہا تھا کہ وہ اٹھے گا۔۔۔

"واپس جا کر جو کچھ کرنا ہے کیجیئے گا۔۔۔ابھی چپ چاپ ڈاکٹرز کو ان کا کام کرنے دیں۔۔۔ورنہ اگر صبح تک آپ حویلی میں کسی کو نظر نہ آئیں تو مجھے تو کچھ نہیں ہو گا مگر آپ کے بارے میں حویلی میں کون کیا سوچے اور سمجھے گا۔۔۔آپ اچھے سے اندازہ لگا سکتی ہیں۔۔۔میں باہر ہی ہوں۔۔۔آپ ڈرپ لگوائیں۔۔۔اس کے بعد ہی ہم حویلی لوٹیں گے۔۔۔"

اسے سرد قسپاٹ نگاہوں سے وارن کرتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

جبکہ زرغونہ کا دل چاہا تھا اس کا منہ ہی نوچ لے۔۔۔۔وہ ہوتا کون تھا اسے یہ سب کہنے والا۔۔۔اس پر دھونس جمانے والا۔۔۔

مگر اس وقت اس میں اس شخص سے لڑنے کی سکت نہیں تھی۔

زرمینے کا دکھ اور تکلیف اسے اندر سے کھائے جا رہے تھے۔۔۔وہ نجانے کس حال میں ہو گی۔۔۔کتنا بدتر سلوک کیا جا رہا ہو گا اس کے ساتھ۔۔۔۔

اس سب کا قصوروار صرف اور صرف یہ شخص تھا۔۔۔جس کی صورت سے بھی اسے شدید نفرت ہو چکی تھی۔۔۔

ڈاکٹر کو اندر آتا دیکھ وہ خاموشی سے آ کر بیڈ پر لیٹ گئی تھی۔۔۔۔

"اب کیسی طبیعت ہے آپ کی۔۔۔۔"

اس کا ہاتھ نرمی سے تھامتے ڈاکٹر نے پوچھا تھا۔۔۔وہ اکثر ان کی حویلی بھی آتی رہتی تھی۔۔۔اسے یہ ناراض سی لڑکی بہت اچھی لگتی تھی۔۔۔جس کے چہرے پر کبھی مسکراہٹ نہیں دیکھی تھی اس نے۔۔۔

"اگر کوئی زہر کا انجکشن ہے آپ کے پاس تو وہ لگا دیں۔۔۔پلیز میں تنگ آگئی ہوں اس زندگی سے۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے نکلتے آنسو تکیے میں جذب ہو رہے تھے۔۔۔اس کا دل اذیت سے بھر چکا تھا۔۔۔

وہ جانتی تھی اس کا انجام بھی عنقریب یہی ہونے والا تھا جو اس کی بہنوں کا ہوا تھا۔۔۔وہ بھی اپنے باپ دادا کہ سفاکیت کی بھینٹ چڑھنے والی تھی۔۔۔اور جیسے وہ اپنی بہنوں کے لیے نہیں لڑ پائی تھی۔۔۔ویسے اس نے اپنے لیے بھی نہیں لڑ پانا تھا۔۔۔

اس کی بات سن کر ڈاکٹر خنساء نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ بھی اسی گاؤں کی ہی تھی۔۔تمام حالات سے واقف تھی۔۔۔

"ارے میں نے تو بہت تعریفیں سنی ہیں آپ کی۔۔۔بہت باہمت لڑکی ہو آپ۔۔۔ایسے تو ہمت نہیں ہارتے۔۔۔اپنی جنگ جاری رکھو۔۔۔کبھی نہ کبھی تو سرخرو ہو گی۔۔۔"

اس کے ماتھے پر لب رکھتے ڈاکٹر نے محبت سے کہا تھا۔۔۔وہ اپنی جگہ حیران بھی تھی کہ اس پیاری سی لڑکی کے ساتھ بھلا کوئی نفرت کیسے کر سکتا تھا۔۔۔مگر پھر باہر بیٹھے شخص کے چہرے کی سفاکی سے ہی وہ سمجھ گئی تھی۔۔۔کہ وہ اور اس جیسے سوچ رکھنے والے باقی لوگ ہی اس معصوم کو اپنی نفرت کا نشانہ بنائے ہوئے تھے۔۔۔

صبح کے تین بج رہے تھے جب اس کی ڈرپ ختم ہوئی تھی۔۔۔انہیں پانچ سے پہلے حویلی واپس پہنچنا تھا۔۔۔کیونکہ اس وقت سب ملازمین اور حویلی کے کچھ افراد جاگ جاتے تھے۔۔۔

وہ نازو کے ساتھ اٹھ کر باہر آئی تھی۔۔۔جب اس کی نظر روخان کے ساتھ کھڑے دراب پر پڑی تھی۔۔۔وہ بھی پریشانی کے عالم میں وہاں کھڑا روخان سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔

آہٹ پر اپنی بے قرار نگاہیں اس کی جانب موڑی تھیں۔۔۔

"زرغونہ۔۔۔۔"

وہ روخان سے بات ادھوری چھوڑتا اس کے پاس آیا تھا۔۔۔روخان کے ہاتھ میں اب بھی سیگریٹ جل رہا تھا۔۔

"اب کیسی طبیعت ہے تمہاری۔۔۔پریشان ہی کر دیا تھا تم نے۔۔۔۔'

وہ فکر مند لہجے میں اس سے مخاطب تھا۔۔

"زرمینے کہاں ہے۔۔؟؟تم بھی میری بہن کو سولی بڑھنے سے نہیں روک پائے۔۔۔اب مجھ سے یہ ہمدردی جتا کر کیا ثابت کرنا چاہتے ہو۔۔۔بہت خیر خواہ ہو تم میرے۔۔۔"

نقاہت بھرے کمزور لہجے میں بولتی وہ دراب کی بولتی بند کروا گئی تھی۔۔۔جبکہ روخان کی آنکھوں میں عجیب سا تاثر آن ٹھہرا تھا۔۔۔اس کا یہی خیال تھا کہ اس لڑکی کو بولنے کی بھی تمیز نہیں ہے۔۔۔پھر بھی دراب ہر بار اس سے بات کر کے خود کو ذلیل کروانے سے باز نہیں آتا تھا۔۔۔

"وہ خان بابا کا فیصلہ تھا۔۔ہم اس میں کچھ نہیں کر سکتے تھے زرغونہ۔۔۔میں نے کوشش کی تھی۔۔۔"

دراب نے اپنی صفائی پیش کی تھی۔۔وہ اپنی طرف سے اس لڑکی کی بدگمانی دور کرنا چاہتا تھا۔۔۔جو آئے روز بڑھتی جا رہی تھی۔۔

"اگر زرمینے کی جگہ تمہاری سگی بہن خاجستہ ہوتی کیا تب بھی ایسے ہی کہتے تم۔۔۔ نہیں نا۔۔؟؟تب پوری دنیا سے لڑ جاتے۔۔۔ کیونکہ بات دراب خان کی بہن کی ہوتی۔۔۔ خلیل یوسفزئی کی بیٹی کی ہوتی۔۔ صباحت کی بیٹیوں کی نہیں۔۔۔ جنہیں ہر کوئی زندہ زمین میں درگور کرنے کی خواہش لیے پھر رہا ہے۔۔۔"

اس کی سلگتی ہوئی نگاہیں آخر میں روخان کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ جو اس کی جانب سے رخ موڑے کھڑا تھا۔۔۔ مگر اس کے لیے یہ بات سمجھنے کو کافی تھی۔۔۔

دراب دوبارہ کچھ بولنے کے قابل نہیں رہا تھا۔۔۔وہ نازو کے سہارے باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

"ہم ان لوگوں کے ساتھ بہت زیادتی کر رہے ہیں روخان۔۔۔ ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔۔۔پہلے ماہ گل اور اب زرمینے۔۔۔یہ بھی دو اسی حویلی کی بیٹیاں ہیں۔۔۔"

دراب کو دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے اس نے زرغونہ کی باتوں کا بہت اثر لے لیا تھا۔۔۔روخان نے اپنے آدھ جلے سیگریٹ کو زمین پر پھینکتے پیر سے مسل دیا تھا۔۔۔

"فریدون کو کبھی بھی خون بہا میں نہ دیا جاتا۔۔۔اسے بچانے کی خاطر حویلی کی کسی ایک عورت کو تو قربانی دینی ہی تھی۔۔یہ فیصلہ کرنے والے اور زرمینے بی بی کا انتخاب کرنے والے خان بابا ہیں۔۔۔ جن کے فیصلے پر اعتراض اٹھانے کی جرأت کوئی نہیں رکھتا۔۔۔اور نہ کسی کے اندر ہونی چاہیے۔۔۔"

وہ اپنے مخصوص سنگین لہجے میں یہ بات کہتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

دراب خاموش کھڑا اس کی چوڑی پشت کو گھورے گیا تھا۔۔اسے کبھی کبھی یہ شخص خان بابا سے بھی زیادہ سفاک لگتا تھا۔۔۔۔آج

روتی بلکتی زرمینے کو رخصت کرنے کے بعد اس نے خان بابا کی آنکھوں میں بھی کچھ پل کے لیے تکلیف دیکھی تھی۔۔۔ مگر یہ شخص اسے دیکھ کر تو کہیں سے نہیں لگ رہا تھا نہ اسے ایک پرسنٹ بھی افسوس ہوا تھا۔۔۔

خان بابا کو یہ سارے مشورے دینے والا وہی تھا۔۔۔ آج پہلی بار زرغونہ کے مطابق سوچتے دراب کو بھی روخان بہت برا اور سفاک لگا تھا۔۔۔ جس کا دل خان بابا سے بھی زیادہ پتھر دل تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"زرغونہ یونیورسٹی نہیں آؤ گی۔۔۔"

وہ ایسے ہی گم صم سی بیٹھی تھی جب خاجستہ نے اس کے کمرے میں جھانکتے پوچھا تھا۔۔اس نے پچھلے ایک ہفتے سے خود کو ایسے ہی اپنے کمرے میں بند کر رکھا تھا۔۔نہ ٹھیک سے کچھ کھا پی رہی تھی نہ کسی سے بات کرتی تھی۔۔

جبکہ صباحت بیگم ایک پھر سے خان بی بی کے حکم پر اپنی بیٹیوں کا دکھ اپنے سینے میں دفن کیے ان سب کی خدمتوں میں جت گئی تھیں۔۔ زرغونہ کی حالت دیکھ ان کی اذیت مزید بڑھ جاتی تھی۔۔

جبکہ حویلی کے باقی لوگ اس لڑکی کی عقل ٹھکانے پر آتے دیکھ بہت خوش تھے۔۔۔وہ اسے ایسے ہی تو چپ کروانا چاہتے تھے۔۔۔جیسے وہ اب ہو گئی تھی۔۔۔

"نہیں جانا۔۔۔جاؤ تم لوگ۔۔۔"

اس نے انکار کرتے چہرے کو کمبل سے ڈھانپ لیا تھا۔۔

"تمہاری پڑھائی کا بہت حرج ہو رہا ہے۔۔تمہارے اس طرح خود کو تکلیف دینے سے گھر کے کسی فرد کو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔۔بس صباحت چچی ہی اذیت کا شکار ہو نگی۔۔۔مت کرو ایسا۔۔۔"

خاجستہ اس کے پاس بیٹھتی اداسی سے بولی تھی۔۔

"انہیں فرق نہیں پڑتا۔۔۔اگر فرق پڑتا ہوتا تو ان لوگوں کی خدمتوں میں دن رات ایک نہ کر رہی ہوتیں جو ان کی اولاد کے دشمن ہیں۔۔۔اپنی دو بیٹوں کو وہ اپنے ہاتھوں جیتے جی مردہ سمجھنے پر مجبور ہیں۔۔۔اس حویلی والوں کی خاطر۔۔۔مگر ایک شکوہ تک نہیں کیا۔۔اب مزید کس بات کا خوف ہے انہیں۔۔۔کیا ابھی بھی انہیں یہی ڈر ہے کہ زمان یوسفزئی انہیں طلاق دے دے گا۔۔۔"

وہ اٹھ کر بیٹھتی ایک ہی سانس میں بول گئی تھی۔۔۔جو اندر داخل ہوتی صباحت نے بھی سنی تھی۔۔۔

انہیں دیکھ کر خاجستہ شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔ مگر زرغونہ کے چہرے پر ایسا کوئی تاثر نہیں تھا۔۔۔

خاجستہ کو دیر ہو رہی تھی اسی خاطر وہ خاموشی سے نکل گئی تھی۔۔

"زرغونہ۔۔۔"

صباحت نے اس کے قریب آن بیٹھتے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔

زرغونہ بنا کچھ بولے خاموش نگاہوں سے انہیں تکے گئی تھی۔۔۔

"میں مانتی ہوں دنیا کی سب سے زیادہ کمزور اور بزدل ماں ہوں۔۔۔ اپنی بیٹیوں کی حفاظت نہیں کر پائی۔۔۔ انہیں ان کے بنیادی حقوق نہیں دلا پائی۔۔۔ مجھے معاف کر دو میرے بچے۔۔۔ تمہاری مورے

بہت کمزور اور بزدل ہے۔۔۔جو شاید ماں کہلانے لائق بھی نہیں ہے۔۔۔اپنی اولاد کے لیے لڑ نہیں سکتی۔۔۔"

وہ جو اتنے دنوں سے اپنے اندر سارا غبار بھرے بیٹھی تھیں۔۔۔اس کے ساتھ لگتیں پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھیں۔۔۔

وہ کیسے بتاتی اپنی بیٹی کو کہ وہ ونی ہو کر آئی تھیں۔۔۔انہیں طلاق نہیں مل سکتی تھی ان کا اس گھر سے صرف جنازہ ہی اٹھ سکتا تھا۔۔ اگر وہ یہاں سے بھاگ کر اپنے میکے جانے کی کوشش بھی کرتیں تو وہاں بھی انہیں جگہ نہیں دی جانی تھی۔۔۔وہ اپنی بچیوں کے لیے

پہلے بہت کوشش کر چکی تھیں۔۔ جس کے بعد ان کی زندگی کو مزید جہنم بنا دیا گیا تھا۔۔۔۔

انہوں نے بھی زرمینے کو ونی ہونے سے بچانے کی خاطر اپنی شوہر اور سسر کے پیر پکڑے تھے۔۔۔ لیکن ہمیشہ کی طرح وہی ہوا تھا۔۔۔ ان کو دھکتار دیا گیا تھا۔۔۔ان کے ساتھ رویہ مزید بدتر ہو گیا تھا۔۔

زرغونہ اپنی ماں کی بے بسی اور تکلیف دیکھ ان سے کسی ناراضگی برقرار نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔انہیں ساتھ لگاتے وہ بھی اپنے آنسوؤں کو نہیں روک پائی تھی۔۔

"آپ فکر مت کریں مورے۔۔۔میں گل آپا اور زرمینے آپا تک پہنچنے کی کوشش ضرور کروں گی۔۔۔چاہے اس کے لیے مجھے کسی بھی حد تک جانا پڑے۔۔"

اس نے دل ہی دل میں اپنی ماں سے وعدہ کیا تھا۔۔۔اگر وہ انہیں ویسے یہ بات کہتی تو انہوں نے اسے واسطے دے کر روک لینا تھا۔۔ پر اب اسے کسی بھی نقصان کی پرواہ نہیں رہی تھی۔۔

اس کے پاس کھونے کو اب جیسے کچھ بچا ہی نہیں تھا۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھتی شاور لیتے اپنا حلیہ تبدیل کر گئی تھی۔۔اتنے دنوں سے وہ ایسے ہی اندر پڑی تھی۔۔۔اتنے دنوں سے اس نے سب کو ہی سکون دے رکھا تھا۔۔

جو بات اسے اب خود اپنی بے وقوفی لگ رہی تھی۔۔

"نازو۔۔۔۔۔نازو۔۔۔۔۔ناشتہ لگاؤ میرا۔۔۔"

وہ اس وقت کریم کلر کی سادہ سے شیفون کے لباس میں ملبوس تھی۔۔۔ قمیض کے کناروں اور پائنچوں پر مہرون کے دھاگوں کا بہت نفیس کام کیا گیا تھا۔۔۔

دوپٹہ کندھے پر جھول رہا تھا۔۔۔جبکہ مہرون گرم شال اس نے اپنے کندھوں کے گرد اوڑھ رکھی تھی۔۔۔۔سیاہ حسین بالوں کی چٹیا میں سے کچھ لٹیں نکل کر چہرے کے گرد بکھرتیں اسے مزید حسین بنا رہی تھیں۔۔۔۔

اس کا یہ ملکوتی حسن وہاں موجود تمام خواتین کو زہر لگتا تھا۔۔۔اس وقت بھی لاؤنج میں بیٹھی خان بی بی اور باقی سب نے اسے پھر سے کھلا کھلا وہاں آتا دیکھ نخوت سے اپنا پہلو بدلہ تھا۔۔۔

"بہن کا سوگ بس ایک ہفتے کا ہی تھا۔۔۔"

جبینہ پھوپو نے زہر خند لہجے میں کہتے ساتھ میں بیٹھے بیٹے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ فریدون آج ہی باہر نکلا تھا۔۔۔۔ ہر طرف سے خطرہ ٹلنے کے بعد وہ بل سے باہر آیا تھا۔۔۔ اور سب سے پہلے خان بی بی اور خان بابا سے ہی ملنے پہنچ گیا تھا۔۔۔ جنہوں نے ایک مظلوم کو بھینٹ چڑھا کر اس کی جان بخشی کروائی تھی۔۔۔

زرغونہ جو اپنے دھیان میں نیچے آرہی تھی۔۔۔ اس کی نظر بھی فریدون پر پڑ چکی تھی۔۔۔ جسے دیکھ کر وہ اندر تک جل اٹھی تھی۔۔

"مبارک ہو جبینہ پھوپو آپ کا یہ چوہا بل سے باہر آگیا۔۔۔"

وہ لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے ان کی جانب بڑھی تھی۔۔اس کی بات پر فریدون کے چہرے کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔۔وہاں حویلی کی تقریباً سبھی خواتین موجود تھیں۔۔۔

ملازمین بھی آجا رہی تھیں۔۔۔ان سب کے سامنے ایسی بات پر جبینہ پھوپو اور خان بی بی بھی تپ اٹھی تھیں۔۔۔

"زبان سنبھال کر بات کرو لڑکی۔۔۔"

خان بی بی نے اسے چپ رہنے کو کہا تھا۔۔۔

"ایسے بزدل اور عورتوں کے پیچھے چھپنے والے بے غیرت مردوں۔۔۔اوہ سوری۔۔۔میرا مطلب نامردوں سے ایسے ہی بات

کی جاتی ہے۔۔۔اتنا ہی مرد بن کر قتل کی تھا تو مقابلہ کرتا۔۔۔میری بہن کو کیوں پیش کر دیا۔۔۔جسے یہ اپنی منگ رکھنے کو بھی تیار نہیں تھا۔۔۔۔"

زرغونہ اتنی آسانی سے چپ ہو جائے یہ بھلا کیسے ممکن تھا۔۔۔

اس کے اتنے سنگین الفاظ پر فریدون غصے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔جبکہ باقی سب کی بھی یہی حالت تھی۔۔گل ورین اپنے لالہ کی ایسے بے عزتی پر غصے سے آگے بڑھی تھی۔۔۔اس کا ارادہ زرغونہ کو تھپڑ مارنے کا تھا۔۔۔لیکن اس سے پہلے کہ وہ ایسا کر پاتی۔۔۔

زرغونہ نے اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیتے اسے دور دھکیل دیا تھا۔۔۔

"ایسی گستاخی مت کرنا۔۔۔منہ توڑ دوں گی تمہارا۔۔۔"

زرغونہ کے اندر اتنی نفرت بھری تھی کہ وہ وہاں اکیلے کھڑے ہو کر سب سے مقابلہ کر سکتی تھی۔۔۔

"تم سمجھتی کیا ہو خود کو۔۔۔؟؟تم یہ ساری بکواس کرو گے اور ہم سنتے رہیں گے۔۔۔"

فریدون کو اس لڑکی سے محبت تھی۔۔۔مگر وہ جو بول رہی تھی یہ اس سے کسی قیمت پر برداشت نہیں ہوا تھا۔۔۔

"جو بھی سمجھتی ہوں مگر تمہاری جیسی ڈرپوک اور گھٹیا ہر گز نہیں ہوں۔۔۔جو اپنا گناہ کسی اور کے سر ڈال دے۔۔۔اور خود نامردوں کی طرح ماں کے پلو کے نیچے چھپ جائے۔۔۔ تھوکتی ہوں میں تمہاری مردانگی پر۔۔۔۔"

اس کے منہ میں جو آرہا تھا وہ بولے جا رہی تھی۔۔اس کی بہن کے ساتھ جو کیا گیا تھا وہ زخم اب بھی ہرا تھا۔۔۔جس میں سے ہر پل خون رستا تھا۔۔۔

"زبان سنبھال کر بات کرو بد تمیز لڑکی۔۔۔۔"

فریدون اتنے سارے لوگوں کے سامنے اپنی اس توہین پر تلملا اٹھا تھا۔۔۔اس کا ہاتھ اٹھا تھا۔۔۔ مگر اس سے پہلے کہ زرغونہ تک پہنچتا اسی لمحے خان بابا اور روخان اندر داخل ہوتے دکھائی دیئے تھے۔۔۔ وہ بھی شاید یہ ہنگامہ سن چکے تھے۔۔۔۔

فریدون تو رک گیا تھا مگر زرغونہ خود پر اٹھتا وہ ہاتھ برداشت نہیں کر پائی تھی۔۔۔اپنی بہن کا غصہ اور نجانے کیا کیا بھرا تھا اس کے اندر کے فریدون کی اس ڈھیٹائی پر اس کا ہاتھ اٹھا تھا اور فریدون کے چہرے پر پڑتا سب کو ساکت کر گیا تھا۔۔

فریدون خود بھی حیرت و بے یقینی کے عالم میں ششدر کھڑا تھا۔۔۔

"زرغونہ۔۔۔۔ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئے میرے بیٹے پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔۔۔"

جبینہ بیگم غصے سے بپھر گئی تھیں۔۔ مگر خان بی بی نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں آگے بڑھنے سے روک دیا تھا۔۔۔وہ خان بابا کے سامنے اپنی بیٹیوں کا امیج اچھا ہی رکھنا چاہتی تھیں۔۔

اس وقت خان بابا کی نفرت بھری نگاہوں زرغونہ پر تھیں۔۔۔ جس نے ان کے خاندان کے مرد پر ہاتھ اٹھانے کی گستاخی کی تھی۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔؟؟"

خان بابا آگے بڑھے تھے۔۔۔ چھڑی کے سہارے چلتے ان کے چہروں پر جاہ و جلال چھایا ہوا تھا۔۔وہ کبھی بھی کسی کو اپنی حویلی کا ماحول خراب کرنے میں اجازت نہیں دیتے تھے۔۔۔

"وہی جو ہمیشہ یہ لڑکی کرتی ہے۔۔۔بلاوجہ کا ہنگامہ اور بدتمیزی۔۔۔ جو اس کی ماں نے اسے سیکھایا ہے۔۔۔اس کے علاوہ ان کو کرنا ہی کیا آتا ہے۔۔۔"

وہ انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہتی خان بابا کے قریب آئی تھیں۔۔۔جواب وہیں صوفے پر براجمان ہو چکے تھے۔۔

ان کی قہر آلود نگاہیں زرغونہ پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔جس کے چہرے پر کسی قسم کا خوف نہیں تھا۔۔۔ایک سکون اور اطمینان چھایا ہوا تھا۔۔فریدون کو سب کے سامنے تھپڑ مار کر۔۔۔جبکہ فریدون کا چہرا اس قدر لال ہو چکا تھا جیسے ابھی خون ٹپک پڑے گا۔۔۔۔

مٹھیاں بھینچے خان بابا کی وجہ سے بہت ضبط کیے وہاں کھڑا تھا۔۔۔۔

وہ جانتا تھا اب خان بابا اس لڑکی کو نہیں چھوڑنے والے تھے۔۔۔

بس وہ اتنا چاہتا تھا کہ فیصلہ اس کے حق میں ہو۔۔۔

اور کچھ دیر بعد وہی ہوا تھا جو وہ دل و جان سے چاہتا تھا۔۔۔

"زرمینے فریدون کی منگ تھی۔۔۔عورت ہمیشہ اپنے مرد کی خاطر قربانی دیتی آئی ہے۔۔۔زرمینے نے بھی دی ہے۔۔۔۔ہم جانتے ہیں ہمارا خون بہت غیرت مند ہے۔۔۔جو دشمنوں کی سن کر بیٹھتا نہیں ہے۔۔۔بلکہ ان کو گولی سے خاموش کروانے کا حوصلہ رکھتا ہے۔۔۔فریدون نے بھی یہی کیا ہے۔۔۔ہم اس کے کیے کی داد دیتے ہیں۔۔۔"

خان بابا کے گھمبیر بارعب آواز وہاں گونج رہی تھی۔۔۔سب لوگ خاموشی سے سن رہے تھے۔۔جبکہ زرغونہ مٹھیاں بھینچے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

روخان اچھے سے جانتا تھا خان بابا نے کیا فیصلہ کیا تھا۔۔۔وہ اس لڑکی کے ہوش اڑانے والا تھا۔۔۔ مگر جتنی جذباتی وہ تھی اب تک اس جذبات میں اپنا نقصان ہی کرتی آئی تھی۔۔۔

اس وقت بھی یہی ہوا تھا۔۔۔

"ہم نے فیصلہ کیا ہے فریدون کی شادی زرغونہ سے ہو گی۔۔۔"

خان بابا نے بہت سکون کے ساتھ زرغونہ کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔

جو سنتے زرغونہ نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے خان بابا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ آپ کو کس نے اجازت دی ہے میرے بارے میں ایسا فیصلہ کرنے کی۔۔۔ نہیں مانتی میں آپ کو اپنا کچھ۔۔۔ نہیں کرنی مجھے اس گھٹیا انسان سے شادی۔۔۔۔"

زرغونہ کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کیا کر ڈالے۔۔۔ غصے کے مارے اس کی رنگت بدل چکی تھی۔۔۔ اس کا لہجہ کانپ رہا تھا۔۔

"اپنا لہجہ درست کریں۔۔۔ آپ خان بابا سے ایسے بات نہیں کر سکتیں۔۔۔"

روخان جو کب سے ضبط کیے کھڑا تھا۔۔۔ خان بابا کے ساتھ ایسی گستاخی اس کی برداشت سے باہر ہوئی تھی۔۔۔

"تم اپنی بکواس بند کرو۔۔۔نوکر ہو نوکر بن کر رہو۔۔۔میرا باپ بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

زرغونہ آج کسی کو نہیں بخش رہی تھی۔۔۔اسے ان سب لوگوں سے شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی۔۔اس کا دل چاہ رہا تھا سب کو آگ لگا دے۔۔۔روخان تو اسے ویسے ہی ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔۔۔

"زرغونہ۔۔۔۔"

خان بابا جو روخان سے کی گئی گستاخی کسی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتے تھے۔۔ان کا ہاتھ اٹھا تھا اور زرغونہ کے چہرے پر اپنا نشان چھوڑ گیا تھا۔۔۔

"بکواس بند کرو اپنی۔۔۔۔ تمہاری بدلحاظی آئے روز بڑھتی جا رہی ہے۔۔۔"

خان بابا کا ضبط جواب دے چکا تھا۔۔۔ انہوں نے کبھی خان بی بی کو بھی اپنے آگے اس طرح سے بولنے کی اجازت نہیں دی تھی۔۔۔

وہ ایک دم سے گہرا سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔

"اس کی خاطر۔۔۔۔ اس ملازم کی خاطر آپ مجھ پر ہاتھ اٹھا رہے ہیں۔۔۔ جو آپ کے پیٹھ پیچھے آپ کی ہی عزت کے ساتھ کھلواڑ کر رہا ہے۔۔۔ ایک دن یہ آپ کو پوری دنیا کے سامنے رسوا کروائے گا۔۔۔ اور وہ دن انشاء اللہ بہت جلد آئے گا۔۔۔"

زرغونہ پاگل ہو چکی تھی۔۔۔وہ شخص خان بابا کے شانے سے شانے ملا کر ایسے کھڑا تھا۔۔۔

جیسے یہاں کا اگلا سردار وہی ہو۔۔۔اس کی شخصیت اس کی چال ڈھال سے کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ وہ ایک ملازم ہے۔۔۔ دیکھنے میں وہ وہاں کے تمام مردوں سے سیاسی سحر انگیز اور مضبوط شخصیت کا مالک لگ رہا تھا۔۔۔

زرغونہ کی بات پر کسی نے بھی روخان کی جانب دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔سب کی ناگواریت بھری نگاہیں زرغونہ پر تھیں۔۔۔کسی کو اس کی روخان کے لیے کی گئی گستاخی برداشت نہیں ہوئی تھی۔۔۔

کیونکہ اس حویلی والوں کو فریدون سے بھی زیادہ روخان کی پرواہ تھی۔۔

"لے جاؤں اس گستاخ کو یہاں سے۔۔۔دوبارہ ہمارے سامنے نہ آئے یہ۔۔۔"

خان بابا بہت زیادہ غصے میں تھے۔۔۔خاجستہ اور بنفشہ اسے زبردستی وہاں سے لے گئی تھیں۔۔۔

"روخان بچے۔۔۔دماغ خراب ہے اس لڑکی کا۔۔۔کچھ بھی بولتا ہے۔۔۔ہمیں اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ تم پر یقین اور اعتماد ہے۔۔۔جو ایسی باتوں پر نہیں ٹوٹ سکتا۔۔۔۔"

خان بابا نے روخان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے محبت سے کہا تھا۔۔۔وہ اس کی غصے سے سرخ پڑتی رنگت دیکھ چکے تھے۔۔۔

"جانتا ہوں خان بابا۔۔۔مجھے ایسی باتوں سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔آپ بھی پریشان نہ ہوں۔۔۔"

وہ دھان پان سی لڑکی سب گھر والوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتی تھی۔۔۔اس کی یہ بہادری اور باغی پن اب سب مردوں کی آنکھوں میں کھٹکنے لگا تھا۔۔۔۔

خان بابا اب جلد ہی اسے اس کے انجام تک پہنچانے والے تھے۔۔۔یہ تو طے تھا۔۔۔

"پاگل ہو گئی ہو۔۔۔بولنے سے پہلے ایک سیکنڈ کے لیے سوچ تو لیا کرو۔۔۔سب کو ہی ایک ساتھ لپیٹ لیتی ہو۔۔۔۔روخان لالہ کا کیا قصور تھا اس سب میں۔۔۔"

خاجستہ جسے اب تک یہی لگ رہا تھا کہ فریدون سے اب اس کا رشتہ طے ہو گا۔۔۔خان بابا کی جانب سے غصے میں کیے گئے اس فیصلے نے اس کی ساری امیدیں توڑ دی تھیں۔۔۔

"وہی اگر چاہے تو اپنے اس سنکی خان بابا کا دماغ درست کر سکتا ہے۔۔۔مگر وہ خان بابا سے بھی زیادہ برا ہے۔۔۔۔اللہ کرے مر جائے۔۔۔ایک سفاک درندے سے تو جان چھوٹے ہماری۔۔۔۔"

زرغونہ کو خان بابا کے روخان کی وجہ سے مارے جانے والے تھپڑ پر بہت زیادہ غصہ آرہا تھا۔۔۔اس کا خون کھول رہا تھا۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ابھی جا کر اس شخص کا منہ توڑ دے۔۔۔

جیسے اس کا سکون برباد تھا۔۔۔جتنی اذیت میں وہ تھی۔۔۔وہ چاہتی تھی باقی سب کو بھی اتنی ہی اذیت ملے جس اذیت میں وہ اور اس کی بہنیں مبتلا تھیں۔۔۔اسے اس حویلی کے تمام لوگوں سے شدید نفرت ہو چکی تھی۔۔۔

جن سے انتقام لینے کی خاطر وہ کسی بھی حد تک جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ پچھلے دس ہفتوں سے یونیورسٹی نہیں جا رہی تھی۔۔اس کے اندر ابھی بھی ویسے ہی ابال اٹھ رہے تھے۔۔۔وہ گھر میں کسی سے بات نہیں کرتی تھی۔۔۔دو بار اس کی جبینہ پھوپھو سے جھڑپ بھی ہو چکی تھی۔۔۔

جن کا کہنا تھا کہ وہ انہیں بہو کے روپ میں بالکل بھی برداشت نہیں تھی۔۔۔جس پر زرغونہ کا بھی یہی کہنا تھا کہ اگر وہ یہ منگنی تڑوا دیں تو اس کی سات پشتوں پر احسان ہو گا۔۔۔

مگر اس کے علاوہ حویلی کی کوئی بھی عورت خان بابا کے سامنے منہ کھولنے کی جرأت نہیں رکھتی تھی۔۔۔

صباحت جو ہمیشہ اسے سمجھاتی آئی تھی کہ وہ ایسا کچھ مت کرے اب وہ بھی اسے اس کے حال پر چھوڑ چکی تھیں۔۔۔کیونکہ وہ کسی کی نہیں سنتی تھی۔۔۔ہمیشہ جذبات میں آکر خود کو مصیبت میں ڈال دیتی تھی۔۔

موسم ابر آلود تھا۔۔۔ہلکی ہلکی بوندا باندی بھی شروع ہو چکی تھی۔۔۔حویلی میں آج خان بابا کے کچھ خاص مہمان آرہے

تھے۔۔۔جس کی وجہ سے صبح سے اہتمام ہو رہا تھا۔۔۔اس کا دل بہت زیادہ تنگ ہو رہا تھا۔۔۔

حویلی کے در و دیوار اسے کاٹ کھانے کو دوڑ رہے تھے۔۔۔بہت دل چاہ رہا تھا اپنی بہنوں سے ملنے کا۔۔۔۔جن سے مل پانا شاید اب پوری زندگی کے لیے ممکن نہیں رہا تھا۔

ان کے بارے میں سوچتے اس کی آنکھوں سے آں سو بہہ نکلے تھے۔۔۔جب اسی لمحے اس کی نظر مین گیٹ کی جانب اٹھی تھی۔۔۔جہاں اس وقت گارڈز ناپید تھے۔۔۔شاید انہیں اندر بلایا گیا تھا ہدایت دینے کی خاطر۔۔۔

زرغونہ کو نجانے کیا ہوا تھا کہ اس کے قدم اسی جانب بڑھنے لگے تھے۔۔۔آج تک کبھی بھی وہ لوگ اس طرح اکیلے گھر سے نہیں نکلی تھیں۔۔۔نہ ہی انہیں ایسی کوئی اجازت تھی۔۔

وہ جو کر رہی تھی اس پر اس کو بہت بھاری قیمت بھی ادا کرنی پڑ سکتی تھی۔۔مگر اس وقت اسے پرواہ نہیں تھی۔۔۔اسے لگ رہا تھا کہ اگر وہ زیادہ دیر حویلی میں رہی تو اس کا دم گھٹ جائے گا۔۔۔۔

مین گیٹ عبور کرتی وہ باہر نکل آئی تھی۔۔۔ان کی حویلی بہت ہی خوبصورت جگہ پر بنی ہوئی تھی۔۔۔ارد گرد سبزے سے ڈھکے بلند و بالا پہاڑ تھے۔۔۔جو اپنی اونچائی کی وجہ سے زیادہ تر بادلوں سے ڈھکے

رہتے تھے۔۔۔ان کے علاقے میں اکثر سیاح آتے رہتے

تھے۔۔۔۔

زرغونہ سست روی سے آگے بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔

اس کی یہاں خوش بختی تھی یا بد بختی کہ ارد گرد کوئی موجود ہی نہیں

تھا۔۔۔کسی نے اسے باہر نکلتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔وہ ایسے ہی اپنے

دھیان میں چلتی بہت آگے نکل گئی تھی۔۔۔

اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ وہ کہاں آگئی ہے۔۔۔اس کے قدم اب

بھی نہیں رکے تھے۔۔۔وہ بس چلتی جا رہی تھی۔۔

جیسے اس حویلی سے بہت دور نکل جانا چاہتی ہو۔۔واپس کبھی نہ لوٹنا چاہتی ہو ان سفاک لوگوں میں۔۔۔

جو صرف اس کا خون پینے کو تیار رہتے تھے۔۔۔جن کی آنکھوں میں اس نے بچپن سے لے کر اب تک اپنے لیے صرف نفرت اور حقارت ہی دیکھی تھی۔۔

اسی احساس نے اسے ایسا بنا دیا تھا۔۔۔اس کا دل چاہتا تھا وہ ان لوگوں کے سامنے ایسے ہی چیختی چلاتی رہے۔۔۔۔انہیں بتائے کہ وہ بھی ان سے شدید نفرت کرتی ہے۔۔۔اسے بھی ان لوگوں کا ساتھ گوارہ نہیں ہے۔۔۔

اپنے ہی دھیان میں چلتی وہ بہت ایک پہاڑ کی چوٹی کی جانب نکل آئی تھی۔۔۔اس جگہ کی خوبصورتی اور تازہ ہوا کے جھونکوں نے اس کا موڈ بہت خوشگوار بنا دیا تھا۔۔۔

وہ کافی دیر وہاں پتھر پر بیٹھی اپنی سوچوں میں مگن رہی تھی۔۔۔وہ اس وقت سیاہ رنگ کی لانگ شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس تھی۔۔۔ جس کے اوپر کریم کلر کے دھاگوں سے چھوٹی چھوٹی بوٹیاں بنی ہوئی تھیں۔۔دوپٹہ گردن میں حمائل تھا۔۔۔جبکہ کریم کلر کی شال اس کے نازک وجود کو مکمل ڈھانپے ہوئے تھی۔۔۔

اس کی ستواں ناک ٹھنڈ کی وجہ سے بالکل سرخ ہو چکی تھی۔۔۔۔

دودھیا گلابی پیروں میں کھسے پہنے ہوئے تھے۔۔۔۔جو اس کے

پیروں کی دلکشی کو مزید بڑھا گئے تھے۔۔۔۔اس کے ایک پیر میں

پائل موجود تھی۔۔۔جبکہ دوسری پائل نجانے کہاں گر چکی تھی۔۔

یہ پائل اسے اس کی بڑی بہن نے گفٹ کی تھیں۔۔۔

جنہیں اس نے کبھی اپنے وجود سے جدا نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ ٹکائے بیٹھی ہوئی تھی۔۔جب اس کے کانوں

میں کسی لڑکی کی نسوانی چیخ سنائی دی تھی۔۔۔اس نے چونک کر آواز

کی سمت کا تعین کرنا چاہا تھا۔۔۔جب کچھ دیر بعد یہ آواز مزید اونچی ہو چکی تھی۔۔۔

وہ لڑکی اپنی پشتو زبان میں مدد کے لیے پکار رہی تھی۔۔۔زرغونہ یہ زبان جانتی تھی۔۔۔وہ لڑکی مسلسل اپنے بچاؤ کے لیے پکار رہی تھی۔۔۔۔زرغونہ جیسے ہی اپنی جگہ سے اٹھتی آگے بڑھی اسے ساتھ ہی مردانہ قہقہوں کی آواز بھی سنائی دی تھی۔۔۔۔زرغونہ کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔۔۔

وہ تیزی سے آگے بڑھی تھی۔۔۔جب سامنے کا منظر دیکھ اس کے پیروں تلے سے زمین کھسک گئی تھی۔۔وہ جو کوئی بھی تھے اس لڑکی

کے ساتھ غلط کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔ان مردوں کی اس کی جانب پشت تھی۔۔۔اس لیے زرغونہ ان کا چہرا نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

ان میں سے ایک شخص اس لڑکی کے دونوں ہاتھوں کو قابو کرتا اس پر جھک رہا تھا۔۔۔جب زرغونہ نے غصے سے پاگل ہوتے ارد گرد متلاشی نگاہوں سے کسی شے کو تلاشا۔۔۔اگلے ہی لمحے اسے ایک نوکیلا پتھر نظر آیا تھا۔۔وہ پتھر اُٹھاتے زرغونہ نے نشانہ باندھا تھا۔۔

جو سیدھا اس شخص کے سر پر جا لگتا اسے زخمی کر چکا تھا۔۔۔اس کا نشانہ تو بچپن سے ایسے ہی پکا ہوتا تھا۔۔۔وہ دادا اور باقی گھر والوں سے چھپ کر غلیل بھی چلاتی تھی۔۔

یہ اسی کا نتیجہ تھا۔۔۔وہ شخص کراہتا ہوا دور گرا تھا۔۔۔باقی سب نے بھی مڑ کر پیچھے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہاں کھڑی لڑکی ان کے لیے انجان ہی تھی۔۔۔مگر اس کے حلیے اور چہرے کی بے خوفی کو دیکھ کر وہ اتنا تو سمجھ گئے تھے کہ یہ لوکل نہیں تھی۔۔۔کسی بڑے گھرانے سے ہی تعلق تھا اس کا۔۔۔

"بی بی بچا لو۔۔۔۔"

وہ لڑکی وہاں سے اٹھتی بھاگ کر زرغونہ کے پاس آئی تھی۔۔۔

زرغونہ نے اپنا دوپٹہ نکال کر اس کے گرد اوڑھا دیا تھا۔۔۔وہ سب قہر آلود نگاہوں سے زرغونہ کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

"کون ہو تم لوگ۔۔؟؟تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی اورنگزیب یوسفزئی کے علاقے میں کسی لڑکی پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرو۔۔۔۔

"

زرغونہ ان سب پر غصے سے دھاڑی تھی۔۔۔اسی لمحے وہ شخص پلٹا تھا۔۔۔جس کے سر پر زرغونہ نے پتھر پھینکا تھا۔۔اسے دیکھ

زرغونہ کو لگا تھا جیسے اسے پہلے کہیں دیکھا ہوا ہے۔۔۔۔اگلے ہی پل وہ شخص اپنا تعارف خود ہی کروا گیا تھا۔۔۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی مراد اور کزئی پر حملہ کرنے کی۔۔۔"

یہ انہیں لوگوں میں تھا جنہیں اس نے اس دن اپنی حویلی میں دیکھا تھا۔۔۔وجاہت اور کزئی کے ساتھ یہ شخص بھی تھا۔۔۔

"شکر کرو میرے پاس ہتھیار نہیں تھا۔۔۔ورنہ تم جو کر رہے تھے زندہ نہ بچتے۔۔۔"

وہ لوگ تعداد میں زیادہ تھے۔۔۔ مگر زرغونہ کے چہرے پر زرا سا خوف بھی نہیں تھا۔۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا ان لوگوں کے سر کلم کر دے۔۔۔

"اچھا تو اب اتنی نوبت آگئی ہے کہ تم جیسی کمزور مخلوق ہمیں دھمکیاں دے گی۔۔۔۔ تمہیں دیکھ کر لکھتا ہے یوسفزئی قبیلے کی ہو۔۔۔ کیا میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔۔"

وہ شخص اپنی آدمیوں کے ساتھ اب اس کی جانب پیش قدمی کر چکا تھا۔۔۔ اسے اپنے سر سے بہتے خون کی بھی پرواہ نہیں تھی۔۔۔ اس

کی تو ساری توجہ اس لڑکی کی اس بے خوفی اور بہادری کے ساتھ ساتھ اس کے بے پناہ حسن نے کھینچ لی تھی۔۔۔

ایسی لڑکیاں ان علاقوں میں کم ہی دیکھنے کو ملتی تھیں۔۔۔۔جو حسن سے مالا مال ہونے کے ساتھ ساتھ اتنی بہادری بھی رکھتی تھیں۔۔۔

"میں جس بھی قبیلے کی ہوں۔۔۔۔ تمہیں دیکھ کر لگ رہا ہے تمہارا تعلق ایک انتہائی نیچ اور گھٹیا قبیلے سے ہے۔۔۔ناپاک خون اور گھٹیا تربیت ہوئی ہے تمہاری۔۔۔جو ایسے عورت کی عزت پر ہاتھ ڈال رہے ہو۔۔۔"

اس کے اسلحہ اٹھائے کھڑے لوگ ان دونوں کے گرد اپنا گھیرا تنگ کر چکے تھے۔۔۔اس لڑکی کی تو خوف سے جان نکلنے کے قریب ہوئی تھی۔۔۔زرغونہ کو بھی اب اندر ہی اندر احساس ہو رہا تھا کہ وہ جذبات میں کچھ زیادہ بول اور کر چکی ہے۔۔۔

وہ بظاہر ان لوگوں سے طاقت میں بہت کم تھی۔۔۔اگر یہ لوگ اپنے گھٹیا عزائم کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرتے تو اس نے مقابلہ نہیں کر پانا تھا۔۔۔انہیں قریب آتے دیکھ۔۔۔اب صحیح معنوں میں زرغونہ کے چھکے چھوٹے تھے۔۔۔۔

مگر اس نے اپنے اندر کا خوف ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔۔

"ابھی ڈالا ہے کب ہے عزت پر ہاتھ۔۔۔ادھر آؤ۔۔۔ تمہیں بتاتا ہوں ناپاک خون اور گھٹیا تربیت کیسی ہوتی ہے۔۔۔۔؟"

اس نے آگے بڑھ کر زرغونہ کی کلائی اپنی گرفت میں دبوچ لی تھی۔۔۔ جس کے جواب میں زرغونہ نے الٹے ہاتھ کا تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا تھا۔۔۔۔

"چھوڑو مجھے گھٹیا انسان۔۔۔۔"

زرغونہ کے ہاتھ اٹھانے پر تو وہ مزید بھڑک اٹھا تھا۔۔۔اس نے زرغونہ کو دبوچ کر زمین پر پھینکا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بی بی جی میں نے ہر جگہ دیکھ لیا ہے۔۔۔پوری حویلی میں زرغونہ بی بی کہیں پر نہیں ہیں۔۔۔بخشو بتا رہا تھا کہ اس نے بی بی کو باہر جاتے دیکھا ہے۔۔۔۔"

نازو نے پریشان صورت لیے صباحت ہو بتاتے اپنے چھوٹے بیٹے کا نام لیا تھا۔۔۔جو اس وقت وہیں کہیں باہر کھیل رہا تھا۔۔۔

نازو کی بات سن کر صباحت کی رنگت بالکل اڑ چکی تھی۔۔۔۔

"اوہ میرے مولا۔۔۔کیا کروں اس لڑکی کا۔۔۔۔نجانے اب کونسا عذاب ٹوٹے گا ہم پر۔۔۔یہ اکیلی کہاں نکل گئی۔۔۔خان بابا کے کتنے دشمن ہیں۔۔۔اگر کسی غلط ہاتھ چڑھ گئی تو کیا ہو گا۔۔۔"

صباحت اپنا سر تھامتی وہیں بیٹھتی چلی گئی تھیں۔۔۔ان کا پورا وجود خوف سے کانپ رہا تھا۔۔۔اگر اس بات کی بھنک بھی حویلی کے کسی بھی فرد کے کان میں پڑ جاتی تو زرغونہ کو اس غلطی پر زندہ در گور کر دیا جانا تھا۔۔۔

ان کی حویلی سے کبھی کوئی عورت مرد کے بغیر نہیں نکلی تھی۔۔۔

"اب کیا ہو گا بی بی جی۔۔۔۔زرغونہ بی بی کا پتا کیسے لگوائیں گے ہم۔۔ گلزار بھی شہر گیا ہوا ہے ورنہ میں اس کو پیچھے بھیج دیتی۔۔۔"

نازو کی حالت بھی کچھ مختلف نہیں تھی۔۔

"تت تم ایک کام کرو۔۔۔زرغونہ۔۔۔زرغونہ کا موبائل دیکھو اس کے کمرے میں کہیں پر پڑا ہے۔۔۔یہ لڑکی یقیناً خالی ہاتھ ہی نکلی ہو گی۔۔۔۔"

صباحت کی بات پر نازو تیزی سے زرغونہ کے کمرے کی جانب گئی تھی۔۔۔صباحت بھی اس کے پیچھے ہی تھیں۔۔جب اسی لمحے ان کا ٹکراؤ دراب سے ہوا تھا۔۔انہیں اتنی عجلت اور گھبراہٹ زدہ سا دیکھ وہ ٹھٹھک کر اپنی جگہ رکا تھا۔۔۔

"کیا ہوا چچی۔۔؟؟سب خیریت ہے۔۔۔؟"

ان کی پریشانی دیکھ وہ پوچھے بغیر نہیں رہ پایا تھا۔۔۔

"نن نہیں بیٹا کک کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔"

اپنے لہجے کو مضبوط رکھنے کی کوشش کرتے صباحت نے بمشکل مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتا ایک نظر ان کی جانب دیکھتا آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

زرغونہ کے کمرے میں بنفشہ پہلے سے ہی موجود تھی۔۔۔وہ بھی یہ بات سنتی اچھی خاصی تشویش کا شکار تھی۔۔۔اس کے صباحت کے کہنے پر جلدی سے زرغونہ کے موبائل سے روخان کا نمبر ملایا تھا۔۔۔

روخان کا نمبر تو اسے زبانی یاد تھا۔۔۔صباحت جانتی تھیں ان کی بیٹی اس شخص کو بے عزت کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی تھی۔۔۔مگر وہ یہ بھی جانتی تھیں کہ بنا کسی کو پتا لگائے بغیر اگر کوئی شخص ان کی بیٹی کو اس حویلی میں واپس لا سکتا تھا تو وہ روخان ہی تھا۔۔۔

روخان ان کی بہت عزت کرتا تھا۔۔۔اکثر اوقات ان سے ان کا حال احوال پوچھنے بھی آتا تھا۔۔۔یہ سب باتیں زرغونہ سے پوشیدہ تھیں۔۔۔کیوں کہ اس کے نزدیک روخان صرف ایک سفاک درندہ

تھا۔۔۔جس نے خان بابا کی درندگی کو ہوا دے رکھی تھی۔۔۔جبکہ حویلی کی باقی عورتوں کی سوچ اتنی وسیع نہیں تھی۔۔

وہ سب صرف اپنے تک ہی رہتی تھیں۔۔۔انہیں مردوں کے فیصلوں اور معاملات کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ روخان کے اس پہلو کو دیکھتی بھی نہیں تھیں۔۔۔انہیں اس کا یہی روپ پسند اور عزیز تھا جو عورتوں کے سامنے تھا۔۔۔

روخان جو اس وقت خان بابا کے ساتھ مہمانوں کے آنے کا منتظر تھا۔۔زرغونہ کے نمبر سے آتی کال دیکھ وہ حیران ہوا تھا۔۔۔ان

تینوں لڑکیوں کو موبائل اسی نے لے کر دیا تھا کہ یونیورسٹی میں جب بھی کسی قسم کی کوئی پریشانی یا مسئلہ ہو تو فوراً اس سے رابطہ کریں۔۔۔

خاجستہ اور بنفشہ تو اکثر اسے فون کرتی رہتی تھیں۔۔۔ مگر زرغونہ کے نمبر سے کبھی اسے کال نہیں آئی تھی۔۔۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے یہ لڑکی اسے کال نہیں کرتی تھی۔۔۔ اس وقت تو وہ یقیناً حویلی میں ہی تھی پھر کیوں کال کر رہی تھی۔۔۔ یہ نارمل بات نہیں تھی۔۔۔

اسی خاطر وہ اپنی جگہ سے اٹھتا سائیڈ پر ہوتے کال اٹینڈ کر گیا تھا۔۔۔۔

جب دوسری جانب سے سنائی دیتی صباحت چچی کی روتی ہوئی آواز پر

وہ مزید حیران ہوا تھا۔۔۔

"کیا ہوا چچی۔۔۔"

اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے اس نے پوچھا تھا۔۔۔اس کی چوڑی پیشانی

پر شکنوں کا جال بن چکا تھا۔۔

"زرغونہ۔۔۔وہ زرغونہ۔۔۔۔"

وہ بہت زیادہ رو رہی تھیں۔۔۔۔ان سے اپنی بات مکمل نہیں ہو

پا رہی تھی۔۔۔۔

جبکہ روخان نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔اس لڑکی نے پھر سے کیا کارنامہ سرانجام دے دیا تھا۔۔۔

"چچی آپ پلیز روئیں مت اور مجھے تحمل سے بتائیں کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟؟"

روخان کو اسی لمحے مہمانوں کی گاڑیاں اندر آتی دکھائی دی تھیں۔۔۔ خان بابا اسے اپنے پاس بلا رہے تھے۔۔۔مگر صباحت چچی کی روتی اور گھبراہٹ بھری آواز سن کر وہ چاہ کر بھی کال نہیں کاٹ پایا تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔وہ زرغونہ حویلی میں نہیں ہے۔۔۔ نجانے کہاں چلی گئی۔۔۔ آپ پلیز کسی کو بھی مت بتانا خان۔۔۔۔اسے ڈھونڈ

لاؤ۔۔۔وہ وہ پتا نہیں کہاں ہو گی۔۔۔۔اگر کسی دشمن کے

ہاتھ۔۔۔۔"

صباحت سے اس سے آگے الفاظ ادا ہی نہیں ہوئے تھے۔۔۔وہ

بہت زیادہ رو رہی تھیں۔۔۔جبکہ روخان کی رنگت غصے اور غضبناکی

کے عالم میں اس قدر سرخ ہو چکی تھی جیسے ابھی لہو ٹپک پڑے

گا۔۔۔۔

قریب آتے امیل نے بھی حیرت زدہ سا ہو کر اس کی جانب دیکھا

تھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے لالہ۔۔۔؟؟ سب خیریت ہے۔۔۔؟؟"

امیل نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔۔جو اس وقت خون آشام نگاہوں کے ساتھ کھڑا اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔یہ لڑکی اس حد تک چلی جائے گی اسے اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔

حویلی سے اس طرح فرار ہونے کا مطلب اس کے خان بابا کی عزت پر داغ لگانا تھا۔۔۔روخان امیل کو کسی ضروری کام کا کہتا خان بابا کو بھی یہی بتانے کا کہتا تیزی سے وہاں سے نکل آیا تھا۔۔۔اس کا خان بابا کے ساتھ ہونا بھی ضروری تھا۔۔۔وہ ہمیشہ ایسے اہم امور میں

اسے اپنے ساتھ رکھتے تھے۔۔۔لیکن اس لڑکی کو ڈھونڈ کر واپس باحفاظت حویلی میں لانا اس سے بھی کہیں زیادہ ضروری تھا۔۔۔

ان کے اس علاقے میں بہت زیادہ دشمن تھے۔۔۔اگر زرغونہ ان میں سے کسی کے ہاتھ لگ جاتی تو خان بابا کی بہت زیادہ بدنامی ہونی تھی۔۔۔

وہ بنا گارڈز کو لیے اکیلے ہی نکل آیا تھا۔۔۔شوکت نے اس کے ساتھ آنا چاہا تھا مگر اس نے اسے بھی وہیں رکنے کو کہا تھا۔۔۔ریش ڈرائیونگ کرتا وہ قریب کی تمام جگہوں پر دیکھ چکا تھا۔۔۔زرغونہ کہیں نہیں تھی۔۔

جب آگے چلتے اسے ایک شاپ والے سے پوچھنے پر پتا چلا تھا کہ اس نے زرغونہ کو پہاڑی کی سمت جاتے دیکھا تھا۔۔روخان نے بنا دیر کیے گاڑی انہیں اونچے نیچے راستوں پر ڈال دی تھی۔۔۔جہاں پہلے سے کھڑی گاڑیوں کو دیکھ اس کے تاثرات مزید بگڑے تھے۔۔۔وہ ان گاڑیوں پر لگے جھنڈوں کو دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ اورکزئی قبیلے کے ہی لوگ تھے۔۔۔

گاڑی وہیں روکتا وہ تیزی سے آگے کی جانب بھاگا تھا۔۔۔زرغونہ کی چیخ اس کی سماعتوں سے ٹکراتی اس کے اندر شعلے بھڑکا گئی تھی۔۔۔ یہ لڑکی کسی اور کی نہیں صرف اپنی دشمن تھی۔۔۔

جیسے ہی وہ پہاڑی کو پھلانگتا اوپر چڑھا سامنے کا منظر دیکھ اس کا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔مراد نے جس طرح سے زرغونہ کو زمین پر پٹخا تھا وہ دیکھ روخان اپنے آپ کو اس شخص پر ہتھیار اٹھانے سے نہیں روک پایا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کے مراد اس کے قریب ہوتا جب ایک جانب سے اڑتی ہوئی گولی آئی تھی اور مراد کے بازو کو چھلنی کر گئی تھی۔۔۔وہ جھٹکا کھا کر پیچھے ہٹا تھا۔۔۔

زرغونہ کے ساتھ ساتھ باقی سب نے بھی اس جانب دیکھا تھا۔۔۔جہاں کھڑے روخان کو دیکھ زرغونہ کے مردہ ہوتے وجود میں جان

پڑ گئی تھی۔۔۔ایک جانب سہمی کھڑی لڑکی نے بھاگ کر آتے

زرغونہ کو اٹھنے میں مدد دی تھی۔۔۔۔

مگر زرغونہ میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ وہاں سے ہٹ سکے۔۔۔

مراد کے آدمی اس پر بندوقیں تانے کھڑے تھے۔۔۔

"اوہ تو میں ٹھیک سوچ رہا تھا۔۔۔یہ یوسفزئی قبیلے کی ہی لڑکی

ہے۔۔۔جسے بچانے پہنچ گیا خان بابا کا پالتو کتا۔۔۔۔"

بازو سے نکلتا خون دیکھ مراد نے نفرت سے پھنکارتے اپنے آدمیوں

کو اس پر گولی چلانے کا اشارہ کر دیا تھا۔۔ زرعونہ نے خوفزدہ نگاہوں

سے روخان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو بے خوفی سے اس کی جانب

بڑھ رہا تھا۔۔۔اس کی سرخ غضبناک نگاہوں میں کسی قسم کا خوف نہیں تھا۔۔۔

"کک کیا کر رہے ہو۔۔۔؟؟ گولی مت چلانا۔۔۔"

زرغونہ نجانے کا احساس کے تحت ان لوگوں کی بندوقوں کا فوکس روخان پر دیکھ چیخی تھی۔۔۔مراد اپنے بازو سے بہتے خون کو دیکھتا زرغونہ کی جانب تکتے روخان پر گولی چلا گیا تھا۔۔۔

جو ایک ہی بار میں گولیاں برساتا اس کے سارے آدمیوں کو ڈھیر کر چکا تھا۔۔۔مراد کی چلائی گولی روخان کے کندھے میں پیوست ہوئی تھی۔۔۔زرغونہ کے لبوں سے چیخ برآمد ہوئی تھی۔۔۔۔مراد

کا اگلا نشانہ زرغونہ ہی تھی جب روخان آگے بڑھتا زرغونہ کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔

زرغونہ نے نگاہیں اٹھاتے اس کی چوڑی پشت کو گھورا تھا۔۔۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ شخص اس کی خاطر اپنے آپ کو خطرے میں ڈال رہا تھا۔۔۔اس پوری حویلی کی خاطر وہ جتنی غیر اہم تھی اس بات سے یہ شخص سب سے اچھی طرح واقف تھا۔۔۔آج تک اس کا اپنا باپ اس کی ڈھال نہیں بنا تھا۔۔۔

پھر یہ شخص کیوں بن رہا تھا۔۔

زرغونہ کے چہرے کی رنگت بالکل زرد ہو چکی تھی۔۔۔۔کیونکہ اب روخان زخمی بازو کے ساتھ مراد کر ٹوٹ پڑا تھا۔۔جبکہ زرغونہ تو اس کے لفظوں پر ہی ساکت ہو چکی تھی۔۔۔۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میرے خان بابا کی گھر کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی۔۔۔"

وہ اسے بڑی طرح سے پیٹتا اس کا حشر بگاڑ چکا تھا۔۔۔۔دونوں ہی زخمی تھے۔۔۔مگر روخان کی طاقت پھر بھی مراد سے کہیں زیادہ تھی۔۔۔اس کا کسرتی وجود مراد کو پوری طرح سے قابو کے چکا تھا۔۔۔

جب اس نے دیکھا کہ مراد اب ہلنے کے قابل بھی نہیں رہا تو وہ پلٹا تھا۔۔۔جبکہ زرغونہ ساکت کھڑی وہاں لگے لاشوں کے ڈھیر کے جانب دیکھتی اپنے سامنے آن کھڑے ہوتے روخان کی جانب نگاہیں اٹھا گئی تھی۔۔۔

جس کی خون ٹپکاتی غضبناکی بھری سرخ آنکھوں کو تکتے آج پہلی بار زرغونہ کو اس سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔اس نے آگے بڑھ کر زرغونہ کی کلائی اپنی آہنی گرفت میں جکڑی تھی اور اسے کھینچتا ہوا اپنے ساتھ لیے گاڑی کی جان بڑھنے لگا تھا۔۔۔زرغونہ کو اپنی ہڈیاں چٹختی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

وہ لڑکی جسے زرغونہ نے بچایا تھا وہ روخان کے آتے ہی وہاں سے بھاگ گئی تھی۔۔۔ جبکہ روخان کی صورت دیکھ اس پل زرغونہ کو بھی خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

گولیوں کی آواز سن کر گاؤں والے کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتے تھے۔۔۔ روخان جلد از جلد وہاں سے نکلنا چاہتا تھا۔۔ وہ کسی کے سامنے زرغونہ کا نام نہیں آنے دینا چاھتا تھا۔۔۔

کیونکہ اگر یوسفزئی خاندان کی لڑکی کا معاملہ سامنے آجاتا تو دشمنوں نے اس بات کو بہت اچھالنا تھا۔۔ ایسا موقع وہ کسی کو نہیں دینا چاھتا تھا۔۔۔

اسے پچھلی سیٹ پر ڈالتا وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آن بیٹھا تھا۔۔۔کچھ ہی دیر میں دوسرے راستے سے وہ گاڑی نکال کر لے گیا تھا۔۔۔ زرغونہ کی نگاہیں اس کے کندھے سے نکلتے خون پر تھیں۔۔۔وہ بہت ریش ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔

"آپ نے آج جو حرکت کی ہے۔۔۔آپ کو اندازہ بھی نہیں ہے اس پر آپ کو کتنی بڑی سزا مل سکتی ہے۔۔۔دو خاندانوں کی دشمنی کا آغاز ہو سکتا ہے۔۔۔انسان کو اتنا خود غرض اور بد لحاظ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔"

حویلی کے پچھلے دروازے کے پاس گاڑی روکتے اس نے پلٹ کر خون آشام نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔جو آج پہلی بار اسے سہمی ہوئی لگی تھی۔۔۔اس نے وہ خون خرابہ پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔۔

روخان کی سرد لہجے میں کی گئی بات پر اس نے پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ہیزل گرین دلکش نگاہوں میں نمی تیر رہی تھی۔۔۔کچھ آنسو گھنیری پلکوں پر بھی آن ٹھہرے تھے۔۔کریم کلر کی شال میں لپٹی وہ موہنی صورت اس پل بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔

یہ لمحہ صرف ایک پل کے لیے ہی آیا تھا۔۔۔اگلے ہی لمحے وہ چہرے پر سرد تاثرات سجاتا نگاہوں کا زاویہ بدل گیا تھا۔۔۔اسے بے انتہا حیرت محسوس ہوئی تھی جب اس نے اس لڑکی کو بنا کوئی جواب دیئے خاموشی سے گاڑی سے اتر کا باہر جاتے دیکھا تھا۔۔۔وہ یقیناً اس وقت بے پناہ خوف کا شکار تھی۔۔۔۔

اس نے خود بھی نہیں سوچا تھا کہ ایسا کچھ ہو جائے گا وہاں۔۔۔۔

"زرغونہ کہاں چلی گئی تھی۔۔۔کیوں کرتی ہو ایسے۔۔۔؟؟کیوں مجھے زندہ در گور کر دینا چاہتی ہو۔۔؟؟"

اسے اپنے سامنے دیکھ صباحت روتے ہوئے اسے جھنجھوڑ گئی تھیں۔۔جو اس وقت انہیں بالکل گم صُم سی لگی تھی۔۔

"کیا ہوا زرغونہ۔۔۔؟؟اتنی خاموش کیوں ہو۔۔۔؟؟کچھ ہوا ہے کیا۔۔۔؟؟"

بنفشہ بھی آگے آئی تھی۔۔خاجستہ نے جلدی سے دروازہ اندر سے بند کر دیا تھا۔۔۔کیونکہ بانو سن گن لینے کے لیے باہر ہی پھر رہی تھی۔۔۔

"زرغونہ تمہاری شال پر یہ خون۔۔۔کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔۔؟؟ تمہیں کہیں چوٹ لگی ہے کیا۔۔۔؟؟'

خاجستہ اس کی شال پر لگے خون کے دھبے دیکھ پریشانی کے عالم میں بولی تھی۔۔۔زرغونہ نے بھی نگاہیں موڑ کر اس خون کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اسے گاڑی کی جانب لے جاتے روخان کا خون لگا تھا شاید۔۔۔

"گگ گولی لگی ہے۔۔۔"

اس کے لبوں سے اتنی دیر میں بس اتنے ہی الفاظ نکلے تھے۔۔۔

"میرے مولا رحم کرنا۔۔۔کسے گولی لگی ہے زرغونہ۔۔۔؟؟"

صباحت نے دل پر ہاتھ رکھتے تشویش بھری نگاہوں سے بیٹی کو دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔جب ان کے سینے سے لگی وہ انہیں ساری بات

بتاتی چلی گئی تھی۔۔جو سنتے اس وقت ان تمام خواتین کے چہرے روخان کی فکر میں زرد ہو چکے تھے۔۔

ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔روخان نجانے کس حال میں تھا۔۔۔وہ صرف اس کو سب کی نگاہوں سے بچانے کی خاطر زخمی کندھے اور بہتے خون کے ساتھ خود ڈرائیونگ کر کے اسے یہاں چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔

"زرغونہ۔۔۔روخان ٹھیک ہیں نا۔۔۔؟؟"

بنفشہ نے اس کا کندھا جھنجھوڑ کر اس سے پوچھا تھا۔۔۔

"مجھے نہیں پتا۔۔۔"

زرغونہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔جبکہ خاجستہ نے اسے ابھی بھی بے حس بنا دیکھ تاسف بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔صباحت باہر نکل گئی تھیں۔۔۔

"تم ایسا کیوں کرتی ہو زرغونہ۔۔۔تم اس گھر کے مردوں کی بے حسی اور سفاکیت ختم کرنے کے چکر میں خود سفاک اور بے حس ہو چکی ہو۔۔۔تم اپنے ساتھ ساتھ باقی لوگوں کے ساتھ بھی غلط کر رہی ہو۔۔۔تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے۔۔۔اللہ جی پلیز روخان لالہ کی حفاظت کیجئے گا۔۔۔انہیں کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔

روخان لالہ نے جب خان بابا کے پوچھنے پر تمہارا نام لیا نا تو اس بار خان بابا تمہیں کوئی سزا نہیں سنائیں گے بلکہ اپنی بندوق کی ساری گولیاں تمہارے وجود میں اتار دیں گے۔۔۔"

خاجستہ اس پر بہت غصے میں تھی۔۔۔اسے احساس دلانے کی خاطر کے بہت بار وہ بھی غلط کر جاتی تھی خاجستہ غصے میں کچھ بھی بولے جا رہی تھی۔۔۔

"ہاں میں چاہتی ہوں وہ میرا نام لے خان بابا کے سامنے۔۔۔۔میں بھی تنگ آگئی ہوں اپنی زندگی سے۔۔۔نہیں جینا چاہتی ایسے منافق لوگوں کے بیچ۔۔۔اور اس شخص کے احسان کے بدلے ملی زندگی تو

ہر گز نہیں گذارنا چاہتی۔۔۔وہ چاہے دوبارہ پیدا ہو کر آجائے میری نفرت اس کے لیے کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔۔۔

اور وہ اتنا اچھا بالکل بھی نہیں ہے کہ مجھے بچائے گا۔۔۔اپنے خان بابا کے سامنے ہیرو بننے کا شوق ہے اسے۔۔۔کچھ نہیں چھپاتا وہ۔۔۔ یہ بات تو ہر گز نہیں چھپائے گا۔۔۔داداو صول کرنی ہے اسے۔۔ یہی سب کر کے تو خان بابا کے اتنے قریب ہوا ہے انہیں اپنے اشاروں پر چلانے کی خاطر۔۔۔"

زرغونہ خاجستہ کی باتیں سن کر بھڑک اٹھی تھی۔۔۔

اس کا دماغ اس وقت شدید دباؤ کے زیر اثر تھا۔۔۔اس کی نگاہوں کے سامنے سے وہ منظر نہیں ہٹ رہا تھا جب مراد نے اس پر گولی چلانی چاہی تھی اور وہ اس کی ڈھال بن کر آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

اسے اس بات پر مزید غصہ آرہا تھا کہ وہ کیوں اس کی ڈھال بنا تھا۔۔۔اسے مرنے دیتا۔۔۔

وہ نفرت کرتی تھی اس سے۔۔۔اس شخص کی آنکھوں میں بھی اس نے اپنے لیے ہمیشہ نفرت ہی دیکھی تھی۔۔

"زرغونہ اتنی نفرت کیوں کرتی ہو روخان سے۔۔۔اگر وہ نہ ہوتے تو جانتی ہو اس وقت دشمن کیا کرتے تمہارے ساتھ۔۔۔"

بنفشہ نے بھی اسے احساس دلانا چاہا تھا مگر وہ ان سے مزید کوئی بھی بات کیے بغیر وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔اس کی ماں اس شخص کے گن گاتی تھی۔۔۔وہ کسی اور کو بھلا کیسے اس شخص کے خلاف کر سکتی تھی۔۔۔

اور اب جو کچھ اس نے کیا تھا وہ ان سب لوگوں کو مزید عزیز ہونے والا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

روخان کو گولی لگی تھی اور وہ ہاسپٹل میں تھا۔۔اس خبر نے خان بابا سمیت پوری حویلی کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔سب لوگ مہمانوں کو وہیں

چھوڑتے بھاگم بھاگ ہاسپٹل پہنچے تھے۔۔۔خان بی بی اور زرتاج تائی بھی دراب کے ساتھ ہاسپٹل پہنچی تھیں۔۔۔

روخان ان سب کے لیے ہی بہت زیادہ اہمیت کا حامل تھا۔۔۔خان بابا بے پناہ غصے میں تھے۔۔۔اور فوری طور پر یہ جاننا چاہتے تھے کہ روخان پر گولی چلانے کی ہمت کس نے کی تھی۔۔۔

وہ جانتے تھے کہ روخان کبھی کچھ بھی بلاوجہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔اس پر انہیں اپنے بیٹوں اور پوتوں سے زیادہ بھروسہ تھا۔۔۔اور کزئی قبیلے کا نام بیچ میں آرہا تھا۔۔۔جس کے سارے بندے ان کے علاقے میں ہی مارے گئے تھے۔۔۔اور مراد اور کزئی کی حالت بھی

سیریس تھی۔۔۔۔روخان نے بناڈرے یہ بیان دے دیا تھا کہ ان لوگوں کو اس نے ہی مارا تھا۔۔۔اس کی اس بات پر سب ہی حیران تھے کہ ایسا کیا جھگڑا ہو گیا تھا کہ اس نے انہیں جان سے مار دیا تھا۔۔۔

اس سے بھی زیادہ حیرت کی بات یہ تھی کے روخان نے زرغونہ کا نام نہیں آنے دیا تھا بیچ میں۔۔۔

وہ اپنے معاملات کا بتاتا سارا الزام اپنے سر لے گیا تھا۔۔اس نے اپنا خاص آدمی شوکت کو بھیج کر وہاں موجود لڑکی جس کی جان زرغونہ نے بچائی تھی۔۔۔اسے یہ کہلوا دیا تھا کہ وہ کسی کے سامنے بھی

زرغونہ کانام نہیں لے گی۔۔۔جس پر اس لڑکی نے بھی وعدہ کیا تھا۔۔۔کہ جس مہربان بی بی نے اس کی عزت اور جان بچائی تھی۔۔۔

وہ بھلا اسے کیوں مشکل میں ڈالتی۔۔۔روخان نے اس لڑکی کی عزت کی خاطر اس کانام بھی کہیں نہیں آنے دیا تھا۔۔۔

جبکہ دوسری جانب زرعونہ کو جب اس بات کی خبر ہوئی کہ وہ شخص ہر بات اپنے اوپر لے گیا ہے تو زرغونہ کو یقین ہی نہیں آیا تھا۔۔۔یہ تو بہت اچھا موقع تھا اس شخص کے پاس اسے بے عزت کروانے اور سب کے سامنے رسوا کرنے کا۔۔۔۔

وہ اس میں چوک کیسے گیا تھا۔۔۔۔

"میرے سامنے مہان بننا چاہتا ہے۔۔۔یہ کیا سمجھ رہا ہے یہ سب کر کے اس کا امیج اور گھٹیا پن ٹھیک ہو جائے گا میرے سامنے۔۔۔۔ تم ایک انتہائی چالباز انسان ہو روخان۔۔۔۔ مگر میں اس گھر کے باقی لوگوں جیسی بے وقوف نہیں ہوں۔۔۔"

زرغونہ جو سب کے سامنے حساب دینے اور اپنی سزا پانے کے لیے خود کو تیار کر چکی تھی۔۔۔اسے یہ خبر کسی بھی صورت ہضم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔وہ جلے پیر کی بلی کی طرح ادھر سے ادھر ٹہلتی مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔۔

جبکہ صباحت اور خاجستہ اس کی ان باتوں اور حرکتوں پر اسے گھور کر رہ گئی تھیں۔۔

"کچھ نہیں ہو سکتا اس لڑکی کا۔۔۔احسان مند ہونے کے بجائے الٹا الزامات لگا رہی ہے۔۔۔مزا تو تب آتا نا جب روخان تمہارا نام لے لیتے۔۔۔خان بابا نے ابھی اسی وقت تمہیں فریدون لالہ کے ساتھ رخصت کر دینا تھا۔۔۔۔۔"

بنفشہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور روخان کی تکلیف پر آنسو بہانے ہے ساتھ ساتھ سے کوس بھی رہی تھی۔۔۔وہ بھی روخان کو دیکھنے ہاسپٹل جانا چاہتی تھی۔۔۔مگر اس شخص سے ابھی کوئی ایسا رشتہ ہی

نہیں تھا کہ وہ وہاں جا پاتی۔۔۔زرغونہ ان پر ایک نظر ڈالتی باہر نکل گئی تھی۔۔۔

اس کے سر میں بہت زیادہ درد ہو رہا تھا۔۔۔دل و دماغ میں عجیب اضطراب آن ٹھہرا تھا۔۔۔وہ اپنے دھیان میں باہر کی جانب بڑھ رہی تھی جب اسے ایک جانب سے سسکیوں کی آواز آئی تھی۔۔۔

"مجھے آپ کو دیکھنا ہے۔۔۔مورے لے کر نہیں گئیں مجھے۔۔۔آپ گھر کب تک آئیں گے۔۔۔"

برخہ اسے ٹیرس پر کھڑی فون کان سے لگائے کھڑی نظر آئی تھی۔۔۔اس کی باتوں سے صاف ظاہر تھا کہ دوسری جانب اس

وقت کون تھا۔۔۔ایک پل کے لیے زرغونہ کا دل چاہا تھا اس سے فون چھین کر بات کر لے اس شخص سے۔۔۔

پوچھے اس سے کہ ان احسانات کے بدلے کیا چاہتا تھا وہ اس سے۔۔۔اسے نہیں چاہیے تھے کسی کے بھی احسان۔۔۔۔

"مجھے اس وقت تک سکون نہیں ملے گا جب تک آپ کو دیکھ نہ لوں گی۔۔۔"

دوسری جانب سے نجانے کیا کہا گیا تھا کہ برخہ کی بے قراری مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

"زخمی بستر پر پڑا ہے۔۔۔مگر ان کی عاشقی معشوقی ختم نہیں ہو رہی۔۔۔خان بابا کو پتا چل جائے جا اپنے چہیتے کے کرتوت تب مزا آئے۔۔۔۔خیر وہ اس کے پیچھے جتنے پاگل ہیں اگر انہیں پتا چل گیا تو انہوں نے ان دونوں کی شادی کروانے میں ایک سیکنڈ نہیں لگانا۔۔۔"

زرغونہ برخہ کو گھورتی زہر آلود لہجے میں بولتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"خان لالہ آ گئے۔۔۔۔"

وہ اپنے کمرے میں تھی جب خاجستہ نے خوشی خوشی آکر یہ خبر دی تھی۔۔۔خان بابا نے اسے آج انیکسی میں جانے کی اجازت نہیں دی تھی۔۔۔اسے اندر حویلی میں موجود اس کے کمرے میں ہی لایا گیا تھا۔۔۔

سب لوگ ہی اسے ملنے کے لیے اس کے کمرے میں جمع تھے۔۔۔۔صباحت بھی گئی تھیں۔۔۔خان بی بی نے نجانے کیا کیا شے قربان کرتے اس کا صدقہ اتارا تھا کہ وہ صحیح سلامت واپس لوٹ آیا تھا۔۔۔

کچھ دیر اس کے پاس رکنے کے بعد خان بی بی نے اس کی آرام کے غرض سے سب کو باہر بھیج دیا تھا۔۔۔تاکہ وہ آرام کر سکیں۔۔۔۔

یہ بات سب نے ہی نوٹ کی تھی کہ سب لوگ روخان سے ملنے آئے تھے سوائے اس گھر کی سب سے بد تمیزی اور نکچڑی لڑکی کے۔۔۔جو ہمیشہ اسے سب کے سامنے بے عزت کرتی آئی تھی۔۔۔

اور آج بھی اس کی عیادت کرنے کو نہ آکر اس نے اپنی اوقات دکھا دی تھی۔۔۔۔

"زرغونہ ان کو گولی لگی ہے کندھے پر۔۔نشانہ سینے پر ہی تھا۔۔یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔اور تم کتنی احسان فراموش اور بے حس ہو۔۔۔ان کی عیادت تک کرنے نہیں گئی تم۔۔۔"

خاجستہ اور بنفشہ اس کو شرم دلانے کے لیے اس کے پاس آئی تھیں۔۔۔مگر زرغونہ نے ان کی باتوں کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

"جاتے ہوئے لائٹ آف کرتی جانا۔۔۔مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔"

کمفرٹر سر تک اوڑھتے اس نے کہا تھا۔۔۔جس پر وہ دونوں اسے گھورتی وہاں سے نکل گئی تھیں۔۔۔

ان کے جانے کے بعد زرغونہ کافی دیر ایسے ہی کروٹ پر کروٹ بدلتی سونے کی کوشش کرتی رہی تھی۔۔مگر عجیب سی بے چینی تھی جو رگ وپے میں سرایت کیے ہوئے تھی۔۔۔

"کیا مصیبت ہے۔۔۔؟؟؟اس شخص کا خیال میرے دماغ سے کیوں نہیں نکل رہا۔۔۔"

وہ زچ ہوتے بولی تھی۔۔۔رات کا ایک بج رہا تھا جب وہ اپنے بستر سے نکلی تھی۔۔۔حویلی کے باہر کی لائٹس اب بھی آن تھیں۔۔۔گارڈز بندوقیں اٹھائے گشت کر رہے تھے۔۔

اندر بھی کہیں کہیں کوئی جاگ رہا تھا۔۔گھر کے مردوں کا حویلی لوٹنے کا کوئی مقررہ وقت نہیں تھا۔۔۔ان سے پوچھ گچھ کرنے والا کوئی نہیں تھا۔۔۔زرغونہ نے اپنے گرد مہرون رنگ کی شال اوڑھ رکھی تھی۔۔۔باہر نکلتے ہی شدید ٹھنڈ نے اسے اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔۔۔اس کے کمرے میں بھی کافی ٹھنڈ تھی۔۔۔

چھوٹا سا ہیٹر تھا جو ٹھنڈ کو کم کرنے میں ناکام ہی رہتا تھا۔۔مگر اس نے کبھی ایسی آسائشوں کی ڈیمانڈ نہیں کی تھی۔۔۔

وہ دبے پیر چلتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔جہاں دن کے وقت گھر کی خواتین اور ملازمین کا رش لگا رہتا تھا وہ جگہ ابھی بالکل خالی

تھی۔۔۔زرغونہ کو خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ کہاں اور کیا کرنے جارہی تھی۔۔۔

اس کا کیا انجام ہو سکتا تھا۔۔۔مگر اس کے دماغ میں جتنی الجھنیں چل رہی تھیں۔۔۔اسے ان کا حل چاہیے تھا۔۔

روخان کے کمرے کے دروازے کے سامنے آن کھڑے ہوتے اس کے ہینڈل گھمایا تھا۔۔۔اگلے ہی لمحے دروازہ کھلتا چلا گیا تھا۔۔۔

زرغونہ کا دل ایک پل کے لیے لرزا تھا۔۔۔اس کا یہاں آنے کا فیصلہ درست بھی تھا یا نہیں۔۔

کمرے میں ملگجا سا اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔۔۔زرعونہ کو گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔۔وہ اندر داخل ہوتی دروازہ بند کر گئی تھی۔۔۔ وہیں کھڑے کھڑے اس نے سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارتے کمرے کی ساری لائٹس آن کر دی تھیں۔۔۔

سامنے ہی اسے وہ جہازی سائز بیڈ پر پُر سکون نیند سوتا نظر آیا تھا۔۔۔زرغونہ کے چہرے پر خفگی کے آثار پھیل گئے تھے۔۔۔یہ شخص اتنے سکون سے کیسے سو سکتا تھا بھلا۔۔۔اتنے لوگوں کا قصور وار۔۔۔

نجانے کتنی آہیں اور بد دعائیں لگی ہو نگی اسے کو۔۔۔پھر اتنا سکون کیسے تھا اس کے چہرے پر۔۔۔زر غونہ کو یہ سکون ہر گز بر داشت نہیں ہوا تھا۔۔۔

وہ چلتی ہوئی اس کے قریب آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اس کا چہرا بے پناہ سرخ ہو رہا تھا۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اسے کیسے اٹھائے۔۔۔وہ زخمی بھی تھا۔۔۔کوئی ایسی ویسی حرکت بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔

"سنو۔۔۔۔اٹھو مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔'

کافی فاصلے پر کھڑے زرغونہ نے اسے آواز لگائی تھی۔۔۔وہ اسی پوزیشن میں گہری نیند سو رہا تھا۔۔۔

اس کے خوبرو دلکش نقوش سوتے ہوئے مزید پرکشش اور دلفریب لگ رہے تھے۔۔۔گھنی مونچھوں تلے پیوست اعنابی لب سوتے میں بھی سختی سے آپس میں پیوست تھے۔۔۔وہ شخص وجاہت اور دلکشی کا شاہکار تھا۔۔۔لڑکی اس کی وجاہت اور پاورفل شخصیت کی دیوانی تھیں۔۔۔

زرغونہ جو اس کی جانب تکتے کچھ پل کے لیے اپنی نگاہیں تک ہٹانا بھول گئی تھی۔۔۔اگلے ہی پل خود کو خوب لعنت ملامت کرتے اس نے نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔۔

"بات سنو پلیز۔۔۔"

زرغونہ نے اب کی بار آگے بڑھتے اس کے پیر کی سائیڈ سے کمفرٹر پکڑ کر اسے ہلایا تھا۔۔۔جب اسی لمحے روخان نے آنکھیں کھولتے سرخی مائل نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔۔

زرغونہ اسکے ایک دم سے آنکھیں کھولنے پر گھبراتی ہوئی پیچھے ہٹی تھی۔۔۔

"آپ یہاں اس وقت کیا کر رہی ہیں۔۔۔؟؟"

یہ لڑکی بد تمیز تو تھی ہی مگر اتنی بے وقوف بھی ہو گی اسے اندازہ نہیں تھا۔۔۔

"تمہاری عیادت کو بالکل بھی نہیں آئی۔۔۔"

زرغونہ نے چہرے پر ہمیشہ کی طرح سرد تاثرات سجاتے اسے جواب دیا تھا۔۔۔۔

"مجھے ایسی کوئی توقع یا چاہ ہے بھی نہیں۔۔۔"

اس نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا تھا۔۔۔

"آپ جائیں یہاں سے۔۔کسی نے دیکھ لیا تو نیا ڈرامہ بن جائے گا۔۔۔"

روخان اسے وہیں جمع کھڑا دیکھ بولا تھا۔۔۔

وہ اسے دن سے اب کافی بہتر لگ رہی تھی۔۔۔۔گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھی وہ سہمی ہوئی چڑیا لگی تھی اسے۔۔۔۔

مگر اس وقت وہ واپس سے اپنے ازلی خود سر روپ میں لوٹتی وہیں دھاڑتی ہوئی شیرنی تھی جو بولنے سے پہلی سوچنا بھی ضروری نہیں سمجھتی تھی۔۔۔

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے یہاں کھڑے ہونے کا۔۔۔اور نہ ہی تمہارے ساتھ بدنام ہونے کا۔۔۔اس کے لیے تمہیں تمہاری وہ برخہ ہی مبارک ہو۔۔۔"

زرغونہ نے اسے باور کروایا تھا کہ وہ اس بات سے ناواقف نہیں تھی۔۔۔توقع کے عین مطابق اس شخص کے چہرے پر کسی قسم کی گھبراہٹ یا خوف کا احساس نمودار نہیں ہوا تھا۔۔۔

وہ خاموش نگاہوں سے اس کی جانب تکے گیا تھا۔۔۔پہلے کبھی اس نے اس طرح نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔زرغونہ کو اس کے انداز سے گھبراہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔

مگر اس نے اپنے خوف کو ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

"تم نے خان بابا کے سامنے میرا نام کیوں نہیں لیا۔۔۔مجھے اس شخص کی گولی سے بچانے کے لیے میرے سامنے کیوں آئے۔۔۔کیا سوچ کر میری ڈھال بنے۔۔تم یہ سب کیوں کر رہے ہو۔۔۔مجھے وجہ جاننی ہے۔۔۔۔کیونکہ تمہارے اصلی سفاک روپ تو میں بہت بار دیکھ چکی ہوں۔۔۔یہ کونسا منافق روپ تھا جو تم نے دکھایا مجھے۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں بھی باقی سب کی طرح اندھی ہو کر تمہارے گن گانے لگوں گی۔۔

تمہاری وہ درندگی بھول جاؤں گی جو تم نے اپنے خان بابا کے ساتھ مل کر میری بہن پر دکھائی۔۔۔"

زرغونہ اس بات کی پرواہ کیے بغیر کے وہ اس وقت روخان کے کمرے میں کھڑی تھی۔۔۔اونچی آواز میں چیختی غصے سے بولے جا رہی تھی۔۔۔روخان کچھ دیر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اسے بولتا دیکھے گیا تھا۔۔۔۔

سیاہ لباس پر مہرون شال اوڑھے وہ اپنی آوارہ لٹوسے بے پرواہ ہمیشہ کی طرح سادگی اور بے خبری میں غضب ڈھا رہی تھی۔۔۔اس لڑکی

کو اپنے حسن کی قطعاً اندازہ نہیں تھا۔۔۔جو کسی کو بھی چاروں شانے چت کر دینے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔۔

مگر روخان کو تو اس بات پر غصہ آرہا تھا کہ یہ لڑکی کیا سوچ کر اس کے کمرے میں آئی تھی۔۔۔یہ نادانی نہیں بے وقوفی تھی اس طرح رات کی دوسرے پہر کسی نامحرم کے کمرے میں جانے کی۔۔۔۔

وہ کمفرٹر ہٹاتا اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔اس کے کندھے میں درد کی شدید لہر اٹھی تھی۔۔۔جسے دانت دبا کر ضبط کرتا وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔وہ اس وقت سیاہ لباس میں ملبوس اپنی شاندار شخصیت اور

کسرتی چوڑے وجود کے ساتھ کھڑا ایک پل کے لیے زرغونہ کی رنگت سرخ کر گیا تھا۔۔۔۔

وہ الٹے قدموں پیچھے ہوئی تھی۔۔۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ یہ شخص اتنا دل گردہ رکھتا تھا کہ ایسے اٹھ کھڑا ہو گا۔۔۔وہ تو اسے بستر پر بے بس اور لاچار پڑا سمجھ کر آئی تھی۔۔۔

"میں آپ کو آپ کی کسی بھی بات کا جواب دینے کا پابند نہیں ہوں بی بی۔۔۔میں نے کسے کیا بولا اور کیوں بولا اس کے لیے بھی کم از کم آپ کو تو جوابدہ نہیں ہوں۔۔۔"

روخان چلتا ہوا اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے اپنے سیاہ شال اپنے کندھے کے گرد لپیٹ لی تھی۔۔۔اس کا روم ہیٹر آن تھا۔۔۔کمرے میں ٹھنڈ کی شدت بہت کم تھی۔۔۔مگر اسے اپنے زخم کو کور کرنا تھا۔۔۔ہمیشہ بالوں کو پیشانی پر اچھی طرح سے سیٹ کر کے رکھتا تھا۔۔۔مگر آج وہ بے ترتیبی سے اس کی پیشانی پر بکھرے اسے مزید جاذب نظر بنا رہے تھے۔۔

"میں خان بابا کو سب بتا دوں گی۔۔۔نہیں چاہیے تمہارا یہ احسان۔۔۔۔"

زرغونہ نے بے خوفی سے کہا تھا۔۔۔وہ زخمی ہونے کے باوجود اس کے سامنے اپنے چوڑے کسرتی وجود کے ساتھ کھڑا ماحول پر پوری طرح سے چھایا ہوا تھا۔۔۔

زرغونہ کا دھان پان سا نازک وجود اسکے سامنے چھوٹی سی گڑیا کے جیسا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔جو اس دیو قامت کا مقابلہ کرنے کے لیے بہت کمزور تھا۔۔۔

زرغونہ کو ایک دم سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔وہ اب تک اس شخص کے ساتھ جتنی بد تمیزی کر چکی تھی وہ سارے بدلے ایک ہی بار میں لے سکتا تھا۔۔۔

"آپ کو کب منع کیا میں نے۔۔۔۔؟ آپ جس کو جو بھی بتانا چاہیے بتا سکتی ہیں۔۔۔۔مجھے فرق نہیں پڑتا۔ہاں مگر اس کے بعد پھر اپنا انجام سوچ لیجیئے گا۔۔۔کہ آپ کے ساتھ کیا ہو سکتا ہے اس کے بعد۔۔۔اب کی بار میں بچانے نہیں آؤں گا۔۔۔"

اس کے مقابل کھڑا وہ اسے وارن کر رہا تھا۔۔۔زرغونہ کی ہیزل گرین نگاہیں ایک دم سے جھک گئی تھیں۔۔۔مگر اس کو غصہ بہت آیا تھا۔۔۔جو اس کی سرخ پڑتی رنگت سے ظاہر ہو رہا تھا۔۔۔

"میں بتاؤں گی خان بابا کو۔۔۔مجھے تمہارا احسان کسی قیمت پر نہیں چاہیے۔۔۔ جہاں مدد کرنی تھی وہاں تو تم نے کی نہیں۔۔۔اب یہ سب کر کے کیا ثابت کرنا چاہتے ہو کہ تم بہت اچھے ہو۔۔۔"

زرغونہ کو اس شخص پر بلاوجہ غصہ آیا رہتا تھا۔۔۔وہ اچھا کرتا تھا یا برا زرغونہ کو وہ غلط ہی لگتا تھا۔۔۔

"مجھے ثابت کرنے کے ضرورت نہیں ہے۔۔۔ پورا قبیلہ جانتا ہے میں کتنا اچھا ہوں۔۔۔"

وہ جو پہلے اس سے بات کرنے بھی گوارہ نہیں کرتا تھا۔۔۔نہ اس کی جانب دیکھتا تھا۔۔۔ آج اسے دوبدو جواب دیتا نگاہیں اس کے سرخ پڑتے چہرے پر ہی فوکس کیے ہوئے تھا۔۔۔

زرغونہ کو اس کا یہ انداز مزید خوف میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔یقیناً وہ ایسا صرف اس لیے کر رہا تھا کہ وہ اس کے کمرے میں رات کے دوسرے پیر تنہا آئی تھی۔۔۔وہ اسے احساس دلانا چاہتا تھا کہ یہ غلط حرکت تھی۔۔۔

مگر زرغونہ کو اس وقت تک سکون نہیں ملنا تھا جب تک وہ پوری طرح سے اپنا غصہ نہ نکال لیتی۔۔۔

اس کی بات کے جواب میں وہ بھی غصے سے کچھ بولنے ہی والی تھی جب اسی پل دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔زرغونہ کی رنگت ایک دم سے زرد ہوئی تھی۔۔۔وہ اس کے کمرے کے وسط میں اس کے بالکل سامنے کھڑی تھی۔۔۔

اگر اس وقت کوئی اندر آجاتا تو اس کی عزت کا جنازہ نکل جانا تھا۔۔۔

اس نے پلٹ کر روخان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس کے چہرے پر زرا سی گھبراہٹ کا احساس نہیں تھا۔۔

"کک کون ہے باہر۔۔۔۔؟؟؟"

ابھی کچھ دیر پہلے بڑی بڑی باتیں کرنے والی کے ابھی خوف سے ہوش اڑ چکے تھے۔۔روخان نے چہرا جھکاتے اپنے چہرے پر آتی مسکان کو چھپایا تھا۔۔۔اس شیرنی کو بھیگی بلی بننے میں زیادہ وقت نہیں لگتا تھا۔۔۔

آج دوبار وہ اس کا یہ سہما ہوا روپ دیکھ چکا تھا۔۔۔

"سائیں دراب سائیں آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔"

اسکے پوچھنے پر شوکت نے بتایا تھا۔۔۔یقیناً دراب خان بھی اس کے ساتھ باہر کھڑا تھا۔۔۔

"ابھی میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔سونا چاہتا ہوں۔۔۔ان سے کہیں صبح مل لے۔۔۔"

روخان کی بات پر وہ لوگ واپس پلٹ گئے تھے۔۔۔

جبکہ دوسری جانب زرغونہ نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اگر وہ اسے بدنام کرنا چاہتا تو آرام سے کر سکتا تھا۔۔۔اسے ایک سیکنڈ نہ لگتا دراب کو اندر بلانے میں۔۔۔

یہ شخص صبح سے اتنا ہمدرد کیوں بن رہا تھا اس کا۔۔۔کیونکہ ناپسند تو وہ دونوں ایک دوسرے کو ایک جتنا ہی کرتے تھے۔۔۔پہلے بھی تو کئی بار وہ اسے اس کے باپ اور باقی گھر والوں کے ہاتھوں بے عزت

کرواچکا تھا۔۔۔اور جس طرح سے اس نے اس شخص کے قدموں میں گر کر اپنی بہن کو اس عذاب سے بچانے کے لیے واسطے دیئے تھے یہ بات ابھی زیادہ پرانی تو بالکل بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

"کیا آج ساری رات یہیں کھڑے رہنے کا ارادہ ہے آپ کا۔۔۔۔؟؟"

روخان کے بھاری گھمبیر لہجے پر زرغونہ نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تم یہ جو اچھے بننے کی منافقت کر رہے ہو۔۔۔۔یوسفزئی قبیلے کے سبھی لوگوں کو اپنے جال میں پھنسا سکتے ہو مجھے نہیں۔۔۔"

اس کا شکریہ ادا کرنے کے بجائے وہ اسے باتیں سناتی وہاں سے پلٹ آئی تھی۔۔۔

جبکہ روخان کی نگاہیں اس کی پشت پر جم سی گئی تھیں۔۔۔ان سیاہ آنکھوں میں اس پل سرد مہری مزید بڑھ گئی تھی۔۔ سیگریٹ سلگھاتا وہ بیڈ پر لیٹنے کے بجائے صوفے پر انتہائی غیر آرام دہ حالت میں آن بیٹھا تھا۔۔ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کی آنکھوں کی سرخی بڑھتی جارہی تھی۔۔۔

نجانے کتنے سیگریٹس ختم کر چکا تھا وہ۔۔۔ مگر دل کو سکون نہیں مل رہا تھا۔۔۔ عجیب سی اضطرابی بھری کیفیت چھائی ہوئی تھی۔۔ وہ نجانے کتنے سیگریٹس ختم کر چکا تھا۔۔۔

اس کا سامنے ٹیبل پر رکھا موبائل کافی دیر بجتا رہا تھا۔۔۔ برخہ اسے کالز اور میسجز کرتی اس کی فکر میں پاگل ہو رہی تھی۔۔ وہ اس لڑکی کو کئی بار سمجھا چکا تھا مگر وہ محبت کی ماری اس کی کوئی بات سمجھتی ہی نہیں تھی۔۔۔۔

روخان نے ہاتھ بڑھا کر موبائل آف کر دیا تھا۔۔۔ سیگریٹ کی بو پورے کمرے میں پھیل چکی تھی۔۔۔ مگر اس کا نشہ ابھی ختم نہیں

ہوا تھا۔۔۔ایک ڈبی ختم ہونے کے بعد وہ اب دوسری سلگھا چکا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"تھینک گاڈ پیپرز ختم ہوئے۔۔۔جان کا عذاب ہی بن گئے تھے۔۔۔نہ ٹھیک سے کچھ کھایا پیا جارہا تھا اور نہ نیند پوری ہو رہی تھی۔۔۔میں تو آج جا کر آرام سے سوؤں گی۔۔۔"

بنفشہ چہکتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔وہ تینوں ایک ساتھ ہی کمرہ امتحان سے باہر آئی تھیں۔۔ان کے چہروں پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔ان تینوں کا پیپر بہت اچھا ہوا تھا۔۔۔زرغونہ ان کی

باتوں پر مسکراتو دیتی تھی۔۔۔ مگر وہ جب بھی ایسے زبردستی مسکرانے کی کوشش کرتی تھی اس کی آنکھیں اتنی ہی اداس ہو جاتی تھیں۔۔۔

جو سامنے والے کو اس کے خود پر کیے ضبط کا احساس دلاتی تھیں۔۔۔ وہ لڑکی اپنے اندر ڈھیروں غموں کو لیے جی رہی تھی۔۔ اپنی ماں کی تکلیفوں بھری زندگی دیکھ سسکتے ہوئے اور اپنی بہنوں کی ساتھ ہوئے ظلم پر تڑپتے ہوئے۔۔ وہ اپنی ماں کو اس اذیت بھری زندگی سے نکالنا چاہتی تھی۔۔

وہ اپنی بہنوں سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔ماہ گل کے وقت تو ان کو کچھ پتا ہی نہیں لگنے دیا گیا تھا اور اسے دشمنوں کے ہاتھ سونپ دیا گیا تھا۔۔۔لیکن یہ بات سوچتے اس کے دل سے ابھی بھی خون رس رہا تھا کہ زرمینے اس کے آگے روتی مدد مانگتی سسکتی ہوئی رخصت کر دی گئی تھی۔۔۔

وہ اپنی بہن کے لیے کچھ نہیں کر پائی تھی۔۔۔اس کا دل ابھی بھی تکلیف سے چور تھا۔۔۔اس نے ان لوگوں کے ساتھ یونی آنا تو شروع کر دیا تھا۔۔۔کیونکہ وہ اپنے خواب کو تکمیل تک پہنچا کر اپنی ماں کو اس اذیت بھری زندگی سے نکالنا چاہتی تھی۔۔۔

"کچھ کھا لیتے ہیں مجھے بہت سخت بھوک لگی ہے۔۔۔"

خاجستہ نے کیفے کا رخ کیا تھا۔۔۔ان کی گاڑی باہر آچکی تھی۔۔۔

مگر انہوں نے ناشتہ بھی ٹھیک سے نہیں کیا تھا۔۔۔اس لیے پہلے کچھ کھا کر پھر جانا چاہتی تھیں۔۔۔روخان بابا کے ساتھ کسی دوسرے شہر گیا ہوا تھا۔۔۔ آج انہیں دراب خان نے لینے آنا تھا مگر کسی ضروری کام کے باعث نہیں آپایا تھا۔۔۔جو واقع زرغونہ کے ساتھ اس دن پیش آیا تھا۔۔۔روخان انہیں ہمیشہ گھر کے کسی فرد کے ساتھ ہی بھیجتا تھا۔۔

صبح بھی انہیں امیل ہی چھوڑنے آیا تھا۔۔۔زیادہ تر یہ فریضہ دراب ہی سر انجام دے رہا تھا۔۔۔وہ زرغونہ سے بات کرنا چاہتا تھا مگر اسے موقع نہیں مل رہا تھا۔۔۔۔

"مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔میں گاڑی میں بیٹھنے لگی ہوں تم دونوں بھی وہیں آجانا۔۔۔"

زرغونہ بے دلی سے کہتی ان کے روکنے کے باوجود مین گیٹ کی جانب قدم بڑھا گئی تھی۔۔۔وہ ابھی مین گیٹ سے فاصلے پر ہی تھی جب اچانک سے کوئی شخص اس کی راہ میں حائل ہوتا اس کا راستہ روک گیا تھا۔۔۔۔

اس حرکت پر زرغونہ نے ناگواری بھری نگاہوں سے مقابل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جہاں کھڑے وجاہت یوسفزئی کو دیکھتے اس کے چہرے کی رنگت ایک پل کے لیے بدلی تھی۔۔۔مگر اگلے ہی پل وہ اپنے آپ کو مضبوط ظاہر کرتی اس کی جانب ناگواری بھری نگاہوں سے دیکھنے لگی تھی۔۔۔

"یہ کیا طریقہ ہے۔۔۔؟؟آگے سے ہٹو۔۔۔"

زرغونہ نے بہت مشکل سب خود پر قابو پاتے کہا تھا۔۔۔

"کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟"

مقابل پر اس کے خفگی بھرے لہجے کی پرواہ ہی نہیں تھی۔۔۔لبوں پر مسکراہٹ سجائے وہ بہت خوشگواریت بھرے لہجے میں اس سے بولا تھا۔۔۔

"اور کزئی قبیلے کی بہت تعریف سنی تھی۔۔۔۔مگر اس قبیلے کے مرد کس قماش کے ہیں اس کا اندازہ تمہیں دیکھ کر ہو رہا ہے۔۔۔۔ایک شریف مرد کو زیب نہیں دیتا ایسے کسی کا راستہ روکنا۔۔۔"

زرغونہ اس سے الجھنا نہیں چاہتی تھی۔۔اسی خاطر سائیڈ سے ہوتے وہاں سے جانا چاہا تھا۔۔۔مگر وہ پھر سے اس کے راستے میں آتا اس کے لیے روکاوٹ بنا تھا۔۔

"آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔۔خاص طور پر یہاں آپ سے ملنے آیا ہوں۔۔ایسے تو مت کریں۔۔۔آج خوش قسمتی سے آپ کا وہ باڈی گارڈ بھی موجود نہیں ہے۔۔آپ کے ساتھ اس حویلی میں کیا کیا ہوتا ہے۔۔۔آپ اور آپ کی مدر وہاں کس قدر مشکل زندگی گزار رہی ہیں میں سب باتوں سے واقف ہوں۔۔۔کیا پتا مجھ سے بات کر کے آپ اپنی بہنوں کے بارے میں بھی کچھ جان سکیں۔۔۔یا ان سے ملنے کا موقع پا سکیں۔۔۔۔مروت قبیلے سے میرے بہت اچھے مراسم ہیں۔۔

میں آپ کو آپ کی بہن سے ملوا سکتا ہوں۔۔۔"

وہ جو وہاں سے جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔بہن کے نام پر اس کے بدلتے تاثرات دیکھ وجاہت نے مسکراتی آنکھوں سے آخری جملہ ادا کیا تھا۔۔۔وہ سمجھ گیا تھا کہ تیر نشانے پر لگا ہے۔۔۔

زرغونہ جاتے جاتے رک سی گئی تھی۔۔۔

"میں کیسے بھروسہ کرلوں تم پر۔۔؟تم تو خان بابا کے دشمن قبیلے سے ہو۔۔۔"

زرغونہ کے دل میں اپنی بہن کے لیے تڑپ جاگی تھی۔۔۔وہ زرمینے سے ملنے اس کی خیر خبر پانے کو تڑپ رہی تھی۔۔یہ بھی جانتی تھی

کہ اس حویلی میں رہتے وہ کبھی اپنی بہن کے بارے میں جان نہیں پائے گی۔۔۔

"آپ بھی تو اپنے خان بابا کو دشمن مانتی ہیں اپنا۔۔۔دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے۔۔۔"

وجاہت کی نگاہیں اس کے صبیحہ چہرے سے ہٹنے کو تیار نہیں تھیں۔۔۔یہ لڑکی حسن اور خوبصورتی کی دولت سے مالا مال تھی۔۔ زرغونہ کو اس کی نگاہیں بہت عجیب سی لگی تھیں۔۔۔

اس دن اس کی خاطر روخان نے جس شخص کو بہت بری طرح سے پیٹا تھا وہ اس شخص کا چھوٹا لالہ ہی تھا۔۔۔وہ اتنا غلیظ تھا تو یہ بھی تو ویسا

ہو سکتا تھا۔۔۔زرغونہ اتنی بے وقوف تو بالکل بھی نہیں تھی کہ ایسے ہی کسی کی باتوں میں آجاتی۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔آپ کو کسی نے غلط اطلاع دی ہے۔۔۔ میرے خان بابا بہت اچھے ہیں۔۔۔۔"

زرغونہ نے بظاہر تو بہت یقین سے یہ بات کہی تھی۔۔مگر اس کے منہ میں کڑواہٹ سی گھل گئی تھی۔۔۔جبکہ سامنے کھڑا شخص ہنسا تھا۔۔۔

"میں جب بھی آپ سے ملتا ہوں بہت متاثر کرتی ہیں آپ مجھے۔۔۔

تمام قبیلوں کی سب سے زیادہ بہادر اور منفرد لڑکی ہیں آپ۔۔۔

دشمنی ایک جانب مگر مجھے آپ بہت پسند آئی ہیں۔۔۔"

وجاہت نے بنا کسی جھجھک کے یہ بات کہہ دی تھی۔۔۔جبکہ زرغونہ کی رنگت غصے سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔وہ۔اس شخص سے بات ہی کیوں کر رہی تھی جو حد سے بڑھ رہا تھا۔۔۔

"لیکن مجھے نہ تو تم پسند ہو نہ ہی کسی بھی طرح سے تم نے متاثر کیا ہے مجھے۔۔۔دوبارہ اس طرح سے میرا راہ روکنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔اچھا نہیں ہو گا۔۔۔"

زرغونہ یہ بات کہتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔۔جبکہ وجاہت اور کزئی کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں ناچتی پراسراریت کچھ اور ہی کہہ رہی تھی۔۔

جس پر اس نے غور نہیں کیا تھا۔۔۔وہ تو بس وہاں سے جان چھڑوا کر آگئی تھی۔۔۔

جیسے ہی وہ گاڑی میں آکر بیٹھی اس کے جھنجھلاہٹ بھرے انداز میں گاڑی کا دروازہ بہت زوردار آواز سے بند کیا تھا۔۔۔فرنٹ سیٹ پر بیٹھے شخص کی جانب تکے بغیر۔۔۔۔جو بیک ویو مرر سے اسی کا بے انتہا سرخ چہرا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"کیاہوا سب خیریت ہے۔۔۔۔؟؟"

اس کی گھمبیر بھاری آواز گاڑی میں گونجی تھی۔۔۔زرغونہ جو اپنے ہی دھیان میں تھی روخان کی آواز پر جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ اس رات کے بعد سے آج اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔کتنے مضبوط اعصاب اور جسامت کا مالک تھا یہ شخص۔۔۔

گولی لگنے کے بعد بھی اس نے زیادہ آرام نہیں کیا تھا۔۔۔وہ خان بابا کو اکیلا نہیں چھوڑتا تھا نہ ہی خان بابا اس کے بغیر چل سکتے تھے۔۔۔

اس وقت بھی سفید رنگ کے کلف لگے لباس میں ملبوس اسے دیکھ کر ہی لگ رہا تھا کہ وہ کسی بیٹھک کو نبٹا کر ہی آرہا تھا۔۔۔پھر کسی مظلوم کی بد دعائیں لے کر ہی آرہا ہو گا۔۔۔زرغونہ کی نگاہیں اس کے وجیہہ سراپے کا معائنہ کرتیں اسے گھورتی رہی تھیں۔۔۔

جو ابھی بھی بیک ویو مرر سے ہی اسی دیکھ رہا تھا۔۔

زرغونہ کی ہیزل گرین آنکھیں جھک گئی تھیں۔۔۔۔وہ اس کے سامنے اس ملاقات کو پوشیدہ رکھنا چاہتی تھی۔۔۔مگر ایسا ممکن ہی نہیں ہوا تھا۔۔۔

"یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔۔؟؟"

روخان کی نظر یونیورسٹی کے گیٹ سے نکلتے وجاہت پر پڑ چکی تھی۔۔

اس کے سرد لہجے پر زرغونہ نے بھی نگاہیں اٹھا کر اس کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا تھا۔۔۔

جہاں وجاہت کی نگاہیں بھی اسی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔اس کے چہرے کی مسکراہٹ بہت واضح اور کچھ کہتی ہوئی تھی۔۔روخان کا پارہ چڑھ گیا تھا۔۔۔

"یہ آپ سے ملنے آیا تھا۔۔۔؟؟"

اسی سرد و سپاٹ لہجے میں پوچھا گیا تھا۔۔۔ زرغونہ نے سرخ ہوتی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ یہ شخص اتنا ٹھیک اندازہ کیسے لگا گیا تھا۔۔

"تمہارا دماغ خراب ہے۔۔۔ یہ مجھ سے ملنے کیوں آئے گا۔۔۔؟؟"

زرغونہ تقریباً چلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ یہ شخص ہمیشہ کچھ ایسا ہی بول دیتا تھا کہ وہ چیخ پڑتی تھی۔۔۔ گاڑی کے شیشے بند ہونے کی وجہ سے اس کی آواز باہر نہیں جا پائی تھی۔۔۔

"یہ تو آپ ہی بتا سکتی ہیں۔۔۔"

روخان کو گاڑی میں بیٹھا دیکھ وجاہت اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل چکا تھا۔۔۔اس شخص کے اس شکی انداز پر زرغونہ کہ رنگ مزید سرخ ہوئی تھی۔۔۔اس کی کنپٹی سلگ اٹھی تھی۔۔۔

"تمہارا دماغ خراب ہے۔۔۔میں اس انسان سے کیوں ملوؤں گی۔۔۔"

زرغونہ اس کی بالکل ٹھیک لگائے اندازے پر تلملاہٹ کس شکار تھی۔۔۔

اسے خاموش کروانے کی خاطر وہ ہمیشہ کی طرح اس پر چلاتی اس سے بدتمیزی کر رہی تھی۔۔۔روخان نے ایک نظر اس کے دوپٹے کے

ہالے میں مقید حسین چہرے کو تکا تھا اور پھر گاڑی سٹارٹ کر گیا تھا۔۔۔

کیونکہ باقی تینوں بھی آچکی تھیں۔۔۔برخہ اور بنفشہ میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھنے میں تھوڑی بحث بھی ہوئی تھی۔۔۔برخہ تو ہٹنے کو تیار ہی نہیں تھی۔۔۔بنفشہ ہی روخان کے سامنے ڈرامہ نہ بننے کی خاطر پیچھے آکر بیٹھ گئی تھی۔۔۔مگر پورا وقت اس کی بڑبڑاہٹ جاری رہی تھی۔۔

زرغونہ کا دھیان تو ان کی جانب تھا ہی نہیں۔۔۔وہ پورا وقت روخان کو گھورتی رہی تھی۔۔۔جس نے دوبارہ اس کی جانب نہیں دیکھا

تھا۔۔وہ بالکل سامنے دیکھتا گاڑی چلاتا برخہ کے بار بار مخاطب کیے جانے پر اسے اسکے باتوں کے جواب دے رہا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مورے یہ لوگ ہم سے اتنی نفرت کیوں کرتے ہیں۔۔۔اس گھر کی باقی بیٹیاں ناپسندیدہ لباس بھی نہیں پہنتیں اور ہم بہنوں سے ہماری زندگی کے اتنے اہم فیصلے میں بھی رائے نہیں لی جاتی۔۔۔"

وہ اپنی ماں کی گود میں سر رکھے کارپٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں سے نکلتے آنسو صباحت کی گود میں گر رہے تھے۔۔۔اسے

آج صبح ہی پتا چلا تھا کہ برخہ کی بات روخان سے طے ہونے جا رہی تھی۔۔برخہ اور روخان کی محبت سے تو وہ بھی واقف تھی۔۔۔

کتنی آسانی سے وہ ایک دوسرے کو مل رہے تھے۔۔۔جبکہ ان بہنوں کو ان کی بنیادی ضروریات تک مہیا نہیں کی جاتی تھیں۔۔۔

ان کے بیمار پڑنے پر انہیں ہاسپٹل تک جانے کی اجازت بھی نہیں تھی۔۔۔

اپنے حق کی خاطر آواز اٹھانے پر ان کے باپ کا تھپڑ تیار رہتا تھا ان کے لیے۔۔

زرغونہ اس پل بہت زیادہ دل برداشتہ ہو رہی تھی۔۔۔اس کی آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔

وہ ایسے ہی بیٹھی تھی جب اچانک سے انہیں باہر سے ایک شور اٹھتا سنائی دیا تھا۔۔

"یا اللہ خیر اب کیا ہو گیا۔۔۔؟؟"

صباحت دل پر ہاتھ رکھتیں اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔زرغونہ بھی اس شور پر ان کے پیچھے باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

مگر باہر جو قیامت اس کے لیے برپا تھی وہ دیکھ اس کے پیروں تلے سے زمین اور سر سے آسمان اٹھ چکا تھا۔۔۔وہ بالکل پتھر کی ہوئی یہ ساری باتیں سنتی نفی میں سر بھی نہیں ہلا پائی تھی۔۔۔۔

وجاہت اور کزئی اپنے خاندان والوں کے ساتھ اس کا رشتہ لے کر آیا تھا۔۔اور ساتھ یہ بھی کہہ گیا تھا کہ وہ اور زرغونہ ایک دوسرے سے نہ صرف محبت کرتے ہیں۔۔۔بلکہ کئی بار اس کی یونیورسٹی میں مل بھی چکے ہیں۔۔۔

اس شخص نے زرغونہ پر یہ الزام بھی لگایا تھا کہ زرغونہ اس کے ساتھ بھاگ کر شادی کرنے کو تیار تھی۔۔مگر وہ خاندانی دشمنی کا

آغاز نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے اس نے پورے عزت واحترام کے ساتھ یہ رشتہ بھجوایا تھا۔۔۔اس کا کہنا تھا کہ اگر وہ زرغونہ کو اس کے سارے رخصت کر دیں تو وہ ان دونوں قبیلوں کے درمیان میں سالوں سے چلتی آرہی زمین پر اختلافات ختم کر کے وہ ساری زمین انہیں سونپ دے گا۔۔۔۔

یہ بہت بڑا پتا پھینکا تھا اس نے۔۔

وہ جانتا تھا اب یوسفزئی قبیلے کے لوگ اس کو بے مراد نہیں کریں گے۔۔

وہ تو واپس جا چکا تھا مگر وہ زر غونہ کے حوالے سے جو کچھ بول کر گیا تھا تا کہ غصے میں آ کر خان بابا اس کا ہاتھ وجاہت کے ہاتھ میں دے دیں۔۔وہ سن کر اس وقت حویلی کے مردوں کا جاہ و جلال اور غصہ ساتویں آسمان پر پہنچا ہوا تھا۔۔۔

زر غونہ اپنے بلاوے پر جیسے ہی صباحت کے ساتھ لاؤنج میں پہنچی زمان یوسفزئی اپنی جگہ سے اٹھے تھے اور ایک زوردار تھپڑ زر غونہ کے سامنے صباحت کے منہ پر رسید کر دیا تھا۔۔

جو دیکھ شازمینہ اور باقی خواتین کے چہروں پر مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔انہیں اندازہ بھی نہیں تھا کہ اتنے بڑے بڑے بول بولنے والی کے کرتوت ایسے ہونگے۔۔۔

وہاں لاؤنج میں اس وقت گھر کے سبھی افراد موجود تھے۔۔۔روخان بھی خان بابا کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ان سب کو وجاہت کے منہ سے زرغونہ کے لیے جو سننا پڑا تھا۔۔۔ان کا خون کھول رہا تھا۔۔۔

مگر وجاہت نے ملاقاتوں کی جو تصویریں اور ویڈیوز دکھائی تھیں وہ جھٹلائے جانے کے قابل نہیں تھیں۔۔۔

زرغونہ اپنی ماں پر اٹھتا ہاتھ دیکھ پاگل ہوا اٹھی تھی۔۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟انہیں کیوں مار رہے ہیں۔۔۔؟؟

پیچھے ہٹیں۔۔۔"

زرغونہ اپنے باپ کو پیچھے دھکیلتی ماں کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اس کی اب بھی یہ بے خوفی اور نڈر انداز زمان یوسفزئی کو آگ لگا گیا تھا۔۔

"جو عورت تجھ جیسی اور تیری بہنوں جیسی بے حیا اور بے غیرت بیٹیوں کو جنم دے اسے ایسے ہی تھپڑ پڑنے چاہئیں۔۔۔بے غیرت بے حیا لڑکی۔۔۔تجھے وہاں پڑھنے کے لیے بھیجا تھا۔۔یوں

دشمنوں کے ساتھ بے حیائی اور بے شرمی دکھانے کے لیے نہیں۔۔۔"

زمان یوسفزئی نے اگلا تھپڑ زرغونہ کے منہ پر ہی رسید کرتے ارد گرد موجود افراد کا لحاظ کیے بغیر اپنی ہی بیٹی کو بہت بری طرح سے مخاطب کیا تھا۔۔۔

"جھوٹ بول رہا ہے وہ۔۔۔ نہیں جانتی میں اسے۔۔۔ بکواس کر کے گیا ہے وہ سب۔۔۔"

زرغونہ نے اپنے صفائی پیش کرنی چاہی تھی۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ کوئی یقین نہیں کرے گا۔۔۔

باقی سب لوگ خاموش تماشائی بنے زمان یوسفزئی کا وہی سفاک باپ کا روپ دیکھ رہے تھے۔۔۔جو ویسے کبھی ان کا حال تک پوچھنے نہیں جاتے تھے۔۔۔وہ کس حال میں جی رہی تھیں انہیں پرواہ بھی نہیں ہوتی تھی۔۔۔ مگر جب بھی ایسا کوئی واقع ہوتا۔۔۔۔

کوئی بات اٹھتی تو وہ ان کے لیے سفاکیت کے ہر حد پار کر جاتے تھے۔۔۔۔

"یہ باقی تین لڑکیاں بھی تو جاتی تھیں تمہارے ساتھ۔۔۔ان کے بارے میں ایسی بات کیوں نہیں کی گئی۔۔۔تمہارا نام اور یہ ملاقاتیں

کیوں دکھائی گئیں۔۔۔ ہمیں بے وقوف سمجھ رکھا ہے تم نے۔۔۔

میں جانتا تھا تم ایک دن یہ چاند ضرور چڑھاؤ گی۔۔۔"

زمان یوسفزئی کی بات پر زرغونہ نے افسوس بھری نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو پھسل کر گالوں پر آن بکھرے تھے۔۔۔

دراب مٹھیاں بھینچے خاموشی سے یہ تماشہ دیکھ رہا تھا۔۔۔ یہ بات تو سب ہی جانتے تھے کہ زرغونہ کس کردار کی لڑکی تھی۔۔ پھر بھی اس کا تماشا بنایا جا رہا تھا۔۔ اور وہاں کھڑے تمام افراد صرف تماشا دیکھنے اور اس سے لطف اندوز ہونے والوں میں سے تھے۔۔۔

خاجستہ اور بنفشہ کی ماؤں نے ان کو کچھ بھی بولنے سے روک دیا تھا۔۔

جب زرغونہ نے مدد طلب نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا کہ وہ تو ہر وقت اس کے ساتھ رہتی تھیں۔۔۔اس کی باکرداری کی گواہی دیں گی تو دونوں کے سر ہی جھک گئے تھے۔۔

زرغونہ کے لبوں سے سسکی نکلی تھی۔۔۔جبکہ باپ کے الفاظ پر اس نے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ان کا نام اس لیے نہیں لیا گیا کہ دشمن بھی جانتے ہیں کہ ان کے سروں پر ان کے باپ اور لالہوں کا مضبوط سایہ سلامت ہے۔۔۔ ان پر انگلی اٹھانے پر وہ انگلی توڑ دی جائے گی۔۔۔اور دشمن یہ بھی

جانتے ہیں کہ میرا نام لینے پر میرا باپ چند الزامات اپنی طرف سے بھی لگا کر مجھے ان کے آگے پیش کر دے گا۔۔۔

وہ جانتے ہیں میں لاوارث ہوں۔۔۔مجھے کسی مرد کا سہارا نہیں ہے۔۔۔اسی خاطر انہوں نے میرا نام لیا۔۔اور دیکھیں وہ کس حد تک کامیاب رہے ہیں۔۔۔'

زرغونہ جانتی تھی کہ اس کے چیخنے چلانے سے اپنی بے گناہی بتانے پر بھی یہ لوگ اس پر یقین نہیں کریں گے۔۔اسے برا بھلا ہی کہیں گے۔۔۔اسی خاطر وہ چپ ہو گئی تھی۔۔۔

اس کا زخمی لہجہ اور آنسوؤں سے تر نگاہیں ایک پل کے لیے زمان یوسفزئی کو بھی ساکت کر گئی تھیں۔۔۔جن میں برسوں کی تھکن آن ٹھہری تھی۔۔وہ تھکے تھکے انداز میں چلتی خان بابا کے قدموں کے قریب زمین پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

خان بابا کے ایک جانب کھڑا دراب اور برابر میں بیٹھا روخان اس لڑکی کی جانب تکے گئے تھے۔۔۔

جو اس وقت بالکل ٹوٹی بکھری ہاری ہوئی سی لگی تھی۔۔۔جیسے اپنی زندگی میں سب کچھ ہار بیٹھی ہو۔۔۔

"وہ شخص جو بھی بول کر گیا ہے۔۔۔اس سے یہی مطلب نکلتا نا کہ میں نے آپ کی عزت سے کھلواڑ کیا ہے۔۔۔تو پھر میری سزا بھی تو اتنی ہی دردناک ہونی چاہیے۔۔۔آپ مجھے اذیت ناک موت دے کر مار دیں۔۔۔مگر خدا کے لیے ان لوگوں کے حوالے نہ کریں۔۔۔ میرا اس شخص سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔

میں نہیں جانتی وہ مجھ سے کیا دشمنی نکالنے کی خاطر ایسا بول رہا ہے۔۔۔مگر خدا کے لیے مجھے ان کے حوالے مت کریں۔۔میں ساری زندگی کے لیے اپنی ماں کے لیے گالی نہیں بننا چاہتی۔۔۔میں

بدکردار نہیں ہوں۔۔۔اگر آپ نے مجھے رخصت کر دیا تو میں

بدکردار کہلائی جاؤں گی۔۔میں حرام موت نہیں مرنا چاہتی۔۔۔۔

اپنے ہاتھ سے میرا گلا دبا دیں۔۔۔۔"

ان کے پیروں پر ہاتھ رکھتے وہ سسکتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

دراب یوسفزئی سے یہ منظر نہیں دیکھا گیا تھا۔۔

اس لمحے اس نے خود پر جی بھر کر لعنت ملامت کی تھی کہ کیسی محبت

تھی اس کی۔۔۔کہ وہ اس لڑکی کے لیے آواز تک نہیں اٹھا پا رہا

تھا۔۔صرف اس خوف سے کہ اس خان بابا اسے اگلا سردار نہیں

بنائیں گے پھر۔۔۔

اس کی سرداری اس سے چھن جائے گی۔۔اور اسے اس حویلی سے بھی بے دخل کر دیا جائے گا۔۔۔وہ اپنا مقام کھو دے گا۔۔۔

یہ سب سوچتے اس نے اپنی محبت اپنے اندر ہی مار دی تھی۔۔۔۔وہ اس لڑکی کو تن تنہا لڑتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"ہماری نگاہوں سے دور ہو جاؤ لڑکی۔۔۔ہم تمہاری صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتے۔۔۔۔تم اور تمہاری بہنوں نے ہمارا سر ہمیشہ نیچے کیا ہے۔۔۔ہمارے شملے پر داغ لگایا ہے۔۔۔جس کے لیے ہم تمہیں کبھی معاف نہیں کر سکتے۔۔۔مگر کیا کریں بد قسمتی سے ہی سہی تمہارے ناپاک خون میں ہمارا معتبر خون شامل ہے۔۔۔جسے ہم

کسی بھی صورت اور کزئی قبیلے کے ہاتھ نہیں سونپ سکتے۔۔۔اس لیے ہم نے ایک فیصلہ کیا ہے۔۔۔"

خان بابا کی بات پر سب نے ہی رکتی سانسوں کے ساتھ ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔انہوں نے پہلی بار اپنا فیصلہ سنانے سے پہلے ایسی تمہید باندھی تھی۔۔۔

اسی وجہ سے سب اپنی جگہ حیران بھی تھے۔۔۔اور پریشان بھی کہ وہ ایسا کیا خاص بولنے جا رہے تھے۔۔

"ہم آج اور اسی وقت زرغونہ کا نکاح روخان سے کرنا چاہتے ہیں۔۔۔روخان نے ہمیشہ ہمارے خاندان کی عزت کو محفوظ رکھا

ہے۔۔۔ہمیشہ اس خاندان کی ڈھال بن کر اسے بہت ساری مصیبتوں سے بچائے رکھا ہے۔۔۔میں آج بھی روخان سے مدد مانگتا ہوں اپنے قبیلے کی عزت بچانے کے لیے۔۔۔اس لڑکی کو یہی اچھے سے ہینڈل کر سکتا ہے۔۔۔

اس سے ہمیں کوئی بعید نہیں ہے یہ حویلی سے بھاگ کر ہمارا نام مٹی میں ملا سکتی ہے۔۔۔۔روخان تمہیں اجازت ہو گی تم اس کے بعد اپنی پسند سے جہاں بھی شادی کرنا چاہو ہم تمہیں نہیں روکیں گے۔۔۔تمہارا ساتھ دیں گے۔۔۔۔تم جس بھی لڑکی سے شادی کرنا چاہو۔۔۔"

خان بابا نے اپنا فیصلہ سنا دیا تھا۔۔وہ زرغونہ کے حوالے سے ایسے بات کر رہے تھے جیسے وہ وہاں موجود ہی نہ ہو۔۔۔۔ان کے توہین آمیز اور حقارت بھرے لہجے پر زرغونہ کے پورے وجود میں زہر گھل گیا تھا۔۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ اسے ایسی کوئی سزا سنائیں گے۔۔وہ دبے لفظوں میں اسے اپنے لاڈلے کی رکھیل بنا چکے تھے۔۔۔۔زرغونہ کتنے ہی پل کچھ بولنے کے قابل نہیں رہی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں سے گرم سیال مادہ بہہ کر اس کے گریبان میں جذب ہو رہا تھا۔۔۔

خان بابا کے فیصلے کے بعد وہاں گہرا سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔کسی کو بھی یقین نہیں آیا تھا کہ خان بابا ایسا کوئی فیصلہ بھی کر سکتے تھے۔۔۔باقی سب کی نظر میں تو اس فیصلے میں زرغونہ کے لیے سزا نہ ہونے کے برابر تھی۔۔۔

روخان کی بیوی بننا تو قبیلے کی لڑکیاں اپنی خوش قسمتی سمجھتی تھیں۔۔۔خان بابا نے یہ فیصلہ کیوں کیا تھا۔۔۔وہ سب ہی تلملا اٹھی تھیں۔۔۔مگر سب لوگ خاموش کھڑے زرغونہ کے ری ایکشن کے منتظر تھے۔۔۔

کیونکہ وہ سب جانتے تھے کہ زرغونہ روخان کو کس قدر ناپسند کرتی تھی۔۔

"یہ۔۔۔یہ نن نہیں۔۔۔پپ پلیز نہیں۔۔۔"

زرغونہ اتنے گہرے شاک میں تھی کہ اس سے بولا بھی نہیں گیا تھا۔۔۔

وہ جو موت مانگ رہی تھی۔۔۔خان بابا کا یہ فیصلہ اسے موت سے بھی بدتر لگا تھا۔۔۔جو بات اس کے چہرے سے صاف جھلک رہی تھی۔۔۔روخان کی نگاہیں اس کے چہرے پر ہی تھیں۔۔۔

جو رونے کی وجہ سے اب بہت زیادہ سرخ ہو چکا تھا۔۔وہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔

"مم مجھے مار دیں خدا کے لیے میرا گلا گھونٹ دیں۔۔۔مجھے شدید نفرت ہے اس شخص سے۔۔۔مجھے نہیں بندھنا اس کے ساتھ کسی بھی رشتے میں۔۔۔یہ بہت برا انسان ہے۔۔۔خدا کے لیے ایسا ظلم مت کریں۔۔۔یہ سزا میرے لیے موت سے بھی بدتر ہے۔۔۔اس سے بہتر تو آپ مجھے دشمنوں کے ہاتھ سونپ دیں۔۔۔

مگر اس شخص کے ہاتھ نہیں۔۔۔۔"

وہ مسلسل چیختی اس فیصلے سے انکار کر رہی تھی۔۔۔اس کے الفاظ پر سب ہی ششدر رہ تھے۔۔۔سب کو پتا تھا کہ وہ روخان کو ناپسند کرتی تھی۔۔۔مگر اس سے اتنی نفرت کرتی تھی اس بات کا بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔

روخان تو خود ہی نفرت اور حقارت دیکھ اپنی جگہ ساکت بیٹھا تھا۔۔۔یہ لڑکی اسے عجیب سی ضد اور خار دلا رہی تھی۔۔جو اس پر وجاہت اور کزئی کو بھی ترجیح دے گئی تھی۔۔۔۔

پہلے اگر وہ اس لڑکی کی حالت دیکھ انکار کرنے کا سوچ بھی رہا تھا تو اب اس خیال کی بالکل نفی کر گیا تھا۔۔۔

خان بابا کے اشارے پر فورآ سے مولوی صاحب کو بلوا کر اسی جگہ پر ہی نکاح پڑھوانے کا اعلان کر گئے تھے۔۔۔۔

"زرغونہ تمہیں میری قسم۔۔۔۔اس نکاح کے لیے رضامندی دے دو۔۔۔ورنہ اپنی مورے کا مرا ہوا منہ دیکھو گی تم۔۔۔"

صباحت اسے اپنے بازو کے حلقے میں لیتیں اس کے کان میں با آواز بلند یہ بات انڈیلتیں اس کی مزاحمت کرتے وجود کو ساکت کر گئی تھیں۔۔۔اس نے شاکی نگاہوں سے ماں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔آج اس کا ساتھ کسی نے نہیں دیا تھا۔۔

مگر اسے اندازہ نہیں تھا اس کی اپنی ماں بھی اس کے ساتھ ایسا کرے گی۔۔اس کے ہاتھ پیر باندھ دے گی۔۔۔

سب نے ہی صباحت کا یہ انداز پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔جس کے آگے زرغونہ بھی کچھ بولنے کے قابل نہیں بچی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی اس کی ماں جس شدید زہنی اذیت کے زیر اثر تھیں وہ ایسا کر گزرتیں۔۔۔

"اس کے ساتھ بہت غلط ہو رہا ہے بابا سائیں۔۔۔وہ بے قصور ہے۔۔۔۔"

دراب نے ساتھ کھڑے باپ کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

"تم اپنی ہمدردیاں اپنے پاس رکھو۔۔۔کچھ نہیں لگتی وہ تمہاری۔۔۔اور جس انسان سے اس کا نکاح کروا رہے ہیں وہ حویلی کے مردوں سے بھی کئی گنا بہتر ہے۔۔۔اس لڑکی کی زندگی سنور جائے گی اگر اسے عقل آگئی تو۔۔۔تم جیسے ابھی تک خاموش کھڑے ہو ویسے ہی اسے آگے بھی برقرار رکھو۔۔۔

خان بابا نے جو فیصلہ کیا ہے ہو گا تو وہی مگر تم نے بیچ میں ایسے ہی پھنس جانا ہے۔۔۔"

خلیل یوسفزئی نے بیٹے کو خاموش رہنے کی ہدایت کی تھی۔۔۔دراب یہ منظر مزید نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔جس لڑکی سے اس کے بچپن سے

محبت کی تھی۔۔۔اس کے ساتھ بچپن سے ایسے ہی زیادتی ہوتے دیکھا تھا۔۔۔

آج اس زیادتی کو انتہا پر پہنچتے دیکھنا اسکے بس میں نہیں رہا تھا۔۔۔یہ بات تو سب ہی جانتے تھے کہ اگر زرغونہ روخان کو پسند نہیں کرتی تھی تو روخان کے نزدیک بھی وہ ناپسندیدہ شخصیت ہی تھی۔۔۔اور جس طرح سے وہ اس کو سب کے سامنے ہر موقع پر بے عزت کرتی آئی تھی۔۔

اگر وہ ان سب باتوں کا بدلہ لینے پر آتا تو اس نے اس لڑکی کا کچھ بھی نہیں چھوڑنا تھا۔۔۔وہ جینے کے قابل نہ بچتی۔۔۔

کیونکہ روخان کا غصہ خان بابا سے بھی کہیں زیادہ تھا۔۔۔ جس سے ابھی تک گھر کی خواتین ناواقف تھیں۔۔۔ مگر وہ سب کئی بار بیٹھک میں دیکھ چکے تھے۔۔۔ جب بھی کوئی فریق خان بابا کے فیصلے کے خلاف جارہا ہوتا تھا۔۔۔

زرغونہ اپنی ماں کی بات کے آگے انکار نہیں کر پائی تھی۔۔

"اماں سائیں رکوائیں اس نجانے کو۔۔روخان صرف میرے ہیں۔۔۔ وہ اس لڑکی کے نہیں ہوسکتے۔۔۔"

برخہ کی حالت ایسی تھی جیسے اپنے حواس کھو بیٹھی ہو۔۔۔۔ شازمینہ اور گل ورین نے بہت مشکل سے اسے سنبھالتے وہاں سے ہٹایا

تھا۔۔جبکہ خاجستہ کے ساتھ کرنی بنفشہ نے بھی اپنی مٹھیاں سختی سے میچتے اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روک رکھا تھا۔۔

اسے اب شدت سے پچھتاوا ہو رہا تھا کہ اگر زرغونہ کے حق میں گواہی دے دیتی تو نوبت یہاں تک نہ پہنچتی۔۔

کچھ ہی دیر میں مولوی صاحب کے ادا کیے گئے کلمات کے بعد زرغونہ کا نکاح روخان سے کروا دیا گیا تھا۔۔سیاہ شال میں لپٹی وہ سسکتے ہوئے بے بسی کی انتہا پر پہنچتی اس نکاح نامے پر سائن کر گئی تھی۔۔۔اس کا ہاتھ بہت بار کانپا تھا۔۔۔

اپنی قسمت کی اس ستم ظریفی پر وہ چیخ بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔ جس انسان سے اس نے اپنی زندگی میں سب سے زیادہ نفرت کی تھی۔۔۔ اسے پی اس کی زندگی میں شامل کر دیا گیا تھا۔۔۔

وہ اس کی پوری زندگی کی سزا بن چکا تھا۔۔۔ اس کے اپنے باپ دادا نے اسے اس شخص کی رکھیل بنا دیا تھا۔۔۔ اس کا درد اور اذیت بہت بڑھ چکی تھی۔۔ اس کا دل چاہ رہا تھا وہ خود کو ختم کر دے۔۔۔

اس نکاح پر دلہن دلہا سمیت گھر کے کسی بھی فرد کے چہرے پر کسی قسم کی خوشی کا احساس نہیں تھا۔۔۔ نکاح ہوتے ہی زرغونہ اپنی جگہ

سے اٹھی تھی۔۔۔اس نے کسی کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا۔۔

"آپ نے کہا تھا کہ اگر میں نے یہ نکاح نہ کیا تو آپ خود کو ختم کر دیں گی۔۔۔اسی خاطر یہ نکاح کر لیا میں نے۔۔ مگر مجھے اس انسان سے شدید نفرت ہے۔۔۔اس کی ساتھ رخصت ہونے سے بہتر میں مرنا پسند کرتی ہوں۔۔۔ سن لو تم روخان مجھے تم سے اتنی نفرت ہے کہ میں تمہارے ساتھ زندگی گزارنے سے بہتر مرنا پسند کروں گی۔۔۔"

اس کی متوقع کی جانے والی حرکت کا اندازہ سب سے پہلے روخان کو ہی ہوا تھا۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھتا تیزی سے اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

مگر اس سے پہلے ہی زرغونہ وہاں ٹیبل پر فروٹس کی ٹوکری میں پڑی تیز دھار چھڑی کو اپنی کلائی پر پھیر چکی تھی۔۔۔۔جس کے ساتھ ہی وہاں سے خون کا فوارہ ابل پڑا تھا۔۔۔

سب لوگ اپنی جگہ سے اٹھتے پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔۔۔جبکہ روخان نے اپنا رومال نکالتے تیزی سے اس کی

کلائی پر باندھتے اس کے خون کو بہنے سے روکا تھا۔۔۔اور اس کے لڑکھڑاتے بے جان ہوتے وجود کو اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا تھا۔۔ ایسا کرتے ہوئے اس کے لب سختی سے بھینچے ہوئے تھے۔۔۔ کنپٹی کی رگیں باہر کو ابھری آئی تھیں۔۔۔

آنکھوں کی سرخی کئی گنا بڑھی ہوئی تھی۔۔۔۔سب لوگ سکتے میں کھڑے تھے۔۔۔۔زرغونہ کے خون سے روخان کے کپڑے بھی داغدار ہو چکے تھے۔۔۔ مگر اسے دیکھ کر لگ رہا تھا اسے پرواہ ہی نہیں ہے۔۔۔اس کا اس وقت ایک ہی مقصد تھا اس لڑکی کو بروقت ہاسپٹل پہنچا کر اس کی جان بچانا۔۔۔۔

ایسے کیسے وہ نفرت کی جنگ کا سرعام آغاز کر کے یہ دنیا چھوڑ سکتی تھی۔۔۔

لاؤنج میں اس وقت موت کا سا سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔ کسی کو بھی زرغونہ سے ایسے انتہائی قدم کی توقع نہیں تھی۔۔۔ خان بی بی بالکل ساکت بیٹھی تھیں۔۔ جبکہ شازمینہ اور برخہ کے لبوں پر یہی دعا تھی کہ وہ مر جائے۔۔۔

اس حویلی میں اگر آج پہلی بار کچھ لوگوں کے لبوں پر اس کی سلامتی کی دعا آن ٹھہری تھی تو اس سے بھی زیادہ شدت سے اسکے مرنے کی بھی دعائیں کی جا رہی تھیں۔۔

"خان سائیں۔۔۔ کہیں ہم نے کوئی جلد بازی تو نہیں کر دی۔۔۔

مانتے ہیں وہ بد تمیز، بد لحاظ، بے زبان اور ہٹ دھرم بھی ہے۔۔۔

ہماری آنکھوں کے سامنے پلی بڑھی ہے۔۔اس کے کردار میں کبھی

کوئی جھول نہیں دیکھا ہم نے۔۔۔"

خان بی بی کی آنکھوں سے آج پہلی بار زرغونہ کے لیے آنسو بہے

تھے۔۔۔جو دیکھ شازمینہ جل اٹھی تھی۔۔

جبکہ خان بابا ان کے کسی بھی سوال کا جواب دیئے بغیر وہاں فرش پر

گرے زرغونہ کے خون کو دیکھتے وہاں سے ہٹ گئے تھے۔۔۔

"زمان کچھ نہیں ہو گا اسے۔۔۔۔جان بوجھ کر اپنی بد کرداری چھپانے اور ہمدردیاں سمیٹنے کے لیے یہ حرکت کی ہے اس نے۔۔۔ آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔ آپ نے ان ماں بیٹی کے ساتھ جو کیا وہ اسی کی حقدار تھیں۔۔۔"

شازمینہ شوہر کو ایک جانب گم صُم کھڑا دیکھ ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولی تھیں۔۔۔انہیں ڈر تھا کہیں یہ سب دیکھ کر ان کے دل میں صباحت کے لیے ہمدردی نہ آجائے۔۔۔

مگر زمان یوسفزئی ان کا ہاتھ جھٹکتے باہر کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔ دراب اور امیل تو پہلے ہی صباحت کو لے کر ہسپتال کے لیے نکل

گئے تھے۔۔۔باقی گھر والوں میں سے کوئی بھی ان کے پیچھے نہیں گیا تھا۔۔

خان بابا کو اپنے فیصلے پر بالکل بھی افسوس نہیں تھا۔۔۔انہیں اب بھی وہ لڑکی غلط ہی لگ رہی تھی۔۔

"اللہ کرے وہ مر جائے۔۔خان صرف میرے ہیں۔۔۔اس کے نہیں ہو سکتے۔۔۔اگر وہ اس کے ہوئے تو میں سب کچھ ختم کر دوں گی۔۔۔میں اس لڑکی کو زندہ نہیں چھوڑوں گی۔۔۔"

برخہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ہر شے کو آگ لگا دے۔۔۔

"اگر تمہارے باپ نے تمہاری یہ باتیں سن لیں تو تمہیں زندہ در گور کر دیں گے۔۔ایک کی حالت دیکھی ہے نا۔۔۔۔میں بھی نہیں بچا پاؤں گی۔۔۔ابھی بس یہی دعا کرو وہ منحوس مر جائے۔۔۔پھر ہی کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔ورنہ پھر تمہیں روخان کو بھولنا ہو گا۔۔کیونکہ زرغونہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے وہ تم سے تو ہر گز نکاح نہیں کر سکتا۔۔۔ خان بابا کی جانب سے روخان کو ملی آفر سب سے بھی تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہونے والا۔۔۔"

شازمینہ بیٹی کی دیوانوں جیسی حالت دیکھ پریشان تھیں۔۔

اگر اس کا یہ دیوانہ پن اس کے باپ لالہ دیکھ لیتے تو اس کی خیر نہیں ہونی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

زرغونہ کو بروقت ہاسپٹل پہنچا دیا گیا تھا۔۔۔ جس کے بعد سے اس کی جان بچ گئی تھی۔۔۔ اسے دوائیاں دے کر کچھ دیر کے لیے آرام دہ حالت میں سلایا گیا تھا۔۔

صباحت اس کے پاس بیٹھی مسلسل روئے جا رہی تھیں۔۔۔ نازو بھی ان کے ساتھ ہی تھی۔۔۔ امیل اور دراب ایک بار اندر آیا تھا۔۔۔ مگر روخان نے ایک بار بھی اندر نہیں جھانکا تھا۔۔

وہ کمرے کے باہر ہی رہا تھا۔۔

"چچی آپ بھی تھوڑی دیر آرام کر لیں۔۔۔اس طرح سے تو آپ کی بھی طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔"

دراب صباحت چچی کی قابلِ رحم حالت دیکھ کر ان کے قریب آیا تھا۔۔جو زرغونہ کا ہاتھ لبوں سے لگائے کتنی بار اسے چوم چکی تھیں۔۔۔وہ اس بات کا سارا قصور خود کو دے رہی تھیں۔۔انہوں نے اس کے ساتھ بہت غلط کیا تھا۔۔

اسے اپنے لیے لڑنے ہی نہیں دیا تھا۔۔۔اس کے کردار پر سوال اٹھایا گیا تھا تو انہوں نے بھی تو اس کو اپنی قسم دے کر مزید کمزور

کر دیا تھا۔۔۔انہیں آج اپنے ماں ہونے پر افسوس ہو رہا تھا۔۔وہ اپنی بیٹی کے حق کے لیے کبھی آواز نہیں اٹھا پائی تھیں۔۔

آج ان کی تیسری بیٹی بھی زندہ در گور ہو گئی تھی۔۔

انہیں ماں کہلانے کا بھی کوئی حق نہیں تھا۔۔

"میری بچی اکیلی ہے۔۔۔میں اسے ایسے چھوڑ کر۔۔۔۔"

صباحت نے روتے ہوئے کہا تھا مگر پھر بات ادھوری چھوڑ گئی تھیں۔۔۔

"وہ اکیلی نہیں ہے۔۔۔اس کا شوہر یہاں موجود ہے۔۔۔خان بابا کا حکم ہے واپس لوٹنے کا۔۔۔۔آپ کو ہمارے ساتھ واپس آنا ہو گا۔۔۔"

امیل نے ان تک خان بابا کا پیغام پہنچایا تھا جو سن کر وہ مزید کچھ نہیں بول پائی تھیں۔۔۔ایک ڈبڈباتی نگاہ زرغونہ کے زرد پڑتے چہرے پر ڈالتیں وہاں سے پلٹ آئی تھیں۔۔

باہر آتے ہی کوریڈور میں ان کا پہلا سامنا روخان سے ہی ہوا تھا۔۔۔ جو سیگریٹ پیتا وہیں ٹہل رہا تھا۔۔اس کی روشن پیشانی پر کئی بل

پڑے ہوئے تھے۔۔اسے دیکھ کر ایسے لگ رہا تھا جیسے بہت مشکل سے اپنے اوپر ضبط کیے کھڑا ہو۔۔۔

دراب نے اس سے اس حوالے سے بات کرنی چاہی تھی۔۔مگر روخان نے اسے روک دیا تھا۔۔۔

وہ اس بارے میں کسی سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

مگر جب صباحت اس کے سامنے آتے اس کے آگے ہاتھ جوڑ گئی تھیں تو وہ کتنے ہی پل بولنے کے قابل نہیں رہا تھا۔۔۔

"یہ کیا کر رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟ پلیز گنہگار مت کریں مجھے۔۔۔آپ بہت قابلِ احترام ہیں میرے لیے۔۔۔"

اس نے آگے بڑھ کر صباحت کے جڑے ہاتھ تھام لیے تھے۔۔

"میری بیٹی بہت جذباتی ہے۔۔۔ مگر وہ دل کی بری نہیں ہے۔۔اس کے ساتھ اب تک بہت زیادتیاں ہوئی ہیں۔۔۔اس پر الزام لگایا گیا ہے دشمنوں کی جانب سے۔۔۔وہ جانتے تھے میری بیٹی کی اس حویلی میں کیا حیثیت ہے۔۔۔وہ آرام سے ان کے حوالے کر دی جائے گی۔۔۔اسی خاطر یہ کھیل کھیلا گیا۔۔۔"

صباحت آنسوؤں کے بیچ اسے اپنی بیٹی کی وضاحت دیتے بولی تھیں۔۔۔وہ اس کے دل سے نفرت کچھ حد تک کم کرنا چاہتی تھیں۔۔۔

"آپ پلیز گھر جائیں ابھی آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"

روخان ان کے ہاتھ تھپتھپاتا ان کی جانب سے رخ موڑ گیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں کی سرخی کئی گنا بڑھی ہوئی تھی۔۔۔اس کے اندر کیا چل رہا تھا اس کی سرد ترین تاثرات کو دیکھتے اس حوالے سے کچھ بھی اخذ نہیں کیا جا سکتا تھا۔۔۔

وہ تینوں خاموشی سے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔

ان کے جانے کے بعد وہ نازو کو زرغونہ کا خیال رکھنے کا کہتا خود وہیں دروازے کے باہر بینچ پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

ٹھنڈ کا احساس گزرتی رات کے ساتھ بڑھ رہا تھا۔۔۔اس کے پاس کوئی گرم شے نہیں تھی۔۔۔وہ لباس تو تبدیل کر چکا تھا مگر اس نے شال نہیں اوڑھی تھی۔۔۔

اس کے اندر لگی آگ کہ شدت باہر کہ ٹھنڈ سے کہیں زیادہ تھی۔۔۔

وہ ایسے ہی بیٹھا تھا جب اسی لمحے نازو باہر آئی تھی۔

"سائیں بی بی کو ہوش آگیا ہے۔۔۔وہ بہت زیادہ رو رہی ہیں۔۔۔"

نازو کا اپنا چہرا ابھی آنسوؤں سے تر تھا۔۔۔روخان نے اسے واپس اندر جانے کا کہتے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ ڈاکٹرز سے اسے ڈسچارج کی بات کرتا تمام کاغذی کاروائی مکمل کرتا اس کے کمرے کی جانب آیا تھا۔۔۔

کمرے کے اندر قدم رکھتے اس کی نگاہیں بیڈ کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔کچھ ہی گھنٹوں میں تعلق بالکل ہی بدل گیا تھا۔۔۔

مگر دل کی نفرت اب بھی قائم تھی۔۔

زرغونہ تکیے کے سہارے لیٹی ہوئی تھی۔۔۔اس کا پورا چہرا آنسوؤں سے تر تھا۔۔۔اسے دیکھتے ہی ان ہیزل گرین آنسوؤں سے بوجھل آنکھوں میں ناگواریت آن ٹھہری تھی۔۔۔

"مجھے کیوں بچایا تم نے۔۔۔ نہیں رہنا مجھے تمہارے ساتھ۔۔۔ نہیں مانتی میں تمہیں اپنا شوہر۔۔۔ چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔۔ دنیا کے سب سے برے انسان ہو تم۔۔۔۔"

اسے اپنی جانب بڑھتے دیکھ زرغونہ چلانے لگی تھی۔۔۔

جبکہ وہ اس کی بات پر کوئی خاص ری ایکشن دیئے بغیر آگے بڑھا تھا اور اس کے نازک وجود کو شال میں لپیٹتا اپنی بانہوں میں اٹھا چکا تھا۔۔۔ زرغونہ کوئی مزاحمت کرتی جب اس کے دونوں ہاتھوں شال کے اندر قید ہو چکے تھے۔۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔؟؟تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی چھوڑو مجھے۔۔۔۔"

وہ مسلسل چیخ رہی تھی۔۔۔مگر وہ اس کی چیخوں کا خاطر میں لائے بغیر اپنی بانہوں میں ایسے ہی مضبوطی سے اٹھائے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔باہر آکر اسے گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھتا وہ بیلٹ باندھتا خود اس کے برابر ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان ہوا تھا۔۔۔

جتنی دیر میں زرغونہ اس کی شال سے اپنے ہاتھ نکال پائی تھی۔۔۔وہ گاڑی سٹارٹ کرتا وہاں سے نکال کر لے گیا تھا۔۔۔

"مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو تم۔۔۔۔؟؟ گاڑی روکو۔۔۔مجھے نہیں جانا اس حویلی میں واپس۔۔۔ تم ہوتے کون ہو مجھے بچانے والے اور اس طرح سے دھونس جمانے والے۔۔۔۔"

زرغونہ نفرت سے چیخ رہی تھی۔۔۔اس شخص کا یہ ریلیکس انداز اسے کسی قیمت پر برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

اس خاموشی سے ڈرائیونگ کرتا دیکھ زرغونہ اس پر حملہ آور ہوئی تھی۔۔۔وہ اپنا بائیاں ہاتھ ہلا نہیں پا رہی تھی۔۔۔مگر دائیں ہاتھ سے اس کی گردن کو نوچ کر رکھ دیا تھا۔۔

جب اسی لمحے گاڑی چلانے کے ساتھ ساتھ روخان نے اس کا وہ ہاتھ اپنی مضبوط آہنی گرفت میں دبوچتے اسے ایک جھٹکے سے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔زرغونہ اس کے ہلکے سے جھٹکے سے ہی آدھے سے زیادہ اس کی گود میں آن گری تھی۔۔۔

روخان کا ایک ہاتھ اسٹیئرنگ پر تھا۔۔اس نے گاڑی نہیں روکی تھی۔۔۔وہ ابھی بھی اسی سپیڈ میں گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔اس کے پیچھے گارڈز کی گاڑی بھی تھی۔۔۔۔

جبکہ زرغونہ کی رنگت اس کی اس حرکت پر غصے سے مزید سرخ ہوئی تھی۔۔

"شوہر لگتا ہوں آپ کا اب۔۔۔ مجبوری کے تحت ہی سہی بیوی بن چکی ہیں آپ میری۔۔۔ اب چاہ کر بھی اس بندھن کو ختم نہیں کر سکتا۔۔۔ یہ شور شرابہ کر کے اور مجھ جڑے اس تعلق سے انکاری ہو کر آپ اپنے لیے مصیبت بڑھائیں گی۔۔۔ آپ کی اس حالت کی وجہ سے آپ کی تمام گستاخیاں نظر انداز کر رہا ہوں۔۔۔

ورنہ میری سفاکیت اور بے رحمی سے آپ بہت اچھی طرح واقف ہیں۔۔۔ پہلے صحت یاب ہو جائیں اور خود کو مجھ سے مقابلہ کرنے کے قابل بنالیں۔۔ پھر بات کریں گے۔۔۔۔"

اس کا گال تھپتھپاتے روخان اس کے چہرے کے بہت قریب جھکا یہ بات کہہ رہا تھا۔۔۔

اس کی گرم سانسیں زرغونہ کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔۔وہ بالکل پتھر کی ہو چکی تھی۔۔۔

اپنی ہیزل گرین دلفریب آنکھوں کو نا قابلِ یقین حد تک واں کیے وہ اس شخص کی جانب بے یقینی سے تکتی بکھرے بالوں اور رف سے حلیے میں بھی قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔۔روخان نے اس کے بازو کو جھٹکا دیتے اسے واپس اس کی سیٹ پر دھکیل دیا تھا۔۔۔

جبکہ زرغونہ کچھ لمحے کچھ بھی بولنے کے قابل بھی نہیں رہی تھی۔۔۔

مارے ضبط کے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔اس وقت وہ واقعی کمزور تھی۔۔۔

بد بختی سے ہی سہی مگر اس شخص کے نکاح میں جا چکی تھی۔۔۔اگر وہ اپنی کرنے پر آتا تو وہ اسے روک نہ پاتی۔۔۔

اسے ابھی تھوڑا ہوش سے کام لینا تھا۔۔۔کیونکہ اس شخص نے اگر اس کے ٹکڑے بھی کر دیئے تب بھی اس کے گھر والوں نے اس شخص پر ایک سخت نگاہ بھی نہیں ڈالنی تھی۔۔۔

زرغونہ بہت مشکل سے اپنے لبوں پر مقفل چڑھا گئی تھی۔۔۔۔

"مجھے لگا تھا آپ بد تمیز اور منہ پھٹ ہونے کے ساتھ ساتھ بہادر بھی ہو۔۔۔ مگر آپ نے آج یہ حرکت کر کے ثابت کر دیا کہ آپ دنیا کی سب سے زیادہ بزدل اور کمزور لڑکی ہیں۔۔"

گاڑی میں چھائی خاموشی کو روخان کی طنز میں ڈوبی آواز نے توڑا تھا۔۔۔زرغونہ اس کی بات پر بگڑے تاثرات کے ساتھ اسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔اس شخص نے ایک بار بھی اس کی خیریت تک دریافت کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

مگر طنز کرنے سے باز بھی نہیں آیا تھا۔۔۔

"اندازہ لگالو میرے دل میں تمہارے لیے کس قدر نفرت ہے کہ تم سے اپنا نام جڑنے پر میں نے زندہ رہنے سے زیادہ مرنے کو ترجیح دی۔۔۔اسی بات پر تھوڑی غیرت دکھادو اور چھوڑ دو مجھے۔۔۔"

زرغونہ کونسا پیچھے رہنے والوں میں سی تھی۔۔۔مزاحمت کرنے کی وجہ سے اس کی زخمی کلائی میں درد سے ٹیسیں اٹھنے لگی تھیں۔۔۔

اس کا سر بھی بھاری ہو رہا تھا۔۔

مگر وہ جواب دینے سے باز نہیں آئی تھی۔۔

"جس دن آپ نے میری غیرت دیکھ لی آپ دوبارہ بولنے کے قابل نہیں بچیں گی۔۔۔اس لیے اب میرے سامنے سوچ سمجھ کر زبان کھولیے گا شوہر ہوں آپ کا۔۔۔"

روخان نے جواب دیتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو آنکھیں موندتی سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے تکلیف بھرے تاثرات چہرے پر سجائے ہوئے تھی۔۔۔

اس میں جواب دینے کی ہمت نہیں بچی تھی۔۔۔روخان کی نظریں بھٹک بھٹک کر اس کے چہرے کی جانب جا رہی تھیں۔۔۔اس کی

حسین زلفیں اس کی موہنی صورت کے گرد بکھری ہوئی تھیں۔۔۔گلابی پنکھڑیاں ہلکی سی واں تھیں۔

وہ چہرا سیٹ پر دائیں بائیں پٹخ رہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟"

وہ حویلی کے قریب پہنچ چکے تھے۔۔۔روخان نے سائیڈ پر گاڑی روکتے اس کی جانب جھکتے اس کا گال ہاتھ سے تھپتھپایا تھا۔۔

"درد ہو رہا ہے۔۔۔۔"

زرغونہ نے اپنے ہاتھ کی جانب اشارہ کرتے نم لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔

"ہاسپٹل لے جاؤں واپس۔۔۔"

روخان کی نظریں تو اس کے چہرے کی معصومیت سے اٹک کر رہ گئی تھیں۔۔۔یہ لڑکی ہمیشہ لڑتی جھگڑتی رہتی تھی۔۔۔۔یہ روپ پہلی بار دیکھ رہا تھا وہ۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔"

زرغونہ نے فوراً نفی میں سر ہلاتے اسے روکا تھا۔۔۔

"کیوں نہیں۔۔۔۔؟؟"

روخان اس کے اوپر تقریباً جھکا ہوا تھا۔۔۔اس کی گرم سانسیں زرغونہ کو گھبراہٹ میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔۔اسے اپنی بے بسی پر

مزید رونا آیا تھا کہ وہ اس شخص کو خود سے دور بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"مجھے تمہاری صورت سے بھی نفرت ہے۔۔۔ تمہاری موجودگی برداشت نہیں ہو رہی مجھ سے۔۔۔۔ جلدی سے گھر لے کر جاؤ مجھے۔۔۔۔"

زرغونہ نے صاف گوئی سے اپنی ناگواریت کا اظہار کیا تھا۔۔۔

روخان کی سیاہ مقناطیسی نگاہوں کے کنارے میں ایک سیکنڈ ہے لیے مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔

وہ بنا کچھ بولے گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔۔۔اس کی گاڑی جیسے ہی حویلی کے اندر داخل ہوئی بہت سارے کمروں کی کھڑکیوں کے پردے سرکے تھے۔۔۔ تقریباً سب ہی انہیں دیکھنے کے خواہاں تھے۔۔

زرغونہ کی فکر سے زیادہ انہیں ایک ساتھ دیکھنے کا اشتیاق تھا۔۔۔ کیونکہ ان دونوں کی ایک دوسرے سے ناپسندیدگی سے وہ سب اچھی طرح آگاہ تھے۔۔۔ مگر روخان کو اسے اپنی بانہوں میں اٹھا کر حویلی کی جانب بڑھتے دیکھ کئی دیکھتی نگاہوں میں مرچیں سی اتر گئی تھیں۔۔۔برخہ تو پاگل ہو گئی تھی۔۔۔

"وہ بچ گئی ہے۔۔۔کیسے روخان کی بانہوں میں سوار ہو کر آ رہی ہے۔۔۔۔میں یہ سب نہیں دیکھ سکتی مورے۔۔۔۔میرا دل پھٹ جائے گا۔۔خان۔۔۔خان تو میری دیوانگی سے باخبر تھے۔۔انہوں نے بھی بے وفائی کی مجھ سے۔۔۔میں معاف نہیں کروں گی انہیں بھی۔۔۔"

برخہ کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔وہ کسی کے قابو میں بھی نہیں آ رہی تھی۔۔۔شازمینہ اپنی بیٹی کی یہ حالت نہیں دیکھ پا رہی تھیں۔۔۔آج پہلی بار انہیں ایک پل کے لیے صباحت کی اذیت کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔

"مجھے یہاں نہیں رہنا۔۔۔۔"

روخان نے جیسے ہی اسے بیڈ پر لٹایا وہ نفی میں سر ہلاتے اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔اس کا درد اس کی حرکتوں کی وجہ سے بڑھ رہا تھا۔۔۔

"دیکھیں آپ یہ ہنگامہ اور جو بھی کرنا ہے وہ ٹھیک ہونے کے بعد کے لیے رکھ لیں۔۔۔میں یہاں آپ کے نخرے برداشت نہیں کروں گا۔۔۔بہت ضبط سے کام لے رہا ہوں۔۔۔یہ سب کر کے میرے ضبط کو مت آزمائیں۔۔۔"

روخان نے اب کی بار بہت سختی سے اسے وارن کیا تھا۔۔۔اس کے سرد گھمبیر لہجے پر زرغونہ نے نم آلود پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اگلے ہی پل وہ بنا کچھ بولے آں کھیں موند گئی تھی۔۔۔

اس کی زرد پڑتی رنگت سے ہی پتا چل رہا تھا کہ اسے کتنی تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

جسمانی تکلیف کے ساتھ ساتھ وہ اس وقت ذہنی طور پر بھی بہت زیادہ اذیت کا شکار تھی۔۔۔۔

روخان اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔

"اٹھیں میڈیسن لے لیں۔۔"

روخان نے اس کی تکلیف کو دیکھتے ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق اس کی جانب میڈیسن بڑھائی تھیں۔۔۔ مگر وہ ایسے ہی آنکھیں موندے لیٹی رہی تھی۔۔۔

"زرغونہ۔۔۔۔۔"

روخان کے لبوں سے آج پہلی بار اس کا نام نکلا تھا۔۔۔ زرغونہ نے آنکھیں کھولتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اس شخص کی آنکھوں کی سرخی بہت زیادہ بڑھی ہوئی تھی۔۔۔ وہ شاید بہت مشکل سے اپنے آپ پر ضبط رکھے اس کا خیال رکھ رہا تھا۔۔۔

زرغونہ کو ایک دم سے احساس ہوا تھا کہ زبردستی تو اس کے ساتھ بھی ہوئی تھی۔۔۔

وہ برخہ سے محبت کرتا تھا۔۔۔خان بابا نے بے شک اسے دوسری شادی کی اجازت دی تھی مگر وہ اس کے ہوتے ہوئے برخہ کو تو اپنا ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔سزا تو اس شخص کو بھی ملی تھی۔۔۔

یقیناً اپنے خان بابا کا یہ حکم مان کر پچھتاتو وہ بھی رہا ہو گا۔۔۔

زرغونہ کو احساس بھی نہیں ہوا تھا اور وہ اپنی سوچوں میں گم نجانے کتنی ہی دیر اس کی جانب تکے گئی تھی۔۔۔اسے ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اس شخص کے نکاح میں آچکی تھی۔۔

جسے اب تک اس نے نجانے کتنی بد دعائیں دی تھیں۔۔۔۔شاید یہ اس کی بد دعاؤں میں سے ہی کوئی ایک قبول ہوئی تھی۔۔اور روخان سے اس کی محبت چھن گئی تھی۔۔۔جیسے اب تک وہ اپنے خان بابا کے ساتھ مل کر دوسرے لوگوں کی محبت چھینتا آیا تھا۔۔۔

آج اس کے خان بابا کی یہ فرعونیت اس کی محبت کو ہی کھا گئی تھی۔۔۔

"تم اب کیا کرو گے۔۔۔برخہ کو اپنی زندگی میں کیسے شامل کرو گے۔۔تمہاری خان بابا کے سامنے اچھا بننے کی کوششیں تو تمہاری محبت کو ہی لے ڈوبیں۔۔۔"

اس کے ہاتھ سے میڈیسن لیتے زرغونہ نے اس کا مذاق اڑاتے کہا تھا۔۔۔جس کے جواب میں روخان نے اپنی سیاہی مائل نگاہوں کو اس کے چہرے پر گاڑھ دیا تھا۔۔۔اس کی نگاہوں میں کچھ ایسا تھا کہ زرغونہ اندر تک لرز اٹھی تھی۔۔۔

اس نے فوراً نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔۔رنگت بھی ایک دم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔

یہ شخص ایسے کیوں دیکھ رہا تھا اسے۔۔۔

"آرام کریں۔۔۔ صبح ملاقات ہو گی۔۔۔اور میری محبت کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔۔میں اسے خود دیکھ لوں گا۔۔۔۔"

اس کی جانب دیکھتے روخان نے گھمبیر لہجے میں کہا تھا۔۔۔

جبکہ زرغونہ نے دوبارہ اس کی جانب دیکھنے کی ہمت نہیں کی تھی۔۔۔۔

وہ آنکھیں موندے تکیے پر سر رکھتے کچھ ہی دیر بعد غنودگی میں جا چکی تھی۔۔۔اس کے حواس اس کے اختیار میں تھے ہی نہیں۔۔۔

وہ بہت تکلیف میں تھی اس وقت۔۔۔اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا تھا۔۔۔جس انسان کو اس نے اپنی زندگی میں سب سے زیادہ دھتکارا تھا۔۔۔اسی کے ہاتھوں اسے سونپ دیا گیا تھا۔۔۔ وہ اندر سے بالکل خالی ہو چکی تھی۔۔۔

اسے اب زندگی میں کچھ نہیں چاہیے تھا۔۔۔سوائے ان لوگوں کی بربادی کے جنہوں نے اسے اور اس کی بہنوں کو برباد کیا تھا۔۔۔

اسے اب اپنی ماں سے بھی کوئی بات نہیں کرنی تھی۔۔۔جو ہمیشہ کی طرح آج بھی اس کے حق کے لیے کھڑی نہیں ہوئی تھیں۔۔۔

اسے وہ نکاح کرنے پر مجبور کرتے اپنی بے گناہی ثابت کرنے کا بھی موقع نہیں دیا تھا۔۔۔

اسے اس انسان کے تابع کر دیا گیا تھا۔۔۔ جس کی وہ صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ دوا لیتے ہی گہری نیند میں جا چکی تھی۔۔۔ جبکہ روخان شاور لینے واش روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ فریش ہو کر ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس وہ باہر آیا تھا۔۔۔

ٹھنڈ بہت زیادہ تھی۔۔۔ مگر اس کے باوجود وہ اپنی شاور لینے والی عادت نہیں بدل سکتا تھا۔۔۔

موبائل پر آئی کالز دیکھتے وہاں برخہ کے لاتعداد میسیجز دیکھ اس کی نگاہ زرغونہ کی جانب اٹھی تھی۔۔۔جو آنکھیں موندے کروٹ کی بل سوئی ہوئی تھی۔۔۔وہ بھی لائٹ آف کرتا بیڈ کی دوسری سائیڈ پر جا کر لیٹ گیا تھا۔۔۔

سائیڈ لیمپ کی سنہری روشنی میں اس کے حسین نقوش دھمک رہے تھے۔۔۔۔

وہ کچھ پل ایسے ہی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اس کی جانب دیکھتا رہا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر سوتے میں بھی تکلیف کے آثار تھے۔۔۔ آنسوؤں کے مٹے مٹے نشانات واضح تھے۔۔۔

روخان نے ہاتھ بڑھا کر اس کی زخمی کلائی کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔اس کے ایسا کرنے پر وہ کسمسائی تھی۔۔۔شاید اسے تکلیف ہوئی تھی۔۔۔روخان کی آنکھوں کی سرد مہری بڑھی تھی۔۔۔

کچھ دیر وہ ایسے ہی اس کی کلائی کا معائنہ کرتا رہا تھا۔۔۔اور اگلے ہی پل اس کے قریب ہوتا اس کا سر اپنے مضبوط شانے پر رکھتا اس کو اپنے قریب کھینچ چکا تھا۔۔۔زرغونہ دوائیوں کے زیر اثر تھی۔۔۔اس لیے کسمساتی ہوئی گرمائش ملنے پر اس کے سینے سے لگتی چہرا اس کے مضبوط کندھے پر ٹکا گئی تھی۔۔۔

اس کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ بہت زیادہ تکلیف میں ہے۔۔۔

اس کی کلائی کو اپنے سینے پر رکھتا وہ لحاف کو اپنے اوپر اوڑھ گیا تھا۔۔۔

جبکہ زرغونہ کو اگر اس وقت علم ہو جاتا کہ وہ اس طرح سے اس شخص کے اتنے قریب اس کے حصار میں مقید ہو کر سو رہی تھی تو اس نے نجانے کیا کر دینا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"زرغونہ کی طبیعت کیسی ہے اب۔۔۔؟؟"

صباحت کچن میں ناشتہ بنا رہی تھیں جب زرتاج بیگم ان کے پاس آتے بولی تھیں۔۔۔

"رات کو تو بے ہوش ہی تھی جب میں چھوڑ کر آئی۔۔۔ابھی صبح ملاقات نہیں ہوئی اس سے۔۔۔"

انہوں نے کام کرنے کے ساتھ ساتھ جواب دیا تھا۔۔۔ان کا چہرا رات بھر رونے کی وجہ سے سوجا ہوا تھا۔۔۔

"کیوں صبح ملاقات کیوں نہیں ہوئی۔۔۔؟؟؟تمہارے پاس نہیں تھی وہ۔۔۔؟؟"

شازمینہ نے بھی اندر آتے پوچھا تھا۔۔۔لہجہ انتہائی ہتک آمیز تھا۔۔۔

"وہ اپنے شوہر کے پاس ہے۔۔۔شادی شدہ ہے وہ اب۔۔۔کل آپ سب کے سامنے خان بابا نے ہی اسے روخان کے ہاتھ سونپا تھا۔۔۔۔"

صباحت اس تفتیش پر زچ ہوتے بولی تھیں۔۔۔اب کیا وہ ان کی بیٹی کو اپنی شوہر کے پاس رہنے بھی نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔انہیں اس بات کا تو اندازہ تھا کہ روخان سے اس کا نکاح ہونے پر سب کتنی خفگی کا شکار تھیں۔۔۔۔کسی کو بھی خان بابا کا یہ فیصلہ پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

کیونکہ یہ فیصلہ سزا نہیں کسی انعام سے کم نہیں تھا۔۔۔صباحت نے بھی شاید اسی خاطر اپنی بیٹی کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ اپنے ہاتھوں مزید نادانی نہ کر بیٹھے۔۔۔

"بھاگ کھل گئے ہیں تمہاری بیٹی کے۔۔۔خان بابا نے روخان کے ساتھ بہت زیادتی کی ہے۔۔۔وہ بہت اچھی اور شریف لڑکی ڈیزرو کرتا تھا۔۔۔تمہاری بیٹی جیسی سزا یافتہ اور بدکردار نہیں۔۔۔"

شازمینہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ابھی جا کر زرغونہ کو روخان کے کمرے سے کھینچ کر نکال لے۔۔۔

جو جگہ ان کی بیٹی کی تھی۔۔۔وہ بھلا اس لڑکی کو کیسے مل گئی تھی۔۔۔

اسے تو اپنی ماں اور بہنوں کی طرح بدنصیب ہی رہنا تھا۔۔۔وہ اتنی خوش نصیب نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔۔لیکن وہ لوگ یہ بھی جانتی تھیں کہ زرغونہ جتنی جذباتی اور بے وقوف تھی۔۔۔وہ روخان کے دل میں اپنی جگہ نہ بنا پاتی۔۔۔

اس نے اپنی نفرت کا پرچار کرتے اسے خود سے مزید بدظن کر دینا تھا۔۔۔

صباحت نے ان کی اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔وہ ہمیشہ کی طرح منہ کان لپیٹے اپنے کام میں مصروف رہی تھیں۔۔۔

زرغونہ کی آنکھ دس بجے کے قریب کھلی تھی۔۔۔رات کو وہ دیر سے لوٹے تھے۔۔۔اور اوپر سے دوائیوں کے زیر اثر ہونے کی وجہ سے وہ زیادہ دیر تک سوتی رہی تھی۔۔۔مگر پوری طرح سے بیدار ہوتے اسے جو جھٹکا لگا تھا اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔

اسے یقین نہیں آیا تھا کہ وہ روخان کہ اتنے قریب سوئی ہوئی تھی۔۔۔وہ مکمل طور پر اس کی بانہوں میں مقید تھی۔۔زرغونہ کی رنگت ناقابلِ یقین حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔اس کی زخمی کلائی روخان کے کشادہ سینہ پر دھری ہوئی تھی۔۔۔اس کی کمر کے گرد

روخان کا مضبوط بازو حمائل تھا۔۔۔جبکہ انگلیوں کا لمس اسے اپنے پہلو پر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

زرغونہ کے لیے یہ سب بہت غیر متوقع تھا۔۔۔اس کے جسم کا سارا خون چہرے پر سمٹ آیا تھا۔۔۔

اس نے جیسے ہی پلکیں اٹھائیں اس کا دل دھک سے رہ گیا تھا۔۔۔اس کا چہرا روخان کے چہرے سے بہت قریب تھا۔۔۔اس کی سانسوں کی مہک زرغونہ کو محسوس ہو رہی تھی۔۔۔اس کی پلکیں لرز اٹھی تھیں۔۔۔

اس کا دوسرا ہاتھ نیچے دبا ہوا تھا۔۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔"

اس نے پیچھے کو کھسکتے اس سے دور ہونا چاہا تھا۔۔ مگر روخان کی گرفت سوتے میں بھی اتنی مضبوط تھی کہ وہ اس سے دور نہیں ہو پائی تھی۔۔مارے بے بسی اور غصے کے زرغونہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔؟؟ چھوڑو مجھے۔۔۔۔"

زرغونہ نے اپنا ہاتھ نکالا تھا اور اس کے گھنے سر والے بالوں میں اپنی انگلیاں پھنساتے انہیں بے دردی سے کھینچ لیا تھا۔۔۔اسے اس شخص کو جگانے کا اس سے اچھا کوئی طریقہ نہیں ملا تھا۔۔۔۔

جبکہ روخان جو اس کے چھوٹے موٹے حملوں پر پہلے ہی جاگ چکا تھا۔۔۔اس کی اس حرکت پر اس نے آنکھیں کھولتے زرغونہ کو گھورا تھا۔۔۔

"ایسے کون جگاتا ہے جنگلی لڑکی۔۔۔۔؟"

اس کی مٹھی سے اپنی بالوں کو نکالتے وہ چہرا اس کے نزدیک کرتے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا تھا۔۔۔ایسا کرنے سے اس کا چہرا زرغونہ کے چہرے سے مس ہوا تھا۔۔۔

اس کی نوکیلی مونچھیں زرغونہ کے گال کو دہکا گئی تھیں۔۔۔

"تم کس کی اجازت سے میرے قریب آئے ہو۔۔۔ نفرت ہے مجھے تم سے۔۔۔ لگتا ہے تمہاری ساری شرم و غیرت مر چکی ہے۔۔۔۔ ایک لڑکی جو تم سے شادی کرنے سے بہتر مرنا پسند کرتی تھی۔۔ تمہاری صورت دیکھنے کی روادار نہیں تھی۔۔۔ تم پر تمہارے دشمن سے شادی کرنے کو ترجیح دے رہی تھی۔۔۔ تمہیں نجانے کتنی بار دھتکار چکی ہے۔۔۔ تم اسی کو اپنی بانہوں میں بھرے اس کی نفرت اور لعنت ملامت سننے کے باوجود ڈھیٹائی کا مظاہر کر رہے ہو۔۔۔۔ کیسے مرد ہو تم۔۔۔۔ تف ہے تم پر۔۔۔"

اسے غصہ اور طیش دلانے کی خاطر زرغونہ کے منہ میں جو بھی آرہا تھا وہ بولے جارہی تھی۔۔۔تاکہ وہ اس کے قریب نہ آئے۔۔مگر وہ بھول چکی تھی کہ مقابل اس جیسا جذباتی اور بے وقوف بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

روخان اس کی جانب دیکھتا اس کی بات ختم کرنے کا انتظار کرتا رہا تھا۔۔جیسے ہی وہ خاموش ہوئی روخان نے کروٹ بدلتے اس کا سر تکیے پر رکھتے اس کی زخمی کلائی کو آرام سے سائیڈ پر رکھتے اس کے دوسرے ہاتھ کو اپنی مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔۔جبکہ اس کا دوسرا ہاتھ

زرغونہ کے الجھے بالوں کو سلجھاتا اپنی انگلیوں کو ان میں پھنسا گیا تھا۔۔۔

زرغونہ اس کے اس رد عمل پر سن سی ہوئی تھی۔۔۔وہ اپنا پورا وزن اس کے نازک وجود پر ڈال چکا تھا۔۔مارے شرم وحیا کے زرغونہ کی پلکیں لرز اٹھی تھیں۔۔۔اس نے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔مگر وہ ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

"ہمارا کل نکاح ہوا ہے۔۔۔اور تم نے کل یہ حرکت کر کے مجھے سب کے سامنے نیچا دکھانے کی جو کوشش کی ہے۔۔۔اسے تو میں زندگی بھر نہیں بھولوں گا۔۔۔تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔"

روخان نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ہونٹوں کو چھوتے ان سے اٹکی بالوں کی لٹوں کو پیچھے کیا تھا۔۔۔وہ دودھیا شفاف رنگت اور ملائم نقوش روخان کی نگاہوں کو الجھا رہے تھے۔۔وہ بے پناہ حسین تھی اور وہ اس پر پورا حق رکھتا تھا۔۔۔

اس حسن کی مورتی کو اس کے نام لگا دیا گیا تھا۔۔۔حق ملکیت کا احساس تھا یا اس لڑکی پر اپنا تسلط جمانے کی ضد کے وہ جھکا تھا اور عین اس کے ہونٹوں کے قریب اپنے اعنابی لبوں کا شدت بھرا لمس چھوڑتا اس نازک وجود پر لرزا طاری کر گیا تھا۔۔۔

"کل جو کچھ بھی ہوا میں اس پر بات نہیں کروں گا۔۔۔وہ تمہارا اپنا معاملہ ہے۔۔۔ مگر میں بس اتنا کہوں گا کہ اپنا لہجہ درست کرو اب۔۔۔میں اب تمہاری یہ بد تمیزی برداشت نہیں کروں گا۔۔۔ نہ اپنے آگے اور نہ خان بابا کے آگے۔۔۔ورنہ۔۔۔۔"

اس کی بے انتہا سرخ پڑتی رنگت دیکھ اس نے بات ادھوری چھوڑی تھی۔۔۔

زرغونہ تو اس شخص کا یہ الگ روپ دیکھ بالکل ساکت ہو چکی تھی۔۔ پہلے جو شخص اس کی جانب دیکھتا بھی نہیں تھا وہ ایک دم سے اس پر اپنا حق جتاتا اس کی سانسیں روک رہا تھا۔۔۔

زرغونہ کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہو چکی تھی۔۔۔اس کی آواز تک نہیں نکل پا رہی تھی۔۔۔اس شخص کی مسحور کن خوشبو اس کے اعصاب پر سنوار ہونے لگی تھی۔۔۔

"تت تم مجھے اس طرح بلیک میل نہیں کر سکتے۔۔۔۔"

زرغونہ نے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکالنا چاہا تھا۔۔۔مگر وہ اس شخص نے اسے ایسا نہیں کرنے دیا تھا۔۔۔

"میں بلیک میل نہیں کر رہا۔۔۔صرف سمجھا رہا ہوں۔۔۔آرام سے ان باتوں پر عمل کر لیں۔۔۔آپ کے لیے بہت اچھا رہے گا۔۔۔۔"

روخان نے اپنی بات مکمل کرتے اس کے نہایت قریب جھک کر اس کی زخمی کلائی پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔

آپ سے تم اور پھر تم سے آپ تک کا سفر وہ بہت جلدی طے کر رہا تھا۔۔۔

اس کے اس روپ کو دیکھتے زرغونہ کا دماغ تو ماؤف ہو چکا تھا۔۔۔

"یہ زخم میں زندگی بھر نہیں بھولوں گا۔۔۔۔"

اس پر اپنے شدت بھرے لب رکھتا وہ اس کی سسکی نکال گیا تھا۔۔۔

اس کے اس عمل پر زرغونہ کی گھنیری پلکیں لرز اٹھی تھیں۔۔۔وہ ابھی تک اس شخص کے اس بدلے روپ پر سکتے میں تھی۔۔۔۔

"اٹھ کر فریش ہو جائیں۔۔۔ہاں ورات میں ہی آپ کا سامان یہاں شفٹ کر چکی ہے۔۔۔میں آپ کی مدد کے لیے نازو کو بھیج دیتا ہوں۔۔۔باہر آکر کسی قسم کا کوئی واویلا نہیں ہونا چاہیے۔۔"

اس کی جانب جھک کر اس کی آنکھوں میں جھانکتے روخان نے اس کو ایک پل کے لیے ہپنوٹائز سا کر دیا تھا۔۔۔

وہ کچھ بھی بولنے کے قابل نہیں بچی تھی۔

اس کا دل اتنے زور سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آ جائے گا۔۔۔وہ تو کیا کچھ سوچے بیٹھی تھی۔۔۔مگر اس شخص نے اس کے پر ہی کاٹ دیئے تھے۔۔۔

اس کے اوپر سے اٹھتا وہ واش روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔زرغونہ کو اپنا وجود کا وہ ایک ایک حصہ کسی انگارے کی طرح جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔جہاں جہاں اس شخص نے اسے چھوا تھا۔۔

زرغونہ آنکھیں میچتے اپنی سانسوں کو نارمل کرنے کی کوشش کرتی رہی تھی۔۔۔

نجانے کتنی ہی دیر اسے ایسے ہی بیٹھے گزر گئی تھی۔۔۔

جب وہ فریش ہو کر تر و تازہ سا واش روم سے نکلا تھا۔۔۔

زرغونہ کی نگاہیں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔روخان نے بھی اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کے سرد تاثرات دیکھ روخان کے لبوں پر دل جلاتی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

وہ اندر ہی اندر اس پر غصے کا شکار تھی۔۔۔مگر اس کے آگے بول نہیں پا رہی تھی۔۔۔کیونکہ اس وقت وہ اس کا مقابلہ کرنے کی حیثیت بالکل بھی نہیں رکھتی تھی۔۔۔

"تیار ہو کر باہر آجانا۔۔۔خان بابا سے دعائیں لینے ایک ساتھ جائیں گے۔۔۔۔"

روم سے نکلتے اس نے حاکمانہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔جبکہ زرغونہ ایک رات کے اندر اس شخص کے بدلے تیور دیکھ کر ہی حیران تھی۔۔

"لعنت بھیجتی ہوں میں تم پر بھی اور تمہارے اس خان بابا پر بھی۔۔۔یہ کیا کیا میں نے اپنے ساتھ۔۔۔اتنی بے وقوف کیسے ہو سکتی ہوں میں۔۔۔اس شخص کو اتنا سکون دے کر اس دنیا سے جانا چاہتی تھی۔۔۔جو ہمیشہ ہماری تکلیفوں کی وجہ بنا ہے اسے بھلا کیوں کر سکون پہنچانا چاہتی تھی میں۔۔۔ایک بار بس ٹھیک ہونے دو مجھے۔۔۔تمہارا جینا نہ حرام کر دیا تو میرا نام بھی زرغونہ نہیں۔۔۔

دیکھتی ہوں اب کیسے تم اپنے خان بابا کے فیورٹ رہ پاتے ہو۔۔۔ تم نے اور تمہارے خان بابا نے جس پلاننگ کے ساتھ مجھے یہاں پھنسایا ہے نا۔۔۔ میں سب سمجھ رہی ہوں۔۔۔ چھوڑوں گی نہیں تم دونوں کو اب۔۔۔۔"

زرغونہ کا مارے غصے کے برا حال تھا۔۔۔ اس نے تکیہ اٹھا کر پوری قوت سے دروازے پر دے مارا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے اندر داخل ہوتی نازو کے سیدھے سر پر جا لگا تھا۔۔۔

"بی بی جی۔۔۔"

اس نے ماتھا مسلتے زرغونہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ مگر وہ بنا کچھ بولے رخ موڑ گئی تھی۔۔۔۔

"چلی جاؤ یہاں سے۔۔۔ مجھے کسی کی بھی شکل نہیں دیکھنی۔۔۔"

وہ تپ کر بولی تھی۔۔۔ جبکہ اس کی بات پر نازو اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔ جس کی رنگت میں گھلی سرخیاں ابھی بھی قائم تھیں۔۔۔

وہ روخان کے بستر پر انتہائی بکھرے حلیے میں بیٹھی تھی۔۔۔ اسے دیکھتے نازو کے لبوں پر بے اختیار مسکان آن ٹھہری تھی۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اس کے انتہائی سرد تاثرات کو دیکھتے اس نے اپنی مسکراہٹ چھپالی تھی۔۔

ورنہ سامنے بیٹھی اس کی پیاری سی بی بی نے اپنے مجازی خدا کا سارا غصہ اس پر نکال دینا تھا۔۔

"بی بی روخان سائیں کا حکم ہے کہ آپ کو فریش ہونے میں مدد دوں۔۔۔ آپ کو چوٹ لگی۔۔۔ اگر آپ نہیں چاہتیں تو کوئی بات نہیں میں واپس چلی جاتی ہوں۔۔ بتا دیتی ہوں ان کو۔۔۔"

نازو نے انتہائی معصومیت کا مظاہرہ کرتے کہا تھا۔۔۔ کیونکہ آج اسے زرغونہ میں اپنے خان کا عکس نظر آرہا تھا۔۔۔

"رکو۔۔۔ اسے مت بتانا۔۔۔"

اسے واپس پلٹتا دیکھ زرغونہ نے بے ساختگی کے عالم میں اسے پکارا تھا۔۔۔نازو نے اب کی بار بھی بہت مشکل سے اپنی مسکراہٹ روکی تھی۔۔۔ایک ہی رات میں ایسا خوف۔۔۔

"جی بی بی جی۔۔۔۔"

نازو الماری کی جانب بڑھتی اس کے کپڑے نکالنے لگی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد وہ تیار ہو کر باہر آگئی تھی۔۔۔جہاں اس کا پہلا سامنا شازمینہ بیگم سے ہی ہوا تھا۔۔۔وہ اس وقت مہرون رنگ کے پیروں تک آتے کلیوں والے فراک میں ملبوس دودھیا پیروں میں کھسے

پہنے اپنے نازک سراپے کے ساتھ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔

ہر طرح کی مصنوعی آرائش سے پاک اس کی دودھیا شفاف رنگت دھمک رہی تھی۔۔۔

ان سب کو یہی لگ رہا تھا کہ وہ صبح بھی رات جیسا واویلا کرے گی۔۔۔پھر سے سب سے ڈانٹ کھائے گی۔۔۔اور خاص کر روخان کی نگاہوں سے پوری طرح سے گر جائے گی۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

وہ اپنا دوپٹہ سنبھالتی شال کندھے پر پن اپ کیے نیچے آگئی تھی۔۔۔

جہاں روخان پہلے سے خان بابا کے ساتھ ان کے روم میں موجود تھا۔۔۔

"اسلام و علیکم۔۔۔۔"

اس نے بے دلی سے سلام کیا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی آواز پر روخان کی نگاہیں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ چہرے کے تاثرات بگڑے ہوئے تھے۔۔۔ مگر وہ یہاں تک آگئی تھی یہ بھی کافی تھا۔۔۔

روخان اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا اسے اندر آنے کا اشارہ کر گیا تھا۔۔۔

خان بی بی نے بہت غور سے اپنی بیوی کو تعظیم دیتا یہ انداز دیکھا

تھا۔۔۔ان کے شوہر اور بچوں میں تو آج تک کبھی کوئی شوہر اپنی بیوی کی آمد پر ایسے کھڑا نہیں ہوا تھا۔۔

ہمیشہ عزت دینے کا فریضہ صرف بیویاں ہی نبھاتی آئی تھیں۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔۔جیتی رہو۔۔۔"

خان بابا نے شاید آج زندگی میں پہلی بار اس طرح اس کے سلام کا جواب دیا تھا۔۔۔اور دعا دی تھی۔۔۔

ورنہ آج سے پہلے اس کے سلام کا جواب دینا بھی ضروری نہیں سمجھا گیا تھا۔۔۔زرعونہ جانتی تھی یہ سب انہوں نے صرف روخان کی بیوی ہونے کی وجہ سے کیا تھا۔۔۔

ورنہ ان کے نزدیک اس کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔۔۔

"خان بی بی۔۔۔۔"

روخان نے اسے خان بی بی کی جانب متوجہ کیا تھا۔۔۔زرغونہ کو اس عورت سے بھی بے پناہ نفرت تھی۔۔۔ بچپن سے وہ دیکھتی آئی تھی کیسے اس عورت نے اس کی ماں کو ٹارچر کیا تھا اور اس کے باپ کو اس کی ماں سے بدظن کیے رکھا تھا۔۔۔

زرغونہ روخان کے اشارے پر بھی خان بی بی کو سلام نہیں کر پائی تھی۔۔۔اس کے پورے وجود میں ناگواریت آن ٹھہری تھی۔۔۔

روخان نے سیاہ آنکھوں میں وارننگ لیے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"نفرت کرتی ہوں میں ان لوگوں سے۔۔۔شدید نفرت۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے۔۔ڈرا دھمکا کر ان کے آگے جھکنے پر مجبور کر دو گے

تو تمہاری بہت بڑی بھول ہے۔۔۔جو کرنا ہے کر لو۔۔۔نہیں ڈرتی

میں تم سے۔۔۔"

اس کا ضبط ٹوٹ گیا تھا۔۔۔وہ چیختے ہوئے بولی تھی۔۔۔دروازے پر

آن کھڑی ہوتی زرتاج بیگم اور شازمینہ بیگم نے مسکراتی نگاہوں سے

یہ منظر دیکھا تھا۔۔

یہ لڑکی کتنی بے وقوف اور جذباتی تھی اس بات کا تو انہیں پہلے سے علم تھا۔۔۔اور یہ بھی پتا تھا کہ وہ روخان جیسے اصول پسند اور خان بابا پر جان دینے والے انسان کے ساتھ زیادہ وقت نہیں رہ سکتی تھی۔۔

زرغونہ ابھی مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوئی تھی کہ اتنے آرام سے چل پھر پاتی۔۔۔۔۔اس وقت بھی اتنے غصے سے بولتے اس نے وہاں سے جانا چاہا تھا۔۔۔جب اس کا سر بہت بری طرح سے چکرایا تھا۔۔۔

روخان نے اسے سنبھالنے کے لیے آگے ہونا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ ہاتھ اٹھا کر اسے وہیں روکتی دیوار کا سہارا لیتی نازو کے قریب آجانے کی وجہ سے اس کا ہاتھ تھامتے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

"خان بابا معذرت خواہ ہوں۔۔۔۔ بہت جلد میں اسے ٹھیک کر لوں گا۔۔۔۔"

روخان ان دونوں کے سامنے شرمندگی بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔۔ جس پر خان بابا اس کے کسرتی مضبوط کندھے پر ہاتھ رکھتے مسکرا دیئے تھے۔۔۔

"اس لڑکی کی ہمارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں تھی۔۔۔مگر اب یہ تمہاری بیوی ہے تو ہمارے لیے بھی بے پناہ اہم ہے۔۔۔اس کو کرنے دیں جو بھی کرتی ہے۔۔۔اتنی جلدی یہ نہیں سنبھلنے والی۔۔۔مگر ہمیں تم پر پورا یقین ہے۔۔۔۔"

خان بابا اس کی خاطر زرغونہ کی یہ گستاخی درگزر کر گئے تھے۔۔۔خان بی بی بھی اس کی پیشانی چومتیں اسے دعاؤں سے نواز گئی تھیں۔۔

مگر روخان کی سرخ ہوتی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ اس گستاخی پر کتنے غصے میں تھا۔۔۔

وہ اس کے پاس جانے کے بجائے حویلی سے نکل آیا تھا۔۔۔اس کا رخ ہجرے کی جانب تھا۔۔۔

جہاں ان کے بہت خاص مہمان ٹھہرے ہوئے تھے۔۔۔

"اسلام و علیکم دلہا صاحب۔۔۔ہمیں پتا چلا ہے آپ کی کل شادی ہو گئی۔۔۔بلایا تک نہیں آپ نے۔۔۔"

وہ چار لوگ تھے۔۔۔جو آپس میں دوست تھے۔۔۔اور عمر میں ان کے برابر ہی تھے۔۔۔یہی وجہ تھی کہ ان سب کی آپس میں بہت بنتی تھی۔۔

"ایک ہفتے تک لالہ کا بہت شاندار ولیمہ رکھا ہے خان بابا نے۔۔۔

آپ خاص طور پر انوائیٹڈ ہیں۔۔۔۔"

اکمل نے روخان کی جگہ فوری جواب دیا تھا۔۔۔۔

جو سن کر روخان بہت مشکل سے لبوں پر مسکراہٹ لا پایا تھا۔۔۔وہ

بہت خراب موڈ میں آیا تھا۔۔۔

اور یہاں پھر سے وہی ساری باتیں سن کر اس کے ابرو مزید تن گئے

تھے۔۔۔دراب کل رات سے یہیں پر تھا۔۔۔

اس کی سرخ سوجی آنکھیں اس کے رت جگے کی گواہ تھیں۔۔۔

روخان کی ناگواری مزید بڑھی تھی۔۔۔اسے بزدل لوگ بالکل بھی پسند نہیں تھے۔۔۔اور دراب انہیں میں سے ایک تھا۔۔۔

فریدون کسی کام کے سلسلے میں مظفر آباد گیا ہوا تھا۔۔۔اس تک بھی یہ خبر پہنچ چکی تھی۔۔۔جو سن کر وہ الگ پاگل ہو رہا تھا۔۔۔اسے زرغونہ کسی بھی قیمت پر چاہیے تھی۔۔۔وہ اپنے ماں باپ سے لڑ رہا تھا۔۔۔جبکہ اس کی ماں بہت خوش تھی کہ زرغونہ سے پیچھا چھوٹ گیا تھا ان کے بیٹے کا۔۔۔

"بہت چھپے رستم نکلے ہو تم ویسے۔۔۔کانوں کان خبر بھی نہیں ہونے دی۔۔کل دن میں ہی تو ملاقات ہوئی ہماری۔۔۔۔۔"

آصف نے بھی شکوہ کیا تھا۔۔۔ان سب کی روخان سے زیادہ بنتی تھی۔۔۔

"مجھے ان باتوں میں پرائیویسی پسند ہے۔۔۔اسی لیے۔۔۔"

روخان نے دراب کی جانب دیکھتے عام سے لہجے میں کہا تھا۔۔۔مگر دراب کو اس کی بات میں چھپا طنز اچھے سے سمجھ آیا تھا۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"میں حویلی جارہاہوں۔۔۔تمہاری گاڑی مل سکتی ہے۔۔۔میری گاڑی میں مسئلہ آرہاہے۔۔۔ڈرائیور واپس لے آئے گا۔۔۔۔"

دراب نے روخان سے اس کی گاڑی کی چابی مانگی تھی۔۔۔ امیل اور اکمل باقی سب کے ساتھ شکار پر جارہے تھے۔۔۔

روخان نے اثبات میں سر ہلاتے گاڑی کی چابی اسے دے دی تھی۔۔۔دراب اپنے پیشانی مسلتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔اسے اپنے خان بابا کی کہی ایک بات آج شدت سے یاد آرہی تھی۔۔۔کہ سردار کو سب سے زیادہ طاقتور مانا جاتا تھا۔۔۔مگر در حقیقت وہ ہی قبیلے کا سب سے زیادہ کمزور انسان ہوتا تھا۔۔۔

جو اپنی خوشی کی خاطر اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق بھی نہیں چل سکتا تھا۔۔اس کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا۔۔۔صرف سرداری کی خاطر اس نے اپنی محبت قربان کر دی تھی۔۔۔اور اس وقت دل بالکل خالی اور بنجر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔دراب اپنے ہی دھیان میں گاڑی چلاتا حویلی جانے والی راستوں پر گامزن تھا جب اچانک سے اس پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی گئی تھی۔۔

دونوں اطراف سے اس پر گولیاں چلائی جا رہی تھیں۔۔۔۔ایک گولی اس کے بازو میں پیوست ہوئی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ سے

اسٹیرنگ گھوم گیا تھا۔۔۔ گاڑی غیر متوازن ہوتی ہچکولے کھانے لگی تھی۔۔۔

جب ایک دم سے گارڈز کی دو گاڑیاں اس کے دونوں اطراف میں آتیں اسے گولیوں کی بوچھاڑ اور گاڑی کو بے ترتیب ہونے سے بچا گئی تھیں۔۔۔ان میں سے ایک گاڑی میں روخان بھی موجود تھا۔۔۔ وہ تیزی سے نکلتا دراب کی جانب آیا تھا۔۔۔

اسے دراب کے نکلتے ہی دشمنوں میں چھپے اپنے ایک مخبر سے خبر ملی تھی کہ وجاہت اور کزئی اپنا پلان اس بری طرح سے فیل ہونے پر

اس پر قاتلانہ حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ مگر بد قسمتی سے اس گاڑی میں اس وقت دراب سوار تھا۔۔۔۔

خبر ملتے ہی وہ فوری گارڈز کے ساتھ نکل آیا تھا۔۔۔ اور وہاں بروقت پہنچ کر اسے بچا لیا تھا۔۔۔

حویلی میں بھی یہ خبر پہنچ گئی تھی۔۔۔ دراب کو فوری ہاسپٹل لے جایا گیا تھا۔۔۔

زرغونہ صبح سے غصے سے ابل رہی تھی۔۔۔

"وہ کیوں نہیں تھا گاڑی میں۔۔۔ اسے ہونا چاہیے تھا۔۔۔"

یہ خبر سنتے اس کے لبوں سے یہی جلے کٹے الفاظ نکلے تھے۔۔۔وہ اس وقت لاونج کے دروازے میں آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اس کی بات سنتے سب نے ہی بے یقینی کے عالم میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"خدا کو مانو لڑکی۔۔۔سر کے سائیں کے بارے میں ایسی بات کون کرتا ہے۔۔۔"

خان بی بی نے اسے غصے سے ٹوکا تھا۔۔۔برخہ نے بھی انتہائی ناگواریت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا اس لڑکی کا منہ توڑ دے۔۔۔جو ایک تو اس کی جگہ پر

آن بیٹھی تھی اور اوپر سے اس کے خان کے بارے میں بکواس بھی کر رہی تھی۔۔۔۔

زرغونہ گھر میں کسی سے بات نہیں کر رہی تھی۔۔۔جو بھی اسے بلاتا تھا اسے کاٹ کھانے کو دوڑتی تھی۔۔۔۔صباحت بیگم، خاجستہ اور بنفشہ جن سے پہلے وہ بات کر لیتی تھی۔۔۔اب ان سے بھی بات کرنا چھوڑ دیا تھا۔۔

وہ دوبارہ روخان کے کمرے میں بھی نہیں گئی تھی۔۔۔۔خود کو بس اپنے چھوٹے سے کمرے میں قید کر کے رکھا ہوا تھا۔۔۔

وہ میڈیسن باقاعدگی سے لے رہی تھی۔۔۔اسے جلد از جلد ٹھیک ہونا تھا۔۔۔اس کا زخم بھی کافی حد تک ٹھیک ہونے لگا تھا۔۔۔ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔۔۔روخان سے اس کا سامنا نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

ان سے دشمنی کا جو آغاز کیا گیا تھا وہ اسے انجام تک پہنچا کر ہی سکون لینے والا تھا۔۔۔۔

زرغونہ نے بھی شکر ہی کیا تھا کہ وہ دوبارہ اس کے سامنے نہیں آیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بی بی جی آپ کو روخان سائیں بلا رہے ہیں۔۔۔۔"

وہ اپنے کمرے میں تھی جب ملازمہ نے آکر اسے پیغام دیا تھا۔۔۔

رات کے نو بج رہے تھے۔۔۔اب ایک مہینے بعد اسے اپنی بیوی کی یاد آئی تھی۔۔زرغونہ نے نازو سے کہا تھا کہ وہ کہہ دے اسے سو رہی ہوں میں۔۔۔

جس پر نازو خاموشی سے اسے تکتی واپس نکلنے لگی تھی جب اسی لمحے صباحت اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔

"روخان آگئے ہیں۔۔۔کھانا وغیرہ پوچھو جا کر زرغونہ بچے۔۔۔ یہاں کیوں بیٹھی ہو۔۔۔"

صباحت نے اس کے قریب آتے پیار سے پچکارتے کہا تھا۔۔۔جس پر زرغونہ نے پلٹ کر انہیں خوشمگیں نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

"اسے پوچھنے والے بہت ہیں۔۔۔میری ضرورت نہیں ہے اسے۔۔۔آپ پلیز مجھے فورس کے کریں۔۔۔مجھے نہیں جانا اس کے پاس۔۔۔"

وہ دوٹوک لہجے میں بولتی ٹیرس پر آگئی تھی۔۔۔اس کا اندر دم گھٹ رہا تھا۔۔۔مگر جیسے ہی وہ ٹیرس پر آئی سامنے کا منظر دیکھ اسے آگ لگ گئی تھی۔۔۔برخہ انیکسی کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔

جس کا یہی مطلب تھا کہ روخان بھی اس وقت وہیں پر تھا۔۔۔

"کتنا شریف بنتا ہے یہ خان بابا اور سب گھر والوں کے سامنے۔۔۔ جب کے اصل حقیقت یہ ہے اس کی۔۔۔۔ اب دیکھتی ہوں میں کیسے چل پاتی ہے تمہاری یہ عاشقی۔۔۔۔"

زرغونہ جو کچھ دیر پہلے اس شخص کے سامنے نہ جانے کا عہد کر چکی تھی۔۔۔اس وقت اس کے اندر غصے کے مارے انگارے بھڑک اٹھے تھے۔۔۔برخہ اس کی سوتیلی بہن تھی جس نے اس سے اور اس کی بہنوں سے زیادتی کرنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔ اس کی ماں کو ذلیل کروانے کا کوئی موقع نہیں جانے دیتی تھیں یہ ماں بیٹیاں۔۔۔

انتہائی بری لگتی تھی اسے یہ لڑکی۔۔۔اور روخان۔۔۔وہ تو ویسے ہی اس کا دشمن تھا۔۔۔ان دونوں کی محبت کو بھلا وہ کیسے اپنی آنکھوں کے سامنے اس طرح سے پروان چڑھتا دیکھ سکتی تھی۔۔

وہ شال کو اچھے سے اپنے گرد اوڑھے کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔

وہ ہمیشہ سے بہت سمپل ڈریسنگ کرتی تھی۔۔نہ ہی کبھی ان کو حویلی کی باقی عورتوں کی طرح اپنی مرضی سے جا کر شاپنگ کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔۔۔وہ عام سے ہلکے رنگ کے ملبوسات پہننے کی عادی تھی۔۔۔

اب شادی کے بعد خان بی بی نے روخان کی بیوی ہونے کی وجہ سے اس کے لیے بہت ہی خوبصورت اور بیش قیمت ملبوسات آرڈر پر بنوائے تھے۔۔۔ جن میں کچھ وہاں کے علاقائی لباس بھی تھے۔۔۔ سب ایک سے بڑھ کر ایک تھے۔۔۔

خان بی بی نے اسے اپنے کمرے میں بلا کر وہ سارے ملبوسات دیئے تھے۔۔۔ اور کہا تھا کہ وہ یہ سب پہن کر نئی نویلی دلہن بن کر رہے۔۔۔ مگر وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی۔۔

اسے نفرت تھی ان سب لوگوں سے۔۔۔ کیسے ان کے دیئے تحائف قبول کرتی۔۔۔ جنہوں نے اسے بدکردار بنایا تھا۔۔۔

اس نے وہ لباس لینے سے انکار کرتے خان بی بی کے غصہ ہونے پر ان کو منہ توڑ جواب دیا تھا اور سارے ملبوسات وہیں پھینکتی وہاں سے آگئی تھی۔۔

اسے بعد میں نازو سے پتا چلا تھا کہ خان بی بی اور زرتاج تائی نے اس کی اس حرکت کو اچھے سے مرچ مصالحہ لگا کر روخان کو بھی بتایا تھا۔۔ مگر ادھر پرواہ کسے تھی۔۔۔

وہ اب پہلے سے بھی زیادہ باغی ہو چکی تھی۔۔۔اس کے حلیے کو دیکھ کر کہیں سے بھی نہیں لگتا تھا کہ وہ نئی نویلی دلہن ہے۔۔۔

اس وقت بھی وہ روخان کے پاس صرف برخہ کو دیکھ کر ہی آ رہی تھی۔۔۔برخہ کو بھگا کر اسکا بھی وہاں سے جانے کا ہی ارادہ تھا۔۔

"خان میں آپ کے بغیر نہیں رہ پا رہی۔۔۔بہت محبت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔خدا کے لیے مجھ پر ایسا ظلم نہ کریں۔۔۔"

اس نے جیسے ہی دروازے سے اندر قدم رکھا سامنے ہی وہ اسے صوفے پر بیٹھی نظر آئی تھی۔۔۔جبکہ روخان اس کے مقابل صوفے پر بیٹھا انگلیوں میں سیگریٹ دبائے ہوئے تھا۔۔۔

زرغونہ کی آنکھوں میں زہر اتر گیا تھا۔۔۔

"تو یہ بکواس اس دن کو خان بابا کے سامنے کر دینی تھی۔۔۔میری زندگی اس عذاب میں پھنسنے سے بچ جاتی۔۔۔اور تمہارا یہ خان یہ بھی تو ڈرپوک نکلا۔۔۔خان بابا کے حکم کو ایسے مان گیا جیسے انکار کرے تو وہ اسے گھر سے باہر پھینک دیں گے۔۔۔"

اندر داخل ہوتے زرغونہ نے انتہائی ناگواریت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔اسے وہاں دیکھ برخہ گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اسے اس لڑکی کے دماغ کا کوئی بھروسہ نہیں تھا۔۔۔ابھی واویلا کر کے یہاں سب گھر والوں کو جمع کر لیتی۔۔۔

جبکہ روخان کے انداز میں زرا سی بھی تبدیلی نہیں آئی تھی۔۔۔

اس نے نگاہیں اٹھا کر دیکھنے کی زحمت بھی نہیں کی تھی۔۔زرغونہ کو اس شخص کا یہ بے خوف اور نڈر انداز آگ لگا گیا تھا۔۔۔یہ اور اس کے خان بابا کسی اور کی ذرا سی غلطی بھی برداشت نہیں کرتے تھے۔۔۔

جبکہ خود کچھ بھی کرنے کا پرمٹ ہاتھ میں لیے پھرتے تھے۔۔جیسے انہیں سب کرنے کی اجازت ہو۔۔۔۔

"آپ جائیں ابھی یہاں سے۔۔۔"

روخان نے برخہ سے کہا تھا۔۔۔

"کیوں جائے۔۔۔بات کرو نا اب بھی میرے سامنے۔۔۔میں بھی تو دیکھوں خان بابا کے چہیتے اور وفادار خان کی انہیں کی پوتی سے چھپ کر کی جانے والی عاشقی معشوقی۔۔۔"

زرغونہ اس کے مسلسل اگنور کرنے پر آگے بڑھتی اس کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اس کی بات پر روخان کی سیاہ مقناطیسی نگاہیں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔

ان آنکھوں کی سرد مہری اور وحشت ناکی پر وہ ایک پل کے لیے لرز گئی تھی۔۔۔

جبکہ برخہ تو اس کی آنکھوں میں پنپتا غصہ دیکھ خاموشی سے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔اس کے غصے کے قصے سن رکھے تھے اس نے۔۔۔بے پناہ محبت تھی اسے روخان سے۔۔۔اس کے بارے میں ایک ایک بات جانتی تھی وہ۔۔۔

برخہ کے نکلتے ہی روخان اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

زرغونہ بنا اس سے خوف کھائے اس کے مقابل کھڑی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔اس نے اپنے دل کی منتشر ہوتی دھڑکنوں اور گھبراہٹ کا اندازہ نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔چہرے کے تاثرات بہت نارمل رکھے ہوئے تھے۔۔۔

روخان بنا کچھ بولے دروازے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔اسے پلٹتے دیکھ زرغونہ حیرت زدہ ہوئی تھی۔۔

وہ بنا کچھ بولے اس طرح سے چلا جائے گا اسے یقین نہیں آیا تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی پل خوفزدہ ہونے کی باری اس کی تھی۔۔۔جب وہ دروازے کے قریب رکتا اسے بند کرتے اندر سے لاک کر گیا تھا۔۔ زرغونہ کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔۔۔

"دروازہ کیوں لاک کیا تم نے۔۔۔؟؟مم مجھے جانا ہے باہر۔۔۔"

زرغونہ اپنی جگہ سے آگے بڑھی تھی۔۔۔جبکہ روخان دروازہ لاک کرتا کی اپنی پاکٹ میں ڈال چکا تھا۔۔۔

زرغونہ نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔جبکہ دل الگ ہول رہا تھا۔۔

اس شخص کے تیور اسے کچھ ٹھیک نہیں لگے تھے۔۔

"آپ کو اب یہیں پر رہنا ہے۔۔۔"

روخان نے اپنی شال اتارتے اسے سائیڈ پر رکھا تھا۔۔۔اس کی بات پر زرغونہ کو تپ چڑھی تھی۔۔۔

"میں تمہارے حکم کی پابند نہیں ہوں۔۔۔"

زرغونہ دروازے کی جانب بڑھتی اسے کھولنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔ مگر اسے لاکڈ دیکھ زرغونہ کے چہرے کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔

"آپ کو پابند بننا پڑے گا۔۔۔"

اپنی گھڑی اتار کر ٹیبل پر رکھتا وہ اس کی جانب پیش قدمی کرتے بولا تھا۔۔۔

اس کی نگاہیں اب زرغونہ کی جانب پوری توجہ سے اٹھی تھیں۔۔۔ جو سادہ سے لباس میں ملبوس سیاہ شال سے خود کو پوری طرح سے ڈھکے سادگی میں بھی بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔

اس کی شال سلکی بالوں سے ڈھلک آئی تھی۔۔

روخان کی نگاہوں کا ارتکاز نوٹ کرتے زرغونہ نے اپنی شال درست کی تھی۔۔۔جس پر اسے روخان کی نگاہوں میں ایک عجیب سی چمک ابھرتی نظر آئی تھی۔۔

"میں نے اس دن بھی بتایا تھا میرے لیے خان بابا اور خان بی بی بہت اہم ہیں۔۔۔آپ کو اپنا رویہ درست کرنا ہو گا ان کے ساتھ۔۔۔ ورنہ آپ کے لیے اچھا نہیں ہو گا۔۔۔مگر لگتا ہے آپ کو میری بات سمجھ میں نہیں آئی۔۔۔"

وہ چلتا ہوا اس کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔۔۔زرغونہ بالکل دروازے کے ساتھ لگی کھڑی تھی۔۔۔

اس کی جھیل سی گہری آنکھیں انتہائی ناگواری کے ساتھ اس شخص کے چوڑے کسرتی سراپے پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔کشادہ سینہ مضبوط کندھے،روشن پیشانی اور انتہائی مغرور دلکش نقوش۔۔۔

وہ مردانہ وجاہت کا شاہکار تھا۔۔۔اسے دیکھ کر لگتا ہی نہیں تھا کہ وہ ملازم ہو سکتا تھا۔۔۔۔

وہ کسی سلطنت کا شہزادہ معلوم ہوتا تھا۔۔۔جو خان بابا نے اسے بنا کر رکھا بھی ہوا تھا۔۔۔

"تم میری نظر میں اب بھی ایک نوکر ہی ہو۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے میرا زبردستی تم سے نکاح کر دیا جائے گا تو میں تمہیں اپنا شوہر تسلیم کر کے تمہارے ساتھ ہنسی خوشی رہنے لگ جاؤں گی۔۔۔ نفرت ہے مجھے تمہارے خان بابا سے اور اس سے بھی زیادہ تم سے۔۔۔ میرا بس چلے تو میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے ختم کر دوں۔۔۔"

زرغونہ اس کی جانب دیکھتی انتہائی غصے سے بول رہی تھی۔۔۔ جبکہ روخان کی نگاہیں اس کی کلائی کی جانب تھیں۔۔۔ اس کا چہرا دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے زرغونہ کی بات سنی ہی نہ ہو۔۔۔

"آپ کا زخم ٹھیک ہو گیا۔۔۔"

اس کے اتنے سنگین الفاظ کے جواب میں وہ سیگریٹ پکڑے ہاتھ کے ساتھ اس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتا اس کا معائنہ کرنے لگا تھا۔۔اس کی ہتھیلی اور کلائی بے پناہ گلابی تھی۔۔زخم کا نشان اب بھی باقی تھا۔۔۔ہلکا ہلکا درد بھی تھا۔۔

زرغونہ نے اس کی گرفت سے اپنی کلائی کھینچنی چاہی تھی مگر روخان کی گرفت مضبوط تھی۔۔۔وہ ہلا بھی نہیں پائی تھی۔۔

"درد ہوتا ہے ابھی بھی۔۔۔۔"

وہ اس کی کلائی کا زخم اپنی انگلی کی پوروں سے چھوتا پوچھ رہا تھا۔۔

اسکے لمس میں نرمی بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔زرغونہ کے لبوں سے کراہ نکلی تھی۔۔۔

"چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔۔کیا تکلیف ہے تمہیں۔۔۔؟؟"

زرغونہ کا لہجہ انتہائی گستاخ تھا۔۔۔

"بہت گہرا زخم ہے یہ۔۔۔۔صرف خودکشی کی کوشش نہیں کی گئی تھی۔۔خود کو پوری طرح سے ختم کرنا چاہتی تھیں آپ۔۔۔۔"

روخان زخم کی گہرائی دیکھتا اپنی سیاہ آنکھوں کو اس کی آنکھوں میں گاڑھتے بولا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا کہ زرغونہ نگاہیں جھکا گئی تھی۔۔۔

اس کو اس شخص کے قریب کھڑے ہونے سے عجیب سی گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔

وہ اس کے بہت قریب کھڑا تھا۔۔۔اس کی گرم سانسیں زرغونہ کے چہرے کو جھلسانے لگی تھیں۔۔۔۔

"تم دور کھڑے ہو کر بات کرو۔۔۔"

زرغونہ نے اسے قریب آتے دیکھ سائیڈ سے نکلنا چاہا تھا۔۔۔مگر روخان نے بازو رکھتے اسے ایسا کرنے سے روک دیا تھا۔۔

"دیکھو تم یہ جو میرے سامنے اچھا بننے کی کوشش کر رہے ہو۔۔۔ ایسا ہو نہیں سکتا۔۔۔تم دل کے کتنے کالے انسان ہو میں بہت اچھی

طرح سے جانتی ہوں۔۔۔میں کتنی بار کہوں مجھے شدید نفرت ہے تم سے۔۔۔

میں برخہ یا باقی لڑکیوں جیسی نہیں ہوں جو تمہاری یہ منافقت بھری اچھائی دیکھ کر تمہاری محبت کے گن گانے لگے جاؤں گی۔۔۔"

زرغونہ اس شخص کے انداز سے زچ ہو رہی تھی۔۔

"تو میں نے جب کب کہا آپ محبت کریں مجھ سے۔۔آپ اپنی نفرت جاری رکھیں۔۔۔مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔"

روخان نے اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنساتے اس کی ہتھیلیوں کو دیوار پر دائیں بائیں ٹکا دیا تھا۔۔۔اس کی اس حرکت پر زرغونہ کے

چہرے کی رنگت بے پناہ سرخ ہوئی تھی۔۔اس کی چادر بھی سر سے ڈھلک گئی تھی۔۔۔

زرغونہ زندگی میں اتنی کنفیوز نہیں ہوئی تھی جتنی اس وقت ہو رہی تھی۔۔۔

"پلیز دور ہو کر کر بات کرو۔۔۔مجھے گھن محسوس ہوتی ہے تم سے۔۔۔"

زرغونہ نے ناگواریت سے کہا تھا۔۔جبکہ حقیقت تو یہ تھی کہ اس شخص کی یہ نزدیکی اس کی دھڑکنوں میں انتشار پیدا کر رہی تھی جو

اس کی برداشت سے باہر تھا۔۔اس کے کان کی لوح تک سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

اسے لگا تھا روخان اس بات پر غصہ ہو کر اس سے دور ہٹ جائے گا مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔

روخان نے ہاتھ بڑھایا تھا اور اس کے اوپر سے اس کی شال کو ہٹانے لگا تھا۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہو تم۔۔۔؟؟"

زرغونہ چیخی تھی۔۔۔

"مجھے الجھن ہو رہی ہے اس سے۔۔۔ آپ اس کے بغیر زیادہ خوبصورت لگتی ہیں۔۔۔"

اس نے بنا اسے سمجھنے کا موقع دیئے اس کی شال اتار کر بیڈ کی جانب اچھال دی تھی۔۔۔

وہ اس پل اپنے نازک اور حسین سراپے کی تمام تر دلکشی سمیت اس کی نگاہوں کے سامنے تھی۔۔۔روخان کی آنکھوں کے کناروں میں سرخ ڈورے تیر گئے تھے۔۔۔

زرغونہ کے جسم کا سارا خون چہرے پر سمٹ آیا تھا۔۔۔غصے کی زیادتی سے اس کا ہاتھ روخان پر اٹھا تھا۔۔۔ مگر اس سے پہلے کہ اس

کے چہرے کو چھوتا۔۔۔روخان نے اس کی کلائی کو اپنی گرفت میں جکڑتے اس کی نازک کمر پر موڑتے اسے ایک جھٹکے سے اپنے قریب تر کھینچ لیا تھا۔۔۔

زرغونہ اس کے چوڑے مضبوط سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔۔مارے شرم وخفت کے اس کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔وہ آج تک کبھی کسی مرد کے اتنے قریب۔ نہیں آئی تھی جتنا یہ شخص اسے اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔

زرغونہ اس وقت بالکل ساکت ہی ہو چکی تھی۔۔۔

اپنی جن زہریلی باتوں سے وہ گھر کے باقی لوگوں کا خون کھولا کر رکھ دیتی تھی۔۔۔ان کا اس شخص پر رتی برابر بھی اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ اس کی ساری پلاننگ دھری کی دھری رہ گئی تھی۔۔۔یہ شخص الگ ہی بی ہیو کر رہا تھا۔۔۔

"آج یہ حرکت کی ہے۔۔۔اگر دوبارہ ایسا کرنے کا سوچا بھی تو ان حسین ہاتھوں کو میرے قہر سے کوئی نہیں بچا پائے گا۔۔۔"

روخان نے اس کے ہاتھ کو تھام کر لبوں سے لگاتے کہا تھا۔۔۔

جبکہ زرغونہ اس کے اعنابی لبوں کے ساتھ ساتھ اس کی گھنیری مونچھوں کی چبھن اپنے ہاتھ کی پشت پر محسوس کرتی ساکت رہ گئی تھی۔۔۔

یہ شخص کرنا کہا چاھتا تھا اس کے ساتھ۔۔۔۔ہاتھ اٹھانے پر بھی ایسا ری ایکشن۔۔۔

زرغونہ کی حیرانگی ہر لمحے بڑھ رہی تھی۔۔۔

"تت تم اچھا نہیں کر رہے۔۔۔میں گھر میں سب کو بتاؤں گی۔۔۔ کہ تم ایک بزدل انسان ہو۔۔۔خان بابا کو بھی بتاؤں گی کہ ان کا چہیتا خان ایک بے غیرت اور نامرد۔۔۔"

زرغونہ اسے غصہ دلانا چاہتی تھی۔۔۔جس میں وہ کامیاب بھی رہی تھی اب کی بار۔۔۔

اس کی اس بکواس پر روخان کی آنکھیں بے تحاشا سرخ ہوئی تھیں۔۔۔

اگلے ہی پل وہ اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھنساتا اس کے چہرے پر جھکا تھا۔۔۔

"میری مردانگی کا ثبوت چاہیئے آپ کو۔۔۔؟؟"

اس کے ہونٹ زرغونہ کے ہونٹوں کے اتنے قریب تھے کہ اس کے بولنے پر زرغونہ کے لبوں کو چھونے لگے تھے۔۔۔

زرغونہ کا فیوز اب پوری طرح سے اڑ گیا تھا۔۔۔اپنی سانسوں میں گھلتی اس شخص کی سانسوں کی مہک اس کے پورے وجود میں سنسنی دوڑا گئی تھی۔۔۔

اس کی گھمبیر بھاری سرگوشی میں ادا کیے گئے یہ چند جملے اس کے وجود پر لرزا طاری کر گئے تھے۔۔۔

"کل ولیمہ ہے ہمارا۔۔۔میں خود چاہتا ہوں ہم یہ ولیمہ پوری طرح سے حلال ٹھہرے۔۔۔"

اس کے ہونٹ زرغونہ کے ہونٹوں کو بار بار چھو رہے تھے۔۔۔وہ کچھ بول نہیں پا رہی تھی۔۔۔نہ اس شخص کی گرفت میں زرا سے ہل

پار ہی تھی۔۔۔اس کا پورا وجود اس شخص کی آہنی گرفت میں قید تھا۔۔۔

روخان کے یہ الفاظ اس کی ہستی فنا کر گئے تھے۔۔۔وہ ایسا کچھ تصور بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔اس شیرنی کے تیور خوف زدہ ہرنی میں بدل چکے تھے۔۔۔

"دیکھو۔۔۔۔"

اس نے بولنے کی کوشش کی تھی۔۔۔مگر ایک جملے سے زیادہ بول نہیں پائی تھی۔۔۔کیونکہ اس کے ہونٹ ان اعنابی لبوں کو چھو گئے تھے۔۔۔اس کے پورے وجود میں برقی رو دوڑ گئی تھی۔۔۔

"کب سے دیکھ ہی تو رہا ہوں۔۔۔؟؟"

روخان کا لہجہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بوجھل ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

"مم میں تمہاری ہر بات مانوں گی۔۔ پلیز دور ہو جاؤ۔۔۔"

زرغونہ کانپ رہی تھی۔۔۔اس شخص نے اسے بالکل بے بس کر دیا تھا۔۔

"میں کیسے یقین کر لوں۔۔۔"

روخان کے ہونٹ اس کے گالوں پر آن ٹھہرے تھے۔۔۔اس کے پھولے حسین گالوں کی دلکشی دیکھنے اور محسوس کیے جانے لائق

تھی۔۔۔ زرغونہ اس کی ان جسارتوں پر اپنے ہوش بھول رہی تھی۔۔۔

اسے خود پر غصہ آرہا تھا کہ وہ اتنی بے بس کیسے ہو سکتی تھی اس شخص کے آگے۔۔۔

"تم جو کہو گے میں کروں گی۔۔۔"

اس نے اس وقت جان چھڑوانی چاہی تھی۔۔۔یہ لمحے اس کے لیے کسی بھیانک خواب سے کم نہیں تھے۔۔۔وہ اس شخص کی بانہوں میں اس کی تسکین کا ساماں بنے اس کے اتنے قریب تھی۔۔۔جس سے وہ بے پناہ نفرت کرتی تھی۔۔۔

"میری ہر بات مانیں گی۔۔۔"

اس نے ہتھیلی کی پشت سے اس کی دودھیا گردن کو چھوا تھا۔۔۔۔

زرغونہ کانپ گئی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔"

وہ اس سے دور جانا چاہتی تھی۔۔۔اس شخص کی بڑھتی جسارتیں اس کے حواس جھنجھنا رہی تھیں۔۔۔۔

"سب گھر والوں کے ساتھ اچھے سے پیش آئیں گی۔۔۔بلاوجہ کسی سے نہیں لڑیں گی۔۔۔"

اس کی مونچھوں کی چبھن زرغونہ کو اپنی گردن پر محسوس ہوئی تھی۔۔وہ بالکل کانپ گئی تھی۔۔۔وہ دھیرے دھیرے اس کے گردن پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑتا اس کی سانسوں کو منتشر کر گیا تھا۔۔۔

زرغونہ تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔اس شخص سے اسے ایسی گستاخی کی توقع ہرگز نہیں تھی۔۔۔وہ بنا اس کی اجازت کے اس طرح اس پر اپنی ملکیت جمانے کی کوشش کرے گا اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔

"بولیں۔۔۔"

اس کی خاموشی پر وہ اس کی ٹھوڑی پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

زرغونہ کی جان اس وقت قیامت کے زیر اثر تھی۔۔۔اس کے ہاتھ میں اگر اس وقت بندوق ہوتی تو وہ ساری گولیاں اس شخص کے سینے میں اتار دیتی۔۔۔

اس وقت وہ اسے اتنا زہر لگ رہا تھا۔۔۔

"سب کروں گی۔۔ابھی دور ہو جاؤ مجھ سے۔۔۔"

زرغونہ کی کپکپاتی آواز روخان کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔اس کی مونچھوں تلے دبے اعنابی لبوں کی مسکان جان لیوا تھی۔۔۔۔

"میں جب بھی بلاؤں گا آنا ہو گا۔۔۔"

آخری بات کہی گئی تھی۔۔وہ اس لڑکی کے غصے سے واقف تھا۔۔۔

وہ اسے مزید تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

"آجاؤ گی۔۔۔ابھی تو جانے دو۔۔۔"

زرغونہ کی سانسیں بکھری ہوئی تھیں۔۔۔اس سے دور ہوتے

روخان کی نگاہ اس کی گردن کی بیوٹی بون اور اس سے تھوڑے سے

فاصلے پر کندھے پر چمکتے تل پر پڑی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اسے چھو پاتا زرغونہ اس کی نگاہوں پر شرم سے سرخ ہوتی اپنی شرٹ کندھے سے درست کر گئی تھی۔۔۔وہ اس کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس کا حصار توڑتی وہ تیزی سے بیڈ کی جانب جاتے وہاں پڑی اپنی شال اٹھاتے اپنے گرد اچھے سے اوڑھ گئی تھی۔۔۔

روخان صوفے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"لاک کھولو۔۔۔"

زرغونہ نے اسے دروازہ کھولنے کو کہا تھا۔۔۔

"آپ کو اب یہیں پر سونا ہے۔۔۔"

روخان کی توجہ اب اپنے موبائل کی جانب تھی۔۔۔زرغونہ اپنی مٹھیاں بھینچتی بہت مشکل سے اپنا غصہ ضبط کر گئی تھی۔۔۔یہ شخص پہلے دن سے اس کا دشمن تھا۔۔۔اب جب وہ اس کے ہاتھ مفت میں سونپ دی گئی تھی۔۔۔تو اس نے تو اپنے بدلے پورے کرنے تھے۔۔۔

زرغونہ مٹھیاں بھینچتی صبر کے گھونٹ بھر گئی تھی۔۔۔وہ اچھے سے جانتی تھی اس شخص کے سامنے اس کی کیا اہمیت تھی۔۔۔اس کے خان بابا نے کیا کہہ کر یہ نکاح کروایا تھا وہ بات سوچ کر اس کے اندر لگی نفرت کی آگ مزید بھڑک اٹھی تھی۔۔۔

وہ اب کی بار بنا کچھ بولے بیڈ پر نیم دراز ہوتی بلینکٹ سے خود کو اچھی طرح سے ڈھانپ گئی تھی۔۔۔۔ آنکھوں میں نمی کا احساس بڑھ گیا تھا۔۔۔ وہ رونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔ مگر اپنے آنسوؤں کو اس وقت روک نہیں پائی تھی۔۔۔

آنے والے وقت میں اس کے ساتھ بھی وہی ہونے والا تھا جو اس کی ماں کے ساتھ ہوا تھا۔۔ خان بابا نے اسے اس شخص کے حوالے ہی اسی خاطر کیا تھا کہ وہ اس کو اچھی طرح سے ذلیل کر سکتا تھا۔۔۔ اس کو ٹارچر کرنے کا کوئی موقع نہیں جانے دینے والا تھا۔۔۔

اس اذیت ناک سوچوں میں الجھے نجانے کب نیند کی دیوی اس پر مہربان ہوئی تھی۔۔اس نے دوبارہ دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی کہ وہ شخص اس وقت کیا کر رہا تھا۔۔۔نہ ہی وہ اسے دیکھنا چاہتی تھی۔۔

روخان کچھ دیر کچھ ضروری کام میں مصروف رہا تھا۔۔۔اس کی نگاہیں گاہے بگاہے زرغونہ کا جائزہ لیتی رہی تھیں۔۔واش روم سے فریش ہو کر لوٹتے وہ بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

جہاں وہ گہری نیند سو رہی تھی۔۔اس کے چہرے پر اس وقت تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔۔گلابی پھولی ہوئی گداز گالوں پر آنسوؤں کے

مٹے مٹے نشان تھے۔۔۔روخان نے اس کے اوپر بلینکٹ ٹھیک کیا تھا۔

اس کو اپنے قریب تر کرتے وہ اس کو اپنے حصار میں لیتا اس کا سر اپنے مضبوط شانے پر رکھ گیا تھا۔۔وہ نیند میں ہولے سے کسمسائی تھی۔۔مگر ٹھنڈ کے باعث وہ اس کے مضبوط سینے میں سمٹ گئی تھی۔۔۔

روخان لائٹ آف کرتے آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔اس کی نرم گرم سانسیں روخان کو اپنے گردن پر محسوس ہوئی تھیں۔۔اس کی سیاہ آنکھوں کی سحر انگیزی بڑھ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"زرغونہ یہ لباس پہنو۔۔۔اور بنا کوئی ہنگامہ کیے تیار ہو جاؤ۔۔۔۔"

صباحت نے اس کے قریب ہیوی عروسی جوڑا رکھتے اسے منت بھرے لہجے میں وہ پہننے کو کہا تھا۔۔خان بابا نے بہت بڑے پیمانے پر روخان کے ولیمے کا اہتمام کیا تھا۔۔سب ہی ان کے حکم کے مطابق تیاریوں میں مصروف تھے۔۔۔کسی کو بھی یہ ولیمہ ہضم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

زرغونہ کے لیے یہ سزا نہیں بہت بڑا انعام تھا۔۔۔اتنی پزیرائی ملنے والی تھی اسے آج۔پورا خاندان جمع تھا۔نجانے کتنے گاؤں سے لوگوں کو مدعو کیا گیا تھا۔۔۔

بہت شاندار طریقے سے خان بابا اپنے جیتے کی یہ خوشی کر رہے تھے۔۔

برخہ کا رو رو کر برا حال تھا۔۔۔جب خان بابا نے یہ فیصلہ کر دیا تھا کہ یہ صرف ایک سزا تھی زرغونہ کے لیے اور روخان اپنی مرضی سے دوسری شادی کر سکتا تھا تو یہ تماشا لگانے کی کیا ضرورت تھی بھلا۔۔

سب کو کیوں بتایا جا رہا تھا کہ روخان کی شادی زرغونہ سے ہوئی ہے۔۔۔شازمینہ بیگم بیٹی کی یہ تکلیف نہیں دیکھ پا رہی تھیں۔۔۔مگر ان کے اختیار میں بھی کچھ نہیں تھا۔۔۔اگر برخہ اس رونے دھونے کی خبر مردوں کے کانوں تک پہنچ جاتی تو الگ فساد برپا ہو جانا تھا۔۔۔

"زرغونہ پلیز آج خوشی کا موقع ہے آج بنا کوئی ہنگامہ کیے تیار ہو جاؤ۔۔۔"

خاجستہ نے بھی اس کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔۔۔جو صبح سے منہ پھلائے بیٹھی تھی۔۔۔کسی کو اس نے کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔مگر اندر ہی اندر وہ روخان پر بہت غصہ تھی۔۔۔اسے سبق سیکھانے

کے لیے وہ کسی بہترین موقع کی تلاش میں تھی۔۔۔اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ اتنی کمزور بالکل بھی نہیں ہے کہ وہ اسے ڈرا دھمکا کر اپنے خان بابا اور اس حویلی والوں کی غلامی کرنے پر مجبور کر دے گا۔۔۔

اس کے روم میں اس وقت صباحت، خاجستہ اور سوگوار سی بنفشہ بیٹھی تھیں۔۔۔زرغونہ نے ان سب کے ساتھ اپنا رویہ درست کر لیا تھا۔۔جو کچھ اس کے ساتھ ہوا تھا وہ اس کی قسمت میں لکھا تھا۔۔۔

ان لوگوں کے ساتھ دینے سے بھی کچھ نہیں ہونا تھا۔۔۔اس کا سب سے بڑا دشمن اس وقت روخان تھا۔۔۔اسی سے بدلہ لینا تھا اسے۔۔ سب کو ہی دشمن بنا کر اکیلے نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔

غصہ کچھ حد تک کم ہوا تو اب عقل بھی واپس آنے لگی تھی۔۔۔ صبح جب وہ اٹھی تھی تو روخان کمرے سے جا چکا تھا۔۔۔ مگر اپنے وجود سے اٹھتی اس کی مہک زرغونہ کو آگ میں جھلسا گئی تھی۔۔۔ وہ پھر سے اس کی اجازت کے بغیر اس کے ساتھ سویا تھا۔۔۔

اس شخص کو وہ بخشنے کا ارادہ اب بالکل بھی نہیں رکھتی تھی۔۔۔

سب ہی حیرت کا شکار ہوئی تھیں جب زرغونہ نے بنا کوئی احتجاج کیے ڈریس اٹھایا تھا اور واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

"کیا یہ میری گناہگار آنکھوں نے جو دیکھا ہے وہ حقیقت ہے۔۔۔

روخان لالہ نے ایک ہی دن میں اس کا سافٹ ویئر اپڈیٹ کر دیا۔۔۔

"

خاجستہ آنکھیں پھاڑے بے یقینی سے بولی تھی۔۔ان سب کو تو یہی لگ رہا تھا کہ وہ انکار کر دے گی اس ولیمے میں شرکت کرنے سے۔۔۔ مگر وہ بہت آرام سے مان گئی تھی۔۔۔

"ماننا پڑے گا روخان لالہ کو۔۔۔ایسے ہی خان بابا ان کے گن نہیں گاتے۔۔۔ہر کام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔۔۔"

خاجستہ خوشی سے چہکتے ہوئے بولی تھی۔۔۔اس کی نظر بنفشہ پر پڑی تھی۔۔۔جو ایک جانب گم صُم سی بیٹھی تھی۔۔۔

"تم کب تک ایسے رہو گی۔۔یہ بات تو پہلے سے طے تھی کہ روخان لالہ تمہارے مقدر میں نہیں ہیں۔۔۔یہ تو زرغونہ کی خوش قسمتی ہی ہے کہ وہ اس کو مل گئے۔۔۔اللہ اسے ہدایت دے اور یہ رشتہ اچھے سے نبھانے کی توفیق بھی۔۔۔۔"

خاجستہ نے اس کے قریب آتے اسے سمجھانا چاہا تھا۔جب اس کی بات پر بنفشہ افسردگی سے مسکرادی تھی۔۔۔

"جانتی ہوں مگر نہ تو روخان زرغونہ کو پسند کرتے ہیں اور نہ زرغونہ روخان کو۔۔۔ہمیشہ ایسے کیوں ہوتا۔۔۔انسان جو چاہتا ہے اسے ویسا کیوں نہیں ملتا۔۔۔"

بنفشہ بہت دل برداشتہ تھی۔۔نجانے کب سے روخان کی خواہش اس کے دل میں آن ٹھہری تھی۔۔

"کیونکہ انسان سے بہتر اللہ جانتا ہے کہ اس کے بندے کے لیے کیا بہتر ہے۔۔۔اب اپنا موڈ درست کرو۔۔۔اس حویلی میں ویسے ہی آج تک سارے فیصلے خان بابا کی مرضی سے ہوئے ہیں۔۔۔اگر انہیں پتا چل گیا اس بات کا تو نئی مصیبت نازل ہو جانی ہے۔۔"

خاجستہ اسے سمجھاتے ہوئے واش روم سے نکلتی زرغونہ کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔جو سرخ رنگ کے عروسی لباس میں بنا کسی میک اپ کے بھی بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔

"تمہاری روخان لالہ سے دوستی ہو گئی ہے۔۔۔"

خاجستہ نے اس کے پاس بیٹھتے پوچھا تھا۔۔۔بیوٹیشن اسے تیار کر رہی تھی۔۔۔اور زندگی میں پہلی بار بنا اعتراض اٹھائے وہ ہر بات مان رہی تھی۔۔۔

خاجستہ کے سوال پر اس نے نگاہیں موڑ کر خفگی بھرے انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"وہ میرا دشمن ہے اور ہمیشہ دشمن ہی رہے گا۔۔۔"

اس کے زہر خند لہجے پر خاجستہ نے دوبارہ کوئی سوال کرنے کی غلطی نہیں کی تھی۔۔۔وہ پہلے ہی اس کے ذکر پر غصہ ہوتی تھی۔۔۔اب تو ناگن بن کر پھن مارنے لگی تھی۔۔

اس کے تیار ہوتے ہی اسے نیچے لے جایا گیا تھا۔۔حویلی سے باہر ڈیرے کے قریب بہت بڑے پیمانے پر تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔۔۔مرد اور عورتیں الگ الگ حصے میں تھے۔۔۔درمیان میں پارٹیشن کی گئی تھی۔۔

"خان بی بی یہ سب کیا ہے۔۔۔جس لڑکی نے خان بابا کی عزت سے کھلواڑ کیا اسے ہی سر آنکھوں پر بیٹھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔۔۔"

شازمینہ بیگم ایک جانب بیٹھی بیٹی کا ستا ہوا چہرا دیکھ خان بی بی سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔

"قسمت کی بات ہے ساری۔۔۔ورنہ جیسی اس کی حرکتیں ہیں۔۔۔ بہت برا سلوک ہونا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

مگر فکر مت کرو اس کی بدزبانی اسے زیادہ دیر یہاں ٹکنے نہیں دے گی۔۔۔یہ روخان کے دل میں کبھی جگہ نہیں بنا پائے گی۔۔۔وہ بہت

جلد اسے چھوڑ کر دوسری شادی کر لے گا۔۔۔خان بابا ہر فیصلہ سوچ سمجھ کر کرتے ہیں۔۔۔"

خان بی بی کی جگہ جواب زرتاج بیگم نے دیا تھا۔۔۔زرغونہ کی یہ پزیرائی انہیں ایک آنکھ نہیں بھا رہی تھی۔۔۔جو سادگی میں غضب ڈھاتی تھی وہ آج دلہناپے کے روپ میں سجی نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔سرخ لباس میں اس کی دودھیا رنگت دھمک رہی تھی۔۔۔

وہاں ابھی صرف خواتین ہی موجود تھیں۔۔۔صباحت اور خاجستہ نے اسے لا کر سٹیج پر بیٹھا دیا تھا۔۔۔

عورتوں کی رشک اور حسد بھری نگاہیں اس کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔۔ صباحت کے لبوں پر بھی آج نرم مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔۔ جو دیکھ کر زرغونہ کتنے ہی پل اپنی نگاہیں نہیں ہٹا پائی تھی۔۔۔ اس کا جبر کر کے خاموش ہو جانا اس کی ماں کو اتنی خوشی دے گیا تھا۔۔

انہیں اس طرح سے دیکھ وہ بھی اس وقت اپنا موڈ بحال کر گئی تھی۔۔ اپنے خاندان کی عورتوں کے اترے ہوئے چہرے تو اسے کچھ زیادہ ہی مزے دے رہے تھے۔۔۔ یہ موقع خوف چل کر اس کے قدموں میں آیا تھا۔۔۔ اسے ناشکری نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔

روخان کو بعد میں دیکھ لے گی۔۔ مگر ابھی ان سب کو اس نے خوب جیلس کرنا تھا۔۔ خاص کر برخہ کو۔۔ جس نے ہمیشہ اس کو باپ سے بے عزت کروایا تھا۔۔۔ جان بوجھ کر اپنی غلطی بھی اس کے سر ڈالی تھی۔۔

کچھ دیر کے بعد روخان اپنے خان بابا کے ساتھ وہاں داخل ہوا تھا۔۔۔ اس کے دائیں بائیں زمان یوسفزئی اور خان بابا چل رہے تھے۔۔۔ ساتھ دراب، خلیل یوسفزئی اور زمرد صاحب بھی تھے۔۔۔

ان کے ہاں صرف قریبی لوگ ہی عورتوں کی سائیڈ پر کچھ دیر کے لیے آتے تھے۔۔۔سب کو آنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

"خان بابا آرہے ہیں روخان کے ساتھ۔۔بنا کوئی ہنگامہ کیے آرام سے دعائیں لے لینا ان سے۔۔۔"

صباحت نے بیٹی کو ہدایت کی تھی۔۔جو کب کیا کر جاتی تھی اسے خود بھی پتا نہیں چلتا تھا۔۔۔۔

اس کی نگاہیں اوپر اٹھی تھیں۔۔۔جب سیاہ رنگ کے لباس پر سیاہ ہی گرم شال اوڑھے وہ اپنی سحر انگیز وجاہت سے بھرپور شخصیت کے ساتھ اسی جانب آرہا تھا۔۔۔زرغونہ کی نگاہیں اٹھتے ہی سیدھی اس

کی نگاہوں سے جا ملی تھیں۔۔۔جو پورے استحقاق سے اس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

نگاہوں کے اس تصادم پر اگلے ہی پل اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی۔۔۔

ان کے قریب آنے پر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

سب بڑوں نے باری باری اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔جن میں زمان یوسفزئی بھی شامل تھے۔۔۔زرغونہ نے بہت مشکل سے اپنی مٹھیوں کو میچتے یہ برداشت کیا تھا۔۔۔صرف اپنی ماں کی خاطر۔۔۔

ورنہ یہیں اس شخص کا ہاتھ جھٹک کر سب کو چیخ چیخ کر بتا دیتی کہ یہ شخص اس کا نام نہاد باپ کہلانے لائق بھی نہیں تھا۔۔۔ جس کا ہونا ہمیشہ اس کے لیے سزا ہی بنا رہا تھا۔۔۔

انہیں اور ان کی ماں کو اذیت دے کر وہ اپنی لاڈلی بیوی اور بیٹی کو خوش کرتے آئے تھے۔۔

مگر اس وقت وہ خون کے گھونٹ بھر گئی تھی۔۔۔بہت عرصے بعد اس نے اپنی ماں کو خوش دیکھا تھا۔۔۔

وہ ان کو پھر سے تکلیف میں مبتلا نہیں کر سکتی تھی۔۔

وہ پیچھے ہونے لگی تھی جب اس کے دوپٹے کا پلو زمان یوسفزئی کے پیر کے نیچے آگیا تھا۔۔۔اس کے سر کو بہت زور کر جھٹکا لگا تھا۔۔۔دوپٹہ سر سے اترنے والا تھا جب روخان نے بروقت اس کے سر پر ہاتھ رکھتے اس کے بالوں کو کھینچنے سے بچا لیا تھا۔۔۔

زرغونہ نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اس کے بہت قریب کھڑا تھا۔

اس نے آگے بڑھ کر اس کے دوپٹے کا پلو زمین سے اٹھا لیا تھا۔۔۔

زرغونہ نے اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔۔

نامحسوس طریقے سے وہ اس کا ہاتھ اپنے سر سے ہٹا گئی تھی۔۔۔اسے اس شخص کا لمس برداشت نہیں تھا۔۔۔مگر وہیں روخان کی یہ بے اختیاری وہاں بہت ساری نگاہوں نے نوٹ کی تھی۔۔۔جوان کو اندر تک جلا کر راکھ کر گئی تھی۔۔

"تمہیں بہت شوق ہے نا اچھا بن کر تعریفیں بٹورنے کا۔۔۔"

وہ اس کے برابر بیٹھا تھا جب وہ دانت پیستے بمشکل بولی تھی۔۔۔

"پہلے شوق نہیں تھا۔۔۔مگر جتنی عزت ملتی ہے۔۔اب عادت بن چکی ہے یہ سب سننے کی۔۔"

وہ بھی اسی کے انداز میں بولا تھا۔۔۔

"ہو نہہ۔۔۔بہت جلد یہ عادت ختم ہو جائے گی۔۔جب میں تمہارا اصلی چہرا سب کے سامنے لاؤں گی۔۔"

وہ اپنے اندر کی بھڑاس ایسے ہی نکال سکتی تھی۔۔

"اچھی بات ہے آپ کو ہر وقت میرے بارے میں ہی سوچنا چاہیے۔۔۔میرے تمام چہروں سے واقفیت بھی آپ ہی کو ہونی چاہیے۔۔۔بیوی ہیں آپ میری۔۔۔حق ہے آپ کا۔۔۔"

وہ بہت سکون سے اس کی بات کو اپنا رنگ دے گیا تھا۔۔

زرغونہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

صباحت نے آگے بڑھ کر ان دونوں کی نظر اتاری تھی۔۔۔کیونکہ وہاں ان کی بیٹی کی جوڑی کے لیے بری نگاہیں ہی تھیں۔۔۔روخان اور باقی سب وہاں سے اٹھ کر مردوں کے حصے کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔کچھ دیر بعد اسے بھی روخان کے کمرے میں پہنچا دیا گیا تھا۔۔۔

کمرے کو پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔جو دیکھنے وہاں گھر کی سبھی خواتین آئی تھیں۔۔۔

"تم اس قابل نہیں تھی جو تمہیں مل رہا ہے۔۔۔"

شازمینہ بیگم بیڈ پر اسے بیٹھے دیکھ اپنے اندر لگی آگ پر قابو نہ پاتے حسد سے پر طنزیہ لہجے میں بولی تھیں۔۔۔

"تو کون ہے اس قابل۔۔۔؟ آپ کی بیٹی۔۔۔؟"

لحاظ تو اس لڑکی میں بھی نہیں تھا۔

اس کی بات پر سب نے ہی بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جبکہ برخہ کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی زرغونہ یہ بات زیادہ دیر اپنے اندر نہیں رکھے گی۔۔۔

"بکواس بند کرواپنی۔۔نام مت لو میری بیٹی کا ورنہ منہ توڑ دوں گی تمہارا۔۔۔یہ تمہاری طرح بے حیا نہیں ہے۔۔۔"

شازمینہ بیگم کا بس چلتا تو اس کا منہ توڑ دیتیں۔۔۔ویسے ہی انہیں اس پر بہت زیادہ غصہ تھا۔۔۔

"میری طرح نہیں ہے۔۔۔ مجھ سے چار ہاتھ آگے ہے۔۔۔ تنہائی میں میرے شوہر سے ملنے جاتی ہے۔۔لگام ڈالیں اپنی بیٹی کو ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔"

وہ ڈرنے والوں میں سے نہیں تھی۔۔۔اس کی بات پر کچھ دیر کے لیے شازمینہ بیگم بھی بولنے کے قابل نہیں رہی تھیں۔۔

انہیں اندازہ نہیں تھا وہ ایسے بول جائے گی۔۔۔

"زرغونہ چپ ہو جاؤ۔۔۔جانتی بھی ہو یہ الزام کتنی بڑی تباہی کا باعث بن سکتا ہے۔۔"

صباحت نے بیٹی کو چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

"توبہ۔۔۔مجھے اب کسی تباہی سے ڈر نہیں لگتا۔۔۔اس لڑکی سے کہیں پہلے جو بھی کرتی رہی یہ مگر اب وہ میرا شوہر ہے۔۔۔جیسے اس نے مجھ سے میرا باپ چھینا ہے ویسے شوہر چھیننے کی کوشش نہ کرے۔۔۔اس بار برداشت نہیں کروں گی میں۔۔۔"

اسے خود بھی نہیں پتا تھا کہ وہ یہ کیوں بول رہی تھی۔۔۔ مگر ان سب کو لگام ڈال کر ان کے گھبرائے ہوئے چہرے دیکھنا اسے بہت مزے دے گیا تھا۔۔۔

شازمینہ بیگم کو زرتاج بیگم نے مزید کچھ بولنے سے منع کر دیا تھا۔۔۔ اس لڑکی سے بعید نہیں تھی کہ وہ کچھ بھی کر گزرے۔۔۔

"خدا کا نام کوزر غونہ روخان شوہر ہے تمہارا۔۔۔ کیوں برخہ سے نفرت کے چکر میں اسے بھی بدنام کر رہی ہو ساتھ۔۔۔ بیویاں ایسے نہیں کرتیں۔۔"

سب کے جانے کے بعد صباحت نے اسے نرمی سے سمجھانا چاہا تھا۔۔۔

"میں نہیں ہوں اس کی بیوی اور نہ کبھی بنوں گی۔۔۔"

اس کے انداز میں اکڑ واضح تھی۔۔۔صباحت تاسف بھری نگاہوں سے اسے دیکھتیں باہر آگئی تھیں۔۔۔پہلے ماں کے ساتھ، پھر بہنوں کے ساتھ اور اب اپنے ساتھ جو کچھ ہوا تھا۔۔۔وہ اتنی ہی باغی ہو گئی تھی۔۔۔

اس کی نفرت روخان اور اس گھر کے لوگوں کے لیے بہت زیادہ تھی۔۔۔صباحت کو ڈر تھا کہ وہ اس طرح کر کے اپنا رشتہ روخان

سے نہ خراب کر لے۔۔۔کیونکہ اس گھر میں سب یہی چاہتے تھے۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آپ کے سامنے سب ہوا اور آپ لوگوں نے خان بابا کو روکنے کی کوشش بھی نہیں کی۔۔"

فریدون کچھ دیر پہلے ہی گھر لوٹا تھا۔۔۔اور تب سے وہ ماں باپ سے لڑ رہا تھا۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کر ڈالے۔۔۔پہلے دن سے اس کی پسند زرغونہ تھی۔۔۔خان بابا اس سے نکاح کر دیتے جب اس کی منگ بنایا تھا تو۔۔

مگر انہوں نے ہمیشہ کی طرح یہاں بھی اپنے اس روخان کو فوقیت دی تھی۔۔۔ فریدون ابھی جا کر خان بابا سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر جبینہ بیگم اس کے سامنے واسطے ڈالتے اسے روک رہی تھیں۔۔۔

یوسفزئی حویلی اس وقت مہمان تھی۔۔۔ خان بابا اس کی ایسی گستاخی ہرگز معاف نہ کرتے۔۔۔۔

انہوں نے اور ان کے شوہر فرمان صاحب نے بہت مشکل سے اسے کل تک ٹالا تھا۔۔۔

"فکر مت کرو تم۔۔۔ کچھ کرنا پڑے گا اس روخان کا۔۔۔ جو دن بدن خان بابا کا کچھ زیادہ ہی وارث بنتا جا رہا ہے۔۔ ہر بات میں وہ

اسے ترجیح دیتے ہیں۔۔ہماری بات رد کر کے اس کی سنی اور مانی جاتی ہے۔۔۔کتنی بار پنچایت میں ایسے ہی بے عزت کر چکے ہیں ہمیں۔۔۔یہی دیکھ کر لوگوں نے بھی اب ہماری عزت کرنا چھوڑ دی ہے۔۔۔۔"

فرمان صاحب بیٹے سے زیادہ جلے بیٹھے تھے۔۔جبینہ بیگم کے لیے یہ نئی بات نہیں تھی۔۔۔وہ پہلے بھی اپنے بیٹے اور شوہر کو روخان کے خلاف بولتا دیکھ چکی تھیں۔۔۔مگر اس معاملے میں وہ کچھ نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔خان بابا کے لیے سب سے بڑھ کر روخان اس لیے تھا

کیونکہ روخان نے ان کی اور ان کے خاندان والوں کی ہمیشہ حفاظت کی تھی۔۔

یہ بات حویلی کے سب افراد مانتے اور سمجھتے تھے۔۔۔مگر فریدون کو ہمیشہ سے اس سے چڑھ رہی تھی۔۔۔فرمان صاحب بھی اب اس سے خار کھانے لگے تھے۔۔۔

فریدون نے سوچ لیا تھا کہ اگر خان بابا نے اس کی بات نہ مانی تو وہ اپنے طریقے سے اس روخان سے نبٹے گا۔۔۔جو ملازمہ تھا مگر ان کا سردار بنا بیٹھا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟؟ تمہیں تو اس وقت بھابھی کے پاس ہونا چاہیے تھا۔۔۔"

وہ سب مہمانوں کو رخصت کرتا حویلی جانے کے بجائے ڈیرے پر آگیا تھا۔۔۔ جہاں ہاشم پہلے سے موجود تھا۔۔۔ اسے دیکھ حیرت بھرے انداز میں بولا تھا۔۔۔ ہاشم اس کا بہت قریبی دوست تھا۔۔۔ ان کے درمیان بھائیوں سے بڑھ کر بے تکلفی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ اسی گاؤں میں رہتا تھا۔۔۔ اس کا تعلق مروت قبیلے سے تھا۔۔۔ وہ روخان کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا اور روخان اس کی زندگی کے ہر پہلو سے واقف تھا۔۔۔ اسکا سب سے وفادار ساتھی۔۔۔

"کیا میں تھوڑی دیر یہاں سکون سے بیٹھ سکتا ہوں۔۔۔؟؟"

روخان شدید ٹھنڈ میں شال کو اپنے گرد اوڑھے لان میں کھڑا تھا۔۔

ہاشم بھی اس کے ساتھ آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"اصل سکون بیوی کے پاس ہی جا کر ملتا ہے۔۔۔شادی ہونے کے بعد یہ بات سمجھ آئی ہے مجھے۔۔۔تم بھی اب اپنا سکون وہیں تلاش کرو۔۔۔"

ہاشم نے اس سے لائٹر لے کر سیگریٹ سلگھایا تھا۔۔۔وہ پچھلے کچھ کافی دنوں سے ملک سے باہر تھا۔۔۔دو دن پہلے ہی لوٹا تھا۔۔۔

اس کی بات پر روخان نے نگاہیں اٹھا کر اسے گھورا تھا۔۔۔وہ ایسے بول رہا تھا جیسے کچھ جانتا ہی نہ ہو۔۔۔

"میری بیوی میری صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔"

آسمان پر نگاہیں گاڑھے وہ جس انداز میں بولا تھا۔۔۔ہاشم اپنی مسکراہٹ پر قابو نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔

"تم نے اب تک کوئی اچھا کام کیا ہو تو وہ تمہاری صورت دیکھنا پسند کریں۔۔"

اس کا مسئلہ سمجھنے کے بجائے وہ الٹا اس کی ٹانگ کھینچ رہا تھا۔۔۔

"تم شادی کے بعد کچھ زیادہ بکواس نہیں کرنے لگ گئے۔۔۔'

روخان نے ٹائم دیکھا جو ابھی بھی گیارہ کا ہندسہ بجا رہا تھا۔۔۔ آج تو وقت گزر ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

"ہاں جیسے تم شادی کے بعد خوفزدہ رہنے لگے ہو۔۔۔"

ہاشم اس کو بار بار ٹائم دیکھتا پا کر ہنسا تھا۔۔۔

"شکر کرو تمہاری بیوی معصوم ہے۔۔۔ اگر میری جیسی خونخوار شیرنی ہوتی تو میں دیکھتا کیسے تم اس دنیا میں ٹک بھی پاتے۔۔۔"

روخان کو اس کی ہنسی اس وقت زہر لگی تھی۔۔۔

"تو منع کر دیتے۔۔۔ خان بابا تو تمہاری سنتے ہی ہیں۔۔۔ تمہیں بھی تو شوق ہے ہمیشہ خطروں سے کھیلنے کا۔۔ اب بھگتو۔۔۔۔"

ہاشم آج باز نہیں آرہا تھا۔۔۔

روخان نے اب کی بار اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔ آدھ جلا سیگریٹ زمین پر پھینک کر پیر سے مسلتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ جبکہ اس کے دور جانے تک ہاشم کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری رہی تھی۔۔۔

وہ اچھے سے جانتا تھا کہ روخان خود بھی اس وقت باہر نہیں رہنا چاہتا تھا۔۔۔۔

روخان نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا اس کا استقبال زیرو پاور کی روشنی نے کیا تھا۔۔۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ آن کی تھی۔۔۔

کمرہ پھولوں سے سجا ہوا تھا۔۔۔بیڈ کے گرد بہت خوبصورتی سے سرخ اور سفید گلابوں کی لڑیاں لٹک رہی تھیں۔۔۔

جن کے بیچوں بیچ زرغونہ کمبل میں لپیٹے سو رہی تھی۔۔۔روخان دروازہ بند کرتا اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

اس کی توقع کے عین مطابق وہ کپڑے بدل چکی تھی۔۔اس کا انتظار نہیں کیا گیا تھا۔۔کمرے میں ہیٹر آن تھا۔۔۔مگر آج ٹھنڈ کی شدت اس سے بھی کنٹرول نہیں ہو رہی تھی۔۔

روخان چلتا ہوا اس کے قریب آیا تھا۔۔۔لڑیاں ہٹاتے اس نے اس کے چہرے سے کمبل ہٹا دیا تھا۔۔۔اس کے دلکش نقوش سے سجا حسین چہرا اس کی آنکھوں کے سامنے تھا۔۔۔

گھنیری خمدار پلکیں آرزوں پر سایہ فگن تھیں۔۔گلابی تراشیدہ ہونٹ ہلکے سے وا ں تھے۔۔۔جن پر سجی سرخ لپسٹک ابھی بھی بہت حد تک باقی تھی۔۔۔ٹھوڑی پر ننھا سا تل جگمگا تا روخان کو کچھ یاد دلا گیا تھا۔۔۔۔

ارد گرد کے ماحول سے بے پرواہ وہ بے خبری کی نیند سو رہی تھی۔۔۔اس کی یہ بے خبری مقابل کی اعصاب پر کس قدر بھاری پڑ رہی تھی۔۔۔اسے اندازہ بھی نہیں تھا۔۔۔۔

روخان نے کمبل مزید سر کا دیا تھا۔۔۔۔اس کی گردن کی دلکشی سے ہوتی اس کی نگاہیں زرعونہ کے کندھے سے ٹکرا گئی تھیں۔۔۔وہ لڑکی قیامت خیز حسن کی مالک اعصاب چھین لینے کی طاقت رکھتی تھی۔۔۔

مگر اس کے اندر اتنی ہی نفرت اور زہر بھرا تھا۔۔۔جسے نہ اس نے کبھی کم کرنے کی کوشش کی تھی نہ ایسا کوئی موقع آیا تھا۔۔۔اس لڑکی کی نفرت پر گزرتے دن کے ساتھ بڑھتی چلی گئی تھی۔۔

وہ اسے اپنا دشمن مانتی تھی۔۔۔اسے لگتا تھا وہ اس کے باپ جیسا تھا۔۔۔

بے رحم، بے حس اور سنگدل۔۔۔

روخان نے ہاتھ بڑھا کر اس کے گال کو نرمی سے چھوا تھا۔۔۔کئی بار اپنی آنکھوں کے سامنے اس نے ان گالوں پر تھپڑ پڑتے دیکھا تھا۔۔۔روخان کا ہاتھ اس کے گال کو بہت نرمی سے چھو رہا تھا۔۔۔

جب وہ ہولے سے کسمسائی تھی۔۔۔روخان اس کے پاس سے اٹھ گیا تھا۔۔۔

مگر اس کی نیند ٹوٹ چکی تھی۔۔۔۔

زرغونہ کچھ دیر مندی مندی آنکھوں سے چت لیٹی اسے تکے گئی تھی۔۔۔جواب اپنی شال اتار کر رکھ رہا تھا۔۔۔

"تم دیر سے کیوں آئے۔۔؟"

زرغونہ نے اٹھ کر بیٹھتے اپنا دوپٹہ اٹھاتے کندھوں کے گرد اوڑھا تھا۔۔۔

اس شخص کی سرخ پڑتی نگاہیں اسے عجیب سے احساس سے دوچار کر گئی تھیں۔۔۔

اس نے فوراً نگاہیں ہٹالی تھیں۔۔۔وہ اس وقت پہلے سے کہیں زیادہ پرکشش اور سحر انگیز لگ رہا تھا۔۔۔اسے بہت اچھے سے یاد تھا۔۔۔ خاندان کی لڑکیاں کیسے اسے حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں۔۔۔

زرغونہ کو وہ ساری پاگل لگ رہی تھیں۔۔۔

"آپ نے انتظار کیا میرا۔۔۔؟؟"

اس کی جانب دیکھتے وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا۔۔

"میرا دماغ ابھی اتنا خراب نہیں ہوا۔۔۔"

زرغونہ نے ناک چڑھاتے نخوت سے کہا تھا۔۔۔

"مطلب آپ مانتی ہیں کہ آپ کا دماغ کچھ حد تک خراب ہے۔۔۔"

روخان کا لہجہ انتہائی سنجیدگی بھرا تھا۔۔۔ مگر آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔۔

اس لڑکی کو چڑھا کر اسے دلی سکون ملتا تھا۔۔۔۔

"اپنی حد میں رہو تم۔۔۔ میرے ساتھ فری ہونے کی کوشش مت کرنا۔۔۔"

زرغونہ اس کی بات پر خفگی سے بولی تھی۔۔۔روخان کی مقناطیسی نگاہوں کی چمک واضح تھی۔۔

"میری اتنی مجال کہاں مادام۔۔۔؟؟ آپ خان بابا کی پوتی اور میں ایک ادنیٰ ملازم۔۔۔"

صوفے پر بیٹھتے اس نے سیگریٹ سلگھا لیا تھا۔۔۔نگاہیں اس کے دلفریب سراپے پر تھیں۔۔۔جو اس وقت کریم کلر کے سادہ سے لباس میں اپنے لمبے حسین بالوں کو سمیٹ کر جوڑے میں مقید کیے کچی نیند سے بیدار ہونے کی وجہ سے منہ پھلائے بیٹھی تھی۔۔۔وہ کبھی کبھی چھوٹی سی بچی ہی معلوم ہوتی تھی۔۔۔

سب سے ناراض لڑتی جھگڑتی۔۔۔۔

اس کی بات پر زرغونہ نے گھنی پلکیں اٹھا کر اسے گھورا تھا۔۔۔

مگر زیادہ وقت ان بولتی کچھ کہتی نگاہوں میں نہیں دیکھ پائی

تھی۔۔۔۔اگلے ہی لمحے وہ بیڈ سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

"کہاں جا رہی ہیں۔۔۔؟؟"

اس کے انداز میں محسوس کی جانے والی بے قراری تھی۔۔۔زرغونہ

نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"بھاگی نہیں جا رہی کہیں۔۔۔تمہارے خان بابا اور تمہارے چنگل

سے بھاگنا میرے لیے اتنا آسان کبھی نہیں رہا۔۔۔مجھے تو لگتا ہے تم

لوگ میرے مرنے کے بعد بھی میری قبر پر پہرے بیٹھاو گے کہ کہیں دوبارہ زندہ ہو کر تمہارے خاندان کی عزت کو نقصان نہ پہنچا دوں۔۔۔بد کردار سمجھتے ہو نا تم بھی مجھے۔۔۔"

اس کے ایک سوال پر وہ پورے دن کا اپنے اندر بھرا غبار اس پر نکالنے لگی تھی۔۔۔

جبکہ اس کی باتوں پر روخان کے چہرے پر ناگواری پھیل گئی تھی۔۔۔

وہ اٹھ کر اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"آپ اتنی کڑوی باتیں کیسے کر لیتی ہیں۔۔۔ تھوڑی مٹھاس پیدا کریں اپنے اندر۔۔۔اس گھر میں آدھے سے زیادہ لوگ اسی وجہ سے آپ کے خلاف ہوئے ہیں۔۔۔"

روخان کی نظریں اس کے تیکھے دلکش نقوش کا طواف کر رہی تھیں۔۔

"تمہیں ہر بات میں قصوروار میں کیوں لگتی ہوں۔۔۔؟؟"

زرغونہ اس سے لڑنے کی خواہش رکھتی تھی اس وقت۔۔۔

"نہیں ایسا بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔"

روخان اس کی جانب پیش قدمی کرتا درمیانی فاصلہ ختم کر گیا تھا۔۔

اس کے قریب ہونے کی وجہ سے زرغونہ الٹے قدموں پیچھے ہوئی تھی۔۔۔اس نے نکاح کے بعد اس شخص کے رویے میں بہت بدلاؤ دیکھا تھا۔۔جو اسے عجیب سی گھبراہٹ کا شکار کر دیتا تھا۔۔۔

اسے تو لگتا تھا وہ اسے بدکرداری کے طعنے دے گا۔۔۔اسے سب کے سامنے ذلیل کرے گا۔۔اس سے اپنی بے عزتی کے بدلے نکالے گا۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ اس کو خان بابا اور خان بی بی سے اچھے سے پیش آنے کے سوا کچھ نہیں کہتا تھا۔۔۔

اس کا یہ انداز زرغونہ کو مزید نڈر بنا گیا تھا۔۔۔

"میں چائے بنانے جا رہی تھی۔۔۔"

زرغونہ اس کی آنکھوں کی تپش محسوس کرتے گڑبڑا سی گئی تھی۔۔۔اس کی پلکیں لرز اٹھی تھیں۔۔۔

"چلیں مل کر بناتے ہیں۔۔۔"

روخان نے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔۔

"ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔"

زرغونہ نے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی تھی مگر روخان نے ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

جس کے جواب میں زرغونہ اس کے ہاتھ کی پشت پر اپنے ناخن گاڑھ گئی تھی۔۔۔روخان نے اب بھی ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔۔

وہ خاموش کھڑا اسے اپنا غصہ نکالتے دیکھ رہا تھا۔۔جو اس کے ہاتھ کو لہولہان کر چکی تھی۔۔۔ مگر اس کا غصہ کم نہیں ہوا تھا۔۔۔

جب وہ تھک گئی تو روخان نے اس کی گداز کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنے قریب کھینچ لیا تھا۔۔۔

زرغونہ اس کے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں میں نمی تھی جسے وہ چھپانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔وہ اس کے سامنے کسی قیمت پر رونا نہیں چاہتی تھی۔۔

روخان کے سینے پر اپنی پیشانی ٹکاتے اس کا اپنے آنسو پر اختیار ختم ہوا تھا۔۔۔روخان کے ہونٹ اس کی مانگ پر آن ٹھہرے تھے۔۔اس نے فون ملاتے نازو کو چائے اوپر لانے کو کہا تھا۔۔۔

"کیا ہمارے بیچ دوستی ہو سکتی ہے۔۔۔؟؟"

اس کے بالوں کی مہک کو اپنی سانسوں میں اتارتے گھمبیر سرگوشی کرتے پوچھا تھا۔۔۔

"کبھی بھی نہیں۔۔۔"

زرغونہ نے اپنے آنسوؤں کے آثار مٹانے کی کوشش کرتے کہا تھا۔۔اس کے لہجے میں غصہ بھرا تھا۔

"اس قدر برا لگتا ہوں میں آپ۔۔۔"

روخان نے ہاتھ بڑھا کر اس کے بالوں کا جوڑا کھول دیا تھا۔ جس کے ساتھ ہی وہ اس کے نازک سراپے کو پوری طرح سے ڈھانپ گئے تھے۔۔۔روخان کی نگاہیں ان بالوں کی دلکشی میں کھو سی گئی تھیں۔۔

اس سے پہلے کے وہ انہیں چھو پاتا زرغونہ اس کا حصار توڑتے دور ہوئی تھی۔۔۔

"صرف برے نہیں لگتے نفرت کرتی ہوں تم سے۔۔۔دوبارہ میرے قریب آنے یا مجھے چھونے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔"

اسے انگلی اٹھا کر وارن کرتے وہ پلٹنے لگی تھی جب روخان نے اس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتے اسے ایک جھٹکے سے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔وہ سیدھی اس کے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔۔

"دھمکی دے رہی ہیں مجھے۔۔۔۔"

ہاتھ کی پشت سے اس کے چہرے کی نرماہٹوں کو محسوس کرتے وہ اپنی سرخ خمار آلود نگاہوں کو اس کی نگاہوں میں گاڑھ گیا تھا۔۔اس کی ہتھیلی زرغونہ کو اپنی کمر سے سرکتی پہلو کی جانب بڑھتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

زرغونہ کی رنگت مارے شرم کے سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہو تم۔۔۔؟؟"

اس کی جانب سے کی جانے والی اگلی بے باک جسارت پر وہ چیخ اٹھی تھی۔۔۔حیا و خفت کے احساس سے اس کی پلکیں لرز اٹھی تھیں۔۔۔وہ اس کی جانب دوبارہ دیکھنے کی ہمت نہیں کر پائی تھی۔۔

"آپ کو چھونے کا پورا حق رکھتا ہوں۔۔۔"

اس کو قریب تر کر گیا تھا۔۔۔اس کی سانسوں کی مہک اس پل روخان کو ہر اختیار استعمال کرنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔اس شخص کا یہ انداز دیکھ زرغونہ کو لگا تھا وہ اسے روک کر واقعی چھیڑ لے کی غلطی کر چکی تھی۔۔۔

روخان کا چہرا اس کے چہرے کے بہت قریب تھا۔۔۔زرغونہ کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔اس کا دل بہت زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔اس سے پہلے کے روخان اس لمحے کی رو میں بہکتے کوئی گستاخی کر جاتا جب دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔

نازو چائے لے کر پہنچ گئی تھی۔۔۔

روخان اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا دروازے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔نازو کے بجائے وہاں بانو کھڑی تھی۔۔۔۔

جس کی نگاہیں چائے پکڑانے سے زیادہ روخان کے چوڑے وجود کے پیچھے کا منظر جھانکنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔

یقیناً اسے یہاں جاسوسی کے لیے بھیجا گیا تھا۔۔۔

"بانو۔۔۔"

روخان نے اسے سرد آواز میں وارن کیا تھا۔۔۔

"مم معاف کیجیے گا سائیں۔۔۔وہ زرغونہ بی بی کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو ان کو یہ دوا دینی تھی۔۔۔"

بانو پیچھے پلٹنے لگی تھی جب اسے دروازے کی اوٹ میں کھڑی شازمینہ بیگم نے اشارہ کیا تھا۔۔ جس پر وہ جلدی جلدی بول گئی تھی۔۔۔ ورنہ روخان کی سرد نگاہوں سے تو جان جاتی تھی ان سب ملازمین کی۔۔۔

"ان کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اب کسی کو۔۔۔وہ اپنے شوہر کے پاس بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔جا کر بتا دو صباحت بی بی کو۔۔۔۔"

وہ دروازہ بند کرتا واپس پلٹ گیا تھا۔۔۔جب شاز مینہ کے ساتھ ان کھڑی ہوتی زرتاج بیگم نے بھی یہ جملہ سنا تھا۔۔۔

"روخان بابا کا کیا ہے فیصلہ احسن طریقے سے نبھاتا ہے۔۔۔وہ کبھی اپنے اختلافات باہر نہیں لائے گا۔۔۔بڑا صابر اور سمجھدار بچہ ہے۔۔۔اگر کچھ الٹا سیدھا کرے گی تو وہ بے وقوف زرغونہ ہی ہے۔۔"

زرتاج بیگم کی بات پر شازمینہ بیگم بھی اثبات میں سر ہلا گئی تھیں۔۔۔وہ صباحت کی باقی دونوں بیٹوں کے ساتھ ساتھ اس تیسری کو بھی اس حویلی سے نکلوانا چاہتی تھیں۔۔۔مگر وہ تو ان کے سر پر ہی آکر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

زرغونہ لان میں چہل قدمی کر رہی تھی جب اسے دراب اپنی جانب آتا دکھائی دیا تھا۔۔۔

زرغونہ نگاہیں پھیر گئی تھی۔۔۔

"زرغونہ کیسی ہو۔۔؟؟"

دراب نے قریب آتے اس مخاطب کیا تھا۔۔۔وہ اب کافی حد تک صحت یاب ہو چکا تھا۔۔۔اسے گولی لگی تھی۔۔۔گھر کے سب لوگ پورا وقت اس کے آس پاس رہے تھے مگر ایک یہ لڑکی تھی جو ایک بار اس کی عیادت کو نہیں آئی تھی۔۔۔جو کچھ اس کے ساتھ ہوا تھا وہ اس کے بعد سے سب سے ناراض تھی۔۔۔

وہ کسی سے بھی ٹھیک بات نہیں کر رہی تھی۔۔۔

"اللہ کا شکر ہے میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔"

زرغونہ نے سرد لہجے میں جواب دیا تھا۔۔۔جبکہ دراب کی نظریں تو اس کے صبیحہ چہرے کا ہی طواف کر رہی تھیں۔۔۔

"میرا حال نہیں پوچھو گی۔۔۔تمہارے شوہر کے حصے کی مصیبت برداشت کی ہے میں نے۔۔۔"

دراب کے لہجے میں ہلکا سا طنز تھا۔۔۔اس نے شوہر لفظ پر بہت زور دیا تھا۔۔۔جو بات زرغونہ کو اچھی خاصی چبھی تھی۔۔۔۔

"تو کیوں آئے بیچ میں۔۔اسے مرنے دیتے۔۔۔"

زرغونہ نے بھی منہ بناتے جواب دیا تھا۔۔۔اس کے انداز میں روخان کے لیے کوئی خیر خواہی یا لچک نہ دیکھ دراب کو خوشی ہوئی تھی۔۔۔

"اس دن تمہارے ساتھ جو کچھ ہوا نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔روخان کے ساتھ تو خان بابا کو تمہیں بالکل بھی نہیں جوڑنا چاہے تھا۔۔چاہے اسے جتنا بھی سر پر بیٹھائیں۔۔۔ہے تو وہ ایک ملازم ہی نا۔۔۔اس کا اور تمہارا کوئی جوڑ نہیں ہے۔۔۔"

دراب کی بات پر اب کی بار زرغونہ نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔آج سے پہلے کبھی اس نے روخان کے خلاف ایسی کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

"اتنے اگر میرے ہمدرد تھے تو اس وقت بول پڑتے بچا لیتے مجھے۔۔۔اب یہ سب بولنے کا کیا فایدہ۔۔۔"

زرغونہ کو دراب کی باتوں پر نجانے کیوں غصہ آنے لگا تھا۔۔۔اسی خاطر وہ اسے ٹوک گئی تھی۔۔۔

"تب سے لے کر اب تک اسی بات پر ہی تو پچھتا رہا ہوں کہ کاش خاموش نہ رہتا۔۔۔بول پڑتا اس وقت۔۔۔تو آج تم مجھے اتنی دوری پر دکھائی نہ دیتی۔۔مگر میں اپنی یہ غلطی سدھارنے کو تیار ہوں۔۔۔جس کے لیے مجھے کسی بھی حد تک جانا پڑا میں جاؤں گا۔۔۔"

دراب اپنی بات کہتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔جبکہ زرغونہ ہونقوں کی طرح اس کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔وہ ڈھکے چھپے لفظوں میں بہت کچھ کہہ گیا تھا۔۔۔

"یہ کیا بکواس کر کے گیا ہے۔۔۔؟؟اب پھر کونسا نیا ڈرامہ لگوانا چاہتا ہے یہ۔۔۔اگر اتنی ہی ہمدردی اور محبت کا بھوت سوار تھا تو تب خان بابا کے سامنے بولتے۔۔۔تب تو گدی چھن جانے کے خوف سے منہ میں دہی جم جاتی ہے۔۔۔اب آیا بڑی باتیں کرنے۔۔۔۔"

زرغونہ زیر لب بڑبڑاتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئی اس کے کان میں خان بابا کی غصے بھری آواز پڑی تھی۔۔۔ساری خواتین بھی اسے ایک جانب کھڑی نظر آئی تھیں۔۔۔جبینہ پھوپو کافی پریشان لگ رہی تھیں۔۔

اسے دیکھ کر ان کے چہرے کے تاثرات مزید بگڑ گئے تھے۔۔۔وہ ابھی تک معاملہ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔

"فریدون تم ہوش میں ہو۔۔۔کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔؟؟"

خان بابا دالان میں آکر بیٹھے ہی تھے۔۔۔جب فریدون اور فرمان صاحب وہاں آئے تھے۔۔

روخان حویلی میں نہیں تھا اس وقت۔۔باقی تقریباً سب لوگ ہی وہاں پر موجود تھے۔۔۔۔ دراب بھی شور سنتا وہیں پر آگیا تھا۔۔۔

"میں بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں خان بابا۔۔۔زرغونہ میری منگ ہے۔۔۔آپ اس کی شادی روخان کے ساتھ کیسے کروا سکتے ہیں۔۔

جو بھی ہوا مگر آپ کو میرے واپس آنے کا انتظار کرنا چاہیے تھا۔۔۔

میں آپ کا یہ فیصلہ نہیں مانتا مجھے انصاف چاہیئے۔۔۔"

وہ انتہائی بدلحاظی سے بول رہا تھا۔۔یہ ساری بات سنتے زرغونہ کے چہرے کی رنگت مارے غصے کے سرخ ہوئی تھی۔۔ان سب لوگوں نے اسے سمجھ کیا رکھا تھا۔کوئی بھی ایسے ہی آکر اس کی بات کر جاتا۔۔۔اس نے اپنے باپ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو خان بابا کے قریب ہی ایسے بیٹھے تھے جیسے ان کی بیٹی نہیں کسی انجان لڑکی کی بات ہو رہی ہو۔۔۔ابھی بڑے بڑے دعوے کر کے جانے والا دراب بھی اس وقت خاموش کھڑا تھا۔۔۔کسی کو بھی اس

بات کا احساس نہیں تھا کہ اس کے نام کو ایک بار پھر سے اچھالا جا رہا تھا۔۔۔

یقیناً فریدون کے جانے کے بعد سارا ملبہ پھر سے اس پر ہی گرنا تھا کہ اس سب میں بھی اسی کا قصور ہے۔۔۔

حویلی کی خواتین میں کھسر پھسر شروع ہو بھی چکی تھی۔۔

"کیسی بے حیا لڑکی ہے۔۔۔؟؟؟ ایک ساتھ کتنے مردوں کو سہارا دے کر بیٹھی تھی۔۔۔ ہر ایک کی زبان پر اسی کا نام ہے۔۔۔ بچارا روخان۔۔۔ بہت افسوس ہو رہا مجھے اس کے لیے۔۔۔ کتنا شریف انسان ہے اور بیوی اتنی ہی بے حیا ملی۔۔۔"

شازمینہ بیگم کی زبان پھر سے اس پر کیچڑ اچھالنے لگی تھی۔۔۔ان کے ساتھ کھڑی برخہ نے بھی نفرت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کے آنکھوں میں تو امید پھر سے جاگ اٹھی تھی۔۔۔

فریدون جیسے لڑ رہا تھا۔۔۔دیکھ کر تو یہی لگ رہا تھا کہ وہ آج زرغونہ کو روخان سے طلاق دلوا کر ہی سکون لینے والا تھا۔۔۔

"کیا انصاف چاہیے تمہیں۔۔۔؟؟"

غصے کی انتہا پر پہنچتے وہ پوچھ رہے تھے۔۔۔ان کا چہرا ابھی غصے کے مارے سرخ ہو چکا تھا۔۔۔ فرمان صاحب بھی اپنی بیٹے کا بھرپور

ساتھ دے رہے تھے۔۔۔جبکہ زمان صاحب کی بے حسی دیکھ اس پل زرغونہ کو ان سے مزید نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"زرغونہ میری منگ ہے۔۔۔اسے میرے سپرد کیا جانا چاہیے۔۔۔ روخان سے کہیں اسے طلاق دے اور۔۔۔۔۔"

فریدون کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب روخان کی چنگارتی آواز پر سب نے ہی پلٹ کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ ابھی آیا تھا وہاں۔۔۔اس کا ضبط سے سرخ پڑتا چہرا بتا رہا تھا کہ وہ فریدون کی بکواس سن چکا ہے۔۔۔

"اس سے آگے بات مت کرنا فریدون یوسفزئی۔۔۔ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

روخان نے اسے سرد ترین لہجے میں وارننگ دی تھی۔۔خواتین میں ایک دم سے سناٹا پھیل گیا تھا۔۔۔کسی کو امید نہیں تھی کہ روخان اس طرح دھاڑے گا۔۔

زرغونہ بھی حیرت زدہ سی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ صباحت بھی اس کے ساتھ آن کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔جو ساکت نگاہوں سے روخان کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔اس کا غصہ بتا رہا تھا کہ اسے یہ بات کس قدر بری لگی تھی۔۔۔

"کیوں نہ بولوں۔۔۔میں نہیں ڈرتا تم سے۔۔۔تم نے میری منگ سے شادی رچالی۔۔۔اور تم چاہتے ہو مجھ کچھ نہ بولوں۔۔۔زرغونہ پر پہلا حق میرا۔۔۔۔"

فریدون اب کی بار بھی اپنی بات مکمل نہیں کر پایا تھا۔۔۔جب روخان نے پہلے سے بھی اونچی آواز میں دھاڑتے اسے خاموش کروا دیا تھا۔۔۔

"میری بیوی کا نام اپنی زبان پر دوبارہ مت لانا۔۔۔'

اس کی چنگارتی آواز میں وارننگ تھی۔۔۔سب خواتین آج پہلی بار اسے ایسے چلاتے دیکھ رہی تھیں۔۔۔جبکہ زرغونہ تو جیسے کسی سکتے میں ہی آگئی تھی۔۔۔۔

آج پہلی بار کوئی اس کی خاطر ڈھال بن کر کھڑا ہو رہا تھا۔۔۔اس کا حیران ہونا بنتا تھا۔۔۔۔

روخان کی بات پر فریدون زور سے ہنسا تھا۔۔۔جیسے اس کا مذاق اڑا رہا ہو۔۔۔

"تمہاری بیوی۔۔۔؟؟بول تو ایسے رہے ہو جیسے ہم جانتے نہیں ہیں کہ تمہاری بیوی کتنی شریف زادی اور پاکباز ہے۔۔۔اب تک نجانے

کتنے مردوں کی زبان پر اس کا نام آچکا ہے۔۔۔کتنے مردوں کو۔۔۔۔"

فریدون غصے کی انتہا پر پہنچتا جو بول گیا تھا۔۔۔اس نے روخان کا ضبط ختم کر دیا تھا۔۔۔وہ آگے بڑھا تھا اور فریدوں پر پل پڑا تھا۔۔

اس کی جانب سے پڑنے والے پے در پے تھپڑوں اور گھونسوں نے فریدون کا دماغ ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔ہمیشہ سب کا لحاظ کرنے والا روخان آج کچھ نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔

"میری بیوی کی شرافت اور پاکبازی کا گواہ میں ہوں۔۔۔تم جیسے گھٹیا مردان کا نام لے کر ان پر انگلی اٹھا کر اپنا کردار ظاہر کر رہے

ہو۔۔۔دوبارہ میری باکردار بیوی کا نام بھی تمہاری زبان پر آیا تو میں تمہاری زبان کاٹ دوں گا۔۔۔۔"

اس کی گردن پر دباؤ ڈالتے وہ اس کو بری طرح سے کھانسنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔دراب اور باقی سب نے آکر اسے فریدون سے الگ کیا تھا۔۔۔جواب زمین پر گرا کھانس رہا تھا۔۔۔گردن پر دباؤ پڑنے کی وجہ سے اس کو سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔۔

اس کا چہرا بھی زخمی ہو چکا تھا۔۔۔روخان کے ہاتھ سے خون نکل رہا تھا۔۔

خان بابا خاموشی سے بیٹھے اپنے سامنے ہوتا یہ ہنگامہ دیکھ رہے تھے۔۔۔

جبکہ سب خواتین تو دم سادھ گئی تھیں۔۔۔ فریدون کی حالت اور روخان کا جاہ و جلال ان سب کی نظروں کے سامنے تھا۔۔۔ زیادہ حالت تو زرغونہ کی غیر تھی۔۔۔

اس کی نظریں روخان سے ہٹ ہی نہیں رہی تھیں۔۔ صباحت کی آنکھوں سے آسودگی کے عالم میں آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ ان کی بیٹی کا باپ کا نہ سہی مگر شوہر کا اعتبار اور بھروسہ حاصل تھا۔۔۔

برخہ اور شازمینہ بیگم کے چہرے کی رنگت فق ہو چکی تھی۔۔۔

روخان نے جس طرح غصے سے فریدون کو پیٹا تھا۔۔۔وہ جنون بھرا انداز عام بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔روخان اور زرغونہ کی ایک دوسرے کے لیے ناپسندیدگی سے سبھی لوگ واقف تھے۔۔۔اس کا یا پلٹ پر کسی کو یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔

انہیں تو یہی لگ رہا تھا کہ فریدون کی بات سننے کے بعد روخان زرغونہ سے مزید بدظن ہو جایے گا۔۔۔۔

"فرمان اپنے بیٹے کو لے کر جاؤ یہاں سے۔۔۔اور دوبارہ تب ہی ہمارے سامنے لانا۔۔جب اس کا دماغ درست ہو جائے۔۔۔آج

تک ہمارے فیصلوں سے ٹکرانے والوں کا کہ حشر ہوا ہے۔۔۔ سمجھا دینا اپنے صاحب زادے کو۔۔۔۔ ورنہ بہت نقصان اٹھانا پڑے گا اس کو۔۔۔"

خان بابا اس وقت غصے کی انتہا پر تھے۔۔۔ سب کو لگا تھا وہ روخان کو ڈانٹیں گے اس طرح فریدون کو پیٹنے پر۔۔۔ مگر انہوں نے آج بھی اپنے چہیتے کو کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔

جو بات وہاں موجود کچھ لوگوں کو آگ لگا کر رکھ گئی تھی۔۔

خان بابا نے سب کو وہاں سے جانے کا کہہ دیا تھا۔۔۔

"میرا بچہ۔۔۔کیا حال کر دیا اس کا۔۔۔؟؟یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔تم ہی ہو اصل فساد کی جڑ۔۔۔مر کیوں نہیں جاتی تم۔۔۔ جان چھوڑ دو ہم سب کی۔۔۔ہر وقت تمہاری وجہ سے اس گھر میں کوئی نہ کوئی فساد ہوتا ہی رہتا ہے۔۔۔"

جبینہ پھوپھو فریدون کی حالت دیکھ چکی تھیں۔۔جس کے بعد وہ زرغونہ کو نفرت بھری نگاہوں سے دیکھتے سارا الزام ہمیشہ کہ طرح اس پر ڈال گئی تھیں۔۔۔

"میں کیوں مروں۔۔۔ آپ کا بیٹا کیوں نہیں مر جاتا۔۔۔ جس کی وجہ سے میری بہن کی زندگی برباد ہوئی اور اب وہ بے شرموں کی طرح میرا نام لگا رہا ہے۔۔۔"

زرغونہ نے بھی ان کا لحاظ نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ پہلے بھی منہ توڑ جواب دیتی تھیں۔۔۔ اور اب جس طرح سے روخان اس کے لیے کھڑا ہوا تھا۔۔۔ اس بات نے ایک الگ ہی کانفیڈنس دے دیا تھا۔۔

جو بات جبینہ بیگم سمیت وہاں موجود سب عورتوں کو جلا کر خاک کر گئی تھی۔۔

"جبینہ بس کرو۔۔۔گھر جا کر اپنے بیٹے کا دماغ درست کرو۔۔۔خان بابا کے سامنے آج جو گستاخی اس نے کی ہے۔۔۔جانتی ہو خان بابا اس پر اسے سزا بھی دے سکتے تھے۔۔جیسے بھی سہی مگر اب یہ لڑکی روخان کی بیوی ہے۔۔جب وہ خان بابا کی عزت کے معاملے میں اتنا غیرت مند ہے تو وہ لڑکی اب اس کی عزت بن چکی ہے۔۔۔وہ کیسے سن سکتا ہے کسی کی کوئی بات۔۔۔ جاؤ گھر اور اسے تھوڑی عقل سیکھاؤ۔۔۔یہ سب کر کے وہ کچھ حاصل نہیں کر پائے گا۔۔۔

سب کچھ کھو دے گا۔۔۔ ایک بار اسے قتل کے بدلے معافی مل چکی ہے۔۔اب صباحت کی کوئی بیٹی نہیں ہے قربان کرنے کے لیے۔۔۔

"

خان بی بی نے بیٹی کو اپنے روم میں بلاتے اسے سمجھایا تھا۔۔

ماں کی بات پر عمل کرتے جبینہ نہ بیگم شوہر اور بیٹے کے پیچھے وہاں سے چلی گئی تھیں۔۔۔حویلی میں اس وقت بالکل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔خان بابا روخان کے ساتھ اندر ہی تھے۔۔۔

روخان نے آج سے پہلے کبھی ایسا بی ہیو نہیں کیا تھا۔۔۔کیونکہ آج سے پہلے کبھی اس کی بیوی کے بارے میں اس طرح سے بات کی بھی

نہیں گئی تھی۔۔پہلے وہ صرف زمان یوسفزئی کی بیٹی تھی۔۔۔کوئی بھی اس کے بارے میں سرعام کچھ بھی کہہ دیتا تھا۔۔۔اس کا وجود اتنا ہی ارزاں تھا۔۔

یہی وجہ تھی کہ فریدون کو لگا تھا اس بار بھی ایسا ہی ہو گا۔۔۔کوئی اسے کچھ نہیں کہے گا۔۔

خان بابا اپنے سامنے کبھی کسی کو اس طرح سے ہاتھ اٹھانے کی اجازت بھی نہیں دیتے تھے۔۔۔روخان اور ان کے بیچ کیا بات ہو رہی تھی کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

زرغونہ بے چینی کے عالم میں ٹیرس پر ٹہل رہی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار وہ منظر گھوم رہا تھا جب روخان نے اس کی وجہ سے سب کے سامنے فریدون کو بری طرح سے پیٹا تھا۔۔۔۔

"میرا خیر خواہ تو کبھی نہیں تھا یہ۔۔یقیناً اپنا کوئی غبار نکالا ہو گا اس نے۔۔"

زرغونہ یہ بات ماننے کو بھی تیار نہیں تھی۔۔۔اس بات پر خوش ہونے کی بجائے اس کے اندر عجیب سی بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔۔ جب اسی لمحے اس کی نظر انیکسی کی جانب بڑھتے روخان پر پڑی

تھی۔۔۔اس کا زخمی ہاتھ تو وہ تب ہی دیکھ چکی تھی۔۔۔جس پر روخان نے ابھی تک کچھ نہیں لگایا تھا۔۔۔

زرغونہ ابھی اسی کی جانب دیکھ رہی تھی جب برخہ کو اسے پکارتے اور قریب آن رکتے دیکھ اس کی آنکھوں میں نفرت سے زہر گھل گیا تھا۔۔۔

وہ تیزی سے نیچے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"روخان آپ کے ہاتھ پر چوٹ لگی ہے۔۔میں آپ کی بینڈیج کر دوں۔۔۔؟آپ کو اتنا غصہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔زرغونہ بھی تو۔۔۔"

زرغونہ جیسے ہی نیچے پہنچی اس کی سماعتوں میں برخہ کی آواز پہنچ چکی تھی۔۔۔روخان جو برخہ کو ٹوکنے ہی والا تھا۔۔۔

غصے سے آگ بگولہ ہو کر وہاں آتی اس زرغونہ کو دیکھ اس کے کھلتے لب واپس آپس میں پیوست ہوئے تھے۔۔۔

"تمہیں کیا تکلیف ہے۔۔۔؟؟اپنے کام سے کام کیوں نہیں رکھتی تم۔۔ہر وقت کس خوشی میں میرے شوہر کے آگے پیچھے گھوم رہی ہوتی ہو۔۔۔"

زرغونہ اس کے قریب آتے خفگی سے بولی تھی۔۔۔جبکہ روخان انتہائی دلچسپی بھری نگاہوں سے اس کے لبوں سے یہ الفاظ نکلتے دیکھ رہا تھا۔۔

"مجھے خاناں کی فکر ہو رہی تھی۔۔۔ان کے ہاتھ سے خون بہہ رہا ہے۔۔۔"

برخہ ہمیشہ روخان کے سامنے معصوم بن جاتی تھی۔۔۔یہ بات زرغونہ نے نوٹ کی تھی۔۔۔۔

"اس کی فکر کرنے کے لیے۔۔۔میں ہوں۔۔جاؤ یہاں سے۔۔۔"

زرغونہ گھورتی نگاہوں سے اس کے ہاتھ میں فرسٹ ایڈ باکس کو دیکھتی روخان کی جانب پلٹی تھی۔۔۔اس کا دوسرا ہاتھ اپنی گرفت میں لیا تھا اور انیکسی کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

روخان کی آنکھوں کی مسکراہٹ مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔اس نے برخہ کو تو پلٹ کر دیکھا تک نہیں تھا۔۔اس کی نظریں تو اس غصے سے بپھری حسین دوشیزہ پر تھیں۔۔۔

روخان کی مضبوط ہتھیلی پر اس کے گداز ہتھیلی کی گرمائش اس کے دل میں عجیب سی ہلچل مچا گئی تھی۔۔۔

"تمہیں اگر وہ اتنی ہی پسند ہے تو خان بابا سے بات کیوں نہیں کر لیتے۔۔۔"

زرغونہ نے انیکسی میں آتے اس کا ہاتھ چھوڑنا چاہا تھا۔۔۔ مگر اب اس ہاتھ پر روخان کی گرفت مضبوط ہو چکی تھی۔۔۔

"ایسی بات ہوتی تو اس وقت اس حق کے ساتھ وہ کھڑی ہوتیں آپ نہیں۔۔۔"

اس کے حسین چہرے کی جانب دیکھتے زومعنیت سے کہا گیا تھا۔۔۔ زرغونہ نے پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اس کی گہری مقناطیسی نگاہوں سے نظریں الجھ گئی تھیں۔۔۔ ان میں کچھ ایسا تھا

کہ زرغونہ کے اندر سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔زرغونہ نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا تھا۔۔۔

مگر روخان ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب کھینچ گیا تھا۔۔۔

"آپ کو فکر ہو رہی ہے میری۔۔۔۔"

اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے وہ اسے اپنے قریب تر کیے ہوئے تھا۔۔۔زرغونہ کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔اس شخص کے قریب آتے ہمیشہ اس کے ساتھ ایسا ہی ہوتا تھا۔۔

اس کی قربت کا احساس بہت پاور فل تھا۔۔زرغونہ اسی وجہ سے اس سے دور بھاگنے لگتی تھی۔۔۔

"بالکل بھی نہیں۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔"

زرغونہ اس کا حصار توڑتے دور ہوئی تھی۔۔۔

"تم نے یہ میری وجہ سے کیا۔۔۔اسی خاطر آئی ہوں۔۔۔"

وہ الماری کھول کر وہاں فرسٹ ایڈ باکس ڈھونڈھنے لگی تھی۔۔۔دل اب بھی بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

فرسٹ ایڈ باکس سامنے ہی دوسرے ریک میں پڑا تھا۔۔۔مگر اسے دکھائی ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

"فرسٹ ایڈ باکس نہیں ہے تمہارے پاس۔۔۔۔"

زرغونہ نے نگاہیں موڑتے اس سے پوچھا تھا۔۔۔وہ چلتا ہوا اس کے پیچھے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"آپ اتنی کنفیوز کیوں ہو رہی ہیں۔۔۔؟؟مان لیا آپ کو فکر نہیں ہے میری۔۔۔"

اس کے بہت قریب آن کھڑے ہوتے اس نے سامنے پڑا باکس ہاتھ بڑھا کر اٹھا لیا تھا۔۔۔آگے جھکنے کی وجہ سے اس کے لبوں کے اوپر سجی مونچھیں زرغونہ کی گردن سے ٹکرائی تھیں۔۔۔۔زرغونہ کرنٹ کھا کر پلٹی تھی۔۔۔

جس پر سیدھی اس کے سینے سے ٹکرا گئی تھے۔۔۔

"وہاں صوفے پر بیٹھو پلیز۔۔۔۔"

سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ وہ بمشکل بول پائی تھی۔۔۔

اس کے انداز میں چھپی التجاء پر وہ خاموشی سے بات مان گیا تھا۔۔۔

وہ چلتی ہوئی اس کے پاس آن بیٹھی تھی۔۔۔زرغونہ نے بلیک کلر کا ڈریس پہنا ہوا تھا۔۔۔جس کے اوپر مہرون رنگ کی شال لپیٹ رکھی تھی۔۔۔۔اس کے لمبے بالوں کی چٹیا شال سے نکلی نازک سی کمر پر بکھری ہوئی تھی۔۔۔

روخان کی نظریں بار بار ان سے ٹکر رہی تھیں۔۔۔زرغونہ اس وقت اپنے ہی دھیان میں تھی اس کی نگاہوں کا تسلسل نوٹ نہیں کر پائی تھی۔۔۔

"تمہیں یہ سب نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔"

اس کا ہاتھ اچھا خاصہ زخمی تھا۔۔۔جسے صاف کرتے اس نے نگاہیں جھکائے کہا تھا۔۔۔

روخان کی نگاہیں بار بار اس کی گھنی پیری پلکوں سے الجھ رہی تھیں۔۔۔اس کی مخروطی انگلیاں بہت ہی مہارت کے ساتھ۔۔۔روخان کا زخم صاف کر رہی تھیں۔۔۔

وہ اسے بہت بے چین سی لگی تھی۔۔گداز لبوں کو وہ مسلسل کچل رہی تھی۔۔۔

"کیوں نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔؟؟"

روخان کی نگاہیں اس کے لبوں پر ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔جو بالکل لال ہو چکے تھے۔۔

"کیونکہ میرے دل میں تمہارے لیے فریدون سے کہیں زیادہ نفرت ہے۔۔۔تم کچھ بھی کر لو۔۔۔میری نفرت تمہارے لیے کم نہیں ہو گی۔۔۔۔"

زرغونہ نے اس کے ہاتھ پر بینڈیج کرتے اپنے مخصوص ہٹ دھرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر غصے کے آثار نمایاں تھے۔۔

"میں یہ آپ کے لیے نہیں اپنے لیے کر رہا ہوں۔۔۔بیوی ہیں آپ میری۔۔میرے ہوتے ہوئے کوئی آپ پر انگلی اٹھائے میں برداشت نہیں کروں گا۔۔۔"

روخان کی بات پر زرغونہ نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو پر تپش نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

زرغونہ زیادہ دیر اس کی جانب نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

"بیوی نہیں ہوں میں تمہاری۔۔۔۔تم بھول رہے ہو۔۔۔تمہارے خان بابا نے رکھیل بنا کر بھیجا تھا تمہاری زندگی میں۔۔تاکہ مجھے تم لگام ڈال کر رکھو۔۔بیوی وہ ہو گی جسے تم اپنی مرضی اور خواہش سے اپنی زندگی میں شامل کرو گے۔۔ تمہارے خان بابا کے ادا کیے وہ تمام الفاظ یاد ہیں مجھے۔۔تم مجھ سے اچھا رویہ رکھ کر مجھے ان کے تابع کرنا چاہتے ہو۔۔۔میں سب جانتی ہوں۔۔۔تمہاری زندگی کا محور صرف تمہارے خان بابا ہیں۔۔۔"

زرغونہ اس کی بات سنتے بھڑک اٹھی تھی۔۔اسے نہیں چاہیئے تھا ایسا خیر خواہ۔۔۔جو اس کی بہنوں کی زندگیاں برباد کرنے میں سب

سے آگے تھا۔۔اسے وہ دن بہت اچھے سے یاد تھا۔۔۔جب اس کے پیروں میں گر کر زر مینے کے لیے رحم کی بھیک مانگی تھی۔۔۔

اس کے اختیار میں سب کچھ تھا۔۔۔۔مگر تب دل میں رحم نہیں آیا تھا۔۔۔

زر غونہ کو اس شخص کا یہ نرم رویہ کسی ڈھونگ سے کم نہیں لگا تھا۔۔۔

اب اچانک سے اس کے لیے اس انسان کی غیرت کیونکر جاگ گئی تھی۔۔۔

وہ اس کی بینڈیج کرتی اٹھ رہی تھی جب روخان نے اس کی کمر میں اپنا بازو حمائل کرتے ایک جھٹکے سے اسے خود پر گرا لیا تھا۔۔۔

"تو آپ خود کو میری زندگی کا محور بنالیں۔۔۔مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔"

روخان کا چہرا اس کی یہ کڑوی باتیں سن کر سرخ ہو چکا تھا۔۔۔ مگر وہ بہت ضبط سے اس سے بات کر رہا تھا۔۔۔

وہ اس لڑکی کے ساتھ اب مزید سختی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

"تھوکنا بھی پسند نہیں کرتی میں تم پر۔۔۔"

زرغونہ کی نفرت کی کوئی انتہا نہیں تھی۔۔وہ روخان کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں جماتے اس کا حصار توڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر اس کے الفاظ پر روخان کا ضبط جواب دے گیا تھا۔۔

یہ لڑکی پیار سے کوئی بات نہیں سمجھتی تھی۔۔روخان نے اس کی کلائی تھام کر اسے صوفے پر پھینکا تھا۔۔۔

زرغونہ صوفے پر ڈھے گئی تھی۔۔اس ہاتھاپائی میں اس کی شال بھی اس کی اوپر سے اتر چکی تھی۔۔۔روخان اس کی کلائیوں کو اپنے ہاتھ کی گرفت میں لیتا اس کے اوپر پوری طرح سے جھک چکا تھا۔

"آپ کو مہلت دینی ہی نہیں چاہیے تھی۔۔۔آپ کو پیار کہ زبان سمجھ نہیں آتی۔۔۔جانتی بھی ہیں جنہیں رکھیل بنایا جاتا ہے ان سے کیا کام لیے جاتے ہیں۔۔۔"

روخان کا چہرا اس کے چہرے کے بے پناہ قریب تھا۔۔اس کی گرم سانسیں زرغونہ کی سانسوں سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔

اس کی سنگین الفاظ اور خطرناک تیور دیکھ زرغونہ کی دھڑکنیں ساکت ہوئی تھیں۔۔۔اس نے دور ہونا چاہا تھا مگر نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہو تم۔۔۔؟؟"

اس کی آواز کانپ گئی تھی۔۔۔

"جو پہلے دن ہی کرنا چاہیے تھا۔۔"

اس کی آنکھوں میں جھانکتے وہ اس کی گردن پر جھکا تھا۔۔۔وہ اس کے الفاظ پر شدید غصے میں تھا۔۔

"رک جاؤ۔۔۔پلیز۔۔۔۔"

اس نے غصے سے کہا تھا۔۔۔اسے لگا تھا جیسے اب تک اس کی غصہ دکھانے پر یہ شخص اس کی بات مانتا آیا تھا اب بھی ایسا ہی کرے گا۔۔۔

مگر وہ اس پر پوری طرح سے اپنا اختیار جماتا اس کی گردن پر اپنے لبوں کا شدت بھرا لمس ثبت کر تا زرغونہ کی سانسیں تیز کر گیا تھا۔۔۔ اس کی مونچھوں کی چبھن زرغونہ کے پورے وجود میں سنسنی دوڑا گئی تھی۔۔۔

وہ اس کی گرفت میں کانپ اٹھی تھی۔۔

"آپ کو احساس دلانا بہت ضروری ہو گیا ہے کہ آپ بیوی ہیں میری۔۔۔۔"

وہ خود کو اس کے قریب آنے سب ہمیشہ روکتا تھا۔ مگر اس کے قریب ہوتے اپنے دل پر اختیار رکھ پانا بہت مشکل ہو جاتا تھا۔۔۔ اس کی مہک کو محسوس کرتا وہ اس کے کندھے سے ہولے سے شرٹ سرکا گیا تھا۔۔۔

"کک کیا کر رہی ہو۔۔۔ میں آئندہ تمہارے پاس کبھی نہیں آؤں گی۔۔"

وہ چیخی تھی۔۔۔جس اسی لمحے روخان اس دودھیا کندھے پر چمکتے سیاہ تل کو خمار آلود ستائشی نگاہوں سے دیکھتا اس پر جھک چکا تھا۔۔۔

اس شخص کی یہ بے باکی دیکھ زرغونہ کی آنکھوں کی پتلیاں نا قابل یقین حد تک سکڑ گئی تھیں۔۔۔

اس کی گرم سانسوں سے زرغونہ کو اپنا کندھا جھلستا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ جابجا اس کی گردن پر اپنے گستاخ لبوں کا لمس چھوڑتا آج اپنا استحقاق بھرپور طریقے سے دکھا گیا تھا۔۔

زرغونہ کی ساری دلیری نکل چکی تھی۔۔۔وہ اس وقت اس کی مضبوط بانہوں میں بکھرتی اس شخص کا یہ جنونی انداز دیکھ رہی تھی۔۔۔

"آج رات آپ کہیں نہیں جارہیں۔۔۔یہاں پر ہی رکیں گی۔۔۔"

اس کی غیر ہوتی حالت دیکھ وہ اس کے اوپر سے اٹھ چکا تھا۔۔

زرغونہ اس کو بے باکی بھری شوخ نگاہوں سے اپنے بکھرے ہوئے کی جانب دیکھتا پا کر آنکھیں سختی سے میچ گئی تھی۔۔۔

وہ ہولے ہولے لرز رہی تھی۔۔۔روخان نے اس کی شرٹ کندھے سے درست کی تھی اور نیچے گری شال اٹھا کر اس کو پکڑا دی

تھی۔۔۔وہ اسکے قریب ہی بیٹھا گہری نگاہوں سے اسے تکے جا رہا تھا۔۔

"مجھے اپنے کمرے میں جانا ہے۔۔۔"

وہ اٹھ کر فاصلے پر کھڑی ہوتی اسے غصے سے گھورتے ہوئے بولی تھی۔۔

اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔وہ اس شخص کو کبھی خود پر تسلط نہیں جمانے دے سکتی تھی۔۔۔اس کے پوری وجود پر لرزا طاری تھا۔۔کندھے اور گردن پر اس کا لمس دہک رہا تھا۔۔۔

زیادہ تو وہ اپنے دل کی کیفیت پر حیران تھی۔۔ جس کی دھڑکنوں کا انداز ہی آج بدلہ ہوا تھا۔۔۔

"یہی کمرہ ہے آپ کا۔۔۔ وہاں بیڈ پر سو جائیں۔۔۔ ڈسٹرب نہیں کروں گا آپ کو۔۔۔ فکر مت کریں۔۔۔ آپ کی مرضی کے بغیر اب آپ کی زندگی میں کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ بس اپنا لہجہ تھوڑا نرم رکھیں۔۔۔ میں نہیں چاہتا باہر کسی کے سامنے بھی ہمارے درمیانی تعلقات کی تشہیر ہو۔۔۔ اور کوئی ہمارے درمیان آنے کی کوشش کرے۔۔۔ مجھے اچھا لگا آج آپ نے برخہ کے سامنے جو بھی کیا۔۔۔

میں شوہر ہوں آپ کا۔۔ آپ سب کے سامنے حق جتا سکتی ہیں۔ مجھے اچھا لگے گا۔۔"

اس کے مقابل آن کھڑا ہوتا وہ اسے بہت نرمی سے سمجھا رہا تھا۔۔۔

زرغونہ کچھ نہیں بولی تھی۔ نگاہیں جھکائے اس کی جانب دیکھنے سے بھی انکاری تھی۔۔

مگر اس کے الفاظ پر وہ حیران ضرور تھی۔۔۔ اگر وہ برخہ کو پسند کرتا تھا تو ایسا کبھی نہ کہتا۔۔

"میں تمہارے ساتھ کبھی کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہوں گی۔۔۔ تم میرے نزدیک صرف میری ایک سزا ہو۔۔۔ اس گھر کی نوکر کے

ساتھ سزا کے طور پر جوڑا گیا ہے مجھے۔۔تم سونے کے بھی بن کر آجاؤ۔۔۔میرے نزدیک تب بھی تمہاری یہی حیثیت رہے گی۔۔۔ اگر تم نے دوبارہ ایسے میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی تو میں اپنے آپ کو ختم کر دوں گی۔۔۔"

زرغونہ نے اسے انگلی اٹھا کر وارن کیا تھا۔۔۔اس کا چہرا بے پناہ سرخ ہو رہا تھا۔۔

اس کی بات پر روخان کے چہرے پر سایہ سا لہرا گیا تھا۔۔۔

وہ بولا کچھ نہیں تھا۔۔۔۔اثبات میں سر ہلاتا وہ واش روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

جبکہ زرغونہ کو حیرت ہوئی تھی وہ کچھ بولا کیوں نہیں تھا۔۔اس وقت وہ اس کے قبضے میں تھی۔۔۔

وہ جیسے چاہتا اس کے ساتھ سلوک کر سکتا تھا۔۔

زرغونہ بیڈ پر آکر لیٹ گئی تھی۔۔۔بیڈ پر پڑا لارج سائز کمفرٹر اپنے گرد اچھے سے اوڑھتے وہ بیڈ کے ایک کونے پر ٹک گئی تھی۔۔۔منہ سر لپیٹے وہ منتظر تھی کے وہ پھر سے اسے آکر کچھ بولے گا۔۔

مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ اتنی شدید ٹھنڈ میں شاور لے کر آتا اب مرر کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔زرغونہ نے کمبل سے سر نکال کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اسے پلٹتے دیکھ وہ اپنا چہرا واپس کمبل میں چھپا گئی تھی۔۔۔وہ اس کے سامنے یہی ظاہر کرنا چاہتی تھی کہ وہ سو چکی ہے۔۔۔کچھ دیر بعد وہ بیڈ پر دوسری جانب نیم دراز ہوا تھا۔۔۔

زرغونہ نے بچوں کی طرح کمفرٹر پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی۔۔۔ اسے ڈر تھا کہ وہ کھینچنے کی کوشش کرے گا۔۔۔

مگر کافی ٹائم گزرنے کے باوجود بھی جب ایسا کچھ نہ ہوا تو اس نے کمفرٹر ہٹا کر دیکھا تھا۔۔۔

اس کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔وہ بیڈ پر اس سے تھوڑے سے فاصلے پر ہی تھا۔۔۔بنا کمفرٹر کے آنکھوں پر بازو رکھے وہ سو رہا تھا۔۔۔ہیٹر آن ہونے کے باوجود ٹھنڈ شدید تھی۔۔

کمفرٹر کے بغیر سو پانا انتہائی مشکل تھا۔۔۔

زرغونہ کو عجیب سا محسوس ہوا تھا۔۔۔

کیا اس نے کچھ زیادہ غلط بول دیا تھا۔۔مگر وہ تو پہلے بھی اسے ایسا کہتی رہتی تھی۔۔۔

اسے دیکھ کر لگ رہا تھا وہ سو چکا ہے۔۔۔مگر زرغونہ کروٹ پر کروٹ بدلتی بے چینی کا شکار تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اس نے کمفرٹر کو اپنے گرد سے ہٹاتے آدھا حصہ اپنے اوپر لیتے باقی کا حصہ اس کی جانب کر دیا تھا۔۔۔

"کیا تکلیف ہے اسے۔۔؟؟ مرنا ہے کیا اس نے۔۔۔ اتنی ٹھنڈ میں شاور کون لیتا ہے۔۔ اوپر سے کمفرٹر بھی نہیں لے رہا۔۔۔ ایسے ہی مر مرا گیا تو میرے سر الزام آجائے گا۔۔۔"

وہ خفگی کے عالم میں زیر لب بڑبڑاتی اٹھ کر اس کے اوپر کمفرٹر اوڑھ گئی تھی۔۔۔ اس کے پیروں سے لے کر سینے تک اوڑھتی وہ واپس اپنی جگہ پر آکر لیٹ گئی تھی۔۔۔ جب اسی لمحے اس نے کروٹ اس کی جانب بدلی تھی۔۔

اور اس کا ہاتھ کمفرٹر کے اندر سے زرغونہ کے پیٹ پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔

زرغونہ نے رکتی سانسوں کے ساتھ گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کا سر تکیے پر تھا۔۔وہ گہری نیند میں سو رہا تھا۔۔زرغونہ کی رنگت ناقابلِ یقین حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

اس کا چہرا زرغونہ کے چہرے کے بہت قریب تھا۔۔۔

زرغونہ نے لرزتی پلکیں اٹھا کر اس کے دلفریب نقوش کی جانب دیکھا تھا۔۔۔بھرپور مردانہ وجاہت کا شاہکار وہ تیکھے مغرور نقوش کا مالک۔

زرغونہ کتنے ہی لمحے اسے ایسے ہی تکے گئی تھی۔۔

اس نے اب تک ایسا خوبصورت اور وجیہہ مرد اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

مضبوط شخصیت کا مالک۔۔۔ایک انتہائی وفادار انسان۔۔۔

آج جس طرح سے اس کی خاطر وہ سب سے لڑا تھا۔۔۔وہ چاہ کر بھی وہ سب نظر انداز نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

مگر اس کا شکریہ ادا کرنے کے بجائے وہ اسے پھر سے اتنی باتیں سنا گئی تھی۔۔۔

اسے وہ ہمیشہ غلط ہی لگا تھا۔۔۔بے شک لڑائی کی شروعات اس کی جانب سے ہوئی تھی۔۔۔مگر اس شخص نے بھی تو ہمیشہ اس کے ساتھ اپنا رویہ روڈ ہی رکھا تھا۔۔

اسے برداشت نہیں ہوتا تھا جب سب اسے اہمیت دیتے تھے۔۔۔ اور اس کے سامنے اس کا باپ اس پر ہاتھ تک اٹھا چکا تھا۔۔

یہ شخص اس پر ہر پل نظر رکھواتا تھا۔۔کیا تھا اگر زرمینے کے ٹائم وہ اس کی بات سن لیتا۔۔۔

وہ اس کی پچھلی ہر بات بھول جاتی۔۔۔

زرغونہ کو اندازہ بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔کتنے ہی لمحے اسے ایسے ہی یک ٹک تکتے گزر گئے تھے۔۔

پیٹ پر محسوس ہوتے اس کے بھاری ہاتھ کے لمس پر اس کے ماتھے پر اتنی ٹھنڈ میں بھی پسینے آن ٹھہرے تھے۔۔۔

اس کے چہرے سے نگاہیں ہٹاتے وہ اس کے ہاتھ کو اپنے پیٹ سے ہٹانے کی کوشش کر گئی تھی۔۔۔وہ بہت احتیاط سے ایسا کر گئی تھی۔۔۔تاکہ وہ جاگے نہیں۔۔۔

مگر اگلے ہی پل اس کی جانب سے کی جانب والی حرکت پر زرغونہ کے لبوں سے چیخ نکلتے نکلتے بچی تھی۔۔

زرغونہ نے جیسے ہی اس کے ہاتھ کو حرکت دی تھی۔۔۔وہ پہلے سے بھی زیادہ مضبوط گرفت کے ساتھ اس کے پہلو میں اپنی انگلیاں گاڑھتا اسے اپنے قریب کھینچ گیا تھا۔۔

اپنا چہرا اس کی گردن میں چھپاتا وہ اب بھی نیند میں تھا۔۔۔زرغونہ کو اپنی گردن پر اس کی گرم سانسوں کا احساس ہوا تھا۔۔۔اس کا دل بہت تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

اب کی بار بھی اس کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ زرغونہ اسے ہلا بھی نہیں پائی تھی۔۔نیند میں بھی اگر وہ اتنی مضبوطی رکھتا تھا تو اگر جاگ

جاتا اور اس نے جو بکواس کی تھی اس کا جواب اپنے طریقے سے دے دیتا تو وہ اسے قطعاً نہ روک پاتی۔۔۔

زرغونہ کا چہرا مارے خفت کے سرخ ہو چکا تھا۔۔۔وہ بالکل اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔۔۔اس کی پر تپش سانسیں زرغونہ کی گردن سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔

اس نے کوئی حرکت نہیں کی تھی۔۔۔ساکت سی اس کی گرفت میں مقید اپنی دھڑکنوں کا شمار لگاتے یہی سوچنے کی کوشش کرتی رہی تھی کہ کیسے باہر نکلے اس حصار سے۔۔۔

مگر اسے خبر بھی نہیں ہوئی تھی کب اسی کشمکش میں الجھے اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

صبح آہٹ پر اسکی آنکھ کھلی تھی۔۔۔اس نے مندی مندی آنکھوں سے اپنے قریب نگاہیں دوڑائی تھیں۔۔۔اب بھی رات والا ہی منظر اس کی آنکھوں میں سمایا ہوا تھا۔۔۔مگر بیڈ پر اس کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر وہ منظر یاد کرتے خفت بھرے تاثرات آن ٹھہرے تھے۔۔۔وہ سو کیسے گئی تھی اتنے آرام سے۔۔۔

اس خود پر غصہ آنے لگ تھا۔۔۔۔

اسے خود پر کسی کی پر تپش نگاہوں کا احساس ہوا تو اپنے بالوں کو سمیٹتی وہ سرخ چہرے کے ساتھ اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

اٹھ کر بیٹھتے اس کی نظر سامنے صوفے پر بیٹھ کر ناشتہ کرتے روخان پر پڑی تھی۔۔۔جو بنا اس کی جانب تکے پورے انہماک سے ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔

زرغونہ نے اسے غور سے دیکھتے اس کے چہرے سے اخذ کرنا چاہا تھا۔۔۔اسے یہی بات اندر سے بے حال کر رہی تھی کہ وہ جس طرح

اس کی بانہوں میں رات کو سوئی تھی۔۔اگر یہ شخص اسی حالت میں اس کے قریب سے اٹھا تھا۔۔

تو نجانے کیا سوچتا ہو گا اس کے بارے میں۔۔۔

مگر اس کا چہرا بالکل بے تاثر تھا۔۔۔زرغونہ کو کچھ تسلی ہوئی تھی۔۔۔

پوری رات وہ کیسے اس کی بانہوں میں سو سکتی تھی۔۔۔

"نہیں صبح تک ایسا نہیں ہوا ہو گا۔۔۔اگر وہ میرے قریب ہوتا تو اس کے اٹھنے پر میں جاگ جاتی۔۔۔"

زرغونہ نے خود کو تسلی دی تھی۔۔اسے اس بات کا اندازہ بھی نہیں ہوا تھا کہ وہ کتنی سے اسے ایسے ہی تکے جا رہی تھی۔۔۔

جب اسی پل روخان نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ گڑبڑاتی نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی۔۔۔

واش روم سے فریش ہو کر نکلتے اسے وہ اب مرر کے سامنے کھڑا بالوں میں برش کرتا نظر آیا تھا۔۔

ناشتے کے برتن بھی وہاں سے ملازمہ اٹھا کر لے جا چکی تھی۔۔۔

زرغونہ نے نوٹ کیا تھا کہ وہ آج اسے پوری طرح سے اگنور کر رہا تھا۔۔۔پہلے وہ بات بے بات اسے مخاطب کرنے کی کوشش کرتا رہتا تھا۔۔

کل والی بات کیا اسے اتنی بری لگ گئی تھی۔۔۔ یہ پہلی بار تو نہیں تھا۔۔وہ تو اس کو اب تک ایسے ہی بے عزت کرتی آئی تھی۔۔۔کیا اس بار کچھ زیادہ برا لگ گیا تھا۔۔۔

کیا وہ اس سے ناراض ہو گیا تھا۔۔؟؟

مگر اس نے تو ایسا کوئی حق دیا ہی نہیں تھا۔۔پھر اس ناراضگی کی کیا تک بنتی تھی۔۔۔

میری طرف سے میرے سامنے بھی نہ آئے۔۔میں بھی بات نہیں کروں گی۔۔۔

وہ خود سے ہی سوال کرتی خود کی جواب بھی دے رہی تھی۔۔

زرغونہ اس کی چوڑی پشت کو گھورتی ایک بار پھر سے اسی مراقبے میں جا چکی تھی۔۔۔اسے خود بھی اندازہ نہیں ہوا تھا کہ کل رات کے بعد سے وہ اسی کے بارے میں سوچے جا رہی تھی۔۔۔

وہ شال اوڑھتا جانے لگا تھا۔۔

"بات سنو۔۔۔"

ابھی چند سیکنڈز پہلے یہی کہا تھا کہ وہ بات نہیں کرے گی مگر اب خود ہی مخاطب بھی کر گئی تھی۔۔۔

روخان منہ سے کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔بس اپنی مقناطیسی نگاہوں سے اس کی جانب سوالیہ انداز میں دیکھا تھا۔۔

"میری ہاؤس جاب شروع ہو رہی ہے کل سے۔۔۔مجھے ہاسپٹل جانا ہو گا۔۔۔اجازت لے کر دو اپنے خان بابا سے۔۔۔"

زرغونہ کو یہ بات کل ہی کرنی تھی۔۔مگر موقع نہیں مل پایا تھا۔۔۔ وہ جانتی تھی اسے کبھی اس بات کی اجازت نہ ملتی۔۔۔صرف پڑھائی کرنے کی ہی اجازت ملی تھی۔۔۔

خاجستہ اور بنفشہ تو اب گھر ہی بیٹھ گئی تھیں۔۔ مگر اسے نہیں بیٹھنا تھا اتنی محنت کے بعد۔۔۔

"آپ جا سکتی ہیں۔۔ میں ڈرائیور کو کہہ دوں گا۔۔ وہ لے جائے گا آپ کو۔۔۔"

اس کی بات پر زرعونہ نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اسے یقین نہیں آیا تھا وہ بنا خان بابا سے پوچھے اسے اجازت دے گیا تھا۔۔۔

"تم اپنے خان بابا سے پوچھ لو ایک بار۔۔۔ انہیں اعتراض نہ ہو۔۔۔"

زرغونہ نے اپنی بات کہہ دی تھی۔۔وہ جاتے جاتے پھر سے رکا تھا۔۔۔

نگاہیں اس پر اٹھی تھیں۔۔۔ان میں کچھ ایسا تھا کہ زرغونہ پزل ہوئی تھی۔۔۔

"آپ جتنا بھی انکاری ہوں اس رشتے سے۔۔۔مگر یہ حقیقت ہے کہ آپ میری بیوی ہیں۔۔میں آپ کے حوالے سے ہر فیصلے کا اختیار رکھتا ہوں۔۔۔مجھے آپ کے لیے کسی سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔آپ جا سکتی ہیں کوئی نہیں روکے گا آپ کو۔۔۔"

روخان اس کی آنکھوں میں جھانکتا اسے مضبوط لہجے میں باور کرواتا اس پل اپنی مقناطیسی نگاہوں کے چارم سے ہپنوٹایز سا کر گیا تھا۔۔۔ اگلے ہی پل وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

مگر زرغونہ وہاں کھڑی کتنے ہی لمحے اس جگہ کو گھورے گئی تھی۔۔۔ جہاں کچھ دیر پہلے وہ کھڑا تھا۔۔۔

اس کے اندر بے چینی کا احساس بڑھ گیا تھا۔۔۔

وہ اس شخص کو ہر پل ذلیل کر رہی تھی۔۔۔ اسے خود پر کوئی حق نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔ مگر وہ اس کا شوہر ہونے کا پر فرض نبھا رہا تھا۔۔

پہلے اسے پڑھنے جانے کے لیے سب کے آگے روز ذلیل ہونا پڑتا تھا۔۔اور وہ اب اسے اتنے آرام سے اجازت دے گیا تھا۔۔

ایسے لگ رہا تھا وہ تپتی دھوپ سے گھنے سائے تلے آن کھڑی ہوئی ہو۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"یہ شخص حد سے بڑھ گیا ہے۔۔۔دو ٹکے کا ملازم۔۔۔۔ہمارے سر پر بیٹھے گا۔۔۔خان بابا بہت غلط کر رہے ہیں اس پر اتنا اعتبار کر کے۔۔۔نہ اس کے خون کا پتا ہے نہ نسل کا۔۔۔وہ ہم پر ہاتھ اٹھائے گا۔۔۔

خان بابا کی سپورٹ حاصل ہے اسے۔۔اسی وجہ سے اتنا بڑا بنا ہوا ہے کمینہ۔۔۔بابا جلد از جلد اس کا کام تمام ہو جانا چاہیے ورنہ میں سب برباد کر دوں گا۔۔۔"

فریدون کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کر ڈالے۔۔۔

اس کا آدھے سے زیادہ چہرا زخمی تھا۔۔۔پچھلے دو دن سے وہ بستر پر پڑا تھا۔۔اس سے اٹھا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

مگر اس کی نفرت اور غصہ روخان کے لیے مزید بڑھ چکا تھا۔۔

وہ اب صرف اور صرف روخان کی موت چاہتا تھا۔۔۔اسے اپنی آنکھوں کے سامنے تڑپ تڑپ کر مرتے دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

مگر روخان کو ختم کرنا اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔

یہی بات اسے مزید طیش دلا رہی تھی۔۔

وہاں اس سے ملنے آئے دراب کا بھی کچھ یہی حال تھا۔۔۔ فرمان صاحب حقہ پیتے انکھوں میں نفرت بھرے آگے کا سوچ رہے تھے۔۔۔ روخان کو ختم کرنا ان کے لیے اب ناگزیر ہو چکا تھا۔۔۔

"صبر سے کام لو فریدون۔۔۔ وہ شخص اب میری آنکھوں میں بھی کھٹکنے لگا ہے۔۔۔ ہم سب کو چھوڑ کر خان بابا نے اپنی پوتی کو سونپا بھی تو اس ملازم کے ہاتھ۔۔۔ ہم سب مر گئے تھے کیا۔۔۔ مجھے تو ڈر ہے

ایک دن ایسے ہے سرداری بھی اس کے ہاتھ میں دے دیں گے۔۔۔

اور ہمارے لیے رہ جائے گا اس کی غلامی کرنا۔۔۔ایسا تو میں بھی ہونے نہیں دوں گا۔۔۔یہ سب ہماری ہی کمزوریاں ہیں کہ وہ آج نہ صرف خان بابا کے نزدیک بہت اہمیت کا حامل ہے بلکہ قبیلے کے لوگ بھی اس کے گیت گاتے ہیں۔۔۔خان بابا کے بعد اسے مانتے ہیں۔۔۔ہم تو کہیں ہیں ہی نہیں۔۔۔مجھے پتا چلا ہے خان بابا کی وصیت میں اس روخان کا بھی ہمارے برابر کا حصہ ہے۔۔۔"

دراب سیگریٹ پیتا اپنے اندر کی بھڑاس نکال رہا تھا۔۔۔اس کا باپ بھی دادا کی طرح اسی شخص کا حامی تھا۔۔

روخان کے خلاف کوئی بات سننا پسند نہیں تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ بھی فریدون اور فرمان صاحب کے ساتھ شمولیت اختیار کر گیا تھا۔۔۔

"یہی تو بات ہے۔۔۔وہ بہت شاطر ہے۔۔۔اس نے خان بابا کو اپنی مٹھی میں کر رکھا ہے۔۔۔وہ چاہے جو بھی کرے انہیں ٹھیک ہی لگتا ہے۔۔۔ہمیں بھی اب اسی کا انداز اپنانا ہو گا۔۔۔منہ پر میٹھا بن کر اندر ہی اندر اپنا مقصد پورا کرنا ہو گا۔۔۔تم کل ہی جا کر خان بابا سے

معافی مانگو گے۔۔اور اس روخان سے بھی تعلقات بہتر کرنے کی کوشش کرو گے۔۔۔

اب ہم اسے بہت پیار سے ماریں گے۔ جو کھیل وہ کھیل رہا ہے اسے اسی کا مزا چکھائیں گے۔۔"

فرمان صاحب کی بات پر وہ دونوں بھی مسکرا دیئے تھے۔۔۔۔

اب کوئی جذباتی حرکت نہیں کرنی تھی انہوں نے۔۔۔

اس وقت دراب اور فریدون دونوں کے دماغوں میں ایک ہی بات چل رہی تھی۔۔۔روخان کو مار کر زرغونہ کو حاصل کرنے کی۔۔وہ

دونوں کہیں نہ کہیں ایک دوسرے کی خیالات سے واقف بھی تھے۔۔۔

جس پر جنگ بعد میں ہونی تھی۔۔۔ابھی ان کا ایک ہی مشترکہ دشمن تھا۔۔۔جسے خرم کرنا ان کی پہلی ترجیح تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"زرغونہ روخان نے کب واپس آنا ہے۔۔؟؟"

وہ ماں سے ملنے ان کے کمرے میں آئی تھی۔۔جب وہ کپڑے سمیٹتے اسے مخاطب کر گئی تھیں۔۔۔جو اپنے دھیان میں گم صُم سی بیٹھی

تھی۔۔۔انہوں نے نوٹ کیا تھا زرغونہ آج کل بہت چپ چپ رہنے لگی تھی۔۔۔

روخان ایک ہفتے سے زمینوں کے کسی جھگڑے کو سلجھانے دوسرے گاؤں گیا ہوا تھا۔۔۔زرغونہ نے اپنی ہاؤس جاب سٹارٹ کر دی تھی۔۔اس پورے ہفتے میں روخان سے اس کا کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا۔۔۔

نہ اسے کوئی شوق تھا نہ ہی موبائل کے دوسری جانب سے رابطہ ہو پاتا۔۔۔

مگر اس ایک ہفتے میں کوئی ایسا لمحہ نہیں گزرا تھا جس میں اسے یاد نہ کیا ہو۔۔۔

پورا وقت اس کا خیال دماغ سے جھٹکنے کی کوشش میں ہلکان ہوتی وہ خود سے بھی لڑتی رہی تھی۔۔۔

"مجھے کیا پتا مورے۔۔؟؟"

ماں کے سوال پر اس نے خفگی سے جواب دیا تھا۔۔۔

"تمہیں نہیں پتا ہو گا تو اور کسے پتا ہو گا۔۔۔ شوہر ہے تمہارا۔۔۔"

صباحت نے بیٹی کو سرزنش کرتی نگاہوں سے گھورا تھا۔۔

"مورے پلیز۔۔۔میں پھر سے کوئی لیکچر نہیں سننا چاہتی شوہر کے حقوق پر۔۔۔آپ بھی اچھے سے جانتی ہیں کہ وہ مجھے کتنا ناپسند ہے۔۔۔اور جن حالات میں ہماری شادی ہوئی ہے۔۔۔میں اسے اپنا شوہر تسلیم کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔"

وہ پہلے ہی اپنی سوچوں سے تنگ آئی ہوئی تھی۔۔۔اس لیے مورے کی بات پر اس کو مزید اکتاہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"تمہارا دماغ درست ہے کیا بول رہی ہو تم۔۔؟وہ تمہارے لیے دشمنیاں مول لے رہا ہے اور تم ہو کہ اسے شوہر تک تسلیم نہیں کر

رہی۔۔۔اللہ کی پکڑ سے ڈرو۔۔۔جب شوہر کے حقوق کے بارے

میں پوچھا جائے گا تو کیا جواب دو گی۔۔۔"

صباحت نے اس کے پاس آ کر بیٹھتے کہا تھا۔۔۔

"آپ نے جو ساری زندگی شوہر کے حقوق ادا کیے ہیں۔۔۔کیا صلہ

ملا آپ کو۔۔۔؟؟میں گناہگار ہی ٹھیک ہوں۔۔"

زرغونہ اپنے اندر کے غبار سے گھبراتی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

اس کے اندر جو بے چینی پھیلی ہوئی تھی وہ اسے ہی کم نہیں کر پا رہی

تھی۔۔۔

ان کی باتوں نے اسے مزید بے کل کر دیا تھا۔۔۔

"روخان تمہیں وہاں خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔وہ لوگ اس فیصلے کو ماننے سے انکاری ہیں۔۔۔تم بس فوراً وہاں سے نکل آؤ۔۔۔"

وہ خان بابا کے کمرے کے باہر سے گزر رہی تھی جب اس کے کانوں میں یہ بات پڑی تھی۔۔۔اس کے قدم رک گئے تھے۔۔۔

"روخان میں جانتا ہوں وہ لوگ ہمارے لوگوں کو مار رہے ہیں۔۔ مگر مجھے ان سب سے زیادہ تم عزیز ہو۔۔۔تم واپس آ و جلدی سے۔۔۔"

خان بابا کی بات سے لگ رہا تھا کہ وہ آنے سے منع کر رہا ہے۔۔۔

بانو کو کمرے سے نکلتے دیکھ زرغونہ نے اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا تھا۔۔

"کیا بات ہو رہی ہے۔۔۔؟؟"

اپنے لہجے کو سرسری رکھتے پوچھا تھا۔۔۔

"وہ روخان سائیں جہاں ہر ہیں وہاں لوگوں نے فصلوں کو آگ لگا دی ہے۔۔۔ جھگڑا بہت بڑھ گیا ہے۔۔ وہاں مزاروں کو طیش دلانے میں ان کے بیچ ملوث دشمن روخان سائیں کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ وہ ہمارے لوگوں کو مار رہے ہیں۔۔۔

خان بابا کا کہنا ہے کہ وہ آجایئے واپس۔۔۔۔ مگر روخان سائیں اپنے لوگوں کو ایسے چھوڑ کر نہیں آنا چاہتے۔۔۔"

بانو کو جتنی بات پتا تھی اس نے بتادی تھی۔۔۔

"مجھے کیوں فکر ہو رہی ہے اس کی۔۔۔؟ جب اس نے اور اس کے خان بابا نے آج تک کسی ہر رحم نہیں کیا تو ان پر کیسے رحم کیا جائے گا۔۔۔ انجام کو تو ایک دن سب نے ہی پہنچنا ہے۔۔۔"

اس نے اپنے اندر بڑھتی بے چینی پر قابو پاتے خود کو ہی جواز پیش کیا تھا۔۔۔

وہ اب حویلی میں رہنے سے زیادہ انیکسی میں رہنا پسند کرتی تھی۔۔۔

اس وقت بھی وہ اسی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔

جب گیٹ کھلا تھا اور دراب کی گاڑی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

زرغونہ نے نخوت سے نگاہیں پھیرتے قدم انیکسی کی جانب بڑھا دیئے تھے۔۔۔

"ملازم کے ساتھ رہتے رہتے تم بھی اس کے جیسی ہی ہو گئی ہو۔۔۔

تم اب بھی اس گھر کی بیٹی ہو۔۔اپنی حیثیت کیوں بھول رہی ہو۔۔۔

"

دراب گاڑی سے اتر کر اس کی جانب بڑھتا اس کے انیکسی کی جانب جانے پر چوٹ کرتے بولا تھا۔۔۔روخان وہاں اپنی مرضی سے رہتا تھا۔۔مگر دراب نے جان بوجھ کر یہ بات کہی تھی۔۔

اندر اس شخص کے لیے نفرت اور رقابت کا جذبہ جو آن ٹھہرا تھا۔۔۔

اس کی بات زرغونہ کو انتہائی ناگوار گزری تھی۔۔

"اس حویلی میں میری اتنی حیثیت زمان یوسفزئی کی بیٹی رہ کر اتنی نہیں تھی جتنی اب روخان کی بیوی بن کر بن چکی ہے۔۔میرے

کمرے سے کہیں زیادہ آسائشیں اس انیکسی میں ہیں۔۔میں اپنی حیثیت بھولی نہیں ہوں۔۔مگر اب بھول جانا چاہتی ہوں۔۔۔"

زرغونہ کی نظریں پیچھے سے آتے زمان یوسفزئی کی جانب تھیں۔۔۔ اس کا لہجہ اتنا اونچا ضرور تھا کہ وہ اس کی بات سن چکے تھے۔۔۔ان کا چہرا ایک دم سے سرخ ہوا تھا۔۔۔

قدموں میں بھی سست روئی آگئی تھی۔۔وہ اس دن کے بعد سے بہت چپ چپ رہنے لگے تھے جب زرغونہ پر انگلی اٹھانے کے جواب میں روخان نے فریدون کو پیٹا تھا۔۔زرغونہ کو اس کی بیوی

بنے اتنا وقت نہیں گزرا تھا۔۔ مگر اس کے لہجے کا یقین وہاں اب کی زبانیں بند کروا گیا تھا۔۔

اس وقت وہ بہت عجیب سی کیفیت کا شکار تھے۔۔۔ان کی خاموشی سب نے نوٹ کی تھی۔۔۔ مگر وجہ کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

اب بھی وہ خاموشی سے وہاں سے ہٹ گئے تھے۔۔۔

"تو اس کا مطلب تم نے اس ملازم کو اپنا شوہر قبول کر لیا ہے۔۔۔"

دراب کو زرغونہ کی بات بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔

"تم اس قبیلے کے ہونے والے سردار ہو کر اس کے حکم کے پابند ہو تو پھر میں تو بیوی ہوں اس کی۔۔پہلے اپنی حالات بدلو پھر مجھ پر افسوس

کرنا۔۔۔خان بابا کے سامنے تم سب کی حیثیت دو کوڑی کی بھی نہیں ہے۔۔۔"

زرغونہ خود روخان کو نجانے کتنی بار ملازم کہہ کر سب کے سامنے بے عزت کر چکی تھی۔۔۔مگر اسے کسی اور کے منہ سے یہ بات سننا اچھا نہیں لگا تھا۔۔اسی خاطر وہ اسے ٹکا سا جواب دیتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔

جبکہ دراب کا چہرا بے عزتی کے مارے بالکل سیاہ پڑ چکا تھا۔۔

زرغونہ آج چھٹی پر تھی۔۔مگر اب اسے لگ رہا تھا اس نے غلطی کر دی تھی ایسا کر کے۔۔

اس کا یہاں بالکل بھی دل نہیں لگ رہا تھا۔۔۔بنفشہ کا رویہ تو اس کے ساتھ اس دن سے خراب تھا جب سے اس کی شادی روخان سے ہوئی تھی۔۔۔جبکہ خاجستہ بھی ایک ہفتے سے اس سے ٹھیک سے بات نہیں کر رہی تھی۔۔۔

زرغونہ نے بھی مخاطب نہیں کیا تھا۔۔۔وہ بہت حد تک اس سب کی وجہ سمجھ رہی تھی۔۔۔

اسے بنا کسی قصور کے وضاحتیں دینے کا شوق نہیں تھا۔۔۔

ان کو یہی لگتا تھا کہ وہ کچھ نہیں جانتی۔۔۔مگر ایسا نہیں تھا۔۔۔

وہ بنفشہ کی روخان کی جانب اٹھتی نگاہوں سے بھی واقف تھی اور خاجستہ کی فریدون کے لیے پسندیدگی سے بھی۔۔

وہ بس چپ تھی۔۔۔اسے کال دل اس وقت ہر شے سے اچاٹ ہو چکا تھا۔۔۔

بیڈ پر چت دھیانی میں وہ اسی جگہ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔جہاں وہ سوتا تھا۔۔

"اگر میں نے کال نہیں کی تو تم نے بھی تو رابطہ نہیں کیا۔۔ایسی بھی کیا اکڑ۔۔۔تمہیں کیا لگتا ہے تم مجھ سے یوں ناراضگی دکھاؤ گے اور اگنور کرو گے تو مجھے فرق پڑے گا۔۔۔میری جوتی کو بھی پرواہ نہیں

ہے جہاں مرضی جاؤ تم۔۔میرے لیے تم ہمیشہ سے ملازم تھے اور رہو گے۔۔۔"

وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھی۔۔۔اسے خبر بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

کب وہ اس سے لڑتی ایسے ہی نیند کی آغوش میں چلی گئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ گہری نیند میں تھی جب دروازہ زور زور سے پیٹنے کی آواز پر اس کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھی تھی۔۔

کمرے کی لائٹ آن تھی۔۔۔اسے پتا ہی نہیں چلا تھا وہ کب سو گئی تھی۔۔۔۔

گھڑی پر ٹائم دیکھا تو رات کے دو بج رہے تھے۔۔۔ دروازہ اب بھی بج رہا تھا۔۔

وہ گھبرا کر اٹھتی دروازے تک آئی تھی۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟"

دروازے میں حواس باختہ سی زرتاج بیگم کو کھڑے دیکھ وہ پریشان ہوئی تھی۔۔۔ان کے ساتھ صباحت بھی تھیں۔۔۔

"وہ۔۔۔وہ خان بابا کی اچانک طبیعت خراب ہو گئی ہے۔۔۔ڈاکٹر کے آنے تک بہت ٹائم لگے گا۔۔۔بارش بہت تیز ہے اس موسم میں ان کو لے جانا بھی مشکل ہو گا۔۔۔تم بھی تو تھوڑی بہت ڈاکٹری جانتی ہو۔۔۔زرا دیکھو ان کو۔۔۔ خدا خیر کرے۔۔۔"

زرتاج بیگم کی بات پر وہ بھی پریشان ہوئی تھی۔۔۔

چاہے ان سے جتنی بھی نفرت سہی مگر خون تو انہیں کی تھی۔۔۔

تکلیف تو محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"کک کیا ہوا ان کو اچانک۔۔۔؟؟شام تک تو ٹھیک تھے۔۔۔"

زرغونہ ان کے ساتھ چلتے پریشانی کے عالم میں بولی تھی۔۔۔باہر بہت تیز بارش ہو رہی تھی۔۔

چھتری ہونے کے باوجود وہ لوگ کافی بھیگ چکی تھیں۔۔۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے خبر ملی ہے کہ روخان پر حملہ ہوا ہے۔۔۔اس کا فون بند ہے اس کی کوئی خیر خبر نہیں ہے۔۔۔جو خبریں آ رہی ہیں وہ بہت ہولناک ہیں۔۔سننے میں آ رہا ہے کہ روخان کے قریبی لوگ غداری کر گئے۔۔"

زرتاج بیگم بول رہی تھیں جبکہ اس کے قدم ساکت ہوئے تھے۔۔

اس نے پتھرائی نگاہوں سے ماں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو بس روئے جا رہی تھیں۔۔۔

"کک کہاں ہے وہ۔۔؟؟ٹھیک تو ہے نا۔۔۔"

زرغونہ کی زبان لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔وہ پوری طرح سے بھیگ چکی تھی۔۔۔اسے پرواہ نہیں تھی۔۔

"ابھی تک جو خبر آئی ہے وہ بہت بری ہے۔۔۔دعا کرو ایسا نہ ہو۔۔۔"

اب کی بار صباحت نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

زرغونہ کو خبر بھی نہیں ہوئی تھی کب اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔

وہ خان بابا کے کمرے تک آئی تھی۔۔۔جس کے باہر پہلے ہی سب موجود تھے۔۔

وہاں فریدون اور جبینہ بیگم بھی کھڑے تھے۔۔۔سب کے چہروں پر پریشانی چھائی ہوئی تھی۔۔

جبکہ کچھ لوگ روخان کے بارے میں خبر دن کر دل ہی دل میں بہت خوش تھے۔۔

پہلی سازش میں ہی وہ راستے سے ہٹ جائے گا انہیں یقین نہیں آرہا تھا۔۔

خان بابا کا بی پی شوٹ کر گیا تھا۔۔۔زرغونہ نے ان کو میڈیسن دی تھی۔۔

وہ ہوش میں تو تھے۔۔۔مگر ان کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے۔۔۔جیسے اپنی پتا نہیں کونسی قیمتی شے کھو دی ہو۔۔

زرغونہ کی آنکھوں سے بھی نمی نہیں رک رہی تھی۔۔۔

اسے یہ دو افراد بہت برے لگتے تھے۔۔۔اسے تو خوش ہونا چاہیے تھا۔۔مگر دل میں یہ تکلیف کیسی تھی۔۔۔

"خلیل، زمان کچھ پتا کرو۔۔۔ نہیں تو ابھی جاؤ اس کا پتا کرو۔۔۔ اگر تم میں سے کوئی اس مصیبت میں پھنسا ہوتا تو میر اشیر اب تک تم لوگوں کو اس مصیبت سے نکال بھی لاتا۔۔۔ مگر تم سب نکمے اٹھے کیے ہوئے ہیں میں نے۔۔۔ کوئی کسی کام کا نہیں ہے۔۔۔"

سب لوگ ہی اندر آ چکے تھے۔۔ جب خان بابا نے غصے سے کہتے وہاں کھڑے اپنے بیٹوں، پوتوں اور نواسوں کو گھورا تھا۔۔

اس وقت بھی ان کے انداز میں اس کی تعریف اور خود کو بے عزت ہوتے دیکھ وہ لوگ اندر ہی اندر پیچ و تاب کھا کر رہ گئے تھے۔۔۔

جبکہ باقی سب اس بات پر اثبات میں سر ہلا گئے تھے۔۔

یہ سچ تھا اگر وہ ان کی جگہ ہوتا تو بنا سوچے سمجھے ان کے پیچھے خطرے میں کود چکا ہوتا۔۔۔

زرغونہ ماں کے پاس کھڑی ان کے ہاتھوں کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھی۔۔۔اس کے دل کی کیفیت بہت عجیب سی تھی۔۔۔باقی سب کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے۔۔۔ خان بی بی مسلسل تسبیح پڑتیں کانپتے ہاتھوں کو اٹھاتے بار بار اس کی سلامتی کی دعا کر رہی تھیں۔۔۔

کسی بھی وقت اس کی موت کی تصدیق ہو جانی تھی۔۔یہی بات ان کے دلوں کو خوف سے جکڑے ہوئے تھے۔۔۔

خان بابا کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ یہ خبر برداشت نہ کر پاتے۔۔۔

جب اسی لمحے نازو بھاگتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

"خان بابا وہ باہر۔۔۔وہ باہر۔۔۔۔"

نازو بھاگ کر آئی تھی۔۔۔اس کی سانسیں نہیں مل رہی تھیں۔۔

"نازو بول بھی دو کیوں دل لرز رہی ہو۔۔"

خان بی بی نے اسے ڈانٹا تھا۔۔

سب کی سانسیں اٹکی ہوئی تھیں۔۔۔جب اسی پل دروازے سے وہ

اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

اپنی تمام تر وجاہت اور سحر انگیزی کے ساتھ وہ سب کو وہاں جمع دیکھ اور خان بابا کو بیڈ پر لیٹے دیکھ پریشان ہوا تھا۔۔۔ جبکہ اسے وہاں دیکھ جہاں بہت سارے چہروں پر خوشی اور تشکر بھرے تاثرات پھیل گئے تھے۔۔

وہیں کچھ اندر تک سلگ اٹھے تھے۔۔۔ اتنی بڑی سازش کے باوجود وہ کیسے بچ نکلا تھا۔۔۔

زرغونہ کی نگاہیں اس پر اٹھتیں واپس پلٹ نہیں پائی تھیں۔۔۔ اسے اپنے اندر کی بے چینی کم ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ ایک ہفتے سے

بے سکونی تھی اب وہ ختم ہو چکی تھی۔۔۔وہ پوری طرح سے بارش میں بھیگا ہوا تھا۔۔۔

اس کے سیاہ بال بھیگ کر ماتھے پر چپک گئے تھے۔۔۔سیاہ لباس میں سیاہ رنگ کی شال اپنے گرد لپیٹے وہ آتے ہی ماحول پر چھا گیا تھا۔۔۔

زرغونہ اسے ہی تکے جا رہی تھی۔۔۔

جسے خان بابا نے اپنے پاس بیٹھاتے اپنے بازوؤں میں اس کے مضبوط وجود کو بھینچ لیا تھا۔۔۔

وہ پوری طرح سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔مگر انہیں پروا نہیں تھی۔۔۔

"تم جانتے ہو ہمارے لیے کتنے اہم ہو تم۔۔اگر آئندہ خود کو ایسے خطرے میں ڈالا تو معاف نہیں کروں گا کبھی۔۔۔"

اس کی پیشانی چومتے وہ خود کو اس کے زندہ ہونے کا یقین دلا گئے تھے۔۔۔یہ منظر بہت سی آنکھوں میں مرچیں بھر گیا تھا۔۔۔

خان بی بی نے بھی آگے ہوتے اس کے سر پر پیار کیا تھا۔۔۔روخان نے ہاتھ بڑھا کر ان کے آنسوؤں صاف کیے تھے۔۔۔

سب باری باری اس سے مل رہے تھے۔۔۔زرغونہ خاموشی سے وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔

روخان کی نگاہوں نے خاموشی سے اسے وہاں سے جاتے دیکھا تھا۔۔۔

"زرغونہ۔۔۔۔"

صباحت نے اس کے پیچھے باہر آتے اسے پکارا تھا۔۔۔زرغونہ نے اپنے آنسو صاف کرتے پلٹ کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تمہیں اب بھی احساس نہیں ہوا اس کی اہمیت کا۔۔۔شوہر ہے وہ تمہارا۔۔سب کتنے اچھے سے مل رہے ہیں اسے۔۔۔تمہیں توفیق نہیں ہوئی۔۔۔کس مٹی کی بنی ہو تم۔۔۔"

صباحت اسے ڈانٹ رہی تھیں۔۔۔زرغونہ نے روہانسی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

"مورے اس کے لیے ہی کھانا گرم کرنے جا رہی ہوں۔۔۔آپ ہر وقت ڈانٹتی ہی رہتی ہیں مجھے۔۔۔اب کیا سب کی سامنے ملوں اس سے۔۔"

اس نے خفگی سے زچ ہوتے کہا تھا۔۔۔جب اس کی بات پر صباحت کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔ان کی اس مسکراہٹ کا مفہوم سمجھتے وہ شرم سے لال ہوئی تھی۔۔

"میرا مطلب کچھ اور تھا مورے۔۔۔"

اس نے ماں کو گھورا تھا۔۔۔ آج بہت وقت بعد وہ اسے ایسے مسکراتی نظر آئی تھیں۔۔۔ وہ انہیں ٹوک بھی نہیں سکی تھی۔۔۔

"تم کھانا گرم کر کے لے جاؤ۔۔۔ بھیجتی ہوں روخان کو میں روم میں۔۔۔"

وہ معنی خیزی سے کہتیں واپس اندر کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔ جبکہ زرغونہ کی رنگت مزید سرخ ہوئی تھی۔۔

اسے اپنی اس کیفیت پر بہت تاؤ آرہا تھا۔۔۔ مگر دل کو ملا سکون اسے بھا رہا تھا اس وقت۔۔

وہ کھانا گرم کر رہی تھی جب برخہ اس کے پیچھے کچن میں آئی تھی۔۔۔

"تم خان کے لیے کھانا گرم کر رہی ہو۔۔؟؟وہ میرے ہاتھ کی چائے پینے کے عادی ہیں۔۔۔وہ اتنا لیٹ کھانا نہیں کھاتے۔۔۔اگر اپنے شوہر کی پسند نہ پسند کے بارے میں مزید کچھ پوچھنا چاہو تو مجھ سے پوچھ سکتی ہو۔۔۔"

برخہ نے اس کے قریب آتے طنزیہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

زرغونہ نے غصے سے اس کا یہ دوغلا پن دیکھا تھا۔۔۔۔روخان کے سامنے کیسے بھیگی بلی بن جاتی تھی۔۔۔

"شرم کرو تم کچھ۔۔۔ایک شادی شدہ مرد کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑی ہوئی ہو۔۔۔جو تمہیں منہ بھی نہیں لگاتا۔۔۔"

زرغونہ نے فوراً سے اسے اس کی اوقات بتاتے اندر تک جلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

"اپنی بکواس بند کرو۔۔۔تم ان کے سر پر زبردستی مسلط کی گئی ہو۔۔۔وہ ہمیشہ سے میرے تھے اور میرے ہی رہیں گے۔۔"

برخہ کو زرغونہ کا روخان کی جانب اتنی توجہ دینا سخت ناگوار گزرا تھا۔۔۔پہلے اس سے لڑنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی تھی اور اب اچانک سے وہ پیارا ہو گیا تھا۔۔۔

"جب تک میں اس کی زندگی میں ہوں تم نہیں آسکتی۔۔۔کیونکہ ہم دونوں مانیں نہ مانیں بہنیں تو ہے ہی ہم بدقسمتی سے۔۔۔ہاں سالی بن کر یہ جو تم آدھی گھر والی کا کردار نبھا رہی ہو۔۔اسے جاری رکھو۔۔۔کیا پتا کچھ ہاتھ آجائے۔۔۔"

زرغونہ کھانے کی ٹرے اٹھاتے اس پر طنزیہ مسکراہٹ اچھالتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔

برخہ مٹھیاں بھینچتے اس کی بات پر پیچ و تاب کھا کر رہ گئی تھی۔

اسے روم میں آئے آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا۔۔۔اس نے کھانا ٹیبل پر لگاتے ڈھانپ دیا تھا۔۔مگر وہ ابھی تک نہیں آیا تھا۔۔

زرغونہ کو اب غصہ آنے لگا تھا۔۔

"جو زیادہ اہم ہیں ان کے پاس بیٹھا ہو گا۔۔میرے پاس کیوں آئے گا بھلا۔۔۔اپنی اس سگی کے ہاتھ کی چائے پی کر آئے گا۔۔۔"

اسے نجانے کیوں اب غصے کے مارے رونا آنے لگا تھا۔۔

وہ صوفے پر بیٹھی تھی جب اسی لمحے دروازہ کھلا تھا اور وہ اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

چادر اس نے ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی۔۔۔اس کی پہلی نظر اپنا انتظار کرتی زرغونہ کی جانب ہی اٹھی تھی۔۔۔

اسے یقین نہیں آیا تھا یہ لڑکی اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔

"میں نے تمہارے کپڑے واش روم میں ہینگ کر دیئے ہیں۔۔"

بنااس کی جانب دیکھے مخاطب کیا گیا تھا۔۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا تم میرا انتظار کر رہی ہو۔۔۔"

وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا تھا۔۔۔ جس کا منہ اچھا خاصہ پھولا ہوا تھا۔۔۔ آنکھوں کے کنارے نم تھے اور گھنی پیری دراز پلکیں بھی بھیگی ہوئی تھیں۔۔

"تم چینج کر لو تمہیں ٹھنڈ لگ جائے گی۔۔۔ میں یہ واپس رکھ آؤں۔۔۔"

زرغونہ خود بھی لباس تبدیل کر چکی تھی۔۔اس کے حسین نم آلود بال اس کی کمر پر بکھرے بہت دلفریب منظر پیش کر رہے تھے۔۔۔ کندھوں کے گرد سیاہ شال لپیٹے وہ روٹھی روٹھی سی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

"نہیں مجھے کھانا کھانا ہے ابھی۔۔۔"

روخان نے اس کا بازو پکڑ کر اسے روکا تھا۔۔۔

"جھوٹ مت بولو۔۔نازو نے بتایا مجھے تم نیچے کھا چکے ہو اپنے عزیزاں کے ساتھ۔۔"

زرغونہ نے اس کی گرفت سے اپنا بازو چھڑواتے کہا تھا۔۔۔

نجانے کیوں اسے اس شخص کا باقی سب کو اہمیت دینا اتنا برا لگ رہا تھا۔۔۔ جبکہ وہ سب تو پہلے دن سے اس کے اتنے ہی قریب تھے۔۔ اجنبی تو وہ تھی۔۔ پھر کیوں آج اچانک سے یہ خواہش جاگ اٹھی تھی کہ وہ سب سے زیادہ اہمیت اسے دے۔۔

"آپ بھی عزیز ہیں مجھے۔۔۔۔"

اس نے اسے کھینچ کر اپنے قریب کر لیا تھا۔۔ اس نے لباس تبدیل نہیں کیا تھا ابھی تک۔۔ اور اب اسے اپنے قریب تر کیے اس کو بھی گیلا کرنے کی کوشش کر گیا تھا۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔میرے کپڑے گیلے ہو جائیں گے میں نے ابھی چینج کیا ہے۔۔۔"

زرغونہ اس کی جانب دیکھنے سے گریزاں اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

جب اس کی بات سنتا وہ اسے مزید اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا۔۔۔

"میرے ساتھ دوبارہ چینج کر لیجیے گا۔۔۔اس بار ٹھنڈ نہیں لگے گی۔۔۔"

وہ اپنے بازو کو اس کی کمر کے گرد باندھتا اس کی شرٹ کو گیلا کر رہا تھا۔۔۔

اس کی ایسی بے باک بات پر زرغونہ کی رنگت بے انتہا سرخ ہوئی تھی۔۔

"تم اپنی حد میں رہو۔۔"

زرغونہ نے خفگی دکھانی چاہی تھی۔۔۔اتنی جلدی کیسے اس شخص کے آگے ہار مان جاتی۔۔

"آپ بھی پریشان ہوئی تھیں میرے لیے۔۔۔"

روخان نے اس کے سرخ پڑتے ناک سے اپنا ناک مس کرتے گھمبیر بھاری سرگوشی کرتے کہا تھا۔۔۔وہ اس کے دونوں بازوؤں کے مضبوط حصار میں جکڑی اس کے سینے سے لگی کھڑی تھی۔۔

اسے بھی اب ٹھنڈ لگنے لگی تھی۔۔وہ ہولے ہولے لرز رہی تھی۔۔

"نہیں۔۔۔مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔پلیز مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔۔چھوڑو مجھے۔۔۔"

زرغونہ کبھی نہیں بتانا چاہتی تھی اسے۔۔۔کہ اس کے تکلیف میں ہونے پر اس کے دل کو بھی ٹھیس پہنچی تھی۔۔۔وہ ہولناک خبر اس کے دل کو بے جان کر گئی تھی۔۔۔

"فرق نہیں پڑتا تو پھر ان آنکھوں میں آنسو کیوں تھے۔۔۔۔"

روخان نے اپنے اعنابی لبوں سے اس کی آنکھوں پر باری باری اپنا دہکتا لمس چھوڑتے کہا تھا۔۔۔

جبکہ وہ اس کی گرفت میں کسمسا کر رہ گئی تھی۔۔۔اس کا لمس بہت شدت بھرا تھا۔۔۔

اس کی پلکوں کی نمی کو بھی وہ چن گیا تھا۔۔۔

زرغونہ اس کے الفاظ پر حیران ہوئی تھی۔۔۔اسے تو یہی لگا تھا کہ اس شخص کے لیے وہاں ان سب لوگوں کے سامنے وہ بالکل غیر اہم تھی۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ آتے ساتھ کی روخان کی نگاہیں سب سے پہلے اس کی جانب ہی اٹھی تھیں۔۔۔

اسے وہاں اپنے لیے پریشان کھڑا دیکھ اس کے دل کی دنیا جو پچھلے کئی دنوں سے مضطرب تھی۔۔۔وہاں سکون آن ٹھہرا تھا۔۔۔

"غلط فہمی ہوئی ہے تمہیں۔۔۔"

اس کی مضبوط پناہوں میں قید زرغونہ کا دل اس وقت اس کے اختیار سے باہر ہونے لگا تھا۔۔

اس کا دل اتنے زور زور سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیوں کی دیوار توڑ کر باہر آجائے گا۔۔

"میں روز ایسی غلط فہمیوں کا شکار ہونا چاہتا ہوں۔۔۔"

روخان نے اس کی شال گردن سے سرکا دی تھی۔۔اس کی بے قرار نگاہیں اپنی مطلوبہ شے کو تلاش کر رہی تھیں۔۔۔

"تت تمہیں خود بیمار ہونے کا شوق ہے ہو جاؤ۔۔۔مجھے چھوڑو مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔"

زرغونہ ٹھنڈ کے مارے کانپ رہی تھی۔۔۔اور کچھ اس شخص کی ان گستاخیوں پر۔۔۔

"آپ کے ساتھ ساتھ اس کو بھی بہت مس کیا میں نے۔۔۔بہت ظالم ہے یہ آپ کی طرح۔۔دکھائی ہی نہیں دیتا بے قرار کیے رکھتا ہے ہر وقت۔۔۔"

روخان نے اس کے کندھے سے شال ہٹاتے اس کے حسین تل کو اپنے لبوں سے چھوتے کہا تھا۔۔۔

جبکہ اس شخص کی اس بے باکی پر زرغونہ جی جان سے لرز اٹھی تھی۔۔۔

اس کے وجود میں برقی رو سی دوڑ گئی تھی۔۔

اس کا لمس بہت شدت بھرا تھا۔۔۔۔

وہ اب اس کے تل کو اپنے انگوٹھے سہلاتا اس کے حسین بالوں میں اپنا چہرا چھپا گیا تھا۔۔۔

اس شخص کی یہ بے تابیاں دیکھ زرغونہ سب کچھ بھول چکی تھی۔۔۔

اس کے پناہوں میں سمیٹتی وہ دھڑکتے دل کے ساتھ کانپ رہی تھی۔۔

روخان کے ہاتھ کا لمس اسے اپنے پہلو میں سرکتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

اس کی رنگت بے تحاشا سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"تم ٹھیک نہیں کر رہے۔۔"

زرغونہ نے اس کے کالر کو اپنی مٹھی میں دبوچ لیا تھا۔۔۔

"لڑائی ختم کر دیں نا اب۔۔۔دوست بن جاتے ہیں۔۔"

روخان نے اس کی نازک پنکھڑیوں کو دھیرے سے چھوا تھا۔۔۔

زرغونہ نے اپنا لرزتا ہاتھ اس کے گستاخ ہونٹوں پر رکھ دیا تھا۔۔

"تم دشمن ہو میرے۔۔۔ نفرت کرتی ہوں میں تم سے۔۔۔"

زرغونہ نے کانپتی آواز میں کہا تھا۔۔

"آپ اپنی نفرت قائم رکھیں۔۔بس یہ اجنبیت کی دیوار گرا دیں۔۔۔ میں دھیرے دھیرے آپ کی نفرت کا ہر جواز ختم کر دوں گا۔۔۔بس ایک موقع تو دیں۔۔۔"

وہ اس کے کان کی لوح پر لب رکھتا ملتجی لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔

اس کے انداز کی بے چینی زرغونہ اچھے سے محسوس کر پا رہی تھی۔۔۔اس کا دل لرز اٹھا تھا۔۔۔

وہ اس کا شوہر تھا۔۔کس طرح اس کی زندگی میں شامل کیا گیا تھا

زرغونہ کو۔۔۔

بدکرداری کا الزام لگا کر اس کو ایک طرح سے تھوپا گیا تھا۔۔۔

مگر اس کے باوجود وہ اس کی اتنی عزت کر رہا تھا۔۔۔

اگر یہاں کوئی اور مرد ہوتا تو اسے ہر پل ہر ایک کے سامنے ذلیل

کرتا۔۔۔جیسے اس نے اس گھر کے مردوں کو دیکھ رکھا تھا۔۔۔۔

زرغونہ کا دل اس شخص کے آگے جھکنے لگا تھا۔۔۔وہ اسے ایک موقع

دینا چاہتی تھی۔۔

اس شخص کے انداز میں اس کے لیے تڑپ اور بے قراری واضح تھی۔۔۔

باہر اب بھی بارش ہو رہی تھی۔۔۔بادلوں کی زور دار گرج چمک سے ڈرتی وہ اس کے سینے پر اپنا سر رکھ گئی تھی۔۔۔

روخان کے لبوں پر ایک دلفریب مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

یہ لڑکی اتنی سنگدل اور کٹھور نہیں تھی جتنا وہ خود کو سب کے سامنے ظاہر کرتی تھی۔۔۔

وہ بہت پیارے دل کی مالک تھی۔۔۔

بس جو محرومیاں اور زیادتیاں اس نے اپنی زندگی میں دیکھی تھیں۔۔۔

اس سب نے مل کر اس کے اندر کرواہٹ سی گھول دی تھی۔۔۔۔

"مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔۔"

اپنی گردن پر اس کا لمس محسوس کرتی وہ خود میں سمٹ گئی تھی۔۔۔

اس شخص کی بات مان تو لی تھی۔۔۔ مگر اب دل اس کی قربت کے احساس سے لرز رہا تھا۔۔۔

روخان نے اس کی جانب دیکھتے اس کے لبوں کو دھیرے سے چھوتے نرمی سے اسے اپنی گرفت سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔

اس کی اس گستاخی پر زرغونہ کی پلکیں لرز اٹھی تھیں۔۔۔

ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئی تھیں۔۔۔

جبکہ روخان اس بے خوف شیرنی کو اپنی زرا سی شدتوں پر بے حال ہوتے دیکھ دھیرے سے مسکرا دیا تھا۔۔۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا آپ اتنی نازک ہیں۔۔۔"

اس کی گردن کو سرخ ہوتے دیکھ روخان نے اس کو لبوں سے سہلاتے مبہم سے انداز میں کہا تھا۔۔۔

کبھی زرغونہ کے چہرے پر جسم کا سارا خون سمٹ آیا تھا۔۔۔

وہ آج اس شخص پر غصہ بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

نہ ہی آج یہ دھڑکنیں کنٹرول ہو رہی تھیں۔۔۔ایک ہفتہ کی اس جدائی نے اس کو بہت کچھ باور کروادیا تھا۔۔

یہ شخص نہایت ہی خاموشی سے اس کے دل پر اپنی نقش چھوڑ رہا تھا۔۔

"کھانا پڑا رہے مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔۔آپ کے پاس آنے کے لیے میں نے نیچے ٹھیک سے کھایا نہیں۔۔۔"

روخان نے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے کہا تھا۔۔

"کھانا ٹھنڈا ہو گیا ہے۔۔۔میں دوبارہ گرم کر لاتی ہوں۔۔۔"

اس کے لبوں سے بے اختیار نکلا تھا۔۔۔ جبکہ روخان کو لگا تھا اس حملے سے تو بچ کر آ گیا تھا۔۔۔ مگر ان قاتل اداؤں سے نہیں بچ پائے گا۔۔۔

"نہیں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔ میں ٹھنڈا کھالوں گا۔۔۔"

اس نے سہولت سے انکار کیا تھا۔۔۔

"آپ چینج کر لیں آپ کو ٹھنڈ لگ جائے گی۔۔۔"

اس کے بھیگے کپکپاتے نازک سراپے کو بھرپور نگاہوں سے تکتا وہ زرغونہ کی رنگت سرخ کر گیا تھا۔۔

جبکہ زرغونہ کی اٹھتی نگاہیں اس کے چہرے پر پھیلتی تکلیف کے آثار دیکھ حیران ہوئی تھیں۔۔

جب اگلے ہی لمحے اسے واش روم کی جانب جاتے دیکھ اس کے بازو پر بندھی پٹی زرغونہ کی نگاہوں میں آچکی تھی۔۔۔

"ایک منٹ رکو۔۔"

زرغونہ نے اسے پکارا تھا۔۔۔وہ اپنی جگہ رک گیا تھا۔۔

"تت۔۔۔ تمہیں گولی لگی ہے۔۔۔؟؟"

زرغونہ اس کے مقابل آتے اس کے بازو پر بندھی پٹی دیکھتے بے یقینی سے بولی تھی۔۔۔

جو یہ بات سب سے چھپائے اتنی دیر سے اس تکلیف کو برداشت کر رہا تھا۔۔۔

"خان بابا کو پتا چلتا تو وہ پریشان ہو جاتے۔۔۔اور میرے دشمنوں کو خوشی ملتی۔۔۔یہ دونوں کام میں ہونے نہیں دے سکتا۔۔۔اسی خاطر چھپالیا۔۔مگر یہ بہت معمولی زخم ہے میرے لیے۔۔۔ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"

وہ اسے اپنا رازدار بناتا بتا گیا تھا۔۔۔

وہ اس سے زیادہ تکلیفیں برداشت کر چکا تھا۔۔۔یہ اس کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔۔

"تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔۔؟"

زرغونہ تشویشناک لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"مت کریں یار ایسا۔۔۔میرے دل کو کچھ ہو جائے گا۔۔۔"

روخان نے اس کی آنکھوں میں گھلتی نمی دیکھ اپنے دل پر ہاتھ رکھتے جس انداز میں کہا تھا۔۔۔زرعونہ کی پلکیں لرز اٹھی تھیں۔۔

"تمہاری بینڈیج گیلی ہو چکی ہے۔۔۔تمہارے زخم کے لیے نقصان دہ ہے۔۔۔میں تمہاری بینڈیج چینج کر دیتی ہوں۔۔۔اور پلیز شاور مت لینا۔۔۔"

زرغونہ کی اس فکر پر روخان کا دل بے اختیار ہوا تھا۔۔۔اگر اسے پتا ہوتا کہ اس کی موت کی خبر اس لڑکی کا دل ایسے موم کر دے گی تو وہ بہت پہلے یہ خبر پوری دنیا میں نشر کر چکا ہوتا۔۔۔

"جو حکم مادام۔۔۔"

روخان جھک کر اس کی پیشانی پر لب رکھتے بوجھل انداز میں کہتا واش روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

جبکہ زرغونہ اپنے دل پر ہاتھ رکھتی غیر ہوتی حالت کے ساتھ وہیں صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

اس کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔

اس شخص کی اتنی فکر کیوں ہو رہی تھی اسے۔۔

اس ایک خبر نے اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔

اس کا دل تیس رفتاری سے دھڑک رہا تھا۔

اسے یہ اہمیت اچھی لگ رہی تھی۔۔۔دل چاہ رہا تھا اس شخص کی ترجیحات میں شامل ہونے کو۔۔۔۔

وہ لباس تبدیل کرنے ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس نے اب تک ایک بار بھی اس شخص کے لیے سنگھار نہیں کیا تھا۔۔۔ولیمے والے دن بھی اس کے آنے سے پہلے ہی سو گئی تھی۔۔۔

آج جب ماضی کو ٹٹول رہی تھی تو اسے اپنی زیادتیاں زیادہ لگی تھیں۔۔وہ دوسروں کے قصور گنواتے اپنے تو بھول ہی گئی تھی۔۔

کیسے اس نے ہر پل روخان کو ذلیل کیا تھا۔۔

وہ خان بابا کے ساتھ ہر وقت رہتا تھا۔۔۔وہ اس کی سنتے تھے۔۔۔

مگر کبھی روخان کی جانب سے پہل ہوئی ہی نہیں تھی۔۔

ہمیشہ وہ واویلا کرتی تھی۔۔۔اگر وہ اسے اس کی بھلائی یا حفاظت کے لیے روکنے کی کوشش کرتا تھا تو وہ اس کی عزت دو کوڑی کی کر دیتی تھی۔۔

جس پر اسے اپنے باپ اور دادا کی ڈانٹ کھانی پڑتی تھی۔۔۔

ان دونوں کو وہ شروع سے بہت عزیز تھا۔۔۔اور زرغونہ کی ہمیشہ سے اپنے خاندان میں کوئی اہمیت نہیں تھی۔۔

آج پیچھے مڑ کر دیکھنے پر اسے بہت ساری باتوں میں اپنی غلطی زیادہ اور اس کا قصور کم نظر آرہا تھا۔۔۔

اس کو آج خان بابا بالکل ٹھیک لگے تھے۔۔۔

وہ جس بھی نسل کا تھا مگر ان کے قبیلے کے تمام مردوں میں بہترین تھا۔۔

ہمیشہ اس نے بہت ہلکے رنگوں کے کپڑے پہنے تھے۔۔ مگر آج الماری کھولتے اس کی نظر ان میں جگمگاتے خوبصورت ملبوسات پر

پڑی تھی۔۔۔جو خان بی بی نے روخان کی بیوی کے طور پر اس کے

لیے بنوائے تھے۔۔۔۔

اور اس کی ماں اس کی منتیں کرتے کرتے تھک گئی تھی کہ وہ کچھ

ڈھنگ کا پہن کر اپنے شوہر کے لیے سجے سنورے۔۔

آج پہلی بار اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی تھی۔۔

اس نے پنک کلر کے گرم لباس کا انتخاب کیا تھا۔۔۔

جسے پہن کر مرر کے سامنے آتے اس نے اپنے عکس کو دیکھا تھا۔۔

وہ بہت منفرد اور حسین لگ رہی تھی۔۔۔اسی لمحے روخان بھی واش

روم سے نکلا تھا۔۔

وہ اس وقت بلیک ٹراؤزر میں ملبوس بناٹی شرٹ کے اپنے کسرتی مضبوط سراپے کے ساتھ زرغونہ کی رنگت لال کر گیا تھا۔۔

اس نے بازو سے پٹی اتار دی تھی۔۔۔

جبکہ اس پر اٹھتی سیاہ مقناطیسی نگاہیں اس پل واپس پلٹنا بھول گئی تھیں۔۔۔

اس سٹائلش لباس میں اس کا نازک سراپا بہت دلکش لگ رہا تھا۔۔۔

ہلکے ہلکے نم آلود بالوں کو اس نے اب بھی کمر پر کھلا چھوڑ رکھا تھا۔۔۔

وہ کمر سے نیچے تک آتے تھے۔۔۔

روخان کا بے اختیار انہیں چھونے کو دل چاہا تھا۔۔۔

مگر اسے اپنی نگاہوں سے کنفیوژ ہوتے دیکھ وہ شرافت کا مظاہرہ کرتا صوفے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔زرغونہ اپنی دھڑکنوں کے شور کو دباتی اس کی جانب بڑھی تھی۔۔

اس کے شرٹ لیس کسرتی وجود کو ایک نظر دیکھنے کے بعد اس کی لرزتی پلکیں دوبارہ نہیں اٹھ پائی تھیں۔۔

وہ صوفے پر فاصلے پر بیٹھی اس کے زخم کا معائنہ کرتی اس پر دوا لگانے لگی تھی۔۔

فاصلے پر ہونے کی وجہ سے اسے زخم دیکھنے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

چہرا بے انتہا سرخ تھا۔۔

روخان سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔۔جس کی وجہ سے زرغونہ پوری طرح سے اس کی بانہوں کے حصار میں آگئی تھی۔۔۔

اس کا زخمی بازو زرغونہ کی کمر کے گرد پھیلا ہوا تھا۔۔اس کا ہاتھ بے دھیانی میں دوبار اس کی کمر سے ٹکرا چکا تھا۔۔۔

وہ اپنے تاثرات کو نارمل رکھنے کی کوشش کرتی لبوں کو کچلتی اس کے زخم پر دوا لگا رہی تھی۔۔۔

"ان کا کیا قصور ہے۔۔۔میری طرح ان بچاروں کو کیوں ہر وقت ٹارچر کرتی رہتی ہیں۔۔۔"

روخان جو کب سے اس کی یہ حرکت بہت مشکل سے برداشت کر رہا تھا۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر زرغونہ کے لبوں کو اس کے دانتوں کی بت رحمی سے آزاد کروایا تھا۔۔

اس کی اس استحقاق بھری غیر متوقع حرکت اور مبہم الفاظ پر زرغونہ جی جان سے لرز اٹھی تھی۔۔

"تت تم ایسا کرو گے تو میں اٹھ جاؤں گی۔۔۔"

زرغونہ اپنی کیفیت پر زچ ہوتے اسے خفگی سے گھور گئی تھی۔۔ مگر اس کی بے انتہا سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھتے گھبرا کر نگاہیں جھکا گئی تھی۔۔۔اس کا چہرا انجانے احساس سے تپ اٹھا تھا۔۔

"اوکے ریلیکس۔۔۔"

روخان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر واپس وہیں بیٹھا لیا تھا۔۔۔ جبکہ اب کی بار اس کا ہاتھ زرغونہ کی کمر کو چھو رہا تھا۔۔

اس کے ہاتھ میں زرغونہ کو اپنے بال محسوس ہوئے تھے۔۔وہ اس کی بینڈیج کرتی کئی بار کانپ اٹھی تھی۔۔۔

روخان کی نگاہوں نے اسے الگ پاگل کر رکھا تھا۔۔

"شرٹ پہننے میں مدد کر دیں۔۔۔"

وہ اٹھنے لگی تھی جب روخان نے پکارا تھا۔۔۔

اس کے بالوں کی آبشار کو دیکھتے روخان نے گہری سانس ہوا کی سپرد کی تھی۔۔۔

وہ کیسے بتاتا اس لڑکی کو کہ وہ کیسے کیسے اس کے ضبط کو آزما رہی تھی۔۔

زرغونہ واپس پلٹی تھی جب اس کے بال روخان کے چہرے سے ٹکراتے اس کی آنکھوں کی سرخی کو مزید بڑھا گئے تھے۔۔۔

"بازو کو زیادہ موومت کرنا۔۔۔"

زرغونہ نے اس کی شرٹ پہناتے اپنے تاثرات نارمل رکھنے چاہے تھے۔۔۔

مگر اس کا دل دل سپیڈ میں دھڑک رہا تھا۔۔۔اسے لگ رہا تھا جیسے اس کی دھڑکنیں روخان کو بھی سنائی دے رہی ہیں۔۔۔

زرغونہ کے آگے کو جھکنے پر اس کے بال بھی آگے آگئے تھے۔۔۔

روخان کا ضبط ختم ہوا تھا۔۔۔

وہ جیسے ہی مڑنے لگی روخان نے اس کی نازک کمر کو اپنی گرفت میں لیتے اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔

وہ کٹی پتنگ کی طرح اس کی گود میں آن گری تھی۔۔

"آپ کے بال بہت خوبصورت ہیں۔۔۔اور میرا ضبط اب ختم ہو چکا ہے۔۔۔اب یا تو انہیں باندھیں یا مجھے محسوس کرنے دیں۔۔۔"

اس کے بالوں میں انگلیاں پھنساتا وہ اس کے چہرے پر اپنی گرم سانسیں چھوڑتا بھاری بوجھل لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"مم میں سمیٹنے لگی تھی۔۔"

زرغونہ نے فوراً اپنے بالوں کو اکٹھا کرنے کے لیے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے تھے۔۔

روخان کی آنکھوں کا بدلتا رنگ دیکھ وہ گھبرا کر اپنے ہاتھ واپس گرا گئی تھی۔۔

اس شخص کی اپنے وجود کے بھٹکتی بے باک نگاہیں اسے شدید ٹھنڈ میں بھی پسینے سے شرابور کر گئی تھیں۔۔

"مطلب انہیں محسوس کرنے کی اجازت ہے۔۔۔"

روخان اس کی گھبراہٹ کی وجہ سمجھنے کے باوجود اس کے بالوں کو کمر سے سمیٹ کر کندھے پر ڈالتا ان میں چہرا چھپا گیا تھا۔۔

جبکہ زرغونہ اس شخص کی اس بے ایمانی پر سر سے پیر تک لرز اٹھی تھی۔۔

وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھنسائے ان کی نرماہٹوں کو محسوس کرتا بہک رہا تھا۔۔۔

زرغونہ کو اس کی پر تپش سانسوں کی تپش سے اپنی گردن جلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

زرغونہ کی اس کی پناہوں میں کانپ اٹھی تھی۔۔۔

"روخان پلیز۔۔۔۔"

اس نے کانپتی آواز میں اسے باز رکھنا چاہا تھا۔۔۔۔

جبکہ روخان تو آج پہلی بار ان لبوں سے اپنا نام سنتا جی جان سے فدا ہوا تھا۔۔

"اوکے۔۔۔بس ایک بار ان لبوں کو خراجِ تحسین پیش کرنے دیں۔۔پہلی بار اپنا نام اتنا خوبصورت لگا ہے۔۔۔"

وہ اس کی جان لیوا قربت میں خود کو سنبھال نہیں پا رہی تھی اور یہ شخص اس کی سانسوں پر بھی بھاری پڑ رہا تھا۔۔

وہ جھکا تھا اور اس کے گداز لبوں کو بہت محبت سے اپنی قید میں لیتا زرغونہ کی نازک جان کو مزید مشکل میں ڈال گیا تھا۔۔۔وہ لڑکی جو کسی سے نہیں ڈرتی تھی۔۔۔سب کو منہ توڑ جواب دے کر ان کی بولتی بند کر کے رکھ دیتی تھی۔۔

وہ آج اس کی پناہوں میں قید اس کے سامنے آواز تک نہیں نکال پائی تھی۔۔

اس شخص نے اس کے اوپر اپنی قربت کا سحر پھونک کر اسے پوری طرح سے اپنی شخصیت کے چارم میں مقید کر لیا تھا۔۔۔

وہ اسکے آگئے بول بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

روخان دھیرے دھیرے اس کی سانسوں میں اپنی سانسوں کی مہک گھولتا اسے اپنے جذبات سے آشکار کر رہا تھا۔۔۔

اس کا ہاتھ اب بھی زرغونہ کے بالوں میں سرایت کر رہا تھا۔۔۔

روخان کی سیاہ آنکھیں خمار آلود تھیں۔۔۔ جن کی چمک اس وقت اتنی بڑھ چکی تھیں جیسے اس شخص کو آج ہفت اقلیم کی دولت مل گئی ہو۔۔۔

اب تک وہ اس لڑکی کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھتا آیا تھا۔۔

جو برداشت کرنا بہت اذیت ناک تھا۔۔۔

محبوب ترین انسان کی نفرت سہنا دنیا کا سب سے دردناک عمل

تھا۔۔۔

جو اتنے وقت سے وہ سہہ رہا تھا۔۔۔وہ اسے بتانا چاہتا تھا مگر اس وقت

اسے پھر سے خود سے بدگمان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اس لیے بہت

چاہنے کے باوجود اپنے دل کو اس کے سامنے کھول کر نہیں رکھ پایا

تھا۔۔

اس کو دھیرے سے اپنی گرفت سے آزاد کرتا وہ اس کے چہرے پر بکھرتے قوس قزح کے رنگوں کو دیکھتا دل و جان سے فدا ہوا تھا۔۔۔

جبکہ زرغونہ اس کی جانب سے آزادی ملتے ہی تیزی سے اٹھ گئی تھی۔۔

اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔

اس شخص سے سامنا کرنا اسے اس وقت اپنی زندگی کا سب سے مشکل ترین مرحلہ لگ رہا تھا۔۔

دھڑکنیں سوا نیزے پر پہنچ چکی تھیں۔۔۔

وہ شخص اپنی محبت سے اس لڑکی کے دل و دماغ کو پوری طرح سے اپنی اسیری میں لے گیا تھا۔۔

وہ اسے سوچنے سمجھنے کا موقع تک نہیں دے رہا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"اتنے بڑے حملے سے بچ کر آ گیا یہ۔۔۔ایک خراش تک نہیں آئی اسے۔۔۔اور آپ کہہ رہے ہیں کہ میں ٹینشن نہ لوں۔۔۔"

فریدون غصے سے پھنکار رہا تھا۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا ابھی جا کر اس روخان کو گولیوں سے بھون دے۔۔۔جو کل کے واقع کے بعد خان بابا کو مزید عزیز ہو گیا تھا۔۔

"تو ٹھیک ہے کرو یہ تماشا۔۔۔خان بابا نے تمہیں قبیلے سے ہی نہ نکال دیا تو بتانا مجھے۔۔۔تم اس طرح سے ان کی نظروں میں خود کو مزید گرا دو گے اور روخان مزید اونچا ہو جائے گا۔۔تمہیں کہا ہے آج چلو میرے ساتھ اور خان بابا سے معافی مانگو۔۔۔کل بھی دیکھا تھا کیسے تمہیں دیکھ کر منہ پھیر لیا تھا انہوں نے۔۔۔

اگر یہ پریشانی نہ ہوتی تو تمہیں وہاں سے چلتا بھی کر دیتے۔۔۔دراب تم کی سمجھاؤ اسے کچھ۔۔۔"

فرمان صاحب نے بیٹے کو خفگی سے دیکھتے وہاں پاس بیٹھے دراب کو اشارہ کیا تھا۔۔۔

جو خود اس وقت بہت پریشان لگ رہا تھا۔۔خان بابا نے اس کی شادی گل ورین کے ساتھ طے کر دی تھی۔۔

پریشانی کی وجہ گل ورین سے شادی نہیں تھی۔۔

بلکہ اسے اپنی سرداری کی فکر تھی۔۔۔جو ابھی اسے خطرے میں لگ رہی تھی۔۔

خان بابا نے اسے کہا تھا کہ وہ اس کی شادی کے ساتھ ہی اسے اس عہدے پر بیٹھا دیں گے۔۔

مگر اب انہوں نے یہ کہہ کر منع کر دیا تھا کہ وہ پہلے اس اہل ہو جائے پھر وہ اسے سرداری سونپیں گے۔۔

اس بات نے دراب کی نیندیں اڑادی تھیں۔۔۔۔

اس کا غصے سے برا حال تھا۔۔اور سب سے بڑی بات فریدون کی طرح اسے اپنے باپ کا بھی سپورٹ حاصل نہیں تھا۔۔

اس کا باپ اس سے بھی زیادہ روخان کو سپورٹ کرتا تھا۔۔۔۔جو بات اسے مزید روخان پر غصہ دلا دیتی تھی۔۔

وہ پہلے اسے اتنا برا نہیں لگتا تھا۔۔۔مگر اب جب سے زرغونہ کا نکاح اس سے کروایا گیا تھا۔۔

دراب کو وہ ہر طرح سے کھٹکنے لگا تھا۔۔۔رہی سہی کسر فریدون اور فرمان صاحب نے اس کے کان بھر کر پوری کر دی تھیں۔۔

وہ اسے اپنے ساتھ ملا کر باقی سب کے خلاف کر کے اپنے مقصد کے لیے استعمال کر رہے تھے۔۔۔

اور وہ بھی اپنے اندر کی نفرت اور رقابت کے تحت ان کا ساتھ دے رہا تھا۔۔۔

فرمان صاحب کے سمجھانے پر فریدون خان بابا کے سامنے حاضر ہوتا ان سے اپنی گستاخی کی معافی مانگ گیا تھا۔۔۔

"ہم سے زیادہ تم روخان کے قصوروار ہو۔۔۔اس سے معاف مانگو۔۔۔اگر اس نے معاف کیا تو ہم بھی معاف کر دیں گے۔۔۔۔"

خان بابا کی بات پر فریدون کی رنگت مارے اہانت کے سرخ ہوئی تھی۔۔۔

حویلی کے سب مرد حضرات وہیں جمع تھے۔۔

"خان بی بی اب خان بابا زیادتی کر رہے ہیں میرے بیٹے کے ساتھ۔۔۔"

دلان کے ساتھ پردے کے پاس کھڑی خواتین میں جبینہ بیگم نے خان بی بی کے پاس آتے خفگی سے کہا تھا۔۔۔

اسی لمحے زرغونہ بھی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔وہاں بیٹھی سبھی خواتین نے اسے انتہائی نفرت بھری نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔انہیں زرغونہ کی اتنی اچھی قسمت بالکل بھی ہضم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

وہ اسے ہمیشہ کر وقت بے عزت ہوتے ہی دیکھنا چاہتی تھیں۔۔

زرغونہ کو بھی نازو بتا چکی تھی کہ اندر فریدون روخان سے معافی مانگ رہا تھا۔۔۔

"السلام و علیکم پھوپو کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟اتنے دنوں بعد چکر لگایا آپ نے۔۔۔"

زرعونہ جبینہ بیگم کو صاف نظر انداز کرتی شیریں پھوپھو کے پاس آئی تھی۔۔۔

جس جبینہ بیگم کی نسبت بہت اچھی تھیں۔۔۔ان کا ہمیشہ بہت خیال رکھتی تھیں۔۔۔اس وقت بھی اسے بہت محبت سے ملی تھیں۔۔ان کے ساتھ بیٹھی خاجستہ بھی اسے بہت محبت سے ملنے لگی تھی۔۔۔

زرغونہ نے اسے گھورا تھا۔۔جو اتنے دنوں سے اسے اگنور کر رہی تھی۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔"

خاجستہ نے اپنے رویے پر معذرت کی تھی۔۔۔ایک جانب بیٹھی بنفشہ بھی اٹھ کر ان کے پاس آئی تھی۔۔دونوں کو ہی اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا کہ وہ زرغونہ سے اس بات پر منہ پھلائے ہوئے تھیں۔۔

جس میں اس کا کوئی قصور بھی نہیں تھا۔۔۔

حویلی میں دراب اور گل ورین کی شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھیں۔۔

ایک ہفتے بعد شادی تھی۔ جس کی وجہ سے تیاریاں زور و شور سے کی جا رہی تھیں۔۔۔اور سب وہیں جمع تھیں۔۔۔

"تم یہ جو آج کل بہت اچھل رہی ہو نا اپنے شوہر کے دم پر۔۔۔یہ چاندنی بھی زیادہ وقت نہیں رہے گی۔۔۔تمہارے حسن کا یہ جو جادو چلا ہے اس پر۔۔۔بہت جلد اتر جائے گا۔۔۔کوئی مرد اپنی بیوی کی بدکرداری برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔

کتنے منہ بند کرے گا وہ۔۔۔ایک دن تو دل اُچاٹ جائے گا تم سے۔۔اس لیے اپنی اوقات مت بھولو۔۔۔"

جبینہ پھوپھو اندر سے بھری بیٹھی تھیں۔۔۔ان کے بیٹے کو ایک بار پھر سے بے عزت کیا گیا تھا اس لڑکی کی وجہ سے۔۔۔

وہ کیسے اسے سکون میں رہنے دیتیں۔۔۔

پہلے جب اس کا دل ہر احساس سے عاری تھا تو اسے کسی بھی بات کا کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔ مگر اب اس شخص کی وجہ سے فرق پڑنے لگا تھا۔۔۔

جو بات زرغونہ کو مضطرب کر گئی تھی۔۔

"آپ اپنے بیٹے کو سنبھال لیں۔۔۔ میرے اور میرے شوہر کے رشتے کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔۔ ہم اپنی لائف میں بہت خوش ہیں۔۔ الحمد اللہ۔۔۔"

زرغونہ ان عورتوں کو خوش رہنے دے ایسا ممکن نہیں تھا۔۔

اس کا مسکرا کر کہنا وہاں بیٹھی جبینہ بیگم کے ساتھ ساتھ شازمینہ اور برخہ کو بھی آگ لگا گیا تھا۔۔۔

"اماں سائیں روخان سے کہیں نا کہ ہم سب ریڈی ہیں ہمیں شاپنگ پر لے جائے۔۔۔ تمہارا شوہر ہمارا ڈرائیور بن کر ہمارے ساتھ آرہا ہے۔۔۔ آج رات انتظار مت کرنا۔۔۔ ہم شہر میں ہی رکیں گے۔۔۔"

برخہ اسے جلانے کی خاطر اونچی آواز میں بولتی اسے واقعی جلا کر خاک کر گئی تھی۔۔

"بالکل۔۔۔تم جو ابھی اتنا اترا رہی تھی۔۔۔تمہیں تو کہیں نہیں لے کر گیا نا اب تک وہ۔۔باہر لے کر جانا تو دور۔۔۔تمہارے ساتھ تو ایک چھت کے نیچے بھی بہت کم رکا ہے وہ۔۔۔"

اسے خاموش کھڑا دیکھ اب کی بار شازمینہ بیگم نے بھی جلتی پر تیل چھڑکا تھا۔۔۔

وہ سب تیار بیٹھی تھیں۔۔۔انہیں کچھ دیر میں نکلنا تھا۔۔

"زرغونہ کمرے میں چلو تم۔۔۔"

صباحت نے قریب آتے اسے کہا تھا۔۔۔

"تم ماں بیٹیوں کے نصیب ویسے ایک جیسے ہی ہیں۔۔۔یہ حسن کی بہاریں بھی کام نہ آئیں تم لوگوں کے۔۔۔"

جبینہ بیگم نے طنزیہ مسکراہٹ اچھالی تھی ان دونوں کی طرف۔۔۔

زرغونہ نے خان بی بی کی طرف دیکھا تھا۔۔۔جو خاموشی سے سب سن رہی تھیں۔۔۔اگر یہاں وہ ایسے بول رہی ہوتی تو خان بی بی نے اب تک اس کی عزت دو کوڑی کی کر دینی تھی۔۔

یہاں اب تک یہی تو چلتا آرہا تھا۔۔۔وہ اپنی ماں کی گرفت سے ہاتھ چھڑواتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

سب نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ جان بوجھ کر اسے اکسا رہی تھیں کہ وہ غصے میں آکر الٹا سیدھا بولے گی۔۔۔جس سے ہنگامہ ہو گا اور اندر بیٹھا روخان اپنی بیوی کی اس بدزبانی پر شرمندہ ہو گا۔۔۔

مگر اس کا خاموشی سے چلے جانا ان سب کو ہی بدمزا کر گیا تھا۔۔۔۔

وہ سب ہی تیار بیٹھی تھیں۔۔۔برخہ کے تو انداز ہی بدلے ہوئے تھے۔۔وہ دو گاڑیوں پر جا رہی تھیں۔۔۔

ایک گاڑی میں روخان ان کے ساتھ تھا جبکہ دوسری میں امیل نے ہونا تھا۔۔۔

برخہ کا پورا ارادہ تھا وہ پہلے جا کر روخان کی گاڑی میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھ جائے گی۔۔۔ اتنا وقت روخان کے ساتھ گزارنے کے خیال سے ہی اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔

اس کی تیاری دیکھ توزرغونہ ویسے ہی جل اٹھی تھی۔۔۔

وہ کمرے میں آتے بیڈ پر اوندھے منہ گرتے رو دی تھی۔۔۔ نجانے کیوں مگر اسے آج روخان کے حوالے سے خود پر کیے طنز بہت برے لگے تھے۔۔۔ وہ اپنے دل کی کیفیت سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی۔۔

یہ شخص کیوں اس کے لیے اہم ہو رہا تھا۔۔۔

وہ جس طرح اسے دیکھتا تھا۔۔۔زرغونہ کو اس کا یہ انداز اچھا لگنے لگا تھا۔۔۔وہ چاہتی تھی وہ اسے باہر بھی سب کے سامنے ایسے ہی پروٹوکول دے۔۔۔مگر باہر ان دونوں کا اتنا سامنا ہوتا ہی نہیں تھا۔۔۔

اس نے سوچا نہیں تھا کہ کبھی اس کے دل میں ایسی خواہشات بھی پیدا ہوں گی۔۔۔وہ بھی اس شخص کے حوالے سے۔۔۔جسے وہ سب سے زیادہ ناپسند کرتی تھی۔۔۔

جس سے لڑنے کا کوئی موقع نہیں جانے دیتی تھی۔۔۔

جس سے شادی ہونے پر اس نے خودکشی تک کر لی تھی۔۔۔

اسے بہت زیادہ غصہ آرہا تھا کہ روخان کیوں ان کو لے کر جارہا تھا۔۔۔باقی مرد بھی تو تھے۔۔۔

یقیناً یہ سب برخہ کی کارستانی تھی۔۔۔۔

وہ کبھی کسی کے سامنے نہیں روئی تھی۔۔۔اس وقت بھی اسی خیال سے وہ روخان کے کمرے میں ہی اس کے بیڈ پر لیٹی آنسو بہارہی تھی۔۔۔کہ وہ اب تک تو ان کے ساتھ جا بھی چکا ہو گا۔۔۔

جب اسی لمحے دروازہ کھلا تھا۔۔۔

روخان اندر داخل ہوا تھا۔۔۔زرغونہ اپنے ہی غم میں روئے جارہی تھی۔۔۔اس کا نازک وجود ہچکولے کھارہا تھا۔۔۔۔

وہ کسی سے اپنے دل کی کیفیت شیئر تو کر نہیں سکتی تھی۔۔۔اس طرح سے رو کر ہی اپنے اندر کا غبار کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"زرغونہ۔۔۔۔"

روخان اسے روتے دیکھ اس کے قریب آیا تھا۔۔۔نگاہیں اس کی نازک کمر پر گری سیاہ لانبی چٹیا سے الجھ کر رہ گئی تھیں۔۔۔بنا دوپٹے کے وہ اس وقت اپنے حسن کی واضح ہوتی رعنائیوں کے ساتھ غضب ڈھا رہی تھی۔۔۔

اسے اس طرح سے روتے دیکھ وہ پریشان ہوا تھا۔۔۔جبکہ اس کی آواز سنتی وہ ساکت ہوئی تھی۔

اس کے لبوں سے اپنے نام کی پکار بہت منفرد اور اچھی لگی تھی۔۔۔

نجانے کیوں آنسوؤں میں مزید شدت آئی تھی۔۔وہ نہین چاہتی تھی وہ اس شخص کو اپنے دل میں جگہ دے۔۔

وہ سب کچھ بھول سکتی تھی مگر جو اس کی بہنوں کے ساتھ ہوا تھا وہ ہر گز نہیں بھول سکتی تھی۔۔۔نہ اسے معاف کر سکتی تھی۔۔۔۔

"کچھ نہیں تم جاؤ یہاں سے۔۔۔"

زرغونہ اس کے سامنے اپنے آنسو نہیں لانا چاہتی تھی۔۔۔اسے خاطر اسے جانے کو کہا تھا۔۔۔

"آپ کو ایسے چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہوں۔۔۔"

روخان اس کے قریب آن بیٹھتا اس کے سر اپے سے نگاہیں چراتا اس کو بازو سے تھام کر اپنی جانب کر گیا تھا۔۔۔

زرغونہ اس حرکت کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔وہ بیڈ پر چت لیٹی تھی۔۔اور روخان اس کے قریب بیٹھا اس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔۔۔

اس کی رنگ بے تحاشا سرخ ہوئی تھی۔۔۔وہ بنا دوپٹے کے اس کے سامنے پڑی تھی۔۔۔

روخان نے دلچسپی بھری نگاہوں سے اس کے بھیگے گال سرخ ہوتے دیکھے تھے۔۔۔

زرغونہ نے اٹھنا چاہا تھا مگر وہ اس کے دونوں کندھوں پر دباؤ ڈالتا اسے وہیں روک گیا تھا۔۔

"پہلے رونے کی وجہ بتائیں پھر جانے دوں گا۔۔۔"

روخان اس کے چہرے پر جھکتا فکر مند لہجے میں بولا تھا۔۔

"میری مرضی۔۔۔ تمہیں کیا ہے۔۔۔ تم جاؤ اپنی اس برخہ کے ساتھ شاپنگ پر۔۔۔"

خفگی کے مارے زرغونہ کے لبوں سے بے ساختہ نکل گیا تھا۔۔

روخان کو چند سیکنڈز میں بات سمجھ آگئی تھی۔۔۔

"آپ چاہتی ہیں میں نہ جاؤں۔۔۔"

روخان نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے پوچھا تھا۔۔۔ جو مسلسل مزاحمت کر رہی تھی۔۔۔ مگر وہ اسے چھوڑ نہیں رہا تھا۔۔۔ اس کی گرم سانسوں کی تپش سے اب زرغونہ کی اپنی سانسیں بکھرنے لگی تھیں۔۔۔

"میں ایسا کچھ نہیں چاہتی۔۔۔تو جہاں جانا چاہتے ہو جاؤ۔۔۔پلیز لیو می۔۔۔"

اسے غصہ آرہا تھا کہ ایسا بھی کیا جذباتی پن۔۔۔اس شخص نے اسے اب روتے دیکھ لیا تھا۔۔۔جو وہ کبھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

"آپ بھول رہی ہیں ہمارے بیچ دوستی ہو چکی ہے۔۔۔آپ مجھے کوئی بھی بات بنا جھجک کہہ سکتی ہیں۔۔۔"

روخان اس کے اوپر پوری طرح سے جھک آیا تھا۔۔اس کے گالوں کو باری باری اپنے لبوں سے چھوتا وہ انہیں دیکھا گیا تھا۔۔۔اس کی مونچھوں کے احساس سے زرغونہ آنکھیں میچتی کسمسائی تھی۔۔

"مجھے کچھ نہیں کہنا تم جاؤ۔۔۔"

زرغونہ کا دل دھڑک رہا تھا۔۔۔اس کی سانسیں منتشر ہونے لگی تھیں۔۔

"آپ کو اس طرح سے اداس چھوڑ کر ہرگز نہیں جا سکتا۔۔۔"

روخان نے اپنا موبائل نکالا تھا۔۔۔

وہ اب بھی اس کا راہ فرار روکے ہوئے تھا۔۔۔زرغونہ نے سرخ چہرے کے ساتھ اسے فون ملاتے دیکھا تھا۔۔

"تایاسائیں آپ گھر کی خواتین کے ساتھ دراب یا کسی اور کو بھیج دیں۔۔۔مجھے کچھ ضروری کام ہے۔۔۔میں نہیں جاپاؤں گا۔۔۔جی ٹھیک ہے۔۔۔خدا حافظ۔۔۔"

روخان نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔جبکہ زرغونہ بے یقینی سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسے اپنے دل سے جلن کا احساس ختم ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔

"تت تم نے انکار کیوں کر دیا۔۔۔؟؟وہ لوگ تمہارے ساتھ جانا چاہتی تھیں۔۔۔"

زرغونہ نے اٹھ کر بیٹھتے اپنے دوپٹے متلاشی نگاہوں سے ڈھونڈا تھا۔۔ مگر وہ کہیں نہیں ملا دیا اسے۔۔۔

اس شخص کے سامنے اپنے حلیے کے خیال سے زرغونہ کی خفت کے مارے بری حالت ہوئی تھی۔۔۔

"مگر میں آپ کے ساتھ جانا چاہتا ہوں۔۔۔"

روخان نے اسے بیڈ سے اٹھتے دیکھ واپس اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔ وہ سیدھی اس کے اوپر آن گری تھی۔۔

"جلدی سے تیار ہو جائیں۔۔۔ ہم دونوں جائیں گے شاپنگ کرنے۔۔۔"

وہ شخص بنا کہے ہی ساری باتیں سمجھ گیا تھا۔۔۔زرغونہ نے اس کے اوپر سے اٹھنا چاہا تھا۔۔ مگر وہ اس کی کمر میں بازو حمائل کیے اسے اپنے سے قریب تر کیے اس کے وجود کی مہک کو اپنی سانسوں میں اتارتا وہ خود کو بہکنے سے بہت مشکل سے روکے ہوئے تھا۔۔

"مم مجھے تمہارے ساتھ کہیں نہیں جانا۔۔۔"

زرغونہ کو اس کی قربت سے اپنی حالت غیر ہوتی محسوس ہوتی تھی۔۔۔وہ بہت پاور فل شخصیت کا مالک تھا۔۔۔اس کی مقناطیسی نگاہیں زرغونہ پر کپکپی سی طاری کر دیتی تھیں۔۔۔

اس وقت بھی وہ اس کی چٹیا کو اپنی مٹھی میں جکڑتے اس کی نرماہٹوں کو محسوس کرتا زرغونہ کی سانس حلق میں اٹکا گیا تھا۔۔۔روخان کا چہرا اس کے چہرے کے بہت قریب آن ٹھہرا تھا۔۔۔

زرغونہ کی دھڑکنوں کا شور بڑھنے لگا تھا۔۔۔

اس شخص کی دیوانگی وہ سہہ چکی تھی۔۔اس وقت وہ پہلے ہی لرز رہی تھی۔۔۔اس کے ارادے جان کر گھبراتے اس نے روخان کے لبوں پر اپنی ہتھیلی رکھ دی تھی۔۔

اس کی نازک ملائم ہتھیلی کے لمس سے روخان کی آنکھوں کی خماری بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ زرغونہ گھبرا گئی تھی۔۔

"مم میں تیار ہو کر آتی ہوں۔۔۔۔"

اس کے حصار سے نکلتی وہ تیزی سے اٹھی تھی۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے لبوں سے نکلتی کراہ کے ساتھ اسے رکنا پڑا تھا۔۔۔

اس کی چٹیا روخان کی گرفت میں قید ہو چکی تھی۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہو تم۔۔۔؟؟ مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔"

زرغونہ نے چٹیا آزاد کروانے کی کوشش کرتے اسے گھورا تھا۔۔۔

جب روخان بیڈ سے اٹھتا اس کی چٹیا کو اپنے ہاتھ پر لپیٹتا اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"آپ جب پاس آکر دور چلی جاتی ہیں۔۔۔تو یہ دل بہت زیادہ تڑپ اٹھتا ہے۔۔ایسا ستم مت ڈھایا کرے جانم۔۔۔یہ دل آپ کے معاملے میں ہمیشہ سے بہت کمزور ہیں۔۔۔"

روخان اس کے بالوں میں ہاتھ پھنساتا اسے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اس کی سانسیں بھرپور جنونی انداز میں روک چکا تھا۔۔زرغونہ کی آنکھوں کی پتلیاں ناقابلِ یقین حد تک سکڑ گئی تھیں۔۔

وہ لڑکھڑا جاتی اگر روخان کا مضبوط بازو اس کی کمر میں حمائل نہ ہوتا۔۔۔

وہ اس کی سانسوں پر قابض اپنے اندر کا جنون سانسوں کے راستے اس پر انڈیلتا بنا بولے بھی اس پر بہت کچھ واضح کر گیا تھا۔۔۔

جو اس کے لمس میں کپکپاتی اس وقت جی جان سے کانپ اٹھی تھی۔۔۔اس کی کپکپاتی انگلیوں کی گرفت سختی کے ساتھ روخان کی گریبان پر آن ٹھہری تھی۔۔۔

جس کی سختی اس کی شدتوں کو مزید بڑھا گئی تھی۔۔اور یہ شدتیں اس وقت تک بڑھتی رہیں تھیں۔۔۔جب وہ سنگدل لڑکی اس کے آگے ہار مان کر خود کو اس کی مضبوط پناہوں کے سپرد نہیں کر گئی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد جب وہ خود کو سنبھالتی اور اس بے باک شخص سے نگاہیں چراتی نیچے آئی تو اس کی نظر دراب کی گاڑی میں بیٹھتی برخہ پر پڑی تھی۔۔۔وہ سب خواتین گاڑیوں میں بیٹھ چکی تھیں۔۔۔

ان کی نگاہیں بھی زرغونہ پر تھیں۔۔۔روخان نے آگے بڑھ کر زرغونہ کے لیے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔

وہ لبوں پر مسکراہٹ سجائے فرنٹ سیٹ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

دراب بھی جلتی آنکھوں سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔۔

کیسے پہلے یہ لڑکی روخان کو کاٹ کھانے کو دوڑتی تھی۔۔اور اب اسی کی سنگت میں مسکراتی نظر آنے لگی تھی۔۔۔اس سے پہلے یہ مسکراہٹ انہوں نے کبھی نہیں دیکھی۔۔

نہ روخان کے چہرے پر اور کہ زرغونہ پر۔۔۔

"بہت چالاک ہے یہ۔۔۔جان بوجھ کر کیا اس نے یہ سب۔۔۔"

برخہ کا بس نہیں چل رہا تھا۔۔ابھی جا کر زرغونہ کو اس کی گاڑی سے نکال کر خود اس کے برابر بیٹھ جاتی۔۔۔

مگر وہ ایسا صرف سوچ ہی سکتی تھی۔۔

"وہ دونوں ابھی نکلے ہیں شہر جانے کے لیے۔۔۔"

دراب نے فریدون کو اطلاع دی تھی۔۔

"اب واپس سلامت لوٹ کر نہیں آئے گا وہ۔۔۔"

فریدون نے نفرت سے پھنکارتے کہا تھا۔

"خیال رکھنا ساتھ زرغونہ بھی ہے۔۔۔"

دراب کی بات پر دوسری جانب فریدون کے اندر بھی زہر گھل گیا تھا۔۔ان دونوں کی نزدیکیاں برداشت سے باہر تھیں اس کے لیے۔۔۔

"گاڑی سے نکال کر اس کی آنکھوں کے سامنے ماروں گا میں اس کے شوہر کو۔۔۔بڑی محبتیں جاگی ہوئی ہیں نا۔۔وہیں ختم ہو جائیں گی۔۔"

فریدون کی بات پر دراب بھی مسکرایا تھا۔۔

روخان اور زرغونہ پہلے ہی نکل چکے تھے۔۔۔

کچھ دیر بعد ان کی گاڑیاں بھی حویلی کی دہلیز پار کر گئی تھیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"تم نے اس دن کہا تھا تمہارے بہت سارے دشمن ہیں۔۔۔کونسے دشمن ہیں تمہارے۔۔۔"

زرغونہ نے کسی خیال کے تحت پوچھا تھا۔۔۔ان سب خواتین کی شکلیں دیکھ جو کچھ دیکھ پہلے اسے بہت باتیں سنا رہی تھیں۔۔زرغونہ کا موڈ اب بہت زیادہ خوشگوار ہو چکا تھا۔۔

"ہر طرف سے دشمنوں سے گھرا ہوا ہوں میں۔۔"

روخان نے اپنا لہجہ نارمل رکھا تھا۔۔۔مگر نگاہیں مسلسل پیچھا کرتی گاڑی پر تھیں۔۔۔

جو یقیناً موقع دیکھ کر سہ سان جگہ پر ان پر حملہ آور ہونے والی تھی۔۔۔

اسے دشمنوں کی بے غیرتی پر بے انتہا غصہ آیا تھا۔۔۔عورت کے ساتھ ہوتے کبھی کسی پر حملہ نہیں کیا گیا تھا۔۔ان کے قبیلے دشمنی میں بھی کچھ اصول رکھتے تھے۔۔۔

"تم گاڑی اتنی تیز کیوں چلا رہے ہو۔۔۔اور یہ گاڑی مسلسل ہمارا پیچھا کیوں کر رہی ہے۔۔۔؟؟"

زرغونہ بھی اندازہ لگا چکی تھی اب۔۔۔

اس کے چہرے پر خوف کے سائے لہرا گئے تھے۔۔۔کیوں کہ ان کی گاڑی کے ٹائر پر فائرنگ ہوئی تھی۔۔۔

"روخان یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟"

زرغونہ نے گھبرا کر پوچھا تھا۔۔۔

"آپ فکر مت کریں۔۔ آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔"

روخان نے اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لے کر اس کے دھیرے سے لب رکھتے اسے تسلی دی تھی۔۔۔

"تت تمہیں بھی کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔"

زرغونہ کے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔

جس پر روخان نے نگاہیں موڑ کر ان جھیل سی نشیلی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔۔

"ایسے مت دیکھیں۔۔ آج پہلی بار موت کا خوف محسوس ہوا ہے۔۔۔"

روخان کی بھاری بوجھل سرگوشی پر وہ گڑبڑاتی نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی۔۔

ان کی گاڑی پر ڈائریکٹ فائرنگ نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ ٹائرز پر گولیوں برسا کر انہیں روکنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔۔۔

جب روخان کی مہارت سے کی جانے والی ڈرائیونگ سے یہ ممکن نہ ہو پایا تو انہوں نے گاڑی پر فائر کھول دیئے تھے۔۔۔

گاڑی کے شیشے ٹوٹنے لگے تھے۔۔

خوف اور دہشت کے عالم میں زرغونہ کے لبوں سے چیخ نکلی تھی۔۔

روخان اسے اپنے قریب کرتا اسے نیچے جھکا گیا تھا۔۔۔۔

زرغونہ کا سر اس کے سینے سے لگا ہوا تھا۔۔۔وہ خوف سے کانپ رہی تھی۔۔۔

"مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"

زرغونہ مسلسل برستی گولیوں پر سہم چکی تھی۔۔

جب اسی لمحے ان کی گاڑی کے آگے پیچھے روخان کے آدمیوں کی گاڑیاں آتیں ان لوگوں پر جوابی کارروائی شروع کر چکی تھیں۔۔۔

روخان نے گاڑی ایک جانب روک دی تھی۔۔۔

اور زرغونہ کو تھام کے اپنے مقابل کیا تھا۔۔۔جب اگلے ہی لمحے وہ اس کے سینے سے لگتی اپنی نازک بانہوں کو مضبوطی سے اس کے گرد باندھتی روخان کے دل پر حملہ آور ہو چکی تھی۔۔

اسے اس لڑکی سے ایسے استحقاق کی امید نہیں تھی۔۔

وہ مضبوطی سے اسے اپنی پناہوں میں قید کر گیا تھا۔۔۔

اس کے لیے ایسے حملے نئی بات نہیں تھی۔۔مگر زرغونہ بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔۔۔جسے وہ دھیرے دھیرے نارمل کر رہا تھا۔۔

"تم جانتے ہو یہ حملہ کس نے کیا۔۔"

زرغونہ کے لب اسے اپنے سینے پر دل کے مقام پر ہلتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

"جانتا ہوں۔۔"

روخان کی آنکھیں غصے سے سرخ ہوئی تھیں۔۔۔وہ اس کا ضبط آزما رہے تھے۔۔۔

لیکن جس دن وہ اپنی پر آجاتا تو ان پیٹ پیچھے سازشیں رچانے والے گیدڑوں کو بل میں چھپنے کا موقع بھی نہیں ملنا تھا۔۔۔

"کون ہیں۔۔۔؟؟"

زرغونہ جاننا چاہتی تھی۔۔

"بہت جلد بتاؤں گا ابھی نہیں۔۔۔"

اس کی پیشانی پر لگ رکھتا وہ اسے ان معاملات میں نہیں الجھانا چاہتا تھا۔۔۔

اسے اپنی بیوی کے جذباتی مزاج کا پتا تھا۔۔۔

اس نے ابھی خان بابا کے پاس پہنچ جانا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بی بی جی۔۔۔بی بی جی خدا کے لیے میری بات سن لیں۔۔۔"

زرغونہ گاڑی سے نکلی تھی جب گارڈز کی حرارت میں تہہ خانے کی جانے جاتی عورت نے اسے آوازیں لگائی تھیں۔۔زرغونہ اپنی جگہ تھم سی گئی تھی۔۔

اس کی حالت بہت بری تھی۔۔۔سر سے دوپٹہ اتر کر زمین پر جھول رہا تھا۔۔۔وہ مڑ مڑ کر اسے پکارتی مدد کی فریاد کر رہی تھی۔۔۔

زرغونہ کا دل دہل اٹھا تھا۔۔

اس نے دور سے ہی گارڈز کو رکنے کے لیے آواز لگائی تھی۔۔۔

"کون ہے یہ۔۔۔؟؟کیوں اسے لے کر جا رہے ہو ایسے۔۔۔"

زرغونہ کے خفگی سے کہنے پر وہ سب رک گئے تھے۔۔۔

"آپ روخان سائیں کی بیوی ہوں نا۔۔۔اپنے خسم کو کہو ہم پر اتنا ظلم نہ کرے۔۔۔ہم نے نکاح ہی تو کیا ہے۔۔مجھے اور میرے شوہر کو محبت کی اتنی بڑی سزا نہ دے۔۔۔خدا تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے۔۔

لیکن دوسروں پر ظلم کر کے اور ناحق خون بہا کر آپ لوگ بھی خوش نہیں رہ پاؤ گے۔۔۔"

وہ لڑکی اس کے آگے فریاد کرتی۔۔۔

دعاؤ کے ساتھ ساتھ بد دعاؤں کی دھمکیاں بھی دے رہی تھی۔۔۔

زرغونہ کا دل دہل گیا تھا۔۔ آج پھر جرگہ بیٹھنا تھا۔ سب لوگ آ چکے تھے۔۔۔ تھوڑی دیر میں جرگے کا آغاز ہونا تھا۔۔

زرغونہ بے چینی سے اندر آئی تھی۔۔

"روخان کہاں ہیں۔۔۔؟؟"

وہاں بیٹھی خواتین پر دھیان دیئے بغیر اس نے نازو کو بلا کر پوچھا تھا۔۔۔

"بی بی جی وہ خان بابا کے ساتھ ہیں ان کے کمرے میں۔۔۔ ابھی جرگے کا بہت اہم فیصلہ ہونا ہے اسی پر بات کر رہے ہیں۔۔۔"

نازو نے تفصیل سے جواب دیا تھا۔۔۔

"اسے بلا دو مجھے اس سے بات کرنی ہے۔۔۔"

زرغونہ کا یہ بے خوف انداز وہاں بیٹھی تمام خواتین کو بے یقین کر گیا تھا۔۔ان کی شادیوں کو اتنا عرصہ گزر چکا تھا۔۔ان کی مجال نہیں تھی اپنے شوہر کو اس طرح حکم دے کر بلانے کی۔۔۔

"اے لڑکی۔۔۔کچھ تمیز ہے تمہیں۔۔۔ایسے کون بلواتا ہے اپنے شوہر کو۔۔۔ مصروف ہو گا وہ اس وقت۔۔ آجائے گا بعد میں تیرے پاس۔۔۔"

جبینہ پھوپھو نے نخوت سے کہا تھا۔۔

"آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔۔۔ایک تو ہر وقت اپنا گھر چھوڑ کر یہاں بیٹھی رہتی ہیں اور اوپر سے ہر معاملے میں انٹرفیئر بھی کرنا ہے آپ کو۔۔۔آپ کی بیٹی کی مہندی ہے آج۔۔۔جا کر تیاری کریں خوشی خوشی اس کی۔۔۔"

زرغونہ سے اب یہ عورت برداشت نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"خان بی بی دیکھا آپ نے یہ بدزبان کیسے بات کر رہی ہے مجھ سے۔۔۔میں دیکھ رہی ہوں خان بی بی جب سے اس کی روخان سے شادی ہوئی ہے۔۔آپ نے اور خان بابا نے بھی اسے ڈھیل دے

رکھی ہے۔۔۔اسی وجہ سے یہ اتنا سر پر چڑھ چکی ہے۔۔۔لگام ڈالیں اسے ورنہ پھر سے کوئی گل کھلا دے گی۔۔۔۔"

جبینہ پھوپھو کا واویلا شروع ہو چکا تھا۔۔۔

یہ بات تو سب نے ہی نوٹ کی تھی کہ خان بی بی اب اسے کچھ نہیں کہتی تھیں۔۔۔

شازمینہ کو بھی جبینہ کی بات بالکل ٹھیک لگی تھی۔۔۔اس لڑکی کو اس کی اوقات دکھائی جانی چاہیے تھی۔۔

"جبینہ میں آندھی نہیں ہوں۔۔۔دیکھ رہی ہوں وہ تم سے بلاتی نہیں ہے تم خود اس سے لڑنا شروع کرتی ہو۔۔۔وہ اپنے شوہر سے

اگر بات کرنا چاہتی ہے تو کرنے دو۔۔۔اگر اس کے نزدیک اپنی بیوی کی اہمیت ہو گی وہ آجائے گا۔۔۔نہیں ہو گی تو نہیں آئے گا۔۔ تمہیں کس بات کی فکر ہے۔۔"

خان بی بی کی بات پر باقی سب کے ساتھ ساتھ زرغونہ نے بھی ہونقوں کی طرح ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

"خان بی بی میں بڑی ہوں۔۔اگر ٹوک دیا اسے تو کیا یہ آگے سے کچھ بھی بولے گی مجھے۔۔"

جبینہ بیگم صدمے کے زیر اثر تھیں۔۔۔

"جبینہ کیوں بچوں کی طرح برتاؤ کر رہی ہو۔۔۔روخان نے خان بابا اور مجھے کہا ہے کہ زرغونہ اس کی بیوی ہے۔۔۔اس کے حوالے سے اب ہر فیصلہ وہی کرے گا۔۔۔زرغونہ کے سارے اختیارات اب اس کے پاس ہیں۔۔

اس کی بیوی کو اس کے علاوہ کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔اگر اس کی بیوی قصوروار ہو گی تو اسے بتایا جائے وہ خود اس معاملے کو دیکھے گا۔۔۔اس لیے تمہیں جو بھی کہنا ہے روخان سے جا کر کہو۔۔۔"

خان بی بی کی بات پر سب کی رشک بھری نگاہیں زرغونہ کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

کیا قسمت بدلی تھی اس لڑکی کی۔۔۔

زرغونہ تو خود اس بات پر حیران تھی کہ وہ اس کے لیے کیا کیا کرتا پھر رہا تھا۔۔۔اس نے یہ بھی نوٹ کیا تھا کہ اس کی ماں اب ملازمین کی طرح کام کرتی نظر نہیں آتی تھیں۔۔

اور زمان صاحب کا رویہ بھی ان کے ساتھ بہت حد تک ٹھیک ہو چکا تھا۔۔۔

زمان یوسفزئی نے ایک بار زرغونہ کو بھی بلانے کی کوشش کی تھی مگر وہ ان سنی کرتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

"بی بی جی روخان سائیں اوپر کمرے میں آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔۔

وہ کہہ رہے ہیں جلدی آئیں۔۔۔"

روخان کے پیغام نے رہا سہا کام بھی تمام کر دیا تھا۔۔اس سے حسد میں جلتی خواتین جل کر بھسم ہوئی تھیں۔۔۔۔

وہ تیزی سے روم میں آگئی تھی۔۔۔جہاں وہ مرر کے سامنے کھڑا تیار ہو رہا تھا۔۔۔

زرغونہ کی نگاہیں اس کے وجیہہ شاندار سراپے سے الجھ کر رہ گئی تھیں۔۔۔

اس کو دیکھتے ہی دھڑکنوں کی ترتیب بدل جاتی تھی۔۔۔چہرے میں سرخیاں سی گھلنے لگتی تھیں۔۔۔

زرغونہ کی نگاہیں اس پل اس سے ہٹنے سے انکاری ہوئی تھیں۔۔

جو اپنے بالوں کو سنوارتا مرر سے اسے تکتا بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔۔

زرغونہ کے دل کی اک بہت مس ہوئی تھی۔۔۔

اس کے دانتوں کا ہونٹوں پر تشدد بڑھ گیا تھا۔۔

اس کی یہ گستاخی وہ مرر سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"مجھے ضروری بات کرنی ہے تم سے۔۔۔"

زرغونہ نے اسے پکارا تھا۔۔

"جی بولیں میں سن رہا ہوں۔۔۔"

روخان خود پر پرفیوم سپرے کرتا اسے قریب آتے دیکھ پلٹ کر

اسے بھی اپنی خوشبو کی لپیٹ میں لے گیا تھا۔۔

زرغونہ گھبرا کر پیچھے ہوئی تھی۔۔

"مجھے سیریس بات کرنی۔۔۔"

اسے گھور کر دیکھا گیا تھا۔۔۔

جس پر روخان بھی اس کے مقابل آن کھڑا ہوتا سنجیدگی سے سینے پر

بازو باندھ گیا تھا۔۔۔۔

"جرگے میں جو فیصلہ ہونا ہے تم ان دونوں کو بھاگ کر شادی کرنے کی سزا کیا دینے والے ہو۔۔۔"

زرغونہ نے پہلے فیصلہ جاننا چاہا تھا۔۔۔وہ اس کی گھورتی نگاہوں سے کنفیوژ ہو رہی تھی۔۔

زرغونہ نے اب اپنے سراپے پر دھیان دینا شروع کر دیا تھا۔۔۔

اس وقت بھی وہ سی گرین لباس میں ملبوس بہت حسین لگ رہی تھی۔۔

روخان کے لیے اپنی نگاہیں ہٹا پانا مشکل ہو رہا تھا۔۔

"ان دونوں کو آج کاری کر دیا جائے گا۔۔یہی سزا ہے ان کی۔۔"

روخان کے جواب پر زرغونہ کا منہ بے یقینی سے کھل گیا تھا۔۔۔

وہ اتنے آرام سے یہ بول دے گا۔۔

جبکہ روخان کی نگاہیں تو سن آدھ کھلی حسین پنکھڑیوں سے الجھ کر رہ گئی تھیں۔۔۔وہ اس کے قریب ہوتا ہاتھ بڑھا کر انہیں چھونے کا ارادہ رکھتا تھا مگر زرغونہ اس کا ہاتھ جھٹک گئی تھی۔۔۔

"دور رہو تم۔۔۔تم اور تمہارے وہ خان بابا اتنے سفاک ہو۔۔۔اسی خاطر نفرت ہے مجھے تم دونوں سے۔۔فریدون کا قتل معاف کر دیا اور ان دونوں کے بھاگ کر شادی کرنے پر انہیں اتنی بڑی سزا دو

گے تم۔۔۔یقیناً ان کو بھی پکڑ کر لانے والے تم ہی ہو۔۔۔پہلے بھی نجانے کتنے لوگوں کی بد دعائیں لے چکے ہو تم۔۔۔۔

اسی لیے اتنے بے سکون رہتے ہو ہر وقت۔۔۔"

زرغونہ تو اس کی بات سنتے پھٹ پڑی تھی۔۔۔جبکہ اس کے ان سنگین الفاظ پر روخان کے چہرے کی رنگت بے انتہا سرخ ہوئی تھی۔۔۔آنکھیں بھی خون آلود ہوئی تھیں۔۔۔

اس لڑکی کو اندازہ نہیں تھا اسے سفاک کہہ کر وہ سفاکیت کی ہر حد پار کر گئی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ کچھ بول پاتا۔۔۔اس کا فون بجا تھا۔۔۔

"جی خان بابا میں بس آرہا ہوں۔۔۔"

خان بابا کبھی بھی جرگہ اس کے بغیر شروع نہیں کرتے تھے۔۔۔

اس وقت بھی سب کے آجانے کے باوجود نیچے اس کا انتظار ہو رہا تھا۔۔

"آپ نے ابھی جو کہا آپ کو اس کا جواب ضرور ملے گا۔۔۔"

روخان اسے سرد مہری سے گھورتا دروازے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

جب زرغونہ تیزی سے بھاگ کر جاتی دروازہ کی کنڈی چڑھاتی نیچے سے بھی ہینڈل گھما کر لاک لگاتے دروازے کے ساتھ پشت ٹکا کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔

"جب تک تم یہ فیصلہ نہیں بدلو گے میں تمہیں جانے نہیں دوں گی۔۔۔ خان بابا تمہاری ہر بات مانتیں ہیں۔۔یہ بھی مان جائیں گے۔۔"

زرغونہ دروازے کے ساتھ چپکی کھڑی تھی تاکہ وہ اسے ہٹا نہ سکے۔۔۔

روخان کا ضبط بھی جواب دے چکا تھا۔۔وہ چلتا ہوا اس کے قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔

اس کے دائیں بائیں اپنی ہتھیلیاں جماتے وہ اس کے چہرے پر جھکتا اپنی سیاہ مقناطیسی نگاہیں اس کی گہری جھیل سی پر کشش نگاہوں میں گاڑھ گیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں کی رنگت بے انتہا سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

اس کی گرم سانسوں پر زرغونہ کی سانسیں بھی تیز ہونے لگی تھیں۔۔۔وہ بری طرح سے گھبرا گئی تھی۔۔۔

ماتھے پر پسینے کی بوندیں آن ٹھہری تھیں۔۔۔

"میری بے سکونی سے آگاہ ہیں آپ۔۔۔رات رات بھر مجھے کروٹیں بدلتے جاگتے دیکھتی ہیں آپ۔۔۔یہ بھی جانتی ہیں کہ یہ

سب بد دعاؤں کی وجہ سے ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔ مگر کسی مظلوم کی بد دعاؤں کی وجہ سے نہیں ہو رہا۔۔۔

آپ کی دی گئی بد دعائیں میرا چین سکون برباد کیے ہوئے ہیں۔۔۔

سفاک آپ رہی ہیں ہمیشہ مجھ پر۔۔۔ میں نہیں۔۔۔"

اس کے چہرے پر اپنی گرم سانسیں چھوڑتا وہ اس کو اپنے الفاظ سے ساکت کر گیا تھا۔۔

اس کے ہونٹوں کا دہکتا لمس زرغونہ کو اپنے کان کی لو پر معلوم ہوا تھا۔۔

وہ لرز اٹھی تھی۔۔۔ آج یہ لمس بھی بے رحمی لیے ہوئے تھا۔۔۔

"تت تم سفاک ہو۔۔ ظالم ہو۔۔۔"

زرغونہ نے کانپتی آواز میں کہا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے اسے روخان کے گستاخ ہاتھوں کا لمس اپنے پہلو پر محسوس ہوا تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے زرغونہ کے لبوں سے سسکی بر آمد ہوئی تھی۔۔

وہ خوش جسارت کرتا اس کے چودہ طبق روشن کر گیا تھا۔۔۔

زرغونہ نے اس کو خود سے دور دھکیلنا چاہا تھا۔۔ مگر وہ اس کی دونوں کلائیوں کو اپنی گرفت میں لیتا پیچھے دروازے سے ٹکا گیا تھا۔۔۔

"میری سفاکیت اور ظلم کی زرا سی جھلک بھی برداشت نہیں کر پائیں گی آپ۔۔۔"

اس کی کان کے لوح کے نیچے اپنی مونچھوں کو رگڑتا وہ اسے سلگھا گیا تھا۔۔۔

زرغونہ پوری طرح سے اس کے حصار میں تھی۔۔۔۔

"میں نے نہ آج تک کسی سے کوئی ناانصافی کی ہے۔۔۔اور نہ کبھی خان بابا کو کرنے دی ہے۔۔۔اسی خاطر وہ ہر فیصلے میں مجھے اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔۔۔کیوں کہ وہ بھی حق سچ ہر فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔۔۔"

روخان کے لبوں کی گردش اب دھیرے دھیرے اس کی گردن کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔جو اس کی پناہوں میں قید کانپ رہی تھی۔۔۔مگر اس وقت وہ واقعی بے رحم بنا ہوا تھا۔۔

"روخان۔۔۔۔"

اس کے لبوں کو اپنے کندھوں کی جانب سرکتا محسوس کرتے وہ لرز اٹھی تھی۔۔۔

"آپ اتنے وقت سے میری بے سکونی نوٹ کر رہی تھیں۔۔۔کتنی ظالم ہیں آپ۔۔۔وجہ جاننے کی کوشش نہیں کی آپ نے۔۔۔"

روخان نے اب کی بار اس کے جگمگاتے تل پر لب رکھ دیئے تھے۔۔۔اسی دوران اس کا موبائل پھر سے بجا تھا۔۔۔

پھر سے خان بابا کی کال تھی۔۔۔زرغونہ کو لگا تھا اب اس شخص کے آگ اگلتے لمس سے نجات مل جائے گی۔۔۔

مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ اس کال تک کو اگنور کر چکا تھا۔۔۔

"میں نے تمہاری سفاکیت کی وجہ سے ہی وہ بد دعائیں دی تھیں تمہیں۔۔۔کیا تھا جو بات مان لیتے اس دن۔۔۔"

زرغونہ اسے سارا الزام خود کے ڈالتے دیکھ خفگی سے بولی تھی۔۔۔

جس کے جواب میں اسے اپنے کندھے کا وہ ایک حصہ جلتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔ وہ تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔

"تم نے تب بھی غلط فیصلہ کیا۔۔ آج بھی غلط کر رہے ہو۔۔۔"

زرغونہ کانپتی آواز میں اسے مزید طیش دلا گئی تھی۔۔۔

روخان نے نگاہیں اٹھا کر اس کی غیر ہوتی حالت دیکھی تھی۔۔۔ اس کی اپنی کنپٹی سلگ رہی تھی۔۔۔

اسے پھر سے زرغونہ کی دی بد دعائیں یاد آگئی تھیں۔۔۔

"آپ جن لوگوں کی سفارش کرنے آئی ہیں ان کی پوری اصلیت جانتی بھی ہیں۔۔۔صبا نامی لڑکی نے بھاگ کر جس سے شادی کی ہے وہ اس کا بہنوئی سرفراز ہے۔۔۔ سرفراز کے نکاح میں اس کی بہن تھی۔۔ جس کے ہوتے ہوئے ان دونوں کے ناجائز تعلقات بہت عرصے سے چلتے آرہے تھے۔۔۔ جیسے ہی سرفراز کی بیوی کو یہ بات پتا چلی اس کے احتجاج اٹھانے پر سرفراز نے اپنی حاملہ بیوی کا گلا دبا کر اسے مار دیا اور صبا بھی اپنے گھر والوں کے کھانے میں زہر ملا کر ان سب کو ابدی نیند سلاتی راتوں رات بہنوئی کے ساتھ بھاگ نکلی۔۔۔

ان دونوں نے بھاگ کر نکاح کیا اور ایک ہفتے سے چھپ کر رہ رہے تھے۔۔۔کیا آپ چاہتی ہیں ان کا آزاد چھوڑ دیا جائے۔۔۔

تاکہ اس جیسے کیسز جو آئے روز بڑھتے جا رہے ہیں۔۔۔ان سب کو کھلی چھوٹ مل جائے۔۔۔"

روخان کی بات پر زرغونہ نے ساکت ہوتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

شرمندگی اور ندامت کے احساس سے اس کی نگاہیں جھک گئی تھیں۔۔۔اسے اس بات کی تو خبر ہی نہیں تھی۔۔۔

بنا سوچے سمجھے وہ اسے اتنا کچھ کہہ گئی تھی۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔"

زرغونہ نے ندامت سے چور ہوتے کہا تھا۔۔۔باہر اب دروازہ ناک ہونا شروع ہو چکا تھا۔۔

"تت تم جاؤ۔۔۔سب انتظار کر رہے ہونگے۔۔۔"

زرغونہ نے پلٹتے ہوئے لاک کھولنا چاہا تھا۔۔۔جب روخان اس کے دروازے پر رکھے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتا اس کے بے انتہا قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔زرغونہ بالکل دروازے کے ساتھ چپک گئی تھی۔۔۔

اس کی رنگت بے انتہا سرخ تھی۔۔

"آہستہ آہستہ آپ کو اپنی تمام زیادتیوں کا پتا چلے گا۔۔اور میں آپ سے ان تمام راتوں کی بے سکونی اور تڑپ کا بدلہ سود سمیت وصولوں گا۔۔۔تیار رہیے گا۔۔۔میں بھی آپ کی طرح رحم نہیں کروں گا۔۔۔الماری کے اوپر والے ریک میں آپ کے لیے لباس رکھا ہے۔۔وہ آج پہنیں گی آپ۔۔۔"

اس کی گردن پر اپنے دہکتے لبوں کا بے باک لمس چھوڑ تا وہ اس کی سانسیں روک گیا تھا۔۔۔

اس کی دھمکی پر زرغونہ کا دل لرزنے لگا تھا۔۔۔

وہ اسے سائیڈ پر کرتا وہاں سے جا چکا تھا۔۔

وہ کتنی ہی دیر ایسے ہی کھڑی رہی تھی۔۔۔

اسے اپنی گردن سب بھی سلگتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔اس نے اس شخص کا یہ انداز تو پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔۔

اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

"پہلے بتا دیتے مجھے کیا پتا تھا یہ سب بھی ہوتا ہے۔۔۔"

اسے اندازہ تھا اس نے بہت غلط بات کہی تھی۔۔۔مگر اپنی تسلی کی خاطر وہ واپس اسی کی غلطی بنا رہی تھی۔۔۔

جبکہ اس کی سنگین دھمکی پر حالت اب بھی غیر تھی۔۔۔

"روخان لالہ باہر کیوں نہیں آرہے تھے۔۔۔خیریت تھی سب۔۔۔"

زرغونہ اپنی اندورنی کیفیت سے گھبراتی نیچے آئی تو اس نے نوٹ کیا تھا سب اسے بہت زو معنی نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔؟؟کچھ بھی بکواس مت کرو۔۔۔وہ تیار ہو رہا تھا اس وجہ سے دیر ہو گئی۔۔"

زرغونہ نے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ خاجستہ کو گھورا تھا۔۔۔ اس کے چہرے پر بکھرتے قوس و قزح کے رنگ اس کی بات کی نفی کر رہے تھے۔۔۔

قریب بیٹھی برخہ نے رقابت کی آگ میں جلتے اس کا یہ حسین روپ دیکھا تھا۔۔۔

"آپ نے تو کہا تھا یہ سب خراب کر دے گی۔۔۔ایسا کچھ ہوا نہیں۔۔دیکھ لیں ان کے درمیان تو سب ٹھیک لگتا ہے۔۔یہ تو روخان کی چہیتی بیوی بن گئی ہے۔۔"

شازمینہ بیگم نے زرتاج بیگم کے ساتھ بیٹھتے زرغونہ کو گھورتے جلتے بھنتے کہا تھا۔۔۔

"ہاں دیکھ رہی ہوں۔۔تم کیوں پریشان ہوتی ہو۔۔تمہاری بیٹی کو روخان سے بھی اچھا بر مل جائے گا۔۔خان بابا اسے جتنا بھی سر پر

بیٹھالیں۔۔ہے تو وہ اس گھر کا نوکر ہی۔۔کتنا وقت مزید زندہ رہ پائیں گے خان بابا۔۔ان کے مرنے کے بعد اس کی کوئی اوقات نہیں رہے گی۔۔میر ادراب سردار بنے گا۔۔۔اور روخان کو خان بابا کی وجہ سے ہی اہمیت دیتا ہے وہ۔۔۔

اسے روخان بالکل بھی پسند نہیں ہے۔۔۔غلام بنا کر رکھے گا وہ اسے۔۔۔

جیسے خان بابا اس کے کہنے پر ان سب کو پل پل بے عزت کر رہے ہیں۔۔دراب بھی اس کے ساتھ یہی سب کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔۔

اس کے ساتھ ساتھ اس کی بیوی کو بھی سب کی غلامی کرنی پڑے گی۔۔ تم شکر کرو تمہاری بیٹی بچ گئی۔۔"

زرتاج بیگم بھی اندر کے جلتے پھپھولے نکال رہی تھیں۔۔۔

آج تک ان کے خاندان میں کبھی کسی عورت کو اپنے شوہر سے اتنی اہمیت نہیں ملی تھی۔۔

جتنی روخان زرغونہ کو دیتا تھا۔۔۔

وہ جن عقیدت بھری نگاہوں سے زرغونہ کو دیکھتا تھا۔۔۔ اسے عزت سے پکارتا تھا۔۔۔

یہ اس گھر کی عورتیں حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتیں زرغونہ کی قسمت سے جلتی تھیں۔۔

اور پھر اپنے دل کا یہ کہہ کر تسلی دیتی تھیں کہ وہ نوکر ہی تو تھا۔۔۔

خان بابا کے بعد اس کی کوئی حیثیت نہیں ہونی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بابا سائیں شمشیر قبیلے والے ہم سے صلاح کرنا چاہتے ہیں۔۔۔وہ اب اس دشمنی کا خاتمہ چاہتے ہیں۔۔۔جس سے اب تک دونوں طرف ہی بہت تباہی اور بربادی ہو چکی ہے۔۔۔"

جرگے کے بعد سب ایک جگہ جمع تھے جب خلیل یوسفزئی نے فرمان صاحب کے کہنے پر یہ بات خان بابا سے کہی تھی۔۔۔

وہ خود بھی یہی چاہتے تھے۔۔ شمشیر قبیلے کے لوگ ان سے بہت بار بات بھی کر چکے تھے۔۔

مگر خان بابا اس بارے میں بات سنتے نہیں تھے۔۔ کیونکہ ان کے لاڈلے روخان کو اس قبیلے سے نجانے کیا بیر تھا۔۔۔

اس وقف بھی سب کو اس بات کا حامی ہوتے دیکھ انہوں نے روخان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

جو انتہائی سنجیدگی کے ساتھ ان کے ساتھ ہی براجمان تھا۔۔۔

"روخان تم کیا کہنا چاہو گے اس بارے میں۔۔۔؟؟"

انہوں نے ہمیشہ کی طرح آخری رائے اسی سے لی تھی۔۔

"میں اب بھی اس حق میں نہیں ہوں خان بابا۔۔۔وہ لوگ کبھی ہمارے ساتھ مخلص نہیں تھے۔۔اور نہ آگے کبھی ہو سکتے ہیں۔۔۔ان کی نیت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"

روخان کی بات پر فرمان صاحب نے غصے سے پہلو بدلہ تھا۔۔۔

وہ جانتے تھے کہ اس شخص کا یہی جواب ہونا تھا۔۔۔

"خان بابا روخان کو جب اس دشمن کا پتا بھی نہیں ہے تو مجھے نہیں لگتا اسے اس معاملے میں پڑنا چاہیے۔۔۔اس قبیلے سے ہماری دشمنی بہت پہلے کی ہے۔۔۔یہ جانتا بھی نہیں ہے اس دشمنی کی نوعیت۔۔۔ "

فرمان صاحب زیادہ دیر خاموش نہیں رہ پائے تھے۔۔۔

"میں بہت اچھے سے جانتا ہوں فرمان صاحب۔۔۔اسی قبیلے کی وجہ سے خان بابا نے اپنے بڑے بیٹے کو کھویا ہے۔۔۔"

روخان کی بات پر سب نے ہی جھٹکے سے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس کی وجہ اس کا خان بابا کے سامنے ان کے بڑے بیٹے کا ذکر چھیڑنا تھا۔۔

یہ جرأت آج تک کبھی خان بی بی نے بھی نہیں کی تھی۔۔۔وہ اس غم کو دل میں ہی دبائے ہوئے تھیں۔۔

"روخان۔۔۔۔"

خلیل یوسفزئی نے روخان کو سرد لہجے میں خاموش رہنے کی تنبیہ کی تھی۔۔۔کیونکہ خان بابا کی رنگت بہت زیادہ سرخ ہو چکی تھی۔۔۔ بہت کوشش کے باوجود بھی وہ اپنی آنکھوں سے آنسو بہنے سے نہیں روک پائے تھے۔۔

"آپ لوگ مجھے خاموش کروانا چاہتے ہیں۔۔ مگر ان لوگوں کو اس گھر میں شامل کرنا چاہتے ہیں جو اس گھر کے بڑے بیٹے کے قاتل ہیں۔۔۔"

روخان باز اب بھی نہیں آیا تھا۔۔ جبکہ اس کا یہ باغی انداز اس پل وہاں بیٹھے ان تمام لوگوں کو انتہائی ناگوار گزرا تھا۔۔۔

"فیروز لالہ صاحب کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔ جس میں ان کی اور ان کی بیوی کی جان گئی۔۔۔ وہ صرف ایک حادثہ تھا۔۔۔ ہمیں غلط فہمی ہوئی تھی۔۔۔ جس کے تحت ہم نے ان سے ان کی بیٹی بھی چھین لی

ونی میں۔۔اور ساری زندگی اس پر ٹارچر بھی کیا۔۔مگر سچ تو یہ ہے کہ وہ لوگ اس سازش میں ملوث تھے۔۔

اس بات کا نہ پہلے کوئی ٹھوس ثبوت ہمیں ملا تھا اور نہ اب ہمارے پاس ہے۔۔"

زمان یوسفزئی بھی بول پڑے تھے۔۔۔ ان کے لہجے میں ندامت کا احساس بول رہا تھا۔۔

صباحت کے باپ سے ملے تھے وہ کچھ دن پہلے۔۔۔جن کی حالت ٹھیک نہیں تھی۔۔وہ اپنی بیٹی سے ملنے کے لیے تڑپ رہے تھے۔۔

مگر زمان یوسفزئی چاہ کر بھی صباحت کو وہاں نہیں لے جا پائے تھے۔۔۔کیونکہ ان کے پاس اتنا اختیار نہیں تھا۔۔۔

وہ بھی اپنے باپ کی تکلیف نہیں دیکھ پا رہے تھے۔۔۔جنہوں نے اپنے بڑے جوان بیٹے کی موت کا اتنا گہرا صدمہ لیا تھا کہ وہ دو سال تک کومہ میں رہے تھے۔۔۔جس کے بعد سے ان کے سامنے فیروز یوسفزئی کا ذکر نہیں کیا جاتا تھا۔۔

انہیں اپنے بیٹے سے بے انتہا محبت تھی۔۔

ان کا دل اس خیال سے پھٹ جاتا تھا کہ وہ اسے بچا نہیں پائے تھے۔۔۔یہی وجہ تھی کہ ان کی بگڑتی طبیعت کے باعث کوئی ان کے سامنے فیروز یوسفزئی کا ذکر بھی نہیں کرتا تھا۔۔

مگر ان کا درد ہمیشہ سے سب کے دلوں میں قائم تھا۔۔

شمشیر قبیلے والے کوئی اور نہ صباحت کے گھر والے تھے۔۔فیروز یوسفزئی کے قتل کا الزام اسی قبیلے پر آیا تھا۔۔

کیونکہ ان سے فیروز یوسفزئی کی دشمنی بہت عرصے سے چل رہی تھی۔۔۔فیروز یوسفزئی کی گاڑی پر حملہ ہوا تھا۔۔

جس کھائی سے نیچے پھینک کر بعد میں حادثے کا رنگ دیا گیا تھا۔۔۔

خان بابا اس وقت مکمل ہوش میں نہیں تھے۔۔۔یہی وجہ تھی کہ دشمنی مزید نہ بڑھانے کی خاطر اور اپنے باقی بیٹوں کے سر کی خاطر خان بی بی نے خون بہا کے بدلے ونی میں اس خاندان کی بیٹی لی تھی۔۔

صباحت نے اپنی پوری زندگی اسی دشمنی کا عذاب سہا تھا۔۔۔

مگر اب یہ سب لوگ اسی دشمنی کو ختم کر کے اس خاندان سے صلح کرنا چاہتے تھے۔۔۔کیونکہ اب سب کا یہی ماننا تھا کہ اس حادثے میں اس قبیلے کا قصور نہیں تھا۔۔۔

کیونکہ اس قبیلے سے انہیں بہت فایدہ ہونا تھا۔۔۔

وہ اس صلح کے بدلے وہ قیمتی زمین فرمان صاحب کو دینے کا وعدہ کر چکے تھے جس پر وہاں کے سارے قبیلوں کی نظر تھی۔۔

روخان ہر بار مخالفت کر دیتا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے خان بابا بھی اس بات کو ٹاک دیتے تھے۔۔۔ مگر اس بار وہ ایسا نہیں ہونے دینے والے تھے۔۔۔

"وہ ایک حادثہ نہیں تھا۔۔۔ سوچی سمجھی سازش تھی۔۔۔"

روخان نے زمان یوسفزئی کی بات کو بھی ٹوک دیا تھا۔۔۔ اس کی اس بدلحاظی پر خان بابا نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

یہ بات تو انہوں نے بھی نوٹ کی تھی کہ اس قبیلے کے ذکر پر وہ ایسے ہی بپھر جاتا تھا۔۔۔

"اگر سازش تھی تو ثبوت لا کر دو اس خاندان کے خلاف۔۔۔ ہم مان جائیں گے۔۔۔"

فرمان صاحب نے روخان کو ناگواریت سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

"بس خاموش ہو جاؤ سب۔۔۔ گھر میں شادی کا ماحول ہے۔۔۔ میں ابھی کوئی بدمزگی نہیں چاہتا۔۔۔ اس معاملے کو شادی کے بعد دیکھیں گے۔۔۔ ابھی اس بات کو یہی ختم کر دو۔۔۔ اس قبیلے کے ساتھ کیا تعلقات رکھنے ہیں اور کیا نہیں۔۔۔

اس کا فیصلہ صرف میں کروں گا۔۔۔"

خان بابا نے بات ختم کرتے محفل برخاست کر دی تھی۔۔۔

پہلے وہ ہمیشہ سب کو بھیجنے کے بعد کچھ وقت روخان کے ساتھ وہاں بیٹھتے تھے۔۔۔ مگر آج سب سے پہلے وہی اٹھ کر گئے تھے۔۔۔

روخان ابھی بھی سنجیدہ تاثرات کے ساتھ وہیں بیٹھا تھا۔۔

"جب تم جیسوں کو تمہاری اوقات سے زیادہ مل جائے تو ایسے ہی اپنی اصلیت دکھا دیتے ہو۔۔ بھولو مت تم نوکر ہو۔۔ایک بار یہ بھی سوچ لو کہ اگر خان بابا نہ رہے تو تم سے زیادہ کتوں کی عزت ہو گی یہاں پر۔۔۔"

فرمان یوسفزئی اندر ہی اندر کھلبلاتے اسے مزید طیش دلانے کے لیے انتہائی ہتک آمیز لہجے میں بولے تھے۔۔۔

زمان یوسفزئی اور خلیل یوسفزئی کو ان کا یہ انداز پسند نہیں آیا تھا۔۔۔ مگر وہ خاموش ہی رہے تھے۔۔

باقی سب بھی اس معاملے میں نہیں بولنا چاہتے تھے۔۔۔

روخان اپنی جگہ سے اٹھتا ان کے انداز میں انہیں کے برابر آن ٹھہرا تھا۔۔

وہ قد اور جسامت میں فرمان صاحب پر بھاری پڑ رہا تھا۔۔۔

فریدون بھی اٹھ کر باپ کے برابر آیا تھا۔۔۔روخان نے طنزیہ مسکراہٹ اس کی جانب بھی اچھالی تھی۔۔

"اگر اپنی حیثیت بتادی نا آپ کو فرمان صاحب۔۔تو میرے سامنے کھڑا رہ پانا مشکل ہو جائے گا آپ کے لیے۔۔سہہ نہیں پائیں گے آپ۔۔۔اسی خاطر ابھی خاموش ہوں۔۔۔اور جس دن آپ کی اور آپ کے بیٹے کی اصلیت خان بابا کے سامنے لایا تو اس دن اس حویلی میں تو کیا قبیلے میں بھی نہیں رہ پاؤ گے تم۔۔۔

تمہارے منہ پر کالک مروا کر تمہیں اس قبیلے سے بے دخل کرواؤں گا۔۔۔

رہی بات خان بابا کی تو ان کے آگے میں کھڑا ہوں۔۔۔خراش بھی پہنچا کر دیکھا دو۔۔۔"

روخان نے جب بولنا شروع کیا تھا تو فرمان صاحب کے کانوں سے دھوئیں نکل آئے تھے۔۔باقی سب بھی ساکت نگاہوں سے روخان کا یہ انداز دیکھ رہے تھے۔۔۔

"روخان یہ کس انداز میں بات کر رہے ہو تم۔۔"

خلیل صاحب اس کی بات سنتے غصے سے دھاڑے تھے۔۔۔

روخان اسی اطمینان کے ساتھ ان کی جانب پلٹا تھا۔۔

"میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں تایا سائیں۔۔۔ مگر جب اس شخص کی بکواس پر آپ خاموش رہے تو اب بھی آپ کو خاموش ہی رہنا چاہیے۔۔۔ اور مجھے ادب سیکھانے سے پہلے آپ اپنے بیٹے کو لگام ڈالیں۔۔۔ پچھلے دو مہینوں میں مجھ پر کئی بار گولیاں چلوا چکا ہے یہ۔۔۔ جن جن لوگوں سے اس نے حملہ کروایا ہے وہ سب میرے قبضے میں ہیں۔۔

اگر خان بابا کے سامنے میں ان سب کو لے آیا تو ان کے ساتھ ساتھ آپ کا بیٹا بھی جائے گا۔۔ جو اس نے وقوف کو اپنے مقصد کے لیے

استعمال کر رہے ہیں۔۔۔ معذرت کے ساتھ مگر خان بابا بالکل ٹھیک کہتے ہیں۔۔۔

دوسروں کے اشاروں پر چلنے والا دراب یوسفزئی ایک دن بھی سرداری نہیں سنبھال پائے گا۔۔۔"

مجھے چھوڑ کر اسے سمجھائیں۔۔۔جو اس کی حرکتیں ہیں سرداری کے ساتھ ساتھ سب کچھ جائے گا۔۔۔"

روخان زیادہ تر خاموش رہتا تھا۔۔۔خود پر ہوئے ایک بھی حملے پر کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔

مگر آج جب بولنے پر آیا تھا تو کھڑے کھڑے اس کا خون پسینے سکھا کر رکھ دیا تھا۔

ان سب کو سکتے کے عالم میں وہاں چھوڑ تا وہ خود وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

حویلی کے اندر سے اب گانے بجانے کی آوازیں آنا شروع ہو چکی تھیں۔۔۔

آج دراب اور گل ورین کی مہندی تھی اور کل بارات۔۔

خوب دھوم دھام سے شادی کی خوشیاں منائی جا رہی تھیں۔۔۔

روخان کا دماغ اس وقت کھول رہا تھا۔۔اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ خان بابا اب اس قبیلے سے دشمنی برقرار نہیں رکھیں گے۔۔۔اس کی کنپٹی کی رگیں باہر کو ابھر آئی تھیں۔۔۔

وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھا جبکہ برخہ نے اسے پکارا تھا۔۔۔

اس نے اپنی مٹھیاں بھینچتے اپنے غصے پر قابو پایا تھا۔۔

"خان پلیز ایک بار میری بات سن لو۔۔۔میں مر جاؤں گی۔۔۔"

برخہ اچھی خاصی تیار تھی۔۔۔اس ٹائم مایوں کا فنکشن تھا۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ۔۔۔ہزار بار سمجھا چکا ہوں آرام سے بھی اور سختی سے بھی کے مجھے تم میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔میں

ایک شادی شدہ شخص ہوں اور مجھے اپنی بیوی سے بے پناہ محبت ہے۔۔اگر دوبارہ تم نے اس طرح میرا راستہ روکا یا میرے پیچھے آئی تو قسم خدا کی ہر بار کی طرح تمہاری اور تمہارے باپ کی رسوائی کا خیال کرتے تمہیں صرف خان بابا کو بتانے کی دھمکی نہیں دوں گا۔۔۔

انہیں اس سب کے بارے میں بتا بھی دوں گا۔۔"

روخان نے اسے بولنے کا موقع دیئے بغیر انگلی اٹھا انتہائی غضبناکی سے وارن کیا تھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

برخہ پتھر کی ہوئی اپنی جگہ کھڑی تھی۔۔۔روخان کا اتنا شدید غصہ اسے بری طرح خوفزدہ کر گیا تھا۔۔

جبکہ دروازے کے پاس کھڑی زرغونہ بھی سکتے میں تھی۔۔۔

یہ کیا بول گیا تھا وہ۔۔۔

کیا وہ محبت کرتا تھا اس سے۔۔۔

مگر اسے تو اب تک نہیں بتایا تھا۔۔۔اور ایسا پاسبل کیسے تھا؟؟

زرغونہ کی دھڑکنوں کا انداز بدل چکا تھا۔۔۔چہرے پر اس وقت شرمگیں مسکان اور بہت خوبصورت رنگ ان ٹھہرے تھے۔۔

برخہ واپس پلٹ رہی تھی جب زرغونہ کو وہاں کھڑا دیکھ اس کی رنگت مزید زرد ہوئی تھی۔۔

اب تک اس نے زرغونہ کے سامنے نجانے کتنی باتیں کی تھیں روخان کے حوالے سے۔۔۔جنہیں ایک جھٹکے میں وہ جھوٹا ثابت کرتا زرغونہ کے سامنے ہر بار خلاصہ کر گیا تھا۔۔

زرغونہ کو اس وقت برخہ کی صورت دیکھ کر مزا بہت آیا تھا۔۔۔

جیسے اس کی ماں اور اس نے۔۔ان بہنوں اور ان کی ماں سے ان کے باپ کو بدظن اور بدگمان کر کے ان سے دور کیا تھا۔

ویسا ہی وہ روخان کے معاملے میں بھی اس کے ساتھ کرنا چاہتی تھی۔۔۔

مگر اس بار جو منہ توڑ جواب ملا تھا اسے۔۔۔۔زرغونہ کو اندر تک ٹھنڈ پڑ گئی تھی۔۔۔

"شاید تم سے غلطی ہو گئی۔۔۔ہر مرد زمان یوسفزئی جیسا نہیں ہوتا میری بہن۔۔۔۔

یہ روخان ہے۔۔میرا شوہر۔۔۔نہ پہلے کبھی تمہارا تھا۔۔نہ کبھی مل پائے گا۔۔۔

وہ صرف میرا ہے۔۔۔"

زرغونہ نے اس کی جانب مسکراہٹ اچھالتے کہا تھا۔۔۔اور اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

اسے مورے نے ابھی کچھ دیر پہلے بتایا تھا کہ صبح وجاہت اور کزئی آیا تھا خان بابا کے پاس۔۔۔

اس نے اپنی غلطی کا اقرار کیا تھا کہ اس نے زرغونہ پر جھوٹا الزام لگایا تھا۔۔۔وہ لڑکی پاکباز تھی۔۔۔

اسے اچھی لگی تھی وہ۔۔۔سیدھی طرح سے رشتہ بھیجتا تو قبول نہیں ہونا تھا۔۔

اس نے یہ پلاننگ کی تھی۔۔۔جو پوری طرح سے الٹ گئی تھی۔۔۔

اور اس کی سزا روخان نے اس کے خاندان کا سارا کاروبار تباہ کر کے دی تھی۔۔۔

وہ روخان کے قہر سے تنگ آ کر خان بابا کے سامنے پیش ہوا تھا کہ روخان کو روکا جائے۔۔۔

اس شخص نے نہ صرف اس پر یقین کیا تھا۔۔۔ بلکہ اس کو سب کے سامنے سرخرو بھی کر دیا تھا۔۔۔

زرغونہ کی شرمندگی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔ وہ اس کے لیے کیا کچھ کر رہا تھا۔۔۔

اور وہ زرا سی بات پر اسے اتنا کچھ سا گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بھابھی یہ۔۔۔یہ لڑکی زرغونہ ہی ہے نا۔۔۔؟؟"

شازمینہ بیگم نے ترچھی نگاہوں سے سامنے سے آتی زرغونہ کو دیکھا تھا۔۔۔

جو وہاں آتے ہی سب کی نگاہوں کا مرکز بن چکی تھی۔۔۔اس نے روخان کی ہدایت کے مطابق بہت ہی سعادت مندی کا مظاہرہ کرتے اس کا دیا لباس پہنا۔۔۔سرخ رنگ کی وہ گولڈن کان سے سجی انتہائی خوبصورت اور بیش قیمت میکسی تھی۔۔جس کے اوپر نیٹ کا کامدار دوپٹہ تھا۔۔

جسے اس نے فولڈ کر کے کندھے پر ڈال رکھا تھا۔۔۔دونوں کانوں میں بھاری جھمکے پہنے، دونوں کلائیوں میں بھری بھری چوڑیاں اور سونے کے زیورات پہنے وہ اپنے لانبے سٹریٹ بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑے وہ بے انتہا حسین لگ رہی تھی۔۔

آج پہلی بار وہ کسی فنکشن میں اس طرح سے تیار ہو کر آئی تھی۔۔

اس کے آگے آج دلہن بھی بہت پھیکی لگ رہی تھی۔۔۔۔گل ورین اسے انتہائی ناگواریت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔

باقی سب اس سے زیادہ ہار سنگھار کیے ہوئے تھیں۔۔۔مگر زرغونہ پر تو آج الگ ہی روپ چڑھا ہوا تھا۔۔۔۔

صباحت نجانے کتنی بار اس کی نظر اتار چکی تھیں۔۔۔

وہ خاجستہ کے ساتھ کھڑی تھی جب بنفشہ نے اسے بتایا تھا کہ خان بی بی بلا رہی ہیں۔۔۔

وہ اس وقت سامنے تخت پر بیٹھی ہوئی تھیں۔۔۔ جہاں ان کے ساتھ ان کی باقی بہو بیٹیاں بیٹھی ہوئی تھیں۔۔۔

آج حیرت انگیز طور پر اس نے اپنی ماں کو بھی وہیں بیٹھے دیکھا تھا۔۔۔ شازمینہ بیگم اتنے وقت سے زمان یوسفزئی کا جھکاؤ صباحت کی طرف ہوتے دیکھا تھا۔۔۔

زمان صاحب کا احساس ہو چکا تھا کہ انہوں نے اب تک کتنی زیادتی کی ہے۔۔۔

صباحت کے باپ نے جس طرح سے ان کے آگے ہاتھ جوڑے تھے۔۔جو اب اپنی بیٹی سے ملنے کے لیے تڑپ رہے تھے۔۔

تو زمان یوسفزئی کو بھی احساس ہو چکا تھا کہ اپنی بیٹیوں کے ساتھ انہوں نے بھی کچھ ایسا ہی کیا ہے۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ اللہ نے ان کے دل میں رحم ڈال دیا تھا۔۔

انہوں نے صباحت سے معافی مانگی تھی اور اس اعلیٰ ظرف عورت نے انہیں معاف بھی کر دیا تھا۔۔

مگر جو انہوں نے اپنی بیٹیوں کے ساتھ کیا تھا وہ اس کے لیے خود کو معاف نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

اور نہ ہی ان کی بیٹیاں انہیں معاف کرنے کو تیار تھیں۔۔۔

زرغونہ تو ان کی صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔ان کے اندر ہمت بھی نہیں تھی کہ وہ اس سے معافی مانگ سکتے۔۔۔ کبھی باپ کی طرح شفقت بھرا ہاتھ اس کے سر پر رکھا ہی نہیں تھا۔۔۔

باپ بنا بھی تھا تو صرف اسے ذلیل کرنے کی خاطر۔۔۔

انہیں اپنی سب زیادتیاں یاد تھیں۔۔۔جو ہر گزرتے پل کے ساتھ ان کے دل کے بوجھ کو بڑھا رہی تھیں۔۔۔

زرغونہ کو بس اس بات کی خوشی تھی کہ اس عمر میں آکر شوہر کی محبت اور توجہ ملنے پر بھی اس کی ماں اپنے سارے غم بھول چکی تھیں۔۔۔وہ اب مسکراتی نظر آتی تھیں۔۔۔۔

انہیں مسکراتے دیکھ زرغونہ کے دل میں بھی سکون اتر جاتا تھا۔۔۔

"جی خان بی بی آپ نے بلایا مجھے۔۔۔"

زرغونہ خان بی بی کے پاس آئی تھی۔۔۔۔

"یہاں بیٹھو میرے پاس۔۔۔"

انہوں نے اسے تھام کر اپنے قریب بیٹھایا تھا۔۔

ان کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔اتنی محبت سے انہوں نے آج سے پہلے کبھی اسے نہیں بلایا تھا۔۔۔

ان کا یہ انداز دیکھ جہاں زرغونہ حیران تھی وہیں حاسدین کے چہروں کی رنگت بدلی تھی۔۔۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔اللہ نظر بد سے بچائے۔۔۔سدا سہاگن رہو۔۔۔جلد گود ہری ہو تمہاری۔۔۔"

خان بی بی نے اس کے اوپر سے ہزار ہزار کے بہت سارے نوٹ وارتے اس کی نظر اتاری تھی۔۔۔

بہت محبت سے اس کا ماتھا چومتیں وہ زرغونہ کی آنکھوں میں نمی اور لبوں پر شرمگیں مسکراہٹ بکھیر گئی تھیں۔۔۔

"شکریہ خان بی بی۔۔۔"

جب انہوں نے پچھلی ساری باتیں بھلا کر اس سے محبت جتانے میں پہل کی تو اتنی کم ظرف تو وہ بھی نہیں تھی کہ اپنے دل میں بغض رکھتی۔۔۔۔

وہ روخان کی خاطر اتنا بڑا دل کر سکتی تھیں تو اس نے بھی سب بھلاتے ان کا ہاتھ پکڑتے اسے عقیدت بھرے انداز میں چوم لیا

تھا۔۔۔یہ منظر وہاں کچھ ہستیوں نے انتہائی ناگواریت سے دیکھا تھا۔۔۔۔

مگر اندر ہی اندر جلنے کڑھنے کے سوا کچھ نہیں کر پائی تھیں۔۔۔

برخہ تو وہاں الگ تھلگ سی بیٹھی اپنے ہی سوگ میں مبتلا تھی۔۔۔

روخان پہلے بھی بہت بار اسے جھڑک چکا تھا۔۔۔مگر آج جس طرح سے اس کے زرغونہ سے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا اور سونے پر سہاگا وہ سن بھی چکی تھی۔۔اس بات نے برخہ کو پوری طرح سے ناامید کر دیا تھا۔۔

"روخان ابھی تک نہیں آئے۔۔۔"

زرغونہ یہ سوال نازو سے نجانے کتنی بار پوچھ چکی تھی۔۔۔مردوں کی سائیڈ پر بھی محفل جاری تھی۔۔

مگر روخان نہیں آیا تھا۔۔۔

یہ خبر تو شام میں ہی ان کو مل چکی تھی کہ روخان بہت غصے میں تھا ان کی جھڑپ بھی ہوئی تھی۔۔۔

شاید اسی وجہ سے وہ دراب کی شادی میں شرکت کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔

زرغونہ کو اب اس پر غصہ آنے لگا تھا۔۔۔جب حویلی میں ہونا ہی نہیں تھا تو اسے تیار ہونے کو کیوں کہا تھا۔۔۔

وہاں آئی ساری مہمان خواتین اور شیریں پھوپھو وغیرہ اس کی نجانے کتنی بار تعریف کر چکی تھیں۔۔۔وہ جانتی تھی وہ پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

مگر اب اسے اپنی یہ ساری تیاری بیکار لگ رہی تھی۔۔۔

"بی بی جی روخان سائیں آ چکے ہیں۔۔۔خان بابا کے کمرے میں ہیں۔۔۔"

نازو کی بتانے پر زرعونہ تیزی سے اندر ہی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہ کوریڈور سے گزرتی خان بابا کے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

دن میں جس طرح اس کا جنونی انداز دیکھا تھا۔۔۔

وہ سوچتے دھڑکنیں معمول سے ہٹ گئی تھیں۔۔۔ مگر اس شخص کی قربت میں رہنا اب اچھا لگتا تھا۔۔۔ ہر وقت اسے اپنے آس پاس دیکھنے کی خواہش رہتی تھی۔۔۔

وہ آگے بڑھتی اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی جب اچانک سے کسی نے اس کی کمر میں بازو حمائل کیا تھا اور اسے ٹیرس کی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

زرغونہ کے لبوں سے خوف کے مارے چیخ بر آمد ہوئی تھی جسے مقابل اپنے لبوں میں قید کر گیا تھا۔۔۔

زرغونہ جو پہلے سہم گئی تھی۔۔۔مگر اس جانے پہچانے لمس اور حواسوں پر چھاتی سحر انگیز مہک نے اس شخص کی موجودگی کا احساس دلا دیا تھا۔۔۔

"آپ کے چہرے پر یہ خوف اچھا نہیں لگتا۔۔۔میری شیرنی دھاڑتی ہوئی ہی ابھی لگتی ہے۔۔۔میرے علاوہ آپ کے قریب کوئی نہیں آسکتا۔۔۔۔"

اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں گھولتا وہ بوجھل سرگوشی کرتا اس کے لرزتے وجود کی کپکپاہٹ میں اضافہ کر گیا تھا۔۔۔

اعصاب پر چھایا اضطراب اس لڑکی کو محسوس کرتے اب بالکل ختم ہو چکا تھا۔۔۔

کچھ لمحوں بعد اسے آزاد کرتے روخان نے بھرپور نگاہوں سے اس کے دلفریب سراپے کا جائزہ لیا تھا۔۔۔

وہ اس کی سادگی پر مر مٹا تھا۔۔اس قیامت خیزی پر کیسے اپنی خواسوں پر قابو رکھ پاتا۔۔۔

"ماشاءاللہ۔۔۔"

اس کی پیشانی پر لب رکھتے وہ صرف اتنا ہی بولا تھا۔۔۔جبکہ زرغونہ اپنی دھڑکنوں کا شمار لگاتی اس کے حصار میں کھڑی اس کی سیاہ

نگاہوں میں اپنا عکس دیکھتی جیسے اس لمحے اپنا سب کچھ ان مقناطیسی نگاہوں میں ہار بیٹھی تھی۔۔۔

بنا کچھ بولے بھی وہ آنکھیں بہت کچھ کہہ گئی تھیں۔۔

زرغونہ ان آنکھوں کا اقرار برداشت نہین کر پا رہی تھی۔۔۔

لبوں سے ہوتے اقرار کا سوچ کر ہی اس کی سانسیں اٹکنے لگی تھیں۔۔۔

"آپ کو کہیں لے کر جانا ہے۔۔۔ آئیں گی میرے ساتھ۔۔۔۔"

روخان نے اپنی شال اتار کر اس کے حسین سراپے کی گرد لپیٹ دی تھی۔۔۔

جیسے وہ چاہتا ہو اس حسین مورتی کو اس کے علاوہ کوئی نہ دیکھے۔۔۔

زرغونہ اس کی چادر کو اپنے گرد لپیٹتی بنا کہے ہی اس کی بات سمجھ گئی تھی۔۔۔

روخان کو اس لڑکی کا یہ سعادت مندانہ انداز مزید گھائل کر رہا تھا۔۔۔

وہ اس کے لمس پر جس طرح سے چھوئی موئی بن جاتی تھی۔۔۔

روخان کو محسوس ہو رہا تھا وہ بہت جلد اس لڑکی کے عشق میں مبتلا ہونے والا تھا۔۔۔

اس کی دیوانگی زرغونہ یوسفزئی کے لیے ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھتی ہی جارہی تھی۔۔

وہ اسے اپنے ساتھ لیے گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

زرغونہ نے اس سے نہیں پوچھا تھا کہ وہ کہاں جارہے ہیں۔۔۔اسے تو بس اس شخص کی سنگت بہت اچھی لگ رہی تھی۔۔۔

روخان کا ایک ہاتھ اسٹیرنگ پر تھا۔۔۔جبکہ دوسرے ہاتھ میں اس کا نازک ہاتھ قید کیے وہ اس کی مخروطی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسا گیا تھا۔۔

زرغونہ کی سانسیں منتشر ہو چکی تھیں۔۔۔دھڑکنوں کے شور کے آگے اسے کچھ سنائی ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔۔"

زرغونہ نے دھیرے سے وہ بات کہہ دی تھی۔۔۔جو وہ کافی دیر سے کہنا چاہ رہی تھی۔۔

"کس لیے۔۔؟؟"

روخان نے اس کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔

اس کی جذبات سے بوجھل لو دیتی نگاہوں کو اپنے چہرے کی جانب اٹھتے دیکھ زرغونہ کی پلکیں لرز اٹھی تھیں۔۔

"صبح جو کچھ بولا میں نے اس کے لیے۔۔۔میں شرمندہ ہوں۔۔۔"

نگاہیں جھکائے بولتی وہ اس لمحے روخان کو اپنے دل کے بہت قریب معلوم ہوئی تھی۔۔۔

"مجھے سن کر اچھا لگا کہ آپ کو میری بے سکونی کا اندازہ ہے۔۔"

روخان گاڑی کی رفتار سلو کرتا اس کے گال پر اپنے لب رکھتا زومعنیت سے بولا تھا۔۔۔

کبھی ہی دیر بعد ان کی گاڑی ایک گھر کے گیٹ پر آن رکی تھی۔۔۔

یہ گھر گاؤں کے دوسرے حصے پر واقع تھا۔۔۔جس کی وجہ سے انہیں یہاں تک آنے میں بہت وقت لگا تھا۔۔۔

رات ہو چکی تھی۔۔۔گھر روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔۔۔

روخان کی گاڑی دیکھتے ہی گیٹ کھول دیا گیا تھا۔۔۔وہ گاڑی اندر کی جانب بڑھاتا پورچ میں پارک کر گیا تھا۔۔

ایسے لگ رہا تھا یہ اس کا اپنا گھر ہو۔۔۔۔

روخان کی سائیڈ کا دروازہ گارڈ نے کھولا تھا۔۔۔جبکہ وہ اس کی سائیڈ پر آتا اسے باہر آنے میں مدد دینے لگا تھا۔۔۔

جو میکسی کے اوپر اس کی شال اوڑھے ہوئے کافی بوجھ سہے ہوئے تھی۔۔۔

روخان اس کا بہت خیال کر رہا تھا۔۔۔ مگر اس کے چہرے پر تھکن کے آثار نہیں تھے۔۔۔

جو شخص اسے پہلے سب سے برا لگتا تھا۔۔۔

اب تو اس کا احساس بھی بہت دلفریب اور پیارا لگ رہا تھا۔۔

"اسلام و علیکم بھابھی۔۔"

ہاشم جو کب سے ان کا ہی منتظر تھا۔۔۔ اس نے قریب آتے بہت ہی عقیدت بڑھے انداز میں سلام کیا تھا۔۔۔

"و علیکم السلام۔۔۔"

روخان کے ساتھ کھڑے اس نے جواب دیا تھا۔۔۔

"میرا نام ہاشم ہے۔۔۔روخان کا اکلوتا دوست۔۔۔ نجانے کب سے اس کی منتیں کر رہا ہوں کہ شادی کی دعوت کھانے آجاؤ۔۔یہ مان ہی نہیں رہا تھا۔۔"

ہاشم کی بات پر زرغونہ دھیرے سے مسکرائی تھی۔۔۔وہ کی کہتی اس بات پر۔۔

اسے تو اس شخص کے بارے میں زیادہ کچھ پتا ہی نہیں تھا۔۔۔بس ہمیشہ اس سے لڑنے کو تیار رہتی تھی۔۔۔

"آپ تو بہت اچھی ہیں۔۔۔میرے یار کو اتنا ڈرا کر کیوں رکھا ہوا ہے آپ نے۔۔۔"

ہاشم مسلسل بولے جا رہا تھا۔۔۔اس کی اس غیر متوقع بات پر جہاں روخان نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔وہیں زرغونہ کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"بکواس بند کرو اپنی۔۔۔آئیں اندر چلتے ہیں۔۔۔'

روخان کے کہنے پر وہ بنا کچھ بولے اس کی معیت میں اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

مگر جیسے ہی اس نے ڈرائینگ روم میں قدم رکھا سامنے کا منظر دیکھ وہ اپنی جگہ پتھر کی ہوئی تھی۔۔۔

اس کا سر گھوم گیا تھا۔۔۔ گرنے کے خوف سے اس کے روخان کا بازو مضبوطی سے اپنی گرفت میں جکڑ لیا تھا۔۔۔

روخان پہلے سے ہی اس ری ایکشن کی توقع رکھتا تھا اسی خاطر اس کے نازک وجود کے گرد اپنے مضبوط بازو کا حصار باندھ گیا تھا۔۔۔

"زرمینے۔۔۔۔ گل آپا۔۔۔۔"

زرغونہ کے لب پھڑ پھڑا کر رہ گئے تھے۔۔۔۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی بہنوں کو ہنستے مسکراتے دیکھ پا رہی تھی۔۔۔

وہ دونوں جو وہاں پہلے سے موجود شدت سے اس کی منتظر ایکسائٹمنٹ سے مسکرا رہی تھیں۔۔۔

اپنی جگہ سے اٹھتے اس کے قریب آئی تھیں۔۔۔

"روخان لالہ آپ کچھ دیر کے لیے اپنی بیگم کو ہمارے حوالے کر دیں۔۔۔"

زر مینے نے زر غونہ کا ٹھنڈا پڑتا ہاتھ اپنی گرفت میں تھامتے کہا تھا۔۔

"میری بیگم کا خیال رکھیئے گا۔۔۔"

روخان زر غونہ کی فق پڑتی رنگت کو تشویش بھری نگاہوں سے دیکھتا ان بہنوں کو ملنے کا موقع دیتا ہاشم کے ساتھ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

جبکہ زرغونہ باری باری ان دونوں سے ملتی خوشی کے عالم میں رودی تھی۔۔

ان دونوں کے چہروں پر بکھری بہاریں بتا رہی تھیں کہ وہ اپنی لائف میں کتنی خوش تھیں۔۔

"تت تم تو ونی نہیں ہوئی۔۔۔پھر یہ سب کیسے۔۔۔۔؟؟"

زرغونہ نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔۔اتنے وقت بعد وہ ماہ گل سے مل رہی تھی۔۔۔

اسے ابھی تک یقین نہیں ہو رہا تھا۔۔

اس کی خوشی اس کے ہر انداز سے چھلک رہی تھی۔۔۔ مگر وہ حقیقت بھی جاننا چاہتی تھی۔۔۔ کہ جیسا سب نظر آرہا تھا۔۔۔ ویسا تھا بھی یا نہیں۔۔۔

"یہ سب روخان لالہ کی وجہ سے ہوا زرغونہ۔۔۔ وہ بہت اچھے ہیں۔۔۔ جیسا تم انہیں سمجھتی تھی ویسا نہیں ہے۔۔۔"

اس کا دوسرا ہاتھ اب زرمینے کے ہاتھ میں تھا۔

"کک کیا مطلب۔۔۔؟؟"

زرغونہ کی آواز بہت مشکل سے نکلی تھی۔۔۔

"اس دن مجھے ونی کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔۔۔مورے کی طرح میرے لیے میرے لیے وہ زندگی عذاب نہیں بنی زرغونہ۔۔۔ کیوں کہ میرے سر پر روخان لالہ کا ہاتھ تھا۔۔۔فریدون نے جس شخص کا قتل کیا تھا وہ روخان لالہ کے دوست ہاشم کا کزن تھا۔۔۔ہم یہی سمجھ رہے تھے کہ ہماری خاطر کوئی نہیں لڑا۔۔۔مگر ایسا نہیں تھا۔۔۔روخان لالہ نے مجھے ونی سے بچانے کی بہت کوشش کی لیکن فرمان پھوپھا اور جبینہ پھوپو کا کہنا تھا اگر ان کے بیٹے کو کچھ ہوا تو وہ بھی اپنے آپ کو ختم کر دیں گے۔۔۔

اس مقام پر خان بابا انصاف نہیں کر سکے۔۔۔انہوں نے بابا سائیں سے میرے بارے میں پوچھا تو بابا سائیں کے لیے تو ویسے ہی ہم بیٹیاں بوجھ کی طرح تھیں۔۔۔انہوں نے ہاں کر دی۔۔۔جب میرا باپ راضی ہو گیا مجھے ونی میں دینے کے لیے تو روخان لالہ کتنا لڑ پاتے۔۔۔خان بابا فریدون کو بچانا چاہتے تھے اور فریدون کو بچانے کا یہی راستہ تھا۔۔۔۔

خان بابا روخان لالہ کی بات سنتے تھے۔۔۔وہ اگر راضی کرنا چاہتے تو کر سکتے۔۔مگر اس ونی سے بچا کر بھی میری زندگی عذاب کا شکار ہی ہونی تھی فریدون جیسے انسان کے نام لگ کر۔۔۔جس کی نیت تم پر

خراب تھی۔۔اور یہ بات بھی کسی سے چھپی نہیں ہے کہ جبینہ پھوپو ہم سے کتنی نفرت کرتی ہیں۔۔۔

روخان لالہ نے وہاں صرف میری بھلائی اور خوشی دیکھی اور اپنے دوست ہاشم کو۔۔۔جو ایک بہت بہترین انسان ہے۔۔۔

اسے وہ نکاح کرنے پر راضی کیا۔۔میں ونی تو ہوئی مگر ایک بہت اچھے انسان کے نام۔۔۔ہاشم بہت اچھے ہیں زرغونہ۔۔۔۔مجھے بہت محبت اور عزت دی۔۔۔مجھے الگ گھر میں رکھا تاکہ مجھے وہاں کسی کی کوئی کڑوی بات نہ سننی پڑے۔۔۔مگر ان کے گھر والے بھی بہت

اچھے ہیں۔۔انہوں نے بھی مجھے قبول کر لیا۔۔۔میں ایک بہترین زندگی گزار رہی ہوں زرغونہ جو ہر لڑکی کا خواب ہوتی ہے۔۔۔ جو حویلی میں رہ کر کبھی نہ مل پاتی مجھے۔۔۔

مجھے یہ سب کسی معجزے سے کم نہیں لگتا۔۔۔ایسے لگتا ہے میں جہنم سے نکل کر جنت میں آگئی ہوں۔۔۔زندگی اتنی حسین بھی ہو سکتی ہے۔۔۔یہاں آکر پتا چلا۔۔۔اور یہ سب کچھ روخان لالہ کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔۔۔ساری زندگی کے لیے اپنا مقروض بنالیا ہے مجھے انہوں نے۔۔"

زر مینے کی بات سنتے زر غونہ کتنے ہی لمحے کچھ بولنے کے قابل نہیں رہی تھی۔۔۔وہ اسے کتنا غلط سمجھ رہی تھی اور وہ کتنا بہترین انسان نکلا تھا۔۔۔۔

زر غونہ کو اس دن اسے کہا اپنا ایک ایک لفظ یاد آیا تھا۔۔۔

کتنی بد دعائیں دی تھیں اس نے اسے۔۔۔اور وہ خاموشی سے سننے کے ساتھ ساتھ اس کی بہن کے لیے اتنا بہترین فیصلہ کر گیا تھا۔۔۔۔

"اس نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔؟؟"

کافی دیر بعد زر غونہ بولنے کے قابل ہوئی تھی۔۔۔

"تم سیدھے منہ بات نہیں کرتی تھیں ان سے۔۔اگر تمہیں بتاتے تو تم یقین کر لیتی۔۔۔"

زرمینے کی بات پر اس کے دل میں درد کا احساس بڑھ گیا تھا۔۔

وہ کس کس بات کی معافی مانگتی اس شخص سے۔۔۔

"مورے کو تو بتا سکتا تھا ناوہ۔۔۔"

ابھی بھی شکوہ تھا اس سے۔۔

"مورے جانتی ہیں۔۔۔روخان لالہ کے ساتھ دوبار مجھ سے ملنے بھی آچکی ہیں۔۔۔"

زرمینے نے اب کی بار یہ بات ڈرتے ڈرتے بتائی تھی۔۔۔جس پر زرغونہ کی رنگت سرخی ہوئی تھی۔۔۔

"مورے نے بھی نہیں بتایا مجھے۔۔۔"

زرغونہ صدمے کے زیر اثر تھی۔۔۔اسے اب سمجھ آئی تھی وہ اچانک سے اتنی مطمئین کیسے ہو گئی تھی۔۔۔

"آپا آپ۔۔۔آپ کی شادی تو ہمارے دشمن خاندان میں ہوئی۔۔۔ان کا آپ کے ساتھ کیسا سلوک رہا۔۔۔"

زرغونہ کی بات پر ماہ گل نے گہرا سانس خارج کیا تھا۔۔۔

اب اس کی باری تھی اپنی چھوٹی بہن کے سر پر بم پھوڑنے کی۔۔

زر مینے کے لبوں پر بھی مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"تم ہنس کیوں رہی ہو۔۔۔؟؟"

زر غونہ نے اسے گھورا تھا۔۔

"زر غونہ میں ساحل خان سے محبت کرتی تھی۔۔۔میں اپنی دوست سے ملنے کے بہانے ملازمہ کے ساتھ۔۔میں نے یہ بات مورے کو بھی نہیں بتائی تھی۔۔۔ساحل خان ہمارے دشمنوں کے قبیلے سے تھا۔۔مجھے پہلے نہیں پتا تھا۔۔۔

جب پتا چلا تو اس سے ہر تعلق ختم کر دیا۔۔۔مگر ہم دونوں کے دل محبت میں بہت آگے نکل گئے تھے۔۔۔میں حویلی میں ذلالت بھری

زندگی گزار رہی تھی۔۔۔ نہیں چاہتی تھی ساری زندگی مورے کی طرح اپنے شوہر کی گالیاں سنوں اور ملازموں کی طرح ہر وقت ان لوگوں کی خدمت کروں۔۔جو ہمیں انسان بھی نہیں سمجھتے تھے۔۔۔

ساحل کے دوبارہ مجھ سے رابطہ کیا وہ میرے حالات سے واقف تھا۔۔۔وہ جانتا تھا میری زندگی کتنی تکلیف دہ تھی۔۔۔

وہ مجھے وہاں سے نکلنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر میں ڈرتی تھی کہ میرے بعد تم سب کی زندگی اجیرن کر دی جائے گی۔۔۔میں نے ساحل کو منع کر دیا تھا کہ میں ایسا کچھ نہیں کروں گی۔۔۔۔

جب انہیں دونوں خان بابا کے خاص آدمی نے ہمیں دیکھ لیا اور ہماری مخبری کر دی۔۔۔خان بابا نے ساحل پر حملہ کروا دیا تھا۔۔۔ اور مجھے بھی تہہ خانے میں بند کروا دیا۔۔۔ساحل نے ہوش میں آتے ہی اپنے باپ کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے کہ وہ کسی بھی طرح سے مجھے وہاں سے نکال دیں ورنہ مجھے مار دیا جائے گا۔۔

خان بابا نے روخان لالہ کو مجھے مروانے کا حکم دے دیا تھا۔۔۔ مگر روخان لالہ نے ایسا نہیں کیا۔۔۔

انہوں نے میری حفاظت کی۔۔۔اور ساحل خان کے والد کے احتجاج اٹھانے پر کہ ان کے بیٹے پر حملہ کیا گیا ہے۔۔۔اب وہ بھی

جوابی کارروائی کریں۔۔۔ان کا مطالبہ تھا کہ یا تو ہمیں آپ اپنی بیٹی دے دیں۔۔۔دشمنی یہی رک جائے گی۔۔

یا پھر وہ جس جنگ کا آغاز کریں گے اس میں سب ختم ہو جائے گا۔۔۔اس وقت خان بابا کو روخان لالہ نے میرے زندہ ہونے کا بتاتے انہیں ساحل کے فادر کا مطالبہ ماننے کا مشورہ دیا تھا۔۔

میرے باپ کو تو مجھے مارنے کے حکم پر بھی کوئی اعتراض نہیں تھا اور نہ ہی دشمنوں کو سونپنے پر۔۔۔

روخان لالہ ساحل سے اسی دوران مل آئے تھے۔۔۔اپنی تسلی کر کے ہی انہوں نے میرا نکاح ساحل سے ہونے دیا تھا۔۔اور مجھے

اس گھر سے رخصت کر دیا گیا تھا۔۔۔ساحل کی محبت سچی تھی۔۔۔

میں ان کے ساتھ بہت خوش ہوں۔۔۔میرا ایک بہت پیارا بیٹا بھی

ہے۔۔۔"

ماہ گل کی بات پر زرغونہ کو سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ اب اس شخص کا

سامنا کیسے کرے گی۔۔۔کیا کیا بکواس کی تھی۔۔

کتنا برا سلوک کیا تھا۔۔۔اسے ملازم اور نجانے کیا کیا حقارت بھرے

الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔

"مجھے پہلے بتا دیتی آپ لوگ۔۔۔کیا کچھ بولا ہے میں نے

اسے۔۔۔"

زرغونہ نے ان دونوں کو گھورتے شرمندگی سے کہا تھا۔۔

"ایک منٹ یہ تم کیا ہوتا ہے۔۔۔شوہر کو عزت سے پکارتے ہیں زرغونہ اور عزت دیتے بھی ہیں۔۔۔تم ابھی بھی بچی ہی ہو۔۔۔مورے کچھ نہیں کہتی تمہیں۔۔۔"

ماہ گل کو اس کا بار بار روخان کو اس طرح سے پکارنا اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔جس وجہ سے وہ اسے ٹوک گئی تھی۔۔

جبکہ زرغونہ انہیں کیا بتاتی وہ اب تک کیا کیا بول چکی تھی۔۔۔

زرمینے تو بہت حد تک جانتی بھی تھی۔۔۔

"تمہاری اب تک صلح نہیں ہوئی روخان بھائی سے۔۔۔"

زر مینے کے پوچھنے پر اس کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"تم بات ہی مت کرو۔۔۔"

اس کے اندر اس وقت عجیب ہی جنگ چھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"کیا انہوں نے ابھی تک تمہیں نہیں بتایا کہ وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔۔۔؟؟"

زر مینے کی ایکسائٹمنٹ کا الگ ہی لیول تھا۔۔

پہلے بمشکل ایک دو جملے بول دینے والی اب چپ ہی نہیں کر رہی تھی۔۔۔اس کو دیکھ کر ہاشم کی صحبت کا واضح اثر نظر آ رہا تھا۔۔

جبکہ اس کی بات سنتے زر غونہ کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔

"تمہیں کیسے پتا۔۔۔؟؟"

زرغونہ کو حیرت ہوئی تھی۔۔۔

"ہاشم نے بتایا۔۔۔ابھی سے نہیں بہت پہلے سے محبت کرتے ہیں وہ تم سے۔۔۔تم جس طرح حویلی میں ہر ایک سے پنگے لیتی رہتی تھی۔۔اب تک خان بابا تمہارے خلاف کوئی سنگین فیصلہ لے چکے ہوتے۔۔

روخان لالہ نے ہی تمہیں بچا کر رکھا۔۔۔تمہیں یونیورسٹی جانے کی اجازت بھی انہوں نے ہی دلوائی۔۔"

زرمینے ابھی اور بھی بہت کچھ بول رہی تھی۔۔جب ہاشم کے دروازے پر آکر ناک کرنے پر وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی تھیں۔۔۔

"بیگم بہت بھوک لگی ہے۔۔۔ساحل بھی آچکا ہے۔۔۔کھانا لگوا دو۔۔"

ہاشم نے مسکرا کر زرغونہ کو دیکھتے بہت محبت سے بیوی کو پکارا تھا۔۔

جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتے اٹھ گئی تھی۔۔

ہاشم اس کی سنجیدہ تاثرات دیکھ خاموشی سے واپس پلٹ گیا تھا۔۔۔

"اندر کے حالات بہت گرم ہیں۔۔۔تمہاری آج بھی خیر نہیں ہے بیٹا جی۔۔۔"

ہاشم نے باہر آکر بتایا تھا۔۔۔جبکہ روخان کی بے تابی بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہ اندازہ نہیں لگا پا رہا تھا کہ اس لڑکی کا اس پر کتنا شدید ری ایکشن آنے والا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد کھانا لگ جانے پر وہ تینوں اپنی اپنی نشست سنبھالتے ان کا انتظار کرنے لگے تھے۔۔۔زرغونہ سب سے آخر میں اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

ساحل کو سلام کرنے کے بعد وہ خاموشی سے ماہ گل کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔

اس نے روخان کی جانب دیکھا بھی نہیں تھا۔۔۔

اس کا یہ انداز روخان کو بے چین کر رہا تھا۔۔۔ اس سے کوئی بات کرتا تو وہ جواب دے دیتی مگر زیادہ وقت اس کا سر جھکا ہی رہا تھا۔۔۔

وہ اپنی بہنوں کے لیے بہت خوش تھی۔۔۔روخان کے لیے اس کے دل میں محبت کا احساس کئی گنا بڑھ گیا تھا۔۔۔

مگر وہ شرمندہ تھی بہت زیادہ۔۔۔

وہ کیا کرتی اس نے جو دیکھا تھا ویسا ہی ری ایکشن دینا تھا۔۔۔ مگر روخان کے معاملے میں وہ کچھ زیادہ ہی زیادتی کر گئی تھی۔۔

کھانے کے بعد روخان اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔"

اس نے اس کے چہرے کو فکر مندی سے تکتے پوچھا تھا۔۔۔

"مجھے حویلی واپس جانا ہے۔۔۔"

بنا اس کی جانب دیکھے جواب دیا گیا تھا۔۔۔

روخان کچھ ہی دیر میں سب سے اجازت لیتا اسے لیے وہاں سے نکل آیا تھا۔۔۔

زرمینے اور ماہ گل سے ملتے زرغونہ کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔

مگر اس کی جانب بڑھتے وہ مسکراہٹ مکمل طور پر سمٹ گئی تھی۔۔

پورا راستہ اس نے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

حویلی میں آتے وہ سیدھی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

ان دونوں کو فنکشن سے غائب دیکھ اور ایک ساتھ آتے دیکھ سب

نے ہی اندازہ لگانا چاہا تھا کہ وہ کہاں سے آرہے ہیں۔۔۔

مگر ان کی چہروں سے کچھ بھی اخذ نہیں کر پائے تھے۔۔۔

"زرغونہ۔۔۔۔ آپ ناراض ہیں مجھ سے۔۔۔۔"

روخان اس کے پیچھے کمرے میں آتا فکر مندی سے بولا تھا۔۔وہ چاہتا تھا زرغونہ جو بھی فیل کر رہی تھی اسے کہہ دے۔۔

"اگر مجھ پر غصہ آرہا ہے تو آپ نکال سکتی ہیں۔۔جو بھی ہے پلیز بولیں تو سہی۔۔۔۔"

روخان نے اسکا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے محبت سے کہا تھا۔۔۔

جس پر وہ اس کے سینے سے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔۔

"زرغونہ۔۔۔۔"

روخان نے اس کے گرد اپنی بانہوں کا مضبوط حصار قائم کرتے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا۔۔۔

"میں بہت بری ہوں۔۔۔ تم بہت اچھے ہو۔۔۔ تمہیں کسی اچھی لڑکی سے شادی کرنی چاہیے تھی۔۔۔"

وہ رونے کے ساتھ ساتھ اس سے شکوہ کرتے بولی تھی۔۔۔

اسے روتے دیکھ بے چین ہوتا روخان اس کی بات پر مسکرا دیا تھا۔۔۔

"میرے لیے اس دنیا کی سب سے پیاری لڑکی آپ ہیں۔۔۔ آپ سے ہی شادی کرنی تھی۔۔۔"

روخان نے اسے رونے دیا تھا۔۔اس کو ایسے ہی اپنی مضبوط بانہوں میں قید کیے کھڑا وہ اس کو اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے بولتا اس کی پیشانی پر لب رکھ گیا تھا۔۔۔

"جھوٹ مت بولو۔۔۔تم نے اپنی مرضی سے شادی نہیں کی۔۔۔ مجھے زبردستی تھوپا گیا ہے تم پر۔۔۔ورنہ تم مجھ جیسی بدتمیز لڑکی سے شادی نہ کرتے۔۔۔"

روتے ہوئے سسکی بھری تھی۔۔۔جیسے اس بات پر تکلیف محسوس ہوئی تھی۔۔

"یہ آپ کو لگتا ہے۔۔۔ حقیقت اس سے مختلف ہے۔۔۔ آپ کو اندازہ بھی نہیں ہے۔۔۔ آپ کو حاصل کرنے کی خاطر کتنی جنگیں لڑی ہیں میں نے۔۔۔"

اس کے کندھے پر لب رکھتا وہ بھاری بوجھل سرگوشی کرتا زرغونہ کی سانسیں تیز کر گیا تھا۔۔

اس نئے انکشاف پر زرغونہ نے اس کے سینے سے سر اٹھاتے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جبکہ روخان تو اس کے آنسوؤں اور مٹے مٹے میک اپ سے دلکشی چھلکاتے حسین نقوش کو تکتا اس پل خود پر اختیار نہیں رکھ پایا تھا۔۔

وہ اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر تا اس کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے دہکا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

اس کا لمس بہت شدت بھرا تھا۔۔۔

زرغونہ کانپ اٹھی تھی۔۔۔مگر آج اس نے زرا سی بھی مزاحمت نہیں کی تھی۔۔۔اس کی شرٹ کو سینے سے جکڑے وہ اس کی شدتیں سہتی اپنی بے حال ہو رہی دھڑکنوں کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

روخان اس کے گداز لمس سے خود کو سیراب کرتا اس کے گرد سے اپنی شال اتار چکا تھا۔۔۔

جو اس نازک وجود کی تھکن کا باعث بن رہی تھی۔۔۔۔

شال کے ہٹتے ہی اس کا حسین سراپا روخان کو مزید بہکا گیا تھا۔۔۔

مگر پہلے وہ اسے اپنا اقرار سونپنا چاہتا تھا۔۔

روخان نے اس کے قیامت خیز سراپے کی رعنائیوں سے نگاہیں چراتے اسے اپنی بانہوں میں اٹھایا تھا اور صوفے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

زرغونہ کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

وہ دھان پان سی لڑکی اس کے مضبوط کسرتی وجود کے حصار میں سما گئی تھی۔۔۔۔زرغونہ کی رنگت بے تحاشا سرخ ہوئی تھی۔۔۔اس کو

پوری طرح سے اپنی آغوش میں لیتا وہ اس کا چہرا اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔

"آپ کو ہمیشہ یہی لگتا رہا میں آپ کا دشمن ہوں۔۔۔ کیونکہ میں زیادہ تر خان بابا کے ساتھ رہا۔۔ جن کا رویہ ہمیشہ آپ کے ساتھ روایتی رہا۔۔۔ میں اس کا قصوروار اب بھی خان بابا کو اتنا نہیں سمجھتا۔۔ جتنے زمان چچا خود ہیں۔۔۔۔ انہوں نے ہمیشہ صباحت چچی اور آپ تینوں کو وہی سمجھا اتنا ہی مقام دیا جو زمان چچا نے ان کے سامنے واضح کیا۔۔

ان تک ہمیشہ سب نے آپ لوگوں کے حوالے سے غلط خبریں ہی پہنچائیں۔۔ وہ اسے ہی مان کر چلے۔۔۔

تمہیں میں نے پہلی بار لان میں اپنی بہنوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا۔۔۔ تم دس سال کی چھوٹی سی گڑیا تھی۔۔

اس دن سے لے کر اب تک ہر پل آپ کے لئے اس دل میں چاہت ہمیشہ بڑھی ہی ہے کم نہیں ہوئی۔۔ آپ کی آنکھوں میں اپنے لیے غصہ دیکھنا بھی اچھا لگتا تھا۔۔۔ میں بظاہر آپ کو اگنور کرتا تھا مگر دل ہی دل میں ہر وقت آپ کو دیکھنے کی تمنا رہتی تھی۔۔۔ آپ کو یونیورسٹی چھوڑنے جانے کی بھی میری ڈیوٹی نہیں تھی۔۔

مگر میں اپنے سارے کام سائیڈ پر کرتے آپ کو لینے اور چھوڑنے جاتا۔۔۔صرف آپ کے دیدار کی خاطر۔۔۔جب کبھی مجھ سے الجھنے پر زمان چچا آپ پر ہاتھ اٹھاتے یا آپ کو ڈانٹتے دل چاہتا تھا۔۔۔ آپ پر اٹھنے والا ہاتھ کاٹ دوں۔۔۔مگر اس وقت صبر کے گھونٹ بھر جاتا کیونکہ آپ پر حق نہیں تھا میرا۔۔۔

خان بابا ہمیشہ مجھ سے کہتے تھے کہ مجھے کیسی لڑکی چاہیے۔۔۔میں جس سے کہوں گا وہ میری شادی کر دیں گے۔۔مگر میں انہیں ٹھیک وقت کا آنے کا کہہ کر ٹال دیتا۔۔۔

میں جانتا تھا آپ مجھ سے کتنی نفرت کرتی ہیں۔۔۔مجھے ناپسند کرتی ہے۔۔۔اپنا نام خود سے جڑنا آپ برداشت نہیں کر پائیں گی۔۔اور میرے بارے میں آپ کے الفاظ سن کر خان بابا کوئی سخت فیصلہ نہ سنا دیں۔۔

دل تو چاہتا تھا ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر آپ کو اپنے نام لگوا لوں۔۔۔مگر یہ بھی سچ ہے کہ دشمنوں کو ان کے گھر میں گھس کر مارنے والا روخان اس چھوٹی سی لڑکی سے ڈرتا تھا۔۔۔

اس کی نفرت سے خوف کھاتا تھا۔۔۔اسے کھونے سے ڈرتا تھا۔۔۔

"

وہ بولنے کے ساتھ ساتھ بار بار اس کے چہرے پر اپنے لبوں کی مہر ثبت کرتا اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔ جبکہ وہ تو اس کے انکشاف پر اپنے دل کو نہیں سنبھال پا رہی تھی۔۔۔

وہ اس سے اتنے عرصے سے اور اتنی شدید محبت کرتا تھا۔۔۔ اور اسے خبر بھی نہیں تھی۔۔۔

"آپ کو لگتا تھا میں یونیورسٹی میں آپ پر نظر رکھتا ہوں کیونکہ مجھے آپ ہر اعتبار نہیں ہے۔۔۔ تو خدا کی قسم ایسا کبھی نہیں تھا۔۔۔ مجھے آپ کی معصومیت، باکرداری اور پاکیزگی پر پورا بھروسہ تھا۔۔۔

میں صرف آپ کو وجاہت اور فریدون جیسے لوگوں سے محفوظ رکھنے کی خاطر ہر وقت اپنے خاص گارڈز کے حصار میں رکھتا تھا۔۔۔

آپ اپنے غیر معمولی حسن کی تباہ کاریوں سے انجان تھیں۔۔۔ مگر میں اس کی حفاظت اس وقت سے کرتا آرہا ہوں جب آپ نے اپنے ہوش بھی نہیں سنبھالے تھے۔۔۔میں جانتا تھا آپ اس سے میرے مزید خلاف ہو رہی تھیں۔۔

میرے لیے نفرت بڑھ رہی تھی۔۔ مگر آپ کی حفاظت کی خاطر مجھے وہ بھی منظور تھا۔۔۔ آپ کی زرا سی تکلیف پر تڑپ اٹھتا تھا۔۔اس

دن جب زرمینے کے نکاح پر آپ کو روتے دیکھا میرا دل پھٹنے کے قریب ہوا تھا۔۔۔

مگر اس وقت میں آپ کو کچھ نہیں بتا سکتا تھا۔۔۔اس کے بعد تو آپ کی نفرت مزید بڑھ گئی۔۔۔

مگر آپ کے وہ الفاظ مجھے آج بھی بے چین کیے ہوئے ہیں۔۔۔ آپ کی دی بد دعائیں میرے دل کو چیر گئی تھیں۔۔۔

"میری بد دعا ہی تمہیں تم بھی پوری زندگی سکون نہیں پاؤ گے۔۔ ہمیشہ تڑپتے رہو گے۔۔ تمہارے دل کی کوئی مراد بر نہیں آئے

گی۔۔تم خان بابا سے بھی زیادہ ظالم اور جابر درندے ہو۔انشاءاللہ بہت جلد تمہیں تمہارے ان ظلموں کا حساب چکانا پڑے گا۔۔۔"

روخان کو آج بھی یہ الفاظ اچھے سے یاد تھے۔۔۔

آپ نے بددعا دی تھی کہ میرے دل کی کوئی مراد بر نہ آئے۔۔۔

میرے دل کی مراد آپ تھیں۔۔۔

اس جملے نے میرے دل میں خنجر پیوست کر دیا تھا۔۔۔

میری اس وقت کی تڑپ کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتی آپ۔۔۔پہلی بار مجھے آپ پر غصہ آیا تھا۔۔۔

دل چاہا تھا آپ کو جھنجھوڑ کر رکھ دوں۔۔۔کیسے کہہ سکتی تھیں آپ اتنی بڑی بات۔۔۔

اس رات جب آپ کی طبیعت خرابی کا مجھے دراب نے فون کر کے بتایا تو میرا غصہ مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔میری زندگی کا وہ پہلا اور آخری لمحہ ایسا تھا۔۔۔جب آپ سے شدید غصہ ہونے کی وجہ سے میں آپ کے پاس نہیں جانا چاہتا۔۔۔مجھے ڈر تھا کہ میں اپنے دل کی تکلیف آپ کے سامنے نہیں کہہ نہ دوں۔۔

اس کے بعد جب آپ کو غصے میں آکر فریدون کی منگ بنایا گیا تو میں خان بابا سے اس فیصلے پر ناراض تھا۔۔۔

مگر جب وہ جانتے ہی نہ تھے میرے دل کی بات تو ان کا قصور بھی نہیں نکلتا تھا۔۔

جبکہ دوسری جانب وجاہت اور کزئی کی حرکتیں مجھے مشکوک کر رہی تھیں۔۔مجھے اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس حد تک چلا جائے گا۔۔۔اگر مجھ پر ہوتا تو میں اسی دن ختم کر دیتا اسے۔۔۔

مگر ایسا کرنے سے جو الزام اس نے آپ پر لگایا تھا۔۔۔وہ کبھی جھوٹا ثابت نہ ہو پاتا۔۔۔یہی وجہ تھی کہ اسے جان سے تو نہیں مارا۔۔۔مگر اسے زندہ رہنے کے قابل بھی نہیں چھوڑا۔۔۔

جو میں چاہتا تھا اس نے وہی کیا۔۔۔ آج آ کر اپنے جرم کا اقرار کر دیا۔۔۔۔

خان بابا اس کے لگائے الزام پر بہت غصہ تھے۔۔۔ آپ کو سزا سنانا چاہتے تھے۔۔۔ فریدون کے ہاتھ سونپ کر اس حویلی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بے دخل کر کے۔۔۔ مگر میں مر کے بھی یہ نہ ہونے دیتا۔۔۔

میں نے اس دن خان بابا کے سامنے اپنے دل کا راز کہہ دیا تھا۔۔۔ وہ باقیوں کے لیے جتنے بھی سخت گیر اور سرد مزاج رکھتے تھے۔۔۔ مگر میرے لیے ہمیشہ سے ان کے دل میں نرم گوشہ رہا تھا۔۔

یہی وجہ تھی کہ وہ تمہیں میرے نام کرنے کو مان گئے تھے۔۔۔سب کو یہی لگا تھا کہ میرے ساتھ زبردستی ہوئی ہے۔۔۔جبکہ سچ تو یہ ہے کہ آپ کو ملی وہ سزا میرے دل کی اولین ترجیح اور میری اس دعا کی قبولیت تھی جو میں نے اپنی ہر سانس میں مانگی تھی۔۔۔مگر آپ کی نفرت نے مجھے اس رات بہت ہرٹ کیا تھا۔۔۔جب مجھ سے شادی کرنے سے بہتر آپ نے مرنے کو ترجیح دی تھی۔۔

مجھے ہمیشہ آپ کی نفرت خوفزدہ کر دیتی تھی۔۔۔ڈر تھا کہ پتا نہیں آپ اس نوکر کو اپنے شوہر کی حیثیت سے قبول کریں گی بھی یا نہیں۔۔۔"

روخان نے گہرا سانس بھرتے اپنی بات مکمل کی تھی۔۔۔جبکہ زرغونہ کی رنگت اس کی والہانہ چاہت کے قصے سنتے دہک اٹھی تھی۔۔۔روخان نے محبت پاش نگاہوں سے اس شرمندگی میں ڈوبی نازک دوشیزہ کو دیکھا تھا۔۔

"شرمندہ ہونے کے لیے نہیں بتایا یہ سب۔۔۔آپ کی اس ایک بات کا تفصیلی جواب دیا ہے آپ کو مجھ پر زبردستی مسلط نہیں کیا گیا۔۔۔آپ کو حاصل کرنے کے لیے کتنے پاپڑ بیلے ہیں میں نے۔۔۔"

روخان نے اس کا چہرا ٹھوڑی سے تھام کر اپنے قریب کیا تھا۔۔۔۔

اس کی پر تپش بہکتی سانسوں پر زرغونہ کی سانسیں گہری ہوئی تھیں۔۔۔

"مجھے سچ میں سمجھ نہیں آرہا۔۔۔تم سے کس کس بات کی معافی مانگوں۔۔۔میں نے ہمیشہ بہت غلط کیا تمہارے ساتھ۔۔سب کہتی تھیں تم بہت اچھے ہو۔۔مگر میری عقل میں کبھی کوئی بات نہیں پڑی۔۔تمہیں برخہ سے شادی کر لینی چاہیے تھی۔۔مجھ جیسی لڑکی ڈیزرو نہیں کرتی رہی تمہیں۔۔۔وہ بہت محبت۔۔۔۔"

زرغونہ کی شرمندگی اور ندامت ختم ہونے کا نام بھی نہیں لے رہی تھی۔۔

اسے اندازہ بھی نہیں تھا گھبراہٹ کے عالم میں وہ کیا بولے جا رہی تھی۔۔۔

اس کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔جب روخان اس کی گردن میں بازو حمائل کرتا اس کے لبوں پر جھک گیا تھا۔۔زرغونہ اس کے جنونی لمس پر لرز اٹھی تھی۔۔

"مجھے صرف آپ کی محبت پانے کی تمنا ہے۔۔۔"

روخان نے ان کپکپاتی گلابی پنکھڑیوں کو چند پل کی آزادی بخشی تھی۔۔۔

اگلے ہی پل پھر سے انہیں اپنے لبوں میں قید کرتا اس کی سانسوں میں اپنی محبت کا احساس گھول رہا تھا۔۔۔زرغونہ کے لب اس کی شدتوں پر مزید لرز اٹھے تھے۔۔

"محبت کریں گی مجھ سے۔۔۔"

اس کے کان کی لوح پر لب رکھتے وہ اس کے بھاری جھمکوں کے بوجھ سے کانوں کو آزاد کر گیا تھا۔۔

اس کے ہاتھوں کی بڑھتی گستاخیوں پر وہ خود میں سمٹ گئی تھی۔۔۔ جواب اس کے بالوں کو ہٹاتا اس کے نیکلیس کی ڈوری کھول رہے تھے۔۔۔

زرغونہ کی دھڑکنیں سینے میں بے ترتیب ہونے لگی تھیں۔۔۔

روخان کا دوسرا ہاتھ اس کی میکسی کی ڈوریوں میں الجھ رہا تھا۔۔۔

زرغونہ کی سانسیں بہت تیزی سے چلنے لگی تھیں۔۔۔۔اس سے بول ہونا محال تھا۔۔۔

اس شخص کی قربت اس سے پہلے بھی سہہ پانا مشکل تھا۔۔۔ مگر آج تو اس شخص کے تیور انتہائی خطرناک تھے۔۔

"تت تم نے۔۔زرمینے اور ماہ گل کے بارے میں کیوں نہیں بتایا۔۔۔"

اس کے پوچھے سوال کو نظر انداز کرتی وہ اس کے کندھے پر اپنا چہرا ٹکراتی اس کی گستاخ نگاہوں سے بچنے کی کوشش کرتے بولی تھی۔۔۔روخان اس کی اس معصوم ادا پر کھل کر مسکرایا تھا۔۔

"میں چاہتا تھا پہلے ہمارے بیچ دوستی ہو جائے پھر بتاؤں گا۔۔۔"

اس کی گردن سے بالوں کو سمیٹتا وہ اس کی شہ رگ پر اپنے دہکتے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

زرغونہ کی سانسیں مزید گہری ہونے لگی تھیں۔۔۔وہ اس کی ساری جیولری اتار چکا تھا۔۔۔

زرغونہ کی حالت غیر ہو رہی تھی۔۔۔اسے لگا تھا اس کی سانسیں رک جائیں گی۔۔۔

"مم میں چینج کر لوں۔۔یہ بہت ہیوی ہے۔۔۔میں تھک گئی ہوں۔۔۔"

زرغونہ نے اسے کہتے تیزی سے اٹھنا چاہا تھا۔۔۔مگر روخان نے اس کی کلائی کھینچتے پھر سے خود پر گرا لیا تھا۔۔

"میرے لیے اتنی تیاری کی ہے۔۔میری تعریف نہیں سنیں گی۔۔۔"

روخان نے اس کے بالوں میں چہرا چھپاتے بہکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اس لڑکی کی قربت کا نشہ اس کے سر چڑھ رہا تھا۔۔۔وہ جس طرح سے شرماتی گھبراتی اس سے فرار پانے کی کوشش میں اسی کی پناہوں میں چھپتی اپنی بکھرتی سانسوں کو سنبھالنے کی کوشش میں ہلکان ہوتی روخان کو پوری طرح سے بہکا رہی تھی۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔۔"

زرغونہ کے انکار پر روخان کا قہقہ نے ساختہ بلند ہوا تھا۔۔۔

"مگر میں تو کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ہر پل آپ کی ان جھیل سی گہری نشیلی آنکھوں میں ڈوب جانے کو دل چاہتا تھا۔۔،کس قدر بے قرار کر رکھا تھا۔۔ان شنگرفی لبوں کی نزاکت نے۔۔۔دل چاہتا تھا ان کی

اس خوبصورت بناوٹ کو اپنی سانسوں سے محسوس کروں۔۔۔ آپ کی ان کالی گھٹا زلفوں میں خود کو چھپا لینے کو بے قرار رہتا تھا اور اس قیامت خیز سراپے کی رعنائیوں نے تو۔۔۔۔"

وہ ابھی مزید بول رہا تھا۔۔ جب زرغونہ نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش رہنے کی التجا کی تھی۔۔۔

"بس پلیز۔۔۔۔ اتنی تعریف کافی ہے۔۔۔"

زرغونہ کپکپاتی آواز میں بولتے اس کے پاس سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

اس کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

اسے اپنے دوپٹے تک کا ہوش نہیں تھا۔۔۔اس کے سارے بال کندھے پر آگے کی جانب پڑے تھے۔۔۔جب اس کے گہرے گلے سے جھانکتی دودھیا وجود کی رعنائیاں روخان کی تڑپ کو مزید بڑھا گئی تھی۔۔۔

"مجھے تڑپتے ہوئے دیکھنا اچھا لگتا ہے نا آپ کو۔۔اسی خاطر دور جا رہی ہیں۔۔۔"

روخان کے گھمبیر بھاری لہجے پر زرغونہ کے قدم وہیں جم گئے تھے۔۔۔

وہ خود کہاں دور جانا چاہتی تھی۔۔۔

مگر اس شخص کی شدتیں سہتے دل کی حالت بہت غیر ہو چکی تھی۔۔۔

وہ اس سے دور نہیں جانا چاہتی تھی۔۔ مگر خوف تھا کہ کہیں اس پل اس کی محبت کی برسات میں بھیگتے اس کے دل کا راز بھی نہ کھل جاتا۔۔

جسے اس وقت بتا دیتی تو اس شخص کی شدتیں سہنا اس پر بھاری پڑ جانا تھا۔۔۔۔

ابھی تو دل اس کی خوشی ہی برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

اس کی دھڑکنوں کا رقص اس کی خوشی کا واضح اظہار کر رہا تھا۔۔۔

روخان اس کی پشت پر آن کھڑا ہوا تھا۔۔

اس کی گرم سانسیں اپنی گردن کی پشت پر محسوس کرتی وہ مٹھیاں بھینچ گئی تھی۔۔۔

اس کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

"اتنا مت تڑپائیں کے آنے والی وقت میں اس تڑپ کا حساب چکانا آپ کی نازک جان کے لیے مشکل ہو جائے۔۔۔"

زرغونہ کو اپنے کندھے اسے میکسی دھیرے سے سرکتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اس کے تل پر بے قراری کے عالم میں اپنی شدتیں نچھاور کرتا زرغونہ نے گھبرا کر اپنا رخ اس کی جانب موڑ لیا تھا۔۔۔

روخان نے محبت پاش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔

وہ جانتا تھا یہ گھبراہٹ کس وجہ سے تھی۔۔۔

روخان نے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اس کی ٹھوڑی پر لب رکھے تھے۔۔۔۔

"کہہ دیں جو کہنا چاہتی ہیں۔۔۔میری سماعتیں سننے کو بے تاب ہیں۔۔۔"

روخان نے اس کی پیشانی کے ساتھ اپنی پیشانی ٹکرائی تھی۔۔

"تت تم آرام سے میری بات سنو گے پلیز۔۔۔"

زرغونہ نے گہری ہوتی سانسوں کے ساتھ التجا کی تھی۔۔۔

جبکہ اس کی یہ بکھرتی سانسیں روخان کی بے قراری بڑھا رہی تھیں۔۔

"اوکے۔۔"

روخان نے سعادت مندی سے اس کی بات مانی تھی۔۔۔

"مم میں۔۔۔میں بھی تم سے۔۔۔"

زرغونہ نے کہتے ہوئے گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔

جبکہ روخان کا دل چاہا تھا ان سانسوں کو اپنے اندر اتار لے۔۔۔

"میری شیرنی اتنی ڈرپوک نکلے گی مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔۔"

روخان کا متبسم لہجہ اس کی سماعتوں سے ٹکرایا تھا۔۔

"میں ڈرپوک نہیں ہوں۔۔۔"

زرغونہ نے گھور کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تو پھر بناڈرے بے جھجھک کہہ دیں جو کہنا چاہتی ہیں۔۔۔"

روخان نے اسے اکسایا تھا۔۔۔

جس پر زرغونہ نے اس سے فاصلہ قائم کیا تھا۔۔۔

"مم میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ مجھے اتنے برے نہیں لگتے تم۔۔مجھے بھی محبت ہو گئی ہے اس روخان سے جو بہت زیادہ شریف تھا۔۔۔ اس شخص کو نہیں جانتی میں۔۔۔"

زرغونہ نے اظہار کرتے ہی بچوں کی طرح وہاں سے فرار ہونا چاہا تھا۔۔۔۔

اس کا دل بہت تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

مگر اس کے اس خوبصورت انداز پر کمرے میں روخان کا جاندار قہقہ گونج اٹھا تھا۔۔

وہ ایک جست میں اس تک پہنچتا اسے اپنی بانہوں میں اٹھا چکا تھا۔۔۔

"آج کی رات اس شخص کی پناہوں میں رہیں اس روخان سے بھی واقف ہو جائیں گی جو اپنی بیوی کا دیوانہ ہے۔۔۔اور یہ بھی جانتا ہے کہ اس کی بیوی بھی اس سے محبت کرتی ہے۔۔۔جو اسے ٹھنڈ میں سوتے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔

جو راتوں کو اٹھ اٹھ کر اس فکر سے اس پر کمبل ڈالتی ہے کہ کہیں اسے ٹھنڈ نہ لگ جائے۔۔۔جو بے سکونی سے کروٹ بدلتے بدلتے اس کی بانہوں میں سکون سے سو جاتی ہے۔۔۔۔روخان کو تم سے عشق ہو چکا ہے پیاری لڑکی۔۔۔"

روخان اسے بانہوں میں اٹھائے بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

جبکہ اس کی خوش سرگوشیوں پر زرغونہ کے لبوں پر شرمگیں مسکان بکھر گئی تھی۔۔۔

اس شخص سے اس کی کوئی بات کوئی حرکت پوشیدہ نہیں تھی۔۔۔

اسے اندازہ ہو چکا تھا۔۔۔عنقریب وہ اس شخص کے عشق میں مبتلا ہونے والی تھی۔۔۔

وہ واقعی اتنی شدت سے چاہے جانے کے قابل تھا۔۔۔

وہ اسے اپنی پناہوں میں قید کیے محبت کی بارش میں بھگوتا اس پر شدتیں نچھاور کرتا اس لڑکی کو پوری طرح سے اپنی اسیری میں لے چکا تھا۔۔۔

اس کی پناہوں میں اپنا چہرا چھپاتے زرغونہ کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔آج زندگی میں پہلی بار وہ اپنی قسمت پر رشک کرتی کھل کر مسکرادی تھی۔۔۔روخان ہر گزرتے

لمحے کے ساتھ اسے اپنی دیوانگی سے آگاہ کرتا اسے پوری طرح سے خود میں گم کر گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"خان بابا اب آپ کو فیصلہ کرنا ہو گا۔۔۔بہت ہو گئی روخان کی ضد۔۔۔وہ ابھی ان سب معاملات کے بارے میں اتنا نہیں جانتا جتنا ہم جانتے ہیں۔۔۔ آپ کو اب اس قبیلے کے ساتھ صلح صفائی کر لینی چاہیے۔۔۔ہمارے لیے بہت فائدہ مند رہے گا۔۔۔"

فرمان صاحب بھرپور زور لگا رہے تھے۔۔۔

اس دن روخان انہیں جو دھمکی دے کر گیا تھا۔۔۔اس کے بعد یہ کرنا ناگزیر ہو چکا تھا۔۔۔جبکہ خلیل صاحب نے دراب کی جو بے عزتی کی تھی۔۔۔اسکے بعد سے وہ بالکل چپ تھا۔۔۔

اسے بہت حد تک اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا۔۔۔

اب اس نے فریدون اور فرمان صاحب کے ساتھ مل کر مزید روخان کے خلاف سازش کرنے سے انکار کر دیا تھا۔۔

وہ ان چکروں میں اپنی سرداری خطرے میں نہیں پڑنے دے سکتا تھا۔۔۔

پہلے ہی اپنی بزدلی کی وجہ سے زرغونہ کا ہاتھ سے نکلنے کا بہت افسوس تھا اسے۔۔۔

وہ مزید کوئی پچھتاوا سر نہیں لینا چاہتا تھا۔۔۔

ابھی فرمان صاحب بات کر ہی رہے تھے جب روخان وہاں داخل ہوا تھا۔۔۔

اسے وہاں دیکھ فرمان صاحب خاموش ہو گئے تھے۔۔۔

"تم بول رہے ہو میں یہ اس وجہ سے نہیں کر رہا۔۔۔ مگر مجھے خود سیاست کے لیے اس قبیلے سے صلح کرنا فائدہ مند لگ رہا ہے اس

وقت۔۔۔اسی خاطر یہ فیصلہ کر رہا ہوں۔۔ویسے بھی انہوں نے جو کیا اس کا کوئی ثبوت نہیں ملا ہمیں۔۔۔

ان کی بیٹی کو بھی اتنا عرصہ ناحق سزا دی ہم نے۔۔۔وہ یقیناً اپنی بیٹی کی خاطر یہ پہل کرنا چاہتے ہیں۔۔۔تو ہمیں بھی مزید اکڑ نہیں دکھانا چاہئے۔۔۔ان کی بیٹی ہمارے گھر میں ہے۔۔۔

ان لوگوں کے سر ہمیشہ ہمارے آگے جھکے رہیں گے۔۔۔"

خان بابا کا فیصلہ سنتے روخان نے اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچ لی تھیں۔۔۔

اسکی آنکھیں بے انتہا سرخ ہوئی تھیں۔۔۔جبکہ کنپٹی کی رگیں باہر کو ابھر آئی تھیں۔۔۔

اس کا یہ غصہ سب نے دیکھا تھا۔۔۔جو خان بابا کی وجہ سے خود پر کنٹرول کیے بیٹھا تھا۔۔۔

"خان بابا دیکھ لیں۔۔سب کی رائے لے لیں۔۔۔ایسے نہ ہو کچھ لوگ مسائل کھڑے کر دیں۔۔۔"

فرمان صاحب نے طنزیہ نگاہوں سے روخان کی جانب دیکھا تھا۔۔

آج پہلی بار اس کی بات نہیں سنی جا رہی تھی۔۔۔فرمان صاحب اور فریدون کے چہروں کی چمک آج دیکھنے لائق تھی۔۔

"روخان تمہیں ہمارے اس فیصلے سے کوئی اعتراض ہے۔۔۔؟؟"

خان بابا نے روخان کی جانب دیکھا تھا۔۔

"آپ کو جو ٹھیک لگا آپ نے فیصلہ سنا دیا ہے خان بابا۔۔۔مجھے نہیں لگتا اب میرے اعتراض سے کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔"

روخان آج پہلی بار خان بابا کے سامنے اس طرح سے بولا تھا۔۔۔۔

خان بابا نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تمہارے پاس ان کے خلاف کوئی ثبوت ہے۔۔۔؟؟"

خان بابا نے اسی سنجیدگی سے سوال کیا تھا۔۔

جس کے جواب میں روخان نے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

"فرمان انہیں بلالو آج شام ہی۔۔۔شام کی محفل میں ان سے ملاقات کرتے ہیں۔۔۔"

خان بابا اپنا فیصلہ سناتے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"روخان۔۔۔"

زرغونہ کو نیچے خبر مل چکی تھی جو آج شام ہونا تھا۔۔۔روخان کافی دیر سے حویلی سے باہر تھا۔۔۔ابھی کچھ دیر پہلے ہی واپس لوٹا تھا۔۔

زرغونہ خبر ملتے ہی فوراً انیکسی میں آئی تھی۔۔

وہ واش روم میں تھا۔۔۔زرغونہ بے چینی سے ٹہلنے لگی تھی۔۔

اسے فکر ہو رہی تھی روخان تھی۔۔۔یہ قبیلے والے اس کے ننھیال والے تھے۔۔۔جن سے وہ آج تک نہیں ملی تھی۔۔۔

نہ ہی اسے ان سے کسی بھی قسم کی انسیت تھی۔۔اپنی ماں کو بھی کبھی اس نے اتنا یاد کرتے نہیں دیکھا تھا ان کو۔۔۔

مگر اسے یہ بات بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ روخان ان لوگوں کے اتنے خلاف کیوں تھا۔۔۔

روخان کی سنگت میں یہ گزرے دن اس کی زندگی کے سب سے حسین ترین دن تھے۔۔۔

وہ بے پناہ خوش تھی۔۔۔حویلی میں اب اس کا بھی ایک مقام تھا۔۔۔

پہلے کی طرح آتے جاتے کوئی بھی اسے کچھ بھی نہیں بول سکتا تھا۔۔۔

روخان کی چہیتی بیوی تھی وہ۔۔۔

حویلی کی خواتین اسے رشک اور حسد بھری نگاہوں سے دیکھتی تھیں۔۔۔۔

زرغونہ کو اپنا دل اس شخص کے لیے عشق کی دہلیز پار کرتا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

وہ عادی ہو چکی تھی اس کی۔۔۔۔اس کے بغیر ایک لمحہ بھی گزار پانا بہت مشکل تھا اس کے لیے۔۔۔۔

اسے نازو نے جب سے یہ بتایا تھا کہ روخان غصے سے باہر گیا ہے۔۔۔ وہ بہت بے کل سی ہر طرف چکر کاٹتی اس کی منتظر تھی۔۔۔

اور اب اس کے آنے کی اطلاع ملتے ہی فوراً انیکسی میں آ گئی تھی۔۔۔

وہ اسی منتظر تھی جب بیڈ پر رکھا روخان کا موبائل بج اٹھا تھا۔۔۔ زرغونہ نے موبائل سکرین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ نمبر سیو نہیں تھا۔۔۔

سکرین آف ہوئے ابھی چند سیکنڈز بھی نہیں گزرے تھے جب دوبارہ موبائل بج اٹھا تھا۔۔۔

روخان نے کبھی اس سے کسی بھی بات کی پرائیویسی نہیں رکھی تھی۔۔۔

یہی سوچتے زرغونہ نے کال اٹینڈ کرتے فون کان سے لگایا تھا۔۔۔

"روخان۔۔۔میں آپ کو کب سے کال کر رہی ہوں۔۔۔کال کیوں نہیں پک کر رہے میری۔۔۔؟؟"

حق جماتا بہت بے تکلفانہ انداز تھا۔۔۔فون نہ اٹھائے جانے پر خفگی کا عنصر بھی نمایاں تھا۔۔۔

جو یہ ظاہر کر رہا تھا۔۔۔ جیسے پہلے کبھی ایسا نہ ہوا ہو۔۔۔

زرغونہ کا دل انجانے احساس سے بے کل ہوا تھا۔۔۔

آواز بہت زیادہ خوبصورت تھی۔۔۔

"آپ کون۔۔۔؟؟"

زرغونہ نے فوراً سوال کیا تھا۔

"آپ کون بول رہی ہیں۔۔۔؟"

دوسری جانب سے بھی ویسا ہی سوال کیا گیا تھا۔۔۔

زرغونہ کو اس خوبصورت آواز میں واضح ہوتا استحقاق برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔

"میں روخان کی بیوی ہوں۔۔۔؟؟ آپ بتانا پسند کریں گی آپ کون ہیں۔۔؟ اور میرے شوہر کو کال کیوں کر رہی ہیں۔۔۔؟؟"

زرغونہ بھڑک چکی تھی۔۔۔ جبکہ اس کی آواز سنتے دوسری جانب خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

اسی لمحے روخان نے تیزی سے اس کے قریب آتے اس کے ہاتھ سے موبائل لے لیا تھا۔۔۔

"کون تھی یہ۔۔۔؟؟"

زرغونہ اسے موبائل لے کر کال کاٹتے دیکھ خفگی سے بولی تھی۔۔۔

"آپ شک کر رہی ہیں مجھ پر۔۔۔؟؟"

روخان نے اس کا غصے سے سرخ پڑتا چہرا دیکھ جھک کر اس کی گال پر لب رکھتے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

"مجھے ٹالنے کی کوشش مت کرو۔۔۔بتاؤ کون تھی یہ۔۔۔؟؟"

زرغونہ نے اس کا حصار توڑتے غصے سے کہا تھا۔۔۔

اس شخص پر وہ کسی کا سایہ بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔وہ استحقاق بھری آواز ابھی بھی اسے اپنے کانوں میں گونجتی آگ لگا رہی تھی۔۔

جبکہ روخان تو اپنی بیوی کی یہ پوزیسو نیس دیکھ اس پر دل و جان سے قربان ہوا تھا۔۔

اسے اپنے قریب تر کرتے اس نے زرغونہ کی سانسوں کو محبت سے چھوا تھا۔۔۔

"آپ کا اپنا مقام ہے اور ان کا اپنا۔۔۔ آپ دونوں بہت ضروری ہو میرے لیے۔۔۔ اگر واپس آیا تو وعدہ کرتا ہوں آپ کو ان کے بارے میں بتاؤں گا بھی اور ملواؤں گا بھی۔۔۔ لیکن اگر واپس نہ آپایا تو یہ خود آپ سے مل لیں گی۔۔۔ بہت بے تاب رہتی ہیں آپ سے ملنے کے لیے۔۔۔

بچپن سے آپ سے میری محبت کی راز دار ہیں۔۔۔ جارہا ہوں۔۔۔

دعا کیجیے گا لوٹ آؤں۔۔۔

آپ کے ساتھ گزرے یہ حسین لمحات مزید گزارنا کا لالچ پیدا ہو چکا

ہے اس دل میں۔۔۔۔"

اس کی سانسوں کی مہک کو اپنے اندر اتارتا وہ اسے مضبوطی سے

اپنے سینے میں بھینچ کر اس کی دھڑکنوں کو محسوس کرتا اس پل

زرغونہ کو اپنے لفظوں سے حراساں کر گیا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ کچھ بول پاتی یا اسے روکنے کی کوشش کرتی وہ اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

اسے خان بابا کے پاس پہنچنا تھا۔۔۔پہلے ہی بہت دیر ہو چکی تھی۔۔۔

"روخان۔۔۔۔"

زرغونہ تیزی سے باہر کی جانب بھاگی تھی اس کے پیچھے مگر تب تک اس کی گاڑی گیٹ عبور کر گئی تھی۔۔۔شاید اس میں خود بھی ہمت نہیں تھی پیچھے پلٹ کر دیکھنے کی۔۔۔

جبکہ زرغونہ کو اس کے الفاظ سے اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

کال والی بات تو وہ بھول ہی چکی تھی۔۔۔اسے تو ابھی روخان کے واپس نہ لوٹ کر آنے والے الفاظ بے چین کر گئے تھے۔۔۔

وہ تیزی سے حویلی کی جانب گئی تھی۔۔۔جہاں سب کے چہروں پر ہی تشویشناک تاثرات بکھرے ہوئے تھے۔۔

"زرغونہ بچے ادھر آؤ میرا بی پی چیک کرو۔۔میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔۔۔اللہ خیر کرے آج۔۔۔سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔۔۔"

خان بی بی کو سر پیچھے کی جانب ٹکاتے دیکھ زرغونہ کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی ان کی جانب بڑھی تھیں۔۔۔۔

جب بھی دو قبیلوں کے بیچ صلح ہوتی تھی ایسے ہی سب کی سانسیں اٹک جاتی تھیں۔۔

دونوں طرف سے کچھ بھی ہو جانے کا خطرا ہوتا تھا۔۔۔

اس وقف بھی حالات کچھ ایسے ہی تھے۔۔۔

انہیں گئے تین گھنٹے گزر چکے تھے۔۔۔زرغونہ کئی بار روخان کا نمبر ملا چکی تھی۔۔۔مگر اس کا موبائل آف جا رہا تھا۔۔۔

زرغونہ کا دل خوف سے بیٹھا جا رہا تھا۔۔۔

گل ورین بھی بار بار دراب کو کال کر رہی تھی۔۔۔وہ بھی اٹینڈ نہیں کر رہا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے نازو بھاگتے ہوئے اندر آئی تھی۔۔۔

"بی بی جی۔۔۔وہ صلح کے لیے جو محفل بلائی تھی خان بابا نے اس میں فرمان سائیں کی وجہ سے بدمزگی ہو گئی۔۔۔اس قبیلے کے لوگوں نے غصے میں آکر خان بابا پر گولیاں چلا دیں۔۔

خان بابا کو بچانے کے لیے روخان سائیں آگے آگئے۔۔۔انہیں چار گولیاں لگی ہیں۔۔۔انہیں فوراً شہر لے گئے ہیں۔۔۔"

زرغونہ نے نازو کو بھیجا تھا پتا کرنے کے لیے۔۔۔

مگر اس نے آکر جو خبر سنائی تھی ان سب خواتین پر سکتہ طاری ہو چکا تھا۔۔۔ہر طرف سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔

"نن نہیں روخان کو کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔مورے اسے کچھ ہوا تو میں بھی مر جاؤں گی۔۔۔اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے مورے۔۔۔

وہ جانتا تھا ایسا ہی ہو گا۔۔۔اسی لیے منع کر رہا تھا۔۔۔مگر اس کی نہیں سنی خان بابا نے۔۔۔اسے کچھ نہیں ہونا چاہے۔۔۔ورنہ میں کسی کو نہیں چھوڑوں گی۔۔۔"

زرغونہ یہ خبر سنتے ہی اپنا آپا کھو چکی تھی۔۔۔صباحت اور زرتاج بیگم نے اٹھ کر اسے سنبھالنے کی کوشش کی تھی۔۔۔مگر وہ کسی کے قابو

میں نہیں آرہی تھی۔۔۔اس کی یہ دیوانوں والی حالت دیکھ اس وقت وہاں ہر آنکھ اشکبار تھی۔۔

روخان نے اپنے مہربان روپ سے ان سب کے دلوں میں اپنی جگہ بنائی ہوئی تھی۔۔۔

ہر دل اس کی صحت یابی کے لیے دعا گو تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ آئی سی یو کے باہر بیٹھی اس کی سلامتی کی دعائیں مانگتی سسک رہی تھی۔۔۔اندر زندگی اور موت کی جنگ وہ لڑ رہا تھا۔۔۔مگر اسے اپنی سانسیں مدھم ہوتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔

دل میں درد کی شدت ہر حد پار کر چکی تھی۔۔۔اس کا دل کر رہا تھا وہ چیخ چیخ کر رونا شروع کر دے۔۔

اتنے وقت بعد تو اسے خوشیاں نصیب ہوئی تھیں۔۔۔اس شخص کے بنا ایک لمحے کا تصور بھی محال تھا اس کے لیے۔۔۔

وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی اس حوالے سے۔۔۔۔اس کا دل بند ہونے لگتا تھا۔۔۔

ڈاکٹرز کوئی سیدھی بات نہیں بتا رہے تھے۔۔۔

اس سے زیادہ بری حالت اس وقت وہاں ایک جانب یخ بستہ بینچ پر سر جھکائے بیٹھے خان بابا کی تھی۔۔

وہ کسی سے بات نہیں کر رہے تھے۔۔۔ان کے کانپتے ہاتھوں میں تسبیح تھی۔۔۔

ان کی آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے۔۔۔اور لبوں سے مسلسل روخان کی سلامتی کی دعا نکل رہی تھی۔۔

وہاں اس وقت حویلی کے تقریباً سبھی لوگ پہنچ چکے تھے۔۔۔سب کی سانسیں اٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

فیروزیو سفزئی کے بعد ان سب نے آج دوسری بار خان بابا کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تھے۔۔

روخان ان کے لئے کتنی اہمیت رکھتا تھا یہ بات تو سب پہلے سے جانتے تھے۔۔۔اور آج تو وہ ان پر اپنی جان وار تا خود کو قربان بھی کر چکا تھا۔۔۔

زرغونہ کی حالت اس وقت قابلِ رحم تھی۔۔۔جو آج شازمینہ بیگم کا دل بھی موم کر گئی تھی۔۔۔اس کی تڑپ کسی سے نہیں دیکھی جارہی تھی۔۔۔

وہ دوبار روتے روتے بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔

سب باری باری اسے تسلی دینے کے کوشش کر رہی تھیں۔۔مگر اسے صرف روخان چاہے تھا۔۔۔جس کی وہ ہر بات بہت سعادت

مندی سے مانتی تھی۔۔۔ جس کے عشق کی انتہا اس لڑکی کو اپنا دیوانہ کر گئی تھی۔۔۔

"ڈاکٹر صاحب میرا بیٹا کیسا ہے۔۔۔؟؟"

وہ سب وہیں بیٹھے تھے جب ایک پروقار سی مترنم آواز پر سب کے ساتھ ساتھ زرغونہ نے بھی جھٹکے سے سر اٹھا کر آواز کی سمت دیکھا تھا۔۔

آج شام میں ہی تو اس نے یہ آواز سنی تھی۔۔

مگر یہ الفاظ اس کے ساتھ ساتھ وہاں بیٹھے تمام نفوس کو پتھر کا کر گئے تھے۔۔۔۔

وہ چالیس کے لگ بھگ دیکھتی بہت کی خوبصورت اور باوقار خاتون تھیں۔۔۔ سر پر دوپٹہ اوڑھے، کندھوں پر گرم شال ڈالے وہ ان سب کو نظر انداز کرتی آئی سی یو سے نکلتے ڈاکٹر کو مخاطب کر گئی تھیں۔۔۔

"ان کی گولیاں نکال دی گئی ہے۔۔ آپریشن ابھی جاری ہے آپ بس دعا کریں۔۔۔۔"

ڈاکٹر نے ان سے ایسے بات کی تھی۔۔۔ جیسے ان سے شناسا ہوں۔۔

"ماہ رخ۔۔۔"

خان بی بی کے الفاظ پر خان بابا نے بھی اس خاتون کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

گھر کے تمام بڑے جو اس عورت کو پہچان چکے تھے۔۔وہ سب سکتے کی کیفیت میں تھے۔۔۔

"ماہ رخ تم۔۔۔تم زندہ ہو۔۔۔تت تم تو اس حادثے میں فیروز کے ساتھ۔۔۔یہ سب کیا ہے ماہ رخ تم زندہ ہو تو ہمارے سامنے کیوں نہیں آئی۔۔۔"

خان بی بی اپنی جگہ سے اٹھتیں بے تابی کے عالم میں سامنے کھڑی اپنے گھر کی بڑی بہو کا چہرا دونوں ہاتھوں میں تھامتے سسک پڑی تھیں۔۔۔

خان بابا کے بے جان وجود میں بھی حرکت ہوئی تھی۔۔

وہ کھڑے ہوتے لڑکھڑا گئے تھے۔۔۔جب خلیل صاحب نے آگے بڑھتے انہیں سہارا دیا تھا۔۔

"ماہ رخ ابھی کیا کہا تم نے۔۔۔؟ وہ اندر جو ہے وہ۔۔۔وہ تمہارا بیٹا ہے۔۔۔مطلب میرا شک ٹھیک نکلا وہ میرے فیروز کی اولاد

ہے۔۔۔مجھے اس سے فیروز کی خوشبو آتی تھی۔۔۔مجھے لگا تھا وہ وہی ہے۔"

خان بابا کانپ رہے تھے۔۔۔۔

جس شخص کو ہمیشہ گرجتے برستے دیکھا تھا۔۔۔آج یہ ان کا کوئی الگ ہی روپ تھا۔۔۔

باقی سب ابھی بات کو سمجھنے کی کوشش ہی کر رہے تھے۔۔۔

"وہ آپ کا پوتا ہے خان بابا۔۔آپ کے بڑے بیٹے کا اکلوتا وارث۔۔۔روخان فیروز یوسفزئی۔۔۔"

ماہ رخ بیگم کے لبوں سے نکلتے الفاظ وہاں سب کے ہلا کر رکھ گئے تھے۔۔۔

پوری زندگی جو ملازم بن کر وہاں رہا تھا۔۔۔وہ اس گھر کا بڑا ہوتا اور سرداری کا پہلا حقدار تھا۔۔۔

"فیروز نے آپ کو ہمیشہ سے سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ شمشیر قبیلے کے لوگ ہمارے دشمن ہیں۔۔۔مگر آپ نے کبھی فیروز کی بات نہیں مانی۔۔۔آپ نے انہیں اپنے ساتھ شامل کیے رکھا۔۔۔وہ آپ کی سرداری ہڑپنا چاہتے تھے۔۔۔

جس دن سے آپ نے فیروز کو سردار بنانے کا اعلان کیا وہ ان کو قتل کرنے کے درپے ہو گئے تھے۔۔۔فیروز نے آپ کو کتنی بار بتایا تھا۔۔۔مگر آپ نے فیروز کو اسی قبیلے کی تقریب میں بھیج دیا۔۔۔وہ بھی مجھے ساتھ لے جانے کا حکم دے کر۔۔۔

مگر فیروز اپنے ساتھ ساتھ میری اور ہمارے ہونے والے بچے کی جان پر کوئی رسک نہیں لے سکتے تھے۔۔۔اسی خاطر وہ مجھے میری بہن کے گھر چھوڑ کر خود اس خطرے کی جانب روانہ ہو گئے صرف آپ کے حکم پر۔۔۔کبھی نہ واپس لوٹنے کے لیے۔۔۔

فیروز نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ میں ان کی اولاد کی حفاظت کروں۔۔۔کیونکہ وہ لوگ فیروز کی نسل ہی ختم کرنا چاہتے تھے۔۔۔کیونکہ وہ جانتے تھے فیروز نہ کبھی ان کے ساتھ ملاپ کریں گے ان کی گھناؤنی سازشوں میں اور نہ ان کا خون۔۔۔فیروز چاہتے تھے ان کے بیٹے کو آپ کی پرورش ملے۔۔۔لیکن دشمنوں کو پتا چل جاتا کہ وہ فیروز کا بیٹا ہے تو اسے ختم کرنے میں زیادہ دیر نہ کی جاتی۔۔۔کیونکہ دشمن گھر کے باہر ہی نہیں اندر بھی تھے۔۔۔"

ماہ رخ بیگم جیسے جیسے بول رہی تھیں۔۔۔ویسے ویسے وہاں کھڑے فرمان صاحب اور فریدون کی رنگت اڑ چکی تھی۔۔۔

وہ ماہ رخ بیگم کا اشارہ سمجھ چکے تھے۔۔

"روخان کی شناخت چھپانے کی خاطر میں کبھی سامنے نہیں آئی۔۔ اور اسے بھی اپنی ممتا کی قسم دی کہ وہ کبھی اپنی اصل شناخت کسی کو نہیں بتائے گا۔۔۔

میرا روخان ساری زندگی اپنے خاندان اپنے باپ کے نام سے محروم رہا۔۔وہ بتانا چاہتا تھا مگر میں جانتی تھی کہ اس قبیلے کے اندر پلتے سانپ میرے بچے کو کھا جائیں گے۔۔۔ مگر یہ سانپ اس کے باوجود بھی باز نہ آئے۔۔۔

فرمان خدا کی قسم اگر میرے بیٹے کو کچھ ہوا تو تمہیں ایسی عبرت ناک سزا دلواؤ گی کہ تمہاری نسلیں یاد رکھیں گی۔۔۔

یہ گھٹیا انسان آپ کو مروانا چاہتا تھا۔۔۔یہ دو قبیلوں کی صلح نہیں سودا بازی کی گئی تھی۔۔۔آپ کو مار کر یہ لوگ تخت سنبھالنا چاہتے تھے۔۔۔میرے بیٹے کے پاس ان دشمنوں کے خلاف ثبوت نہیں تھے۔۔۔۔وہ جانتا تھا ان کی نیت پھر بھی وہ آپ کی خاطر وہاں گیا۔۔۔۔آپ کی حفاظت کی اس نے۔۔۔اور خود کو قربان کر دیا۔۔۔

میرا شوہر اور بیٹا آپ کی محبت کی خاطر خود کو کس حد تک لے گئے۔۔۔اور آپ ابھی تک اپنے گھر میں چھپے ان سانپوں کو نہیں پہچان پائے۔۔۔یہ شخص میرے شوہر کے قاتل میں بھی ملوث تھا اور اب آپ پر حملہ بھی اسی کی ملی بھگت سے ہوا ہے۔۔۔۔"

ماہ رخ بیگم کی بات ابھی ختم ہی ہوئی تھی کہ فریدون نے اپنی پاکٹ سے پسٹل نکالتے باپ کو بھی اشارہ کیا تھا۔۔۔

فرمان صاحب کا ہاتھ بھی اپنی پسٹل پر تھا۔۔۔باپ کے نشانے پر خان بابا تھے اور بیٹے کے نشانے پر ماہ رخ بیگم۔۔۔۔

کیونکہ وہ جس کانفیڈنس کے ساتھ بول رہی تھیں۔۔۔صاف پتا چل رہا تھا انہیں ثبوت مل چکے ہیں۔۔۔

مگر اس سے پہلے کہ وہ اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب ہوتے زمان یوسفزئی اور دراب جن کی نگاہیں انہیں پر تھیں۔۔۔وہ آگے بڑھے تھے اور ان پر حملہ آور ہوتے ان سے پسٹل چھین چکے تھے۔۔۔

فریدون کی گرفت اس کے پسٹل پر اب بھی قائم تھی۔۔۔اس کا نشانہ خود سے ہاتھا پائی کرتے دراب کے سینے پر تھا۔۔۔

زرغونہ پاس کھڑی تھی۔۔۔وہ دیکھ چکی تھی۔۔۔

اسے کوئی اور شے نظر نہ آئی تو اس نے وہیں ایک جانب رکھا گملا اٹھا کر فریدون کے سر پر دے مارا تھا۔۔

اسی لمحے گولی چلی تھی۔۔۔زرغونہ کے مارنے کی وجہ سے اس کا نشانہ چوک گیا تھا۔۔۔

گولی دراب کے بازو کو چھو کر گزر گئی تھی۔۔۔

یہ نشانہ چوکتے دراب سمیت سب نے دیکھا تھا۔۔۔

سب کی تشکر بھری نگاہوں زرغونہ کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔اگر وہ ایسا نہ کرتی تو اب تک وہ گولی دراب کا کام تمام کر چکی ہوتی۔۔۔

خلیل صاحب کے کہنے پر ان کے آدمی اندر آتے فرمان اور فریدون کو گھسیٹتے ہوئے وہاں سے لے گئے تھے۔۔

جبینہ بیگم کو اس وقت اپنا منہ چھپانے کے لیے جگہ نہیں مل رہی تھی۔۔۔۔

دراب کو بھی فوراً ٹریٹمنٹ کے لیے لے جایا گیا تھا۔۔۔

"زرغونہ بچے تم ٹھیک وہ۔۔۔"

زرتاج بیگم اور گل ورین اس کے پاس آئی تھیں۔۔۔زرغونہ اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔۔

جب اسی لمحے ڈاکٹر صاحب باہر آئے تھے۔۔۔۔

"مبارک ہو آپ کے پیشنٹ کا آپریشن کامیاب رہا۔۔۔ان کی ول پاور بہت سٹرانگ ہے۔۔۔اتنے کریٹیکل کیس میں وہ سروائیو کر گئے۔۔۔جیسے ہی انہیں ہوش آئے گا آپ مل سکیں گے ان سے۔۔۔"

ڈاکٹر کے یہ الفاظ جیسے ان سب کو نئی زندگی بخش گئے تھے۔۔۔ زرغونہ سجدہ شکر میں گر گئی تھی۔۔۔خان بابا نے اپنے رب کا شکر ادا کیا تھا وہ اپنے غلط فیصلے سے آج فیروز کی طرح اپنے روخان کو کھونے سے بچ گئے تھے۔۔۔

"ہماری بہو نہیں ملے گی ہم سے۔۔۔"

ماہ رخ بیگم کو سب مل رہے تھے۔۔۔جب وہ آگے بڑھتیں ایک جانب روتی بسورتی اس پیاری سی لڑکی کے پاس آئی تھیں۔۔۔جو ان کے بیٹے کو بہت عزیز تھی۔۔۔

"میں نے تو آج تک یہی سنا ہے اپنے بیٹے کے منہ سے کے ماما جان وہ بہادر شیرنی ہے۔۔۔کسی سے نہیں ڈرتی۔۔۔منہ توڑ جواب دینا جانتی ہے۔۔۔مگر مجھے تو اس وقت روخان کی شیرنی کہیں دکھائی نہیں دے رہی۔۔۔۔"

ماہ رخ بیگم نے اس کی ٹھوڑی کو محبت سے تھامتے اس کے چہرے پر بکھرے آنسوؤں کو صاف کیا تھا۔۔۔

جس پر زرغونہ مزید تیز ہوتے آنسوؤں کے ساتھ ان کے سینے سے جا لگی تھی۔۔

"میری بہو بہت پیاری ہے ماشاءاللہ۔۔۔بالکل ویسی جیسا روخان نے بتایا تھا۔۔۔"

اس کی پیشانی پر لب رکھتے انہوں نے محبت سے کہا تھا۔۔

"آپ سے آج بات ہوئی مجھے لگا۔۔۔وہ پتا نہیں۔۔ آپ کی آواز بالکل۔۔۔۔"

زرغونہ شرمندہ ہوتی بات ادھوری چھوڑ گئی تھی۔۔۔

"روخان نے پہلے یہی کہہ رکھا تھا مجھے۔۔۔کہ اگر میری بیوی نے آپ کی کال پک کرلی تو وہ مجھے چھوڑے گی نہیں۔۔۔ویسے مجھے بہت اچھا لگا اپنی بہو کی اپنے بیٹے کے لیے اتنی پوزیسو نیس دیکھ کر۔۔۔کسی کے آگے قابو نہیں آتا تمہارے سوا۔۔"

ماہ رخ بیگم تھوڑی دیر میں ہی اس سے ایسے فری ہو گئی تھیں۔۔۔ جیسے ان کی بہت اچھی دوستی ہو۔۔۔۔

روخان کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔سب باری باری جا کر اس سے مل آئے تھے۔۔۔

سب سے آخر میں زرغونہ گئی تھی۔۔۔جبکہ خان بابا سے لے کر ان کے بعد جانے والے ہر فرد سے اس نے زرغونہ کو بلانے کو کہا تھا۔۔۔لیکن وہ بھی جان بوجھ کر اسے تڑپاتی رہی تھی۔۔۔

مگر جیسے ہی وہ اس کے قریب گئی اسے آنکھیں موندے لیٹے دیکھ زرغونہ کو تشویش ہوئی تھی۔۔۔

"روخان۔۔۔"

اس کے قریب آتے زرغونہ نے گھبرا کر اس کا کندھا ہلایا تھا۔۔۔جب اسی لمحے وہ اس کا بازو کھینچتا اسے اپنے اوپر گراتا است سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر اس کی سانسوں پر قابض ہو چکا تھا۔۔۔

اس کا ایک بازو زخمی تھا۔۔۔ جس سے اسے اپنی جانب کھینچا تھا وہ اس کی گردن میں حمائل کیے وہ اسے خود پر جھکائے ہوئے تھا۔۔

زرغونہ نے اس کے زخم ہرٹ ہونے کے خیال سے مزاحمت نہیں کی تھی۔۔۔

مگر وہ شخص جس کا ابھی تھوڑی دیر پہلے آپریشن ہوا تھا۔۔۔ وہ چند لمحوں میں اس کی حالت غیر کر گیا تھا۔۔

"میں کب سے انتظار کر رہا تھا آئی کیوں نہیں میرے پاس۔۔۔۔ مجھے تڑپانے میں بہت مزا آتا ہے آپ کو۔۔۔"

روخان نے اس کی ٹھوڑی پر لب رکھتے اسے خفگی سے کہا تھا۔۔۔جو گہری گہری سانسیں لیتی ابھی بھی اس کے قریب تر تھی۔۔۔

"آپ نے مجھے تڑپایا آپ کو شرم نہیں آئی۔۔۔جانتے بھی تھے میری کیا حالت تھی۔۔"

زرغونہ بھی اس وقت اس کے قریب سے قریب تر رہنا چاہتی تھی۔۔

"یا اللہ یہ میں زندہ ہی ہوں نا۔۔۔۔اتنی عزت۔۔۔"

روخان اس کے لبوں سے آپ سنتا شادی مرگ کی کیفیت کا شکار ہوا تھا۔۔۔

جبکہ زرغونہ اپنی مسکراہٹ نہیں روک پائی تھی۔۔

"میں نے کہا اب میرا شوہر نوکر نہیں رہا۔۔۔ہونے والا سردار ہے تھوڑی عزت دے دینی چاہیئے۔۔۔"

زرغونہ کی بات پر وہ کھل کر مسکرایا تھا۔۔

اس تک بھی خان بابا کے فیصلے کی خبر پہنچ چکی تھی۔۔

ان کے مطابق یہ سرداری اب اس کے اصل حقدار کو ہی ملنی تھی۔۔۔خان بابا دراب کو بھی سزا دینا چاہتے تھے۔۔۔مگر ماہ رخ بیگم کے کہنے پر اسے معاف کر دیا تھا۔۔۔

دراب کے کارنامے جان کر اس کے ساتھ ساتھ اس کے ماں باپ بھی بہت شرمندہ تھے۔۔۔۔

اور ماہ رخ بیگم کی فراخ دلی پر ان کے بہت مشکور تھے۔۔۔

دراب نے روخان سے معافی مانگی تھی جس پر روخان نے اسے معاف کر دیا تھا۔۔۔۔

سب لوگ روخان کی شناخت جان کر بہت خوش تھے۔۔۔وہ کبھی کسی کو پرایا لگا ہی نہیں تھا۔۔۔اور نہ وہ پرایا تھا۔۔۔

ماہ رخ بیگم اب اپنی پہلے والی حیثیت سے حویلی میں ہی رہنے کا فیصلہ کر چکی تھیں۔۔۔نہ کسی نے انہیں اب واپس جانے دینا تھا نہ وہ اپنے

بیٹے کے بغیر مزید رہ سکتی تھیں۔۔۔انہیں اپنی بہو بیٹے سے بھی زیادہ عزیز ہو گئی تھی۔۔۔

کیونکہ روخان جب ان کے پاس آتا تھا تو اپنے سے بھی زیادہ زرغونہ کی باتیں ہی کرتا تھا۔۔۔

زرمینے اور ماہ گل کو ان کے شوہروں کے ساتھ خان بابا نے اپنے پاس بلوایا تھا۔۔۔زمان صاحب نے اپنی تینوں بیٹیوں سے معافی مانگی تھی۔۔۔وہ بہت تکلیف میں تھے۔۔۔

روخان کی سفارش پر ان تینوں نے ہی معاف کر دیا تھا۔۔۔

روخان فیروزیو سفزئی اس قبیلے کی سرداری سنبھال چکا تھا۔۔۔ جس کے ساتھ ہی حویلی کا ماحول بہت خوشگوار ہو گیا تھا۔۔

زرغونہ روخان کی سنگت بے پناہ خوش تھی۔۔اس شخص نے اس کی زندگی کی ساری محرومیاں دور کر دی تھیں۔۔۔اسے اپنے سردار سے عشق ہو چکا تھا۔۔۔۔

ختم شد۔۔۔۔۔